کلیاتِ آزاد

عبدالاحد آزاد مرحوم کا مکمّل کلام

مرتّبہ

ڈاکٹر پدم ناتھ گنجو

جمّوں اینڈ کشمیر اکیڈیمی آف آرٹ کلچر اینڈ لنگویجز
سرینگر

ناشر :-

سیکریٹری جموں وکشمیر اکیڈیمی آف آرٹ کلچر اینڈ لینگویجز۔ سرینگر

گوڈنیک چھاپ :-

پانژھ ہتھ (۵۰۰)

پرنٹنگ :-

آنند برادرس۔ جالندھر

موٗل :- Rs 9.25

عالمؔ ہا کرِ یاد آزاد آزاد

کُنہِ ساتہٕ وُچھتہٕ یاد پاوے مدہٕ نو

(آزاد)

حرفِ آغاز

عبدالاحد آزاد جب ۱۹۴۸ء کی بہار میں بسترِ مرگ پر دراز تھے۔ تو اُن کی ساری عمر کی محنت کا ثمر ——— اُن کی ادبی تخلیقات کا پلندہ ——— ایک دفترِ منتشر کی طرح اُن کے سرہانے بند ہا رہتا تھا۔ اور اس حال میں شاید ان کی روح سوداؔ کا یہ شعر گنگناتی رہی ہوگی

دل کے ٹکڑوں کو بغل بیچ لئے پھرتا ہوں
کچھ علاج اس کا بھی اے شیشہ گراں ہے کہ نہیں

شیشوں کا یہ مسیحا آزادی کے خمار سے سرمست کشمیری قوم کے بیدار ہوتے ہوئے فنی شعور کی صورت میں اُفق پر اُبھر آیا۔ اور آزادؔ کی وفات کے کچھ عرصے بعد ہی اُن کی شعری و نثری تخلیقات کی شیرازہ بندی کی لگن پیدا ہو گئی۔ لیکن یہ سعادت آخر کار بڑے برمحل انداز میں جموں و کشمیر اکیڈیمی آف آرٹ کلچر اینڈ لینگویجز کے حصے میں ہی آئی۔ چنانچہ ۱۹۵۸ء میں اپنے وجود میں آجانے کے بعد ہی آزادؔ کی منتشر تخلیقات کو اکٹھا کرنے اور اُنہیں شایانِ شان طریقے پر زیورِ طبع سے آراستہ کرنے کا منصوبہ ہاتھ میں لیا گیا۔ اس سلسلے میں اُن کے ورثا سے مناسب معاوضہ پر "کشمیری زبان اور شاعری" اُن کا غیر مطبوعہ کلام اور دوسرے مسودات حاصل کئے گئے۔

"کشمیری زبان اور شاعری" کو مناسب ترتیب و تدوین کے ساتھ برسوں پہلے شایع کیا جا چکا ہے اور اس نے کشمیری ادب کے سلسلے میں ایک حوالے کی دستاویز کی حیثیت کب کی حاصل کر لی ہے۔ اب "کلیاتِ آزاد" کی اشاعت کے بعد اکیڈیمی اپنے اس عہدِ وفا سے پوری طرح عہدہ برآ ہو گئی ہے۔ اور مرحوم آزادؔ کے تمام افادات منظرِ عام پر آکر ہمیشہ کے لئے محفوظ ہو گئے ہیں۔

اس مجموعے کے متعلق یہ بتانا ضروری ہے کہ اس میں آزادؔ کے مطبوعہ کلام کے علاوہ اُن کا سارا غیر مطبوعہ کلام پہلی بار شایع کیا گیا ہے۔ گو اُنکا بہت سا کلام

اگرچہ پہلے بھی شایع ہو چکا تھا۔ لیکن اُن کے غیر مطبوعہ کلام کے مقابلے میں کیفیت اور کمیت دونوں حیثیتوں سے اس پر غالبؔ کا یہ مصرع صادق آتا ہے۔ ع

غنچہ میں دِل تنگ ہے حوصلۂ گُل ہنوز

قارئین خود اندازہ کر سکیں گے کہ اس مجموعے میں اُن کا جو غیر مطبوعہ کلام شامل کیا گیا ہے۔ اُس سے اُن کے شاعرانہ قد و قامت میں کتنا وسیع اضافہ ہوا ہے۔ "کُلیاتِ آزادؔ" کی ترتیب کا کام اُن کے شفیق دوست ڈاکٹر پدم ناتھ گنجو کو تفویض کیا گیا تھا۔ جنہیں خود آزادؔ نے دمِ واپسیں اپنی تخلیقات کا امین ٹھہرالیا تھا۔ اور جو آزادؔ کی سوانح اور فکری ارتقار کے اُتار چڑھاؤ سے ذاتی واقفیت رکھتے ہیں۔ ڈاکٹر گنجو نے ان اوراقِ پریشان کی بڑی محنت سے شیرازہ بندی کی ہے۔ اور اس سلسلے میں ریاضت اور عرق ریزی سے گریز نہیں کیا ہے۔ گنجو صاحب نے اصل مسودات سے تقابل کے بعد مطبوعہ کلام میں پائی جانے والی غلطیوں کی تصحیح کردی ہے۔ اس کے علاوہ بعض اوقات انہوں نے کچھ منظومات میں چند ایسے اشعار کا اضافہ بھی کردیا ہے جو پہلی اشاعت کے وقت کسی وجہ سے چھوٹ گئے تھے۔ انہوں نے اپنی ذاتی واقفیت اور مسودات کے مطالعے کے سہارے منظومات کے پس منظر اور شانِ نزول کے سلسلے میں کچھ دلچسپ اور معنی خیز حواشی بھی شامل کئے ہیں۔ جن سے مجموعے کی افادیت میں کافی اضافہ ہو گیا ہے۔ اس کے علاوہ بعض منظومات کی تشریح اور اُن کے محرکات کے بارے میں آزادؔ کے اُن خطوط کے اقتباسات بھی درج کئے گئے ہیں۔ جو انہوں نے وقتاً فوقتاً ڈاکٹر گنجو کو تحریر کئے۔ اور جو پہلی بار عام مطالعے کے لئے پیش کئے جا رہے ہیں۔ گنجو صاحب نے کلام کو تقدّمِ زمانی کے لحاظ سے بھی ترتیب دیکر آئندہ محقّق اور نقاد کا کام آسان بنا دیا ہے۔ اس کے علاوہ اُن کا طویل مقدمہ بھی آزادؔ کی حیات اور فن کے متعدد پہلوؤں پر مُفید روشنی ڈالتا ہے۔

اُمید ہے کہ اکادمی کی اس مساعی کو ادبی حلقوں میں خاطر خواہ پذیرائی حاصل ہو گی۔

محمد یوسف ٹینگ

سرینگر: اول مئی سنہ ۷۰ء

ترتیب

ب

پ

صفحہ

صفحہ

صفحہ

نقلاب

وز و ساز

صفحہ

صفحہ

ایوانِ غزل

پیامِ آزاد

قطعات

معہ سے خانہ

ذ

ر

صفحہ

صفحہ

صفحہ

شق	صفحہ

●

پیش لفظ

عبدالاحد آزاد کشمیری زبان کے سربرآوردہ شاعر اور ادیب تھے وہ اونچے درجے کے تعلیمیافتہ نہیں تھے۔ اور دنیوی جاہ و مرتبہ جیسی کوئی چیز اُن کے پاس نہیں تھی لیکن خدا نے اُنہیں سو نعمتوں کی ایک نعمت ملکہ شاعری بھرپور عطا کی تھی۔ ایسا ملکہ شاعری جو شاید کم ہی سخن سنجوں کے حصے میں آتا ہے۔ اس کے سہارے آزاد نے زندگی کے کڑوے کسیلے مرحلے گذار دئے اور ایسا نغمہ اپنے پیچھے چھوڑ گئے جو دُکھی دِلوں کی غم خواری کرتے رہے ہیں۔ اور بیٹھی ہوئی ہمتوں کو اُبھارتے رہے ہیں۔ لیکن آزاد نے اپنی شاعری کا لازوال اثاثہ ہی نہیں چھوڑا۔ بلکہ ایک اور سرمایہ، ڈاکٹر پدم ناتھ گنجو کے دل میں اپنی شخصیت اور شاعری کی قدردانی چھوڑ گئے جس کی بدولت ان کی زندگی کا عزیز ترین سرمایہ آج ادبی دنیا کی دسترس میں آسکا۔

ڈاکٹر پدم ناتھ گنجو نہ صرف آزاد کی شاعری کے قدردانوں میں سے

ہیں بلکہ اُن کی ذات اور شخصیت کے پرستار بھی ہیں۔ چنانچہ انہوں نے آزادؔ کے کلام کی ترتیب اور تدوین کا حق ہی نہیں ادا کیا، بلکہ اُن کی بیوہ کی مدد اور اپنے دوست کی یادگار کو قایم رکھنے کے لئے وہ سب کچھ کیا، جو ایک دوست کر سکتا ہے۔

آزادؔ سچے شاعر کی طرح ایک لاأبالی طبیعت کے انسان تھے جو کلام سرانجام پاتا اُسے بے توجہی سے ڈال رکھتے تھے، یہاں تک کہ ان کے بہت مسودے شاید ضایع ہو گئے، اور ان کے انتقال کے بعد جو کچھ دستیاب ہوئے وہ ایسی خستہ حالت میں تھے کہ اُنہیں پڑھنا اور قلمبند کرنا بڑی دیدہ ریزی اور صبر و تحمل کا کام تھا۔ لیکن ان قدردان دوست نے اس ساری زحمت کو ایک محو، تحقیق اور تجسس میں منہمک انسان کی طرح اپنی اختیار کی ہوئی خدمت کو نہ صرف والہانہ ذوق بلکہ ادائے فرض کے احساس کے ساتھ تکمیل کو پہنچایا۔ یہ ڈاکٹر گنجوؔ کی اَن تھک محنت کا نتیجہ ہے کہ آزادؔ کی متنوع فکر کے نتائج کا تقریباً سارا سرمایہ محفوظ اور مرتب ہو سکا ہے۔

ڈاکٹر گنجوؔ کے ذوق ادب اور سخن فہمی کا یہ یادگار کارنامہ پوری تعریف اور توصیف کا مستحق ہے کہ انہوں نے اپنے پیشے کی معروفیت کے باوجود اس قیمتی سرمایہ کی تدوین اور ترتیب میں ایسی سعی بلیغ کی۔ وہ کشمیری کے صاحب ذوق سخن فہم ہونے کے ساتھ ساتھ اردو سے بھی گہرا شغف رکھتے

ہیں اور یہ اسی شغف کا نتیجہ ہے کہ اپنے شاعر دوست کے کشمیری کلام کو مرتب
کرکے اس کی حیات اور فکر کے سارے پہلوؤں کو نمایاں کرنے کے لئے ایک
حاوی اور بسیط مقدمہ اُردو میں لکھا اور کلام کی ضروری تصریحات بھی شامل
کیں۔ اور تنقیدی جائزہ بھی پیش کیا، تاکہ آزاد کا فیضان، کشمیر کی چار دیواری
سے باہر اردو کی وسیع تر دنیا تک پہنچ سکے، اور اردو خوان بھی آزاد کی شاعرانہ
عظمت اور ان کی فکر کی رنگارنگی سے بخوبی واقف ہوسکیں۔ مجھے ڈاکٹر گنجو
کی عنایت سے اُن کے مقدمہ اور بعض نظموں کے ترجمے اور تشریح کو چھپنے
سے پہلے بالاستیعاب مطالعے کا موقع ملا۔ آزاد کی فکر و فن میں جو معنیٰ خیز
صلاحیتیں ہیں، اُن کا تقاضا بھی یہی تھا کہ اس کا افادہ وسیع تر ادبی حلقوں
تک پہنچایا جائے۔ اور یہ ڈاکٹر گنجو کا ایسا اقدام ہے جو کشمیری ادب اور شاعری
کی بڑی بھاری خدمت تصور کی جاسکتی ہے۔ اس کا ایک اچھا جواز آزاد کی اردو
میں مہارت ہے جو اُن کی یادگار تصنیف "کشمیری زبان اور شاعری" سے ظاہر ہے
آزاد محض شاعر ہی نہیں بلکہ بالغ نظر نقاد بھی ہے۔ کشمیری زبان اور ادب کے
ارتقاء پر اُن کی نظر گہری تھی۔ جس کا ثبوت اُن کی متذکرہ صدر تصنیف ہے
جو انہوں نے اُردو میں لکھی ہے اور کلچرل اکادمی سے تین جلدوں میں شائع
ہوئی ہے۔ صلاحیتوں کا ایسا مجموعہ کم اہل قلم میں نظر آتا ہے۔ ایک معنی میں وہ
کشمیر کے پہلے نقاد ہیں جنہوں نے نئے تنقیدی اصولوں پر کشمیری شاعری کا جائزہ

لینے کی کوشش کی ہے۔

یہ غالباً پہلا موقع ہے کہ ایک اہم اور نمایندہ کشمیری شاعر کی زندگی اور اس کے کلام کو ترتیب توضیح اور تشریح کے جدید اصولوں پر اردو دنیا تک پہنچانے کی سعی کی گئی ہے۔ اس کے مطالعے سے اردو دنیا کو اندازہ ہوسکیگا کہ کشمیری ادیبوں اور شاعروں کا ذہن کن راہوں پر گامزن ہے اور ان کی فکر بلندی کے کس معیار کو چھو رہی ہے۔

ڈاکٹر گنجو کی یہ ادبی خدمت نہ صرف توصیف کی مستحق ہے، بلکہ ایک نشانِ منزل بھی ہے۔ توقع ہے کہ کشمیری ادیب دوسرے سربرآوردہ کشمیری شاعروں اور ادیبوں کے افکار کے افادہ کو اسی سلیقے اور ذوق کے ساتھ عام کرنے کی سعی بلیغ کریں گے۔

سرینگر کشمیر

۱۹ دسمبر ۱۹۶۶ء

عبدالقادر سروری
صدر شعبۂ اردو جموں و کشمیر یونیورسٹی

تمہید

مرحوم آزاد کے ساتھ میرے دوستانہ تعلقات ۱۹۳۶ء میں
مہجور صاحب مرحوم کے توسط سے شروع ہوئے تھے۔ پہلی ہی ملاقات
میں ایک دوسرے کا رجحان طبیعت دیکھکر ہم میں باہمی مؤانست قائم ہو گئی
چنانچہ ہمارے لئے ایک دوسرے کے پاس کثرت سے آنا جانا، اور رات
رات بھر علمی ادبی اور دوسری ایسی ہی صحبتوں میں مشغول رہنا معمول سا
بن گیا تھا۔ یہ سلسلہ کئی سال تک جاری رہا۔ اس کے بعد مجھے بسلسلہ ملازمت
سرکار آزاد کے آبائی گاؤں رانگر کے قرب کو چھوڑ کر ریاست کے دوسرے
علاقوں میں جانا پڑا۔ اس کے بعد ہماری خط وکتابت شروع ہوئی۔ ان کے
کئی خطوط اب تک میرے پاس محفوظ ہیں۔ جہاں خطوط میں دوستانہ
جذبات اور بے تکلفی اور قرب نمایاں ہے۔ وہاں لفظ لفظ اور سطر سطر
میں ادبی ذوق وشوق بھرا پڑا ہے۔ طرز تحریر رنگین ہے اور آزاد کے ادبی

جوہر کو ظاہر کرتی ہے۔ یہ سلسلہ بھی کئی سال تک جاری رہا۔ پھر کبھی خطوط کے ذریعہ نیم ملاقاتیں اور کبھی آمنے سامنے کی پوری ملاقاتیں ہوتی رہیں بسا اوقات آزاد اپنے تازہ منظومات کی نقلیں میری دلچسپی اور مطالعہ کے لئے اپنے خطوط کے ساتھ بھیجتے تھے۔

رحلت سے ایک دن پہلے جب آزاد کو اپنی زندگی کا چراغ ٹمٹماتا ہوا نظر آرہا تھا۔ اور لقمہ اجل ہونا انہیں ناگزیر دکھائی دیا تو رات کو اپنے ساتھیوں کو جگا کر وصیت کے طور پر کہا۔ "جینا مرنا اختیار کی بات نہیں۔ میرے پاس دنیائی ثروت اور سرمایہ تو کچھ نہیں۔ ہاں فقط نظموں کے کچھ مسودے اور عمر بھر کی عرق ریزی کا نچوڑ تاریخ ادبیات[1] میرا سارا سرمایہ ہے۔ میں ان کاغذات کو حسب خواہش ٹھکانے نہ لگا سکا۔ آپ لوگوں سے بھی شاید کچھ بن نہ پائے۔ میری خواہش ہے کہ میرے بعد ان کاغذات کو پنڈت پریمناتھ بزاز صاحب یا ڈاکٹر پدم ناتھ گنجو کے حوالے کیا جائے، تاکہ وہ ان کاغذات کی تکمیل ترتیب اور اشاعت جس طرح مناسب ہو کریں۔

---

[1] یہ کتاب کلچرل اکاڈمی نے "کشمیری زبان اور شاعری" کے نام سے چھپا کر شایع کر دی ہے۔ یہ کتاب بستر مرگ پر آزاد کے سرہانے تھی۔ اور جہاں کہیں بھی وہ جاتے تھے یہ کتاب ان کے ساتھ رہتی تھی۔ (گنجو)

اگر کسی وجہ سے ممکن نہ ہو تو مرزا عارف صاحب کو کاغذات سپرد کر دئے جائیں۔ تاریخ ادبیات چند ابواب کے سوا گورنمنٹ نے آزآد کے مرنے کے بعد ہی ان کے وارثوں سے نقد معاوضہ دے کر حاصل کر لی تھی۔ لیکن شاعری کے مسودے، بیاضیں، تاریخ کا بیشتر حصہ اور دوسرے مسودات سورسیار گاؤں میں ان کی بیوہ کے پاس ہی پڑے رہے۔ آزآد کے مرنے کے سات سال بعد مجھے ان کی وصیت کا پتہ لگا، اور میں نے سورسیار جا کر اُن کی بیوہ اور وارثوں سے تاریخ کے مسودات اور نظموں کے مسودے اور بیاضیں وغیرہ حاصل کیں۔ گذشتہ کئی سال سے میں ان مسودوں اور نیم محوشدہ پرچیوں کی چھان بین تالیف اور ترتیب میں مصروف رہا۔ اور حکام بالا کی توجہ اس سرمایۂ ادب کی طرف مبذول کراتا رہا۔ لیکن کسی ایک صاحب اختیار سے ٹھوس اور عملی حمایت اس بارے میں نہیں ہو سکی۔ بارے شکر ہے کہ آخر میں دو ایک دوستوں کی مہربانی اور ادب دوستی سے جناب بخشی غلام محمد صاحب سابق پرائم منسٹر جموں وکشمیر سے اس سلسلہ میں میری بات چیت ہوئی۔ انہوں نے اس بکھرے ہوئے سرمایۂ ادب سے غیر معمولی دلچسپی کا اظہار کیا۔ دو ایک ملاقاتوں کے نتیجہ کے طور پر کشمیر اکاڈمی آف آرٹ اینڈ کلچر کے ذریعہ اس ادبی مواد کو شایع کرنے کا انتظام ہوا۔ چنانچہ میری خواہش کے مطابق مرحوم کے وارثوں کو مسودات وغیرہ کے لئے معقول

معاوضہ دیا گیا۔ بیوہ آزاد کو مبلغ ایک سو روپیہ ماہوار بطور پنشن تاحیات عنایت ہوئی۔ مرقد آزاد مرحوم پر ایک موزون میموریل قائم کرنے کے لئے رقم منظور کی گئی۔ تاریخ ادبیات کے لئے ایک ایڈیٹوریل بورڈ قائم ہوا، تاکہ اس کتاب کے ابواب کو ترتیب دینے اور مرتب کرنے کا اہتمام کیا جائے۔ تاریخ کا نام بورڈ نے "کشمیری زبان اور شاعری" زیادہ مناسب سمجھا، اور اسی نام سے اسے چھپواکر شائع بھی کیا۔

آزاد سے میرے تعلقات کے مدّنظر ان کے مطبوعہ اور غیر مطبوعہ کلام کی تالیف ترتیب اور اس کو ایڈٹ کرنے کے لئے ؎

قرعۂ فال بنامِ من دیوانہ زدند

میں اپنی مصروفیات کے باوجود اس کام کے لئے کچھ نہ کچھ وقت نکالتا رہا۔ اور اسے مشقتِ عشق (Labour of Love) سمجھ کر سرمایۂ جاں بنا لیا۔ میں نے اپنی کوتاہیوں کے باوجود ان اوراقِ پریشان کو بہترین طریقے پر ترتیب دینے کے لئے اپنی دانست میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ اس میں مجھے کہاں تک کامیابی ہوئی ہے۔ اس کا فیصلہ قارئین کر سکتے ہیں۔ اپنی طرف سے میری یہی کوشش رہی ہے کہ آزاد مرحوم کی سب منظومات اس کتاب میں اکٹھا کر دی جائیں۔ لیکن اس سلسلے میں سہو و خطا کی گنجائش ہر وقت موجود رہتی ہے اور ہو سکتا ہے کہ بعض منظومات

اس مجموعے میں شامل ہونے سے رہ گئے ہوں ۔ میں اُن احباب کا شکر گذار رہونگا
جو اس قسم کی فروگذاشتوں کی نشاندہی کریں ۔ تاکہ دوسرے ایڈیشن میں خاطر
خواہ تلافی ہوسکے ۔

آخر پر میرے لئے لازم ہے کہ اکادمی کے دو سابق سیکرٹریوں
جناب کمال الدین شیدا اور پروفیسر جے لال کول، موجودہ سیکرٹری پروفیسر
نیلامبر دیو شرما اور اپنے دوست شری دینا ناتھ نادم کا شکریہ ادا کروں جنہوں
نے اس کتاب کی تکمیل کے سلسلے میں بڑی دلچسپی دکھائی اور مجھے اپنے
قیمتی مشورے دئے ۔ جموں و کشمیر یونیورسٹی کے صدر شعبہ اردو پروفیسر
عبدالقادر سروری نے بڑی عنایت سے مقدمے کے مسودے پر نظر
ثانی کی اور کچھ مفید مشورے دئے ۔ اُن کا شکریہ بھی واجب ہے ۔ میرے
عزیز محمد یوسف ٹینگ نے کتاب کی طباعت وغیرہ کے سلسلے میں میرا ہاتھ
بٹایا ۔ میں اُن کا بھی شکر گذار ہوں ۔

میں نے کتاب کا مقدمہ اُردو زبان میں لکھا ہے ۔ اس کے
علاوہ میں نے کتاب کے فٹ نوٹ بھی اسی زبان میں دئے ہیں ۔ مقدمہ
میں میں نے کشمیری اشعار کا اردو ترجمہ بھی شامل کیا ہے ۔ اس کی غرض
وغایت محض یہ ہے کہ کشمیری زبان نہ جاننے والے بھی آزاد کی شخصیت
اور ان کے فکر وفن سے متعارف ہوں ۔ اگر مجھے اس مقصد میں

تھوڑی سی کامیابی بھی ہوئی، تو میں اپنی محنت کو لاحاصل نہیں سمجھونگا

۴۴۲ - جواہر نگر سرینگر
۳۰ اکتوبر ۱۹۶۶ء

پدم ناتھ گنجو

دیباچہ و مقدمہ

پیدائش، حسب و نسب

عبدالاحد ڈار آزادؔ موضع رانگر میں ایک متوسط درجہ کے زمیندار گھرانے میں سمت ۱۹۶۰ بکرمی (۱۹۰۳ء) میں پیدا ہوئے۔ رانگر سرینگر سے جنوب مغرب کی جانب تیرہ میل کے فاصلے پر تحصیل بڈگام میں ایک گاؤں ہے۔ آپ کے والد بزرگوار سلطان ڈار ایک صوفی منش انسان تھے اور صوفیانہ زندگی بسر کرتے تھے۔ عربی اور فارسی میں اچھی خاصی مہارت رکھتے تھے، اور مذہبی امور سے فی الجملہ باخبر اور واقف تھے۔

آزادؔ کے اپنے تذکرہ کے مطابق اُن کے "والد بزرگوار صوفی منش تھے۔ آپ درویشانہ استغنا کی وجہ سے مجھے قرآن مجید اور دو تین فارسی کتابوں کے آگے کچھ پڑھا نہ سکے۔ آپ مجھ کو بھی صوفی بنانا چاہتے تھے لیکن یہ کیسے ہو سکتا تھا۔

ہر کسے را بہر کارے ساختند　　میلِ آں را در دِلش انداختند

سمت ۱۹۷۳ ب (۱۹۱۶ء) میں میرے بڑے بھائی غلام علی نے پرائیویٹ مکتب کھولا۔ میں نے اسی مکتب میں ابتدائی اردو فارسی کی تعلیم پائی۔ چونکہ مطالعہ کا شوق تھا۔ رفتہ رفتہ نوشت و خواند میں تھوڑی بہت مہارت حاصل کی۔ ادبیات کا مطالعہ ہمیشہ میرا مرغوب خاطر مشغلہ تھا۔"

الغرض بچپن اور لڑکپن عربی، فارسی اور دینیات کے درس و تدریس اور دیگر دہقانی مصروفیات میں بسر ہوئے۔ پہلے اپنے والد صاحب کے پاس پھر بڑے صاحب کے مکتب میں لگ بھگ سات آٹھ سال ابتدائی پڑھائی کے بعد ۱۹۷۵ بکرمی (۱۹۱۸ء) میں سولہ سال کی عمر میں پاس کئے گاؤں زوہ ہامہ کے سرکاری پرائمری سکول میں تیرہ روپیہ ماہانہ پر عربی مدرس کی حیثیت سے تعینات ہوئے۔ لکھنے پڑھنے کا شوق ازبس غالب تھا۔ چنانچہ سرکاری ملازمت ملتے ہی مطالعہ میں مصروف ہو گئے۔ اردو زبان اور لٹریچر پر کافی عبور حاصل ہو گیا۔ اور ریاضی، جغرافیہ، تاریخ اور دیگر مضامین پر تھوڑے ہی عرصہ میں ایسا قابو پالیا کہ طلباء کو یہ مضامین بھی علاوہ دینیات کے پڑھانے لگے۔ ۱۹۸۲ ب (۱۹۲۵-۲۶ء) میں امتحان منشی عالم کی تیاری کی اور امتیاز کے ساتھ یہ امتحان پاس کیا۔ کچھ عرصہ کے بعد منشی فاضل کا امتحان دینے کے لئے تیار ہوئے لیکن امتحان کا وقت نزدیک آتے ہی وہ نمونیا کے عارضہ میں مبتلا ہو گئے۔ اور امتحان میں شامل

ہونے سے قاصر رہے۔

مرحوم نہایت نکتہ سنج اور سخن فہم انسان تھے۔ وہ فکر لطیف اور ذہن رسا کے بھی مالک تھے۔ لیکن صحت کامل کی نعمت سے محروم تھے طبیعت کسی نہ کسی عارضہ کی وجہ سے شکست اور نادرست رہتی تھی۔ آپ کا قد درمیانہ تھا۔ چہرہ کسی قدر سیاہ فام تھا۔ مگر سنجیدہ۔ آنکھیں بہت سی گہرائیوں کا پتہ دیتی تھیں۔ داڑھی منڈھاتے تھے۔ فقط چھوٹی چھوٹی مونچھیں رکھتے تھے۔ لباس سادہ اور ستھرا اور دستار ہمیشہ سفید پہننے کے عادی تھے۔ شیریں کلام اور کسی قدر شرمیلے تھے۔ اسی وجہ سے عام طور پر کم گو تھے۔ لیکن قریبی دوستوں کی صحبت میں کم گوئی کے انداز گل افشائی گفتار میں مبدّل ہوتے تھے۔ حافظ تیز تھا۔ سماع کے شایق تھے اور خود بھی خوش الحان تھے۔

شاعری کی ابتدا

آزآد نے اپنی قلم سے لکھا ہے۔ "میرے والد بزرگوار (خدا اُن کو مغفرت کرے) شعر و سخن کے شیدائی تھے۔ خاص کر کشمیری گیت اور مثنویاں پڑھنے اور سُننے کا انہیں بہت شوق تھا۔ بارہا مجھ سے پڑھواتے تھے۔ جس کا میری طبیعت پر یہ اثر ہوا کہ میں نے پندرہ سولہ سال کی عمر میں کشمیری میں شعر کہنا شروع کیا۔ اول اول غزل لکھی۔ بعد میں دیگر اصناف سخن کی طرف رجوع کیا۔"

تخلص

تخلص کے بارے میں لکھا ہے:۔ " میں ابتدائی ایام میں شعروں میں اپنا نام احمد ہی تخلص کی جگہ لکھتا تھا۔ تھوڑے عرصہ کے بعد جانباز تخلص اختیار کیا۔ ۱۹۸۸ بکرمی (۱۹۳۱ء) میں الزام لگایا گیا کہ میں سیاسی معاملات میں حصہ لے رہا ہوں۔ " حاکمانِ وقت آزاد سے اُلجھ کر ناراض ہوئے اور تعزیر کے طور "میں ترال کے مڈل سکول میں تبدیل ہوا۔ میرے گھر کی تلاشی لی گئی۔ وہاں کیا تھا۔ شاعری کے مسودے اور کئی ادبی کتابیں اور رسالے، ان ہی ایام میں میرا چار برس کا اکلوتا بیٹا فوت ہوا۔ مصیبت میں خدا زیادہ یاد آتا ہے۔ ترال میں روزانہ صبح کے چار بجے شاہمدانؒ صاحب کی خانقاہ فیض پناہ میں حاضر ہونا میرا معمول رہا۔ ایک دن وہیں بیٹھے بیٹھے آزاد تخلص کرنے کا خیال آیا۔ اور مستقل طور پر یہی تخلص اختیار کیا۔ ان ایام کی لکھی ہوئی ایک غزل کے مقطع میں اس واقعہ کی طرف اشارہ کر چکا ہوں ؎

ترالی مٔشرِی جانباز باز نیوا ٔ نی ہالہِ ہندر یٔ گٹھو نیٚو لأنی یے
آزاد ووٚن نس شاہِ ہمدانی ہالہِ ہندر یٔ گٹھو نیو لأنی یے

یعنی تقدیر کی ہاکی نے جانباز کو گیند کی طرح ترال پہنچا دیا۔ شاہ ہمدان نے اس کو آزاد کہا۔" حاکمان وقت کا قہر، گھر بار سے جلا وطنی۔ یہاں تک کہ اس قلیل تنخواہ پانے والے شاعر مدرس کو ازراہِ سزا نوکری سے چھٹی

ملنا بھی بند ہو چکی تھی۔ یعنی گھر بار کی خبر گیری کرنا بھی ممنوع تھی۔ چار سال کا اکلوتا بیٹا جاں بحق ہونے سے بچ نہ سکا اور آزاد کو داغِ مفارقت دے گیا۔ دوا ناکام، دعا ناکام، آزاد کی عقیدت مندی مجروح ہوئی۔ احمد جانباز نہ رہا۔ آزاد ہوا اور طبیعت کئی ایک اُلجھنوں سے آزاد ہو گئی۔

نوکری کا سلسلہ

آزاد ۱۹۱۸ء میں سرکاری نوکری میں بحیثیت عربی مدرس تعینات ہونے کے بعد تیرہ سال تک زوہامہ کے مدرسے میں رہے۔ ۱۹۳۱ء میں ترال مڈل سکول میں کچھ عرصہ گذار کر ڈیڑھ سال کی مدت گیورُو کے مدرسے میں گذاری۔ اس کے بعد ۱۹۳۳-۳۴ء میں نارمل ٹریننگ حاصل کرنے کے لئے سرینگر آئے۔ ۱۹۳۴ء سے ۱۹۴۴ء تک دوبارہ زوہامہ کے مدرسے میں متعین رہے۔ زاں بعد ایک سال بڑنہ وار کے مدرسے میں گذارا۔ ۱۹۴۵ء سے تادمِ حیات سورسیار میں مقیم رہ کر وہیں کے مدرسے میں تعینات رہے۔

آخری بیماری

یہ لکھا جا چکا ہے کہ آزاد صحتِ کامل کی نعمت سے محروم تھے۔ وہ کسی نہ کسی عارضے میں مبتلا رہتے اور مصروفِ علاج رہنا آپ کا معمول ہو گیا تھا۔ چنانچہ ۱۹۴۷ء میں سورسیار میں بخار اور دردِ شکم کی بیماری لاحق ہوئی۔ کئی دنوں تک مقامی طبیبوں سے دیسی علاج ہوتا رہا۔ کوئی افاقہ نہ ہوا۔ آخر اقرباء نے ان کو سرینگر رُخصت کیا

ہسپتال میں منتقل کیا۔ مرض کی تشخیص "اپنڈی سائیٹس" ہوئی۔ جس کے لئے ابتدا میں آپریشن کرایا جانا چاہیئے تھا۔ اور اب آپریشن نامناسب تھا لیکن حالات جہاں تک معاون تھے بڑی ہمدردی اور دلچسپی کے ساتھ علاج شروع کیا گیا۔ بہت روز تک علاج کے باوجود بیمار کی حالت بہتر نہ ہوسکی۔ بیمار کے لئے اب آپریشن (عمل جراحی) آخری سہارا تھا۔ اس لئے ان کو سرینگر کے بڑے سرکاری ہسپتال میں منتقل کیا گیا جہاں بڑی ہمدردی اور کامیابی کے ساتھ آپریشن کیا گیا۔ لیکن مرض کا زہر کمزور جسم اور خون میں سرایت کر چکا تھا۔ ضعیف اعضاء و عناصر اس صدمہ کی تاب نہ لا سکے۔ چنانچہ ۴۵ برس کی عمر پاکر ۱۴ اپریل ۱۹۴۸ء کو شام کے ساڑھے سات بجے آزاد کی روح قفس عنصری سے آزاد ہوئی۔ مہجور نے تاریخ وفات کہی ہے

آہ آزاد از جہاں روپوش شد — یا کہ از جام بقا مدہوش شد

بہرِ سالِ رحلتش مہجور گفت — بلبل شیریں بیان خاموش شد

۱۹۴۸ء

آخر بار میت کو رانگر لے گئے اور اپنے خاندانی قبرستان میں اُن کے والد بزرگوار کی قبر کے قریب سپرد خاک کیا۔

مہجور سے ملاقات اور اُس کا اثر

۱۹۳۵ء میں رانگر میں کسی مال کے افسر کا کیمپ لگا تھا۔ علاقے

کے تمام پٹواریوں کے ساتھ مہجور بھی بحیثیت پٹواری سرکاری کام سے کیمپ پر آئے تھے۔ آزاد موضع ترانگرہ میں سکونت رکھتے تھے۔ مہجور کی شاعری کی نئی طرز اور نئے رجحانات کا علم حاصل ہونے کے بعد غائبانہ ہی اُن کی شاعری کے پرستاروں میں شامل ہو گئے تھے۔ اور ان سے ملنے کے اور اُن کی سوانح حیات لکھنے کے خواہش مند تھے۔ آزاد نے نہایت محبت اور انکسار کے ساتھ مہجور کی شاعری کے ایک مداح کی حیثیت سے اپنے آپ کو پیش کیا اس پہلی ملاقات سے رفتہ رفتہ باہمی میل جول بڑھتے بڑھتے اتنا ترقی کر گیا کہ دونوں گہرے دوست ہو گئے۔ چنانچہ کچھ عرصہ تک آزاد اپنی غزلیں مہجور کو پیش کرتے رہے۔ جن کی انہوں نے اصلاح فرمائی۔ سوانح حیات مہجور لکھنے میں وہ اسی وقت سے مصروف ہوئے۔

مہجور کے حالات زندگی لکھنے کے بعد اُن کے کلام پر تنقید کا کام شروع ہوا۔ اس کام میں آزاد کو کشمیری شاعری کا بغور مطالعہ کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ چنانچہ کچھ عرصہ تک کشمیری شاعری کے مطالعہ میں مصروف رہے اور اس میں کافی وسعت، لوچ اور برجستگی دیکھکر اس کی کس مپرسی سے متاثر ہوئے۔ اس احساس سے اُن کے دل میں علاوہ از سوانح حیات مہجور لکھنے کے "تاریخ ادبیات کشمیر" کا حصہ کشمیری لکھنے کا شوق پیدا ہوا، اور وہ شعراء سلف کے حالات، اُن کا مطبوعہ اور غیر مطبوعہ کلام جمع کرنے لگے۔ اس

سلسلے میں آزاد کو ملک بھر کی بادیہ پیمائی کرنا پڑی۔ وطن کے دور افتادہ علاقوں میں جا جا کر پیر و جوان سے عجز و انکسار کے ساتھ ملاقاتیں کرنا پڑیں۔ اس طرح وہ مسالا جمع کرتے رہے۔ اس دوران میں ایسا بھی اتفاق ہوا کہ کئی بڑی بوڑھیوں سے جو کہ اپنی جوانی کے دنوں میں طوائف خانوں سے وابستہ تھیں ملاقاتیں کیں اور اُن کے حالات یا اشعار بہم پہنچائے۔ کئی ایک مقامات پر پہنچ کر بہت کھوج کے بعد جب پتہ لگا کر فلاں شخص فلاں شاعر کا پوتا یا نواسا ہے اور اس سے شاید کچھ مواد حاصل ہو، وہ اس پوتے یا نواسے سے ملے۔ مگر اکثر موقعوں پر آزاد کو شبہ کی نظر سے دیکھا گیا کہ شاید یہ کوئی جاسوس ہے۔ کئی جگہوں پر ان کے مشن کا مطلب سمجھے بغیر اور کچھ بتائے بغیر یہ کہہ کر رخصت کیا گیا کہ اس طرح کی "کھوڑہ فینچ" میرے دادا میں ہی تھیں، مجھ میں نہیں۔ الغرض اس طرح کے مصائب اور مشکلات آزاد کو سنہ ۳۶-۱۹۳۵ء سے تادم مرگ یعنی سنہ ۱۹۴۸ء تک "تاریخ ادبیات کشمیر" کے لئے مواد فراہم کرنے میں پیش آتے رہے۔ لیکن شوق مستحکم تھا۔ بیس روپے ماہوار تنخواہ پانے والے اس مدرس، شاعر نے نہ صرف مشکلات کا سامنا کیا۔ بلکہ اس سلسلے میں اخراجات برداشت کرنے میں بھی ذرہ برابر پس و پیش نہ کیا۔ کتاب کی تصنیف میں وہ برابر قدم قدم آگے بڑھتا گیا۔ اپنی نوعیت میں یہ کشمیری ادب کیلئے پہلی کتاب ہے۔ اور اہمیت میں براؤن کی ہسٹری آف پرشن لٹریچر اور شبلی کی شعر العجم کے ہم پلہ کہی

جا سکتی ہے۔ آزاد کی نظروں میں یہ کتاب ان کی اہم ترین تصنیف تھی۔ اس کی طباعت کیلئے وہ تادم زیست کوشاں رہے۔ لیکن طباعت کا خرچہ برداشت کرنا اُن کی بساط سے باہر تھا۔ کئی دوستوں نے وقت کے حکام مجاز سے اس سلسلے میں آزاد اور اس اہم تصنیف کا تعارف بھی کرایا، تاکہ سرکاری امداد سے کتاب زیور طبع سے آراستہ ہو۔ لیکن حکام (اس وقت کے ڈائریکٹر ایجوکیشن) بقول آزاد اپنا مستقبل بنانے میں مصروف تھے، اور بوجہ غیر کشمیری ہونے کے اُن کو کشمیری ادب سے کوئی دلچسپی نہ تھی۔ نتیجتاً کتاب اُن کی حیات میں طبع نہ ہو سکی۔ اب کشمیر اکاڈمی آرٹ اینڈ کلچر نے کتاب کو موزون صورت میں "کشمیری زبان اور شاعری" کے نام سے شایع کیا ہے۔

بزاز سے ملاقات اور اس کا نتیجہ

آزاد شرمیلے آدمی تھے اور عجز و انکسار اُن کی فطرت کے خاص اجزاء تھے۔ اس وجہ سے وہ اپنے کلام کی نشر و اشاعت کو ضروری نہیں سمجھتے تھے، بلکہ شاید اپنے انقلابی کلام کی تشہیر کا اپنے آپ کو متحمل نہیں مانتے تھے۔ اس وجہ سے بہت دیر تک ان کا اہم کلام عوام تک نہ پہنچ سکا۔ لیکن دوستوں کے اصرار سے بدوران جنگ ۱۹۴۲ء میں اپنا کلام کبھی کبھی ہمدرد اخبار میں بھیجتے رہے۔ اسی سال ہمدرد کے ایڈیٹر پنڈت پریم ناتھ بزاز سے آزاد کی پہلی ملاقات ہوئی۔ اس ملاقات اور مابعد کی ملاقاتوں کا یہ نتیجہ ہوا کہ

آزاد کو اخبار کے ذریعہ اپنے کلام کی تشہیر میں جو جھجک تھی دُور ہو گئی۔ وہ اخبار مذکور کو نہ صرف نظمیں اور غزلیات اشاعت کے لئے بھیجنے لگے بلکہ مختلف مقالے جو کہ "تاریخ ادبیات کشمیر" کے ابواب پر مشتمل تھے اسی اخبار میں چھپوانے لگے۔ اس ضمن میں یہ لکھنا ضروری ہے کہ آزاد کی قومی، اخلاقی اور سیاسی معرکہ آرا نظمیں مثلاً مناظرہ عقل و عشق، شکوۂ کشمیر، شکوۂ ابلیس، سبھاش بوس بے خودی اور خودی، بڈشاہ کا پیغام وغیرہ وغیرہ اس ملاقات سے پہلے شایع ہو چکی تھیں۔

شاعری کے تین ادوار

آزاد کی شاعری کے تین ادوار کہے جا سکتے ہیں۔ ہر دور لگ بھگ دس سال کا ہے کئی وجوہ کی بناء پر اس کتاب میں دورِ ثلث کی شاعری کو پہلے ترتیب دیا گیا۔ اور پھر دورِ ثانی اور آخر میں دورِ اول۔ نظموں کو اپنے اپنے دور میں درج کرنے کی کوشش کی گئی۔ لیکن سہواً یا اور وجوہ سے اس ترتیب میں اگر کسی جگہ ہیر پھیر ہو گیا ہو تو کوئی تعجب نہیں۔

دورِ اوّل

اس دور کے سرمایہ میں مروجہ اقتضا سے شاعری کے مطابق عام طور کشمیری میں غزلیں کہی ہیں۔ جن کا رنگ مروجہ شاعری سے جُدا ہونے کے باوجود بالکل الگ نہیں کہا جا سکتا۔ مثنوی کہنے کا شوق بھی اسی دور سے وابستہ ہے۔ چنانچہ کئی مثنویاں لکھی ہیں۔

دورِ ثانی

یہ دور آزاد کی شاعری کے عروج کو ظاہر کرتا ہے۔ رفتہ رفتہ کلام میں پختگی آتی گئی۔ غزل میں نکھار پیدا ہونا شروع ہوا، اور کافی افراط کے ساتھ غزلیں لکھی ہیں۔ اس طرح آزاد کی شاعری کا یہ دوسرا دور کہا جا سکتا ہے۔ اب غزلوں کے ساتھ نظمیں لکھنے لگے تھے جنمیں نیچر کی عکاسی اور مادیت کے مستحکم اثرات کے مظاہر ملتے ہیں۔

دورِ ثالث

دوسری عالمگیر جنگ چھڑ جانے سے کچھ عرصہ پہلے وطن میں سیاسی شعور کی کرنیں پھوٹ پڑی تھیں۔ وطن کی صدیوں کی غلامی کے اسباب کچھ کچھ روشن ہونا شروع ہو گئے تھے حاکم اور محکوم، ظالم اور مظلوم، زمیندار اور کاشتکار، سود خوار اور مقروض کے جیتے جاگتے مناظر زندگی کے ہر موڑ پر آزاد کے مدِ مقابل تھے۔ ایک طرف آسایش دوگیتی اور دوسری جانب مشکلہائے ہر دو عالم کی متضاد تصاویر روزانہ زندگی میں پہلو بدل بدل کر سامنے آتی تھیں۔ پھر جب چشم بینا ہو، دل حساس، دماغ متحرک ہو، تو نتیجہ ظاہر ہے، دیکھنے والا اُٹھ دیکھ کر محسوس کرنے والا تلوار بکف نا انصافی کے اسباب کو مٹانے کیلئے برسرِ پیکار ہو جائے، تو ایک فطری بات ہو گی۔ لیکن حساس دل اور دیدہ ور آزاد کے ہاتھ میں تلوار نہیں، قلم تھا۔ وہ اپنی زندگی کے آخری دس سال یعنی اپنی شاعری کے دورِ ثالث میں قومی ترانے اور معرکہ آرا نظمیں

کو محض ابتدائی مشق شاعری ہی کہا جا سکتا ہے۔

دوسرے دور میں یعنی پختہ کلامی کے زمانے میں اکثر نظمیں اور غزلیں کہی ہیں۔

تیسرے دور میں ان کی سیاسی اور بلند پایہ اخلاقی شاعری نشو و نما پاتی ہے۔ جس میں نظمیں زیادہ اور غزلیں کم ہیں۔ تصنیفات کی تفصیل یہ ہے :-

نظم (۱) مثنوی ژندہ بدن و معیار (۲) مثنوی قمر الزماں (۳) غزلیات (۴) رباعیات و قطعات (۵) نظمیں ۱۔ پیامِ آزادی میں چند نظمیں اور غزلیں سیاسی اور پیامی رنگ کی ہیں۔ جن میں کئی ایک مثلاً "دریاو" لاثانی اور لافانی ہیں (۶) ندائے ہاتفی اُن کی چھوٹی بڑی کئی چیدہ چیدہ اخلاقی، وطنی اور قومی نظموں کا مجموعہ ہے۔ جن میں یہ نظمیں قابل ذکر ہیں۔ مناظرہ عقل و عشق، شکوہ کشمیر، شکوہ ابلیس، خودی اور بےخودی، نالہ بڈشاہ، انقلاب، خواباہ خیالاہ و ہماہ گُناہ، صبح صادق باوُن تر بُجر۔ سرمایہ داری، پان ژادر، سمہ ن، خوہ دا، عید، میون وطن انقلاب روس وغیرہ جملہ منظومات کو ماسوائے مثنوی اس کتاب میں مناسب مقام دیگر مختلف ادوار کے کلام میں درج کیا گیا ہے۔

میں نے اس کتاب کے مواد کی فراہمی اور ترتیب میں کئی سال

اور غزلیں لکھتے رہے۔ نوجوانوں کا دل "ہاں بڑھے چلو" کے نعرے سے بڑھاتے رہے۔ اور زندگی کے دشوار راستے کے خطروں سے اور مذہب کے ٹھیکیداروں کی خود غرضانہ گمراہیوں سے خبردار کرتے رہے۔ بہتے ہوئے دریا کی زبانی صدیوں سے جنت نشین بڈشاہ اور سرگیاشی للتادتیہ کی زبانی اپنے ہموطنوں کو وحدت، یگانگت، باہمی آشتی و اتحاد، "پریم اور قول" کے ترانے سناتے گئے۔ اہل مذہب کے اندھا دھند اور غرضمندانہ تعصب کا پول (جو قومی اتحاد اور انسانیت کے منافی ہو) دلچسپ پیرایے میں دلیلیں دے دیکر کھولتے رہے۔ تاکہ اہل وطن اپنے مقصد اعلیٰ سے ہٹ کر کہیں شاہراہ حریت سے نہ بھٹکیں۔ اُڑتے بادلوں سے، پگھلتی برف سے، جنگل کے درختوں سے، گرتے آبشاروں سے، گل و بلبل اور شمع پروانہ کی زبان سے انسان کو انسانیت کے انقلاب، خودی، گرمجوشی، محبت، آشتی اور ملنساری کے عمل پیہم اور آزادی کے سبق سُناتے رہے۔

تصنیفات ابتدائی دور میں غزلیں اور کئی نظمیں لکھی ہیں۔ کئی مثنویاں بھی اس دور کی تصنیفات ہیں۔ مثنوی "زندہ بدن و معیار" موسوم بہ "تبسم گل" ایک تاریخی واقعہ ہے۔ مثنوی "قمرالزمان" ایک عشقیہ قصہ ہے۔ اس دور میں اردو میں بھی کچھ کلام موزون ہوا۔ لیکن آزاد کو اس پر کوئی ناز نہ تھا۔ اور ان کی اردو گوئی

صرف کئے ہیں۔ اور کوشش کی ہے کہ آزاد کا سارا کلام اس میں شامل ہو۔ پھر بھی ممکن ہے کہ کوئی نظم یا غزل رہ گئی ہو۔

نثر

(۱) تاریخ ادبیات کشمیر، شعرائے ازمنہ حال وسلف کے سوانح حیات، کلام اور کلام پر تنقید کے علاوہ اس میں عالمانہ اور محققانہ انداز میں کشمیری زبان کے تاریخی ارتقاء، ادبی وسعت، رسم الخط اور لٹریچر وغیرہ کی نسبت مقالے درج ہیں۔ عورت اور شاعری، مدح و ذم وغیرہ جیسے ابواب سے کتاب کا مرتبہ بہت اونچا ہو گیا ہے۔ جیسا کہ لکھا جا چکا ہے۔ یہ کتاب کشمیر اکاڈمی آف آرٹ اینڈ کلچر کی جانب سے "کشمیری زبان اور شاعری" کے نام سے چھپ کر شایع کی جا چکی ہے۔

(۲) کلیاتِ مقبول۔ مشہور مثنوی گگریز کے مصنف مقبول شاہ کرالہ واری کے غیر مطبوعہ کلام کا وہ مجموعہ ہے جو کہ آزاد نے مقبول کے اپنے قلم سے لکھی ہوئی پرچیوں نیم محو شدہ اوراقِ پریشان سے نقل کیا تھا۔ اور اسے ترتیب دیکر ایک عالمانہ تنقید اور پیش لفظ کے ساتھ "کلیات مقبول" کے نام سے شایع کیا ہے۔

آزاد اور غزل

آزاد کی شاعری غزل سے شروع ہوئی ہے اور وہ اپنی شاعری کے مختلف ادوار میں برابر غزل کہتے رہے۔ میری نظر میں اُن کی غزل میں وہ تمام خوبیاں موجود ہیں، جن کے

ہوتے ہوئے غزل، غزل کہلائی جاتی ہے۔ غزل عموماً عشقیہ مضامین سے بھری ہوتی ہے۔ ایسے مضامین میں سوز و گداز کے ساتھ متنوع جذباتِ قلبی کا اظہار غزل میں جان پیدا کرتا ہے۔ آزاد کی غزلوں میں یہ صفت اول سے آخر تک موجود ہے۔ ان کی غزل میں درد کوٹ کوٹ بھرا ہوتا ہے۔ صنائع اور بدائع کا استعمال کرتے ہوئے الفاظ کو چُن چُن کر یوں جوڑتے ہیں کہ ایک حرف کو بھی بدلنا چاہیں تو ناممکن ہو جاتا ہے۔ صنف شعر میں ہم قافیہ مانوس اور ہم وزن الفاظ کی بندش آزاد کی شاعری کی خاص خصوصیت ہے۔ فلسفہ حیات اور اپنا پیغام آزاد نے عموماً اپنی چھوٹی بڑی نظموں میں پورے فنی التزام کے ساتھ پیش کیا ہے لیکن ایسے مضامین کو غزل میں بھی نبھایا ہے۔ چنانچہ اُن کی بہت ساری غزلیں اُن کی پولیٹیکل شاعری کے بہترین نمونے ہیں۔ مہجور کی طرح آزاد کی بھی یہی خواہش اور کوشش تھی کہ کشمیری شاعری کی دقیانوسی ساخت اور ڈھانچہ سے ہٹا کر اور تصوف کی دلدل سے نکال کر دیگر زبانوں کی بلند پایہ شاعری کے ہم دوش بنایا جائے۔ ان کی یہ بھی سعی رہی کہ کشمیری غزل نہ صرف گل و بلبل اور شمع و پروانہ کے راز و نیاز سے لبریز ہو بلکہ فلسفہ حیات کے بیان اور نیچر کی عکاسی کے لئے بھی استعمال ہو۔

آزاد نے اپنی شاعری کے اوایل میں جو غزلیں لکھی تھیں ان کو ابتدائی مشق سمجھ کر کبھی اس قابل نہ جانا کہ انہیں چھپایا جائے۔ اس زمانے کا

اکثر کلام آزاد نے خود تلف کر دیا۔ اس کے بعد کچھ عرصہ تک غزلوں کے ساتھ بھی
ان کا یہی برتاؤ رہا۔ حتیٰ کہ اپنے معیار کے مطابق جو کوئی غزل اپنی نظر میں
بہت کم حیثیت معلوم نہ ہوئی، صرف اس کو شامل رکھا۔ ابتدائی زمانے کے کلام
سے چند شعر پیش کئے جاتے ہیں، جب کہ آزاد احدؔ تخلص کرتا تھا۔ اشعار دیکھنے
سے معلوم ہوتا ہے کہ بالغ آزاد کا معیار سخن بہت بلند تھا۔ جس وجہ سے
نابالغ آزاد کا کلام ان کی ترازو میں تل نہ سکا۔ اور ایسی غزلیں ناکارہ سمجھ
کر پھینک ڈالیں اور کبھی اپنے نام سے منسوب نہ ہونے دیا ؎

ساقی و صراحی و مے و جام   غوغاے شراب خانہ کوت گوم
اے بادِ صبا شباہ گژھِ کمِ نا   احدؔنی وَنہ ہُس فسانہ کوت گوم

(صنعت مراۃ النظیر)

(مفہوم) وہ چھلکتا جام ہے وہ صراحی وہ ساقی اور میکدہ کا شور و غل
میری وہ محفل مے کشی کیا ہوئی؟ باد صبا! کبھی محبوب کے وہاں جاکر رات
کو احدؔ کا فسانہ سنا کر نہ آسکے گا!

(۱) کس وَنہ ژوٗ طرہ بالہ یار ہے وَنیو یے   تھؤونم للہ وُن نار ہے وَنیو یے
(۲) ابرٕ چاکرِ تھہ مژہٕ تیر لاگیتھ   چشمن سخت خمار ہے وَنیو یے
(۳) تن من زالُن شب و روز نالُن   احدس تھاوی نم کار ہے وَنیو یے

(۴)

مَن چھیتھ گیس متانہ ہے دیوانہ ہے

چوم عشقنے مے خانہ ہے پیمانہ ہے بیمانہ ہے

(۵)

دل از جنون تھوونم بَرِتھ جاے نصیحت آورِتھ

چھس زندہ آسِتھ یا مرِتھ دیوانہ ہے دیوانہ ہے

مفہوم :- (۱) سکھی! میں کس سے کہوں میرا بچپن کا دوست مجھ سے دور بھاگ گیا۔ اور میرے لئے سوزِ عشق کی تپش اور گداز چھوڑ گیا۔ سکھی! (۲) ابرو کی کمان کو کس کے تیر مژگان چھوڑ دیا۔ وہ دیکھو اس کی چشم شہلا میں کس قدر خمار ہے سکھی! (۳) رات اور دن آہ و فریاد اور جسم اور روح دونوں کو سوزِ عشق میں جلانا۔ یہ ہیں وہ مصروفیات جو محبوب میرے لئے چھوڑ گیا سکھی!

مفہوم (۴): میں نے عشق کے مے کدہ سے پیمانہ بہ پیمانہ اتنی مے نوشی کی کہ مدہوش کیا پاگل ہو گئی۔ (۵) میرا دل (دماغ) جو کہ نصیحت کو پرکھنے اور سمجھنے کا عضو ہے۔ دیوانگی عشق سے اس نے بھر دیا۔ اس طرح اس میں (دل میں) نصیحت کے لئے کوئی جگہ باقی نہ رہی۔ میں چاہے زندہ رہوں یا مردہ صاف دیوانہ ہوں۔

روزمرہ اور محاورے کے برجستہ استعمال کو آزاد نے اپنی شاعری میں فراوانی کے ساتھ جگہ دی ہے۔ غزل میں الفاظ چھچھلے اور بہت کاوش کے ساتھ

بٹھائے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ عام فہم الفاظ اور عام فہم تشبیہوں میں ایک معصومانہ ادا سے باریک نکتے پیش کرنا آزاد کا ہی حصہ ہے۔

(۱) دوستو مِتہٕ ییم بہانہٕ ترٛاو سو کوٚسہٕ لَنٛڈ یُتھنہٕ لوٚگمُت واو
کُس گُل یُتھنہٕ وُچھِتھ بُلبُل بہٕ لاگے درد ہی ترٛ گُل

(۲) وٚزے یِتھ پاٹھو میٚنٛزے مٔنٛز تیٖل نتہٕ یِتھ آب پیالس نیٖل
رِتھے پاٹھو تس تہٕ میٚ گوٚو میٚل بہٕ لاگے درد ہی ترٛ گُل

مفہوم :۔ (۱) میرے حیلہ گر دوست! دُنیا میں ایسا تو ہوتا ہے۔ لیکن یہ سب حیلے بہانے چھوڑ دے، میرے پاس آ۔ ذرا سوچ بھی کہ وہ کونسی ٹہنی ہے جو ہوا سے جنباں نہ ہوئی ہو۔ وہ کونسا پھول ہے جس سے بلبل کا لمس نہ ہوا ہو۔ (۲) میرے محبوب کا اور میرا آپس میں ایسا میل قایم ہوا ہے کہ ہم دونوں اس طرح ایک ہو گئے ہیں۔ جیسے کہ مٹی اور تیل یا پانی اور نیل آپس میں مل کر ایک ہو جاتے ہیں۔

(۱)

رگہ ترٛ دِلہ زار سوزس پرٛ تی ییے نیرِہ شرٛ پھیرِہ بیمارُن ہوشس
پوشہِ کھوتہٕ رادِ مُشکہ خوتہٕ لوٚتی ییے پیترٛ لوٚہ ہتہ ییے لاگے پوشس

●

(۲)

لوکہٕ چار پینہٕ نے آیِت ہتھاوس چھو کہ لہ واٚلنجہ ژٔلہِ ہیٚم بار
مرٛہ ما کرِہ کیاہ یِتھ چکہٕ چاوس کنہ بوز واوس وٚنیو زار

یاوِنہ بَبرے واو کرہ ناوس | ناوَن دُنیا بَرم باُزی کار
سُورہ ییلہ یاوُن سورن ہاوس | کنہ بوز داوس وَنہ یو زار

(۳)

ییہم از روشہ پوشہ مَت ییتھ سونتک ہوا لوّت لوّت
دِلک دیرینہ تب سوّت سوّت بظاہر چھُم ہمان امشب

مفہوم :- (۱) میرے محبوب ! تر و تازہ پھول تیرے نچھاور کرونگی۔ یعنی تیری درگاہ میں آہ وزاری کی پیش کش کرونگی۔ آہ و زاری کیا کہ جو پھول کی پتیوں سے نازک تر اور خوشبو سے زیادہ ہلکی ہو، اور جس سے سُن کر کسی بھی شخص کے ارمان پورے ہوں اور جس سے بیماروں کے ہوش وحواس ٹھکانے لگ جائیں۔

(۲) میں اپنا شباب اس کے قربان کروں گی۔ شاید ایسا کرنے سے میرا مجروح دِل کچھ ہلکا محسوس ہونے لگے۔ نہیں تو مجھے مرنے کا احتمال ہے۔ محبوب سُن لے کہ میں بادِ صبا کے ہاتھ کیا سندیسہ بھیج رہی ہوں۔ میرا شباب پُر کیف ریحان کی طرح خوشگوار اور خوشبودار ہے۔ یہ اس کی خدمت میں صرف ہو تو ہو۔ نہیں تو اس فلک پیر کے کیا کہنے۔ یہ دغا باز اور فریب کار ہے۔ یہ شباب کو رفتہ رفتہ ختم کرتا ہے۔ اوہو ! جب شباب ہی ختم ہوگا تو شباب کے ارمان اور خواہشات بھی ختم ہو جائیں گے۔ اس لئے یہی وقت ہے کہ میں

اپنے دلفریب شباب کو اُس کے قربان کردوں۔

(۳) مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میرے دل کا کہنہ مگر ہلکا ہلکا بخار کم ہوتا جاتا ہے۔ شاید اس لئے کہ محبوب (پھولوں کا شیدائی) میرے یہاں چپکے سے نظر بچا کر یوں آئے گا جس طرح بہار کی ہوا آتی ہے۔

شاعری میں عشقیہ مضامین کی جان محبت کے جذبات کا متنوع اظہار ہے۔ کشمیری زبان میں "لول" کا لفظ محبت اور دل میں کسی کیلئے احساس کشش کے مرکب جذبہ کو ظاہر کرتا ہے اور اس طرح دوسری زبانوں کے ہم مفہوم الفاظ سے بالکل جدا ہے۔ اور اس لئے نادر ہے۔ "لول" کو آزاد نے تصوف کی زنجیروں سے آزاد کرکے ایک "مادی جذبہ" کی صورت میں میٹھے اور مترنم انداز میں پیش کیا ہے۔ زبان اور محاورات کا برمحل استعمال کرتے ہوئے نازک خیالیوں کو اشعار میں سمو دیا ہے اور "لول" کو اور بھی شیریں بنا دیا ہے۔ مثلاً یہ شعر ملاحظہ ہو سے

یس فوٗل نہ دل تہٕ جگر ہیتھ لولہ نارہ کیٛ شر

تُمے بوزہ روزِ محشر باغِ اِرم غنیمت

مفہوم:۔ جس کا دل و جگر محبت کی آگ کی تپش سے شگفتہ نہ ہو سکے۔ ایسا ہی آدمی قیامت کے دن روضۂ رضوان کو غنیمت سمجھ سکتا ہے بھلا دیکھئے کہ جنت کی رنگین زندگی کو محبت میں خستہ و خراب

دل اور جگر کی کیفیت سے کس قدر کم مایہ اور پھیکا بنایا ہے۔ اور قول کو اس طرح گرانقدر جذبہ بنایا ہے۔

بٲلی شہ ہے چھُ بے وفا میون اَمار کیاہ کرے

سیرِہ وُنس محبتس زور تہٕ زار کیشاہ کرے

مفہوم :۔ سکھی! بالم تو بے وفا ہے میری تمنائیں کیا کر سکتی ہیں؟ اس کے دل سے گھٹتی محبت میری زبردستی سے تو نہیں بڑھ سکتی۔

قدمن ہا چشمہ وتھراوے مدنو   لالئن ہا مالہ کرِہ ناوے مدنو

نظرِ ے نیرِ ے تھزَان ہا پھیرَ ے   وگنین سیتی وَنہ ناوے مدنو

تازہ یارانَس عہد تہٕ پیمانَس   آدنِکی لولہ ہَوری تْراوے مَدنو

گُمانہ مو بَر یمِ ضرب جگر   وادس تہٕ کادس ہا دے مدنو

عالم ہا کرہ یاد آزاد آزاد   کنہٕ ساعتہ وُچھتہ یاد پاوے مدنو

مفہوم :۔ اپنی آنکھوں کو تمہارے قدموں پر نثار کروں گی، اور آنکھوں کی پتلیوں کی مالائیں بنا کر تمہارے گلے میں ڈالوں گی (۲) اونچی اونچی ڈھلانوں سے تمہاری راہ تکتی رہوں گی۔ حوروں سے تمہارے لئے گیت سنواؤں گی۔ (۳) تم نے غیر سے عہد و پیمان باندھ کر جو تازہ یارانہ قائم کیا ہے، اُس کی تقریب پر تمہاری اور میری ابتدائی محبت کے گیت گاؤنگی (۴) ذرا بھی یہ وسوسہ نہ رکھ کہ تیرے عشق میں حاصل کئے ہوئے زخم جگر

کو کسی پر بھی ظاہر کرونگی (۵) کوئی دن ہوگا جب ساری دنیا آزاد کو یاد کر کے چرچا کرے گی۔ دیکھنا وہ دن بھی آئے گا، جب یاد دلادونگی۔

ترنم ملاحظہ ہو۔ الفاظ کی زیبا بندش اور معصومانہ طرز ادا سے سارے اشعار بھرپور ہیں۔ سُننے والے کی آنکھیں نم ہوتی ہیں۔ عوام اور خواص میں آزاد کی موجودہ مقبولیت دیکھکر مقطع ایک پیشین گوئی کی حیثیت رکھتا ہے ؎

پہیہ ناوُنہ اوس شُرہ یان جیسہ نہ پھیرہ تس مدہ نس ادہ ہے ہاے
مرکہ تھے مرتبہ ہرہ بے کسہ نہ پھیرہ تس مدہ نس ادہ ہے ہاے

مفہوم:۔ اب بھی میرا شباب موجود ہے۔ کاش وہ آئے۔ اور میری تمنائیں پُوری ہو جائیں۔ نہیں تو ایسے ہی زندگی ختم ہو جائے گی پھر اُس محبوب کو بہت دُکھ ہوگا۔ میرے مرنے کے بعد مجھ جیسے بے کسوں کا رنج کرنا یقینی ہے جو کہ ستم ظریفی ہے۔ اس شعر میں آزاد کو مرزا غالبؔ کی طرح اس بات کا احساس معلوم ہوتا ہے ؎

شہرۂ شعرم بہ گیتی بعد من خواہد شدن

منز لولہ کین اخبارن آزاد چھ موختہ ہارن
منظور خریدارن چھ نامہ نگار آسے

مفہوم:۔ محبت کے اخباروں میں آزاد "لول" کی دُرافشانی

کر رہا ہے۔ کیا ایسا نامہ نگار اخباروں کے خریداروں کو پسند ہوگا۔

لول کی باتوں کو آزاد نشر کر رہا ہے۔ اور وہ "لول" کا پیامبر ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ آزاد کو لول اور غزل سے کتنی دلچسپی اور کیسا ربط ہے ؎

یاد نہ میا نے یاون رایے — مائے چھس یو وند وانے
پاڑی پاڑی لگہ یو ژھایہ تہ گڑایے — مائے چھس یو وند وانے
سوز ہینتھ آزاد ڈرا وبے وایے — شمعس گتھ کرہ پروانہ
مزہ اتھ لولکس وزنس کیائے — مائے چھس یو وند وانے

مفہوم :- میرے محبوب ! تم میری جوانی کا جوبن ہو میں تمہارے لئے پیار کے گیت گاتی ہوں۔ میں نثار ہو جاؤں تمہاری چال ڈھال پر .... آزاد درد محبت کی لے کر بے کھٹک اپنی شمع پہ پروانہ وار قربان ہونے کیلئے نکلا ہے۔ دیکھنا عشق میں جل جانے کا کتنا مزا ہے۔

کیسے اندوہگین لہجے میں محبت کا پُر درد اظہار ہے

بیلہِ گوم کنن کتام نِش — حسنس چھہ فتنیچ ملہ مش
گوم اشک پشمن جاری یے — ساتھاہ ژہ بولہ وِنی ہاری یے

مفہوم :- جب میں نے کسی سے یہ سُنا کہ حُسن کے ساتھ فتنہ انگیزی کی ملاوٹ ضرور ہوتی ہے۔ تو میری نظر آغاز اور انجام پر پڑی .... اور آنکھوں سے آنسو نکل پڑے۔ اے جنگل کی مینا ! تھوڑی دیر مجھے اپنا راگ سُنا۔

حسن کے ساتھ فتنہ کی "ملہ مش" ایک دلکش بندش ہے۔ جس سے شعر کی رفعت اور بڑھ گئی ہے۔

دُورہ وُچھمکھ نیوان ڈالہ مخمور ۔۔۔ اُلہ راوان حالہ اَکہ سونہ کنہٕ دوُر
تیز مہمیزہ اہر بیزہ فُلیے لو ۔۔۔ چارہ میو نُے ژہٕ کریتہٕ نازلُے لو
دزہٕ وُن نار لو کچار مزہ دار کیاہ ۔۔۔ شولہ ماران گرہٕ تارہ بے واہ
اَمہ چھہ ڈاُلی ہتی ہوشہٕ گاٹگیے ۔۔۔ چارہ میو نُے ژہٕ کریتہٕ نازلُے لو
مُفت آزاد ژیہ پتہٕ فلوا ڈراو ۔۔۔ مارہٕ ہتیو زانہٕ ہکھہ میو نُے باو
ییلہٕ بہمہ ہے دیارن موٗ لُے لو ۔۔۔ چارہ میو نُے ژہ کریتہٕ نازلُے لو

مفہوم:۔ (۱) محبوب! جب میں نے تمہیں دُور سے مخمور حالت میں ٹہلتے ہوئے اور اپنے کانوں کے جھمکے کچھ ایسی ادا سے ہلاتے دیکھا کہ ایک نادر کیفیت بپا کرتے تھے۔ تب تمہاری تیز تیز ادائیں ایسی رواں دواں تھیں کہ جیسے چھوٹی چھوٹی گولیاں! اے نازنین خدارا، میری چارہ جوئی کر (۲) شباب ایک پُر لطف مگر فانی زمانہ ہوتا ہے جو سُلگتی ہوئی آگ کے مشابہ ہوتا ہے اور جس کے شعلے صرف تھوڑی دیر کے لئے اُٹھتے ہیں۔ یہ بڑے بڑے عقلمند لوگوں کے ہوش بگاڑتا ہے۔ (۳) محبوب! آزاد بغیر کسی معاوضہ کے تیرے پیچھے پیچھے دیوانہ وار چلا جا رہا ہے۔ اس کی کیفیت تُو کیا جانے؟ جب تجھے ایسا آدمی کہیں گرہ سے دام دیکر اپنا گرویدہ بنانا پڑتا

جب تم اس کی قدر دانی کرتے!

بچپن کی تعریف اور دام دیگر اپنا والہ و شیدا بنانے کا خیال لطف سے خالی نہیں۔

آئینہ وُچھان اس وَنان سینہ بیسِتہ — بے کینہ پَزِ کر یا گٹھو دینہ ڈلے دورہ غلے لو

بُرزہ کارہ خَم دِتھ شانہ بجف اپنین یار — بیچارہ زُلفن مُشک ملے دورہ غلے لو

کرنازہ سۃ محُور وَنان تازہ یارن اوس — آزاد کُرِ بتھ فتنہ ستّے دُورہ غلے لو

مفہوم:- (۱) محبوب آئینہ میں اپنی صورت دیکھ کر اپنے آپ سے ہی کہہ رہا تھا کہ بلاشبہ کوئی بھی بے لُوث انسان میری شکل دیکھکر میرا شیدائی ہو جائے گا۔ (۲) آئینہ کو سامنے رکھکر محبوب اپنے گھونگر والے بالوں میں ایک خاص ادا سے خوشبو اور عطر مل رہا ہے۔ کیفیت ملاحظہ ہو لمبی لمبی گردن کو ذرا سا ایک طرف جُھکائے ہوئے ہاتھ میں کنگھی ہے اور ماتھے پر بل ہیں۔ (۳) اپنے نئے بنائے ہوئے دوستوں کی محفل میں ایک پُر کیف حالت میں محبوب یوں کہہ رہا تھا کہ جب آزاد کو اس بزم کا حال معلوم ہوگا۔ تو (مارے رقابت کے) کوئی فتنہ برپا کرے گا۔

دوسرے شعر میں ایک عام تجربہ کو محبوب کے ساتھ وابستہ کر کے جہاں طرب آمیز بنایا ہے وہاں ایک معمولی روزمرہ واقعہ کی صحیح عکاسی کر کے اپنے زورِ قلم کے جوہر دکھلائے ہیں۔ مقطع میں ناز و ادا۔ خُمار، تازہ

یارانہ اور آزاد اور فتنہ کے استعمال سے ایک دلکش سماں باندھا ہے اور
ایک حسین تصویر پیش کی ہے ؎

زن اہر بیرہ چھلی تیز مہمیزہ چاٹی   پؤتس پتھ دوان دأرہ دأرۍ نگارو

مفہوم :- (۱) محبوب عاشق پر شوخی سے بھرپور، ناز و ادا، اور
کرشموں کی یوں مشق کرتا ہے۔ جیسے "اہر بیرہ" (لوہے کے چھوٹے چھوٹے دانے)
سے یکے بعد دیگرے کسی پر وار کرتا ہو۔ اس شعر میں الفاظ کی ہم آہنگی اور
نادر تشبیہہ سے جان سی پڑ گئی ہے۔

قسم دٔرۍ ہیتھ دِتم تَس کأفرس دل   خبر چھنہ آسہ کیاہ انجام لُٹِیے
ہوس چھم تَنہٕ تن لأگتھ وَنُس حال   بنیتھ کأفر اُنیتھ اسلام لُٹِیے
چھ نادان بوالہوس کأفر گنہگار   ملامت عاشقس چھا پام لُٹِیے

مفہوم :- (۱) میں نے پورے قاعدے کے ساتھ سوگندہ کھا کر
اُس بے دین کو اپنا دل تو دیدیا نہ جانے اس کا کیا انجام ہوگا ؟ (۲) میری آرزو
ہے کہ اس کے عین ساتھ بیٹھکر اپنا سارا ماجرا اس کو سناؤں۔ چاہے اسس
میں بے دینی اختیار کرنی پڑے یا دینداری۔ (۳) محبوب ! تم نے مجھے نادان،
بوالہوس، کافر، گنہگار کہہ کر ملامت کی۔ اس میں کوئی جھڑکی تو نہیں۔ عاشق
واقعتاً نادان وغیرہ سب کچھ ہوتا ہے۔

" قسم دٔرۍ " محاورہ ہے۔ خدا کو حاضر و ناظر جان کر کسی اہم سودا

کرنے کے وقت، فریقین کا سوگند کھانا دینداری کی دلیل ہے۔ عاشق دینداری
پر قایم ہے۔ لیکن فریق ثانی (محبوب) کافر (بے دین) ہے۔ کفر و دین کے
تضاد نے شعر میں جان سی ڈالی ہے۔ ظاہر ہے کہ ایک بے دین، دینداری
کے مراتب پر ظاہرا طور پر چل کر بھی کہاں پورا اُتر سکتا ہے۔ اس لئے انجام کار
دل دادن و دل شکنی مقدر ہے جو نہ نگوز نہیں۔" دوسرے شعر میں محبوب سے
قرب حاصل کرکے اس کو سب حال دل سنانے کی آرزو کا اظہار ہے اور حال
سنا کر اگر ضروری ہو کہ محبوب کو اپنا بنانے کے لئے اسے بے دینی اختیار کرنا
پڑے تو عاشق اس کے لئے بھی تیار ہے۔ اور اگر اس سے بھی کام نہ چلے تو اسے
دیندار بننے میں بھی کوئی تامل نہیں۔ تیسرے شعر میں ایک واقعہ کی تصویر ہے
معشوق نے عاشق کو جھڑکیاں دی ہیں کہ وہ کافر ہے۔ بوالہوس ہے وغیرہ۔
محبوب کے سامنے عاشق کا سر تسلیم خم ہے۔ کہتا ہے کہ واقعی عاشق کافر وغیرہ
یہ سب کچھ ہوتا ہے۔ اس میں کوئی کرکی نہیں۔ ہاں تھوڑی سی ملامت ہے
لیکن ملامت کرنا معشوق کا ایک ازلی حق ہے۔ اور عاشق کا ملامت سہنا ایک
ازلی فرض ہے۔ آزاد نے کم سے کم الفاظ میں اس خیال کو جس طرح ادا کیا ہے
وہ اُسی کا حصہ ہے، ایسے اشعار پڑھکر مرزا غالب کی "تصویر کشی" یاد آجاتی ہے۔

زُلفن اویزان کیٛاہ زبردل عاشقن ہندی سر بسر
ییتھ پاٛٹھ ظُلمٕ تس اندر آسان چھ لال اے نازنین

جبد دِل دُشمن شو ُبان کیشاہ نزدیک تھۂ موے سیاہ

زَن کالہ ابرس تَل ہناہ رُوزِ تھہ ہلال اے نازنین

مفہوم: ۔ محبوب کی زُلفوں سے عاشقوں کے دل لٹکے ہوئے کیا خُوب دکھائی دیتے ہیں۔ یوں معلوم ہوتا ہے، جیسے کہ چشمہ آبِ حیات کی گہرائی میں سے لعل چمک رہے ہیں۔ سڈول ابروؤں کے ذرا سے حصہ کے اوپر لٹکے ہوئے محبوب کی کالی زلفوں کا یہ حال ہے۔ جیسے ہلال کا ذرا سا حصہ کالے بادل کے نیچے آگیا ہو۔

اس شعر میں تشبیہوں کا استعمال بے حد لطیف ہے۔ محبوب کی زلفیں "چشمہ آبِ حیواں" سے متشابہ ہیں۔ اور دوسرے بیت میں ابرو کو ہلال سے اور زلفوں کو کالے بادلوں سے تشبیہہ دی ہے۔

روشہ روشہ پوش چھاوان کوت ژُوَلُم بے عار دوست

خوش طبیعت، خوبصورت، خشمہ ہوت میخوار دوست

آفتِ چین، غارتِ دل، راحتِ جان، سروِ ناز

شاہِ خوبان، ماہِ تابان، حیلہ گر عیار دوست

الفاظ بچے تُلے اور موزوں ہیں۔ فارسیت سے بھرپور۔ ابتدائی غزل گوئی میں فارسی الفاظ کا کافی دخل ہے ؎

پریشان دلن منز یہ زُلفِ پریشان یمی کُچھ تھئے پادشاہ سوندری لو

صفا دِل وفادار یارَن تمنا   گغاہ، خوش کلاماہ، کتھا سعہ ندری لو

مفہوم :۔ تیری زُلفِ پریشان کا تصور متوالے عاشقوں کے دلوں کو پریشان رکھتا ہے۔ طُرفہ تو یہ ہے کہ جیسے لوگ ہیں۔ ویسے ہی اُن کا بادشاہ ہے۔ (۲) محبوب! تمہارے چاہنے والوں کے دلوں میں صفائی ہے وفاداری ہے اور کھوٹ کوئی نہیں ہے۔ انہیں تم سے اور کوئی آرزو نہیں، فقط یہ کہ ان سے دل کھول کر بات کرو۔

آزاد صنایع و بدایع کے بے حد دلدادہ تھے۔ جہاں شعر کو پُر معنی بنا لیتے ہیں۔ وہیں معنی کو کسی نہ کسی صنعت کے اضافے کے ساتھ اور حسین بنانے کی خصوصیت ان میں بدرجہ اتم موجود ہے۔ اوپر کے پہلے شعر میں لف ونشر کی صنعت کا استعمال ہوا ہے۔ دوسرے شعر میں تجنیس ناممکل کی صنعت کے استعمال نے شعر میں لطافت کا اضافہ کیا۔

(ا) گنجسو کران جانے سرٹہے   آرہ کرٹہے بدول جمال

(ب) گاہ روبرو، گاہ ژھایہ   ژھاین وُ چھان آزاد
محرم دِلکُ ہمسایہ چھُس بروشٹھ سےکنہ لو

(ج) عید چھم تہ کرہ ناشادی پے   دیدو وُ چھم اُدی اُدی پے

(د) شاد گو آزاد ژادیلہ بُرسے   یادمیوس آدنک ننده بون یار
توشی اتھ بوتُس پوشہ گندریے   ساز کرُی کرُی پے بادہ رتہ خار

مفہوم :- (الف) میں دُکھیا تمہاری اُمیدوں کو پالتے پالتے ختم ہونے کو آئی ہوں - (ب) آزاد کبھی کھُلم کھُلا آمنے سامنے ہو کر اور کبھی نظر بچاکر محبوب کی پرچھائیوں کو تک رہا ہے۔ ارے یہ کیا کر رہا ہے؟ اس کا محبوب تو سامنے ہمسایگی میں رہتا ہے۔

(ج) آج عید کا دن ہے۔ میں خوشیاں کیوں نہ مناؤں میں نے ابھی ابھی اپنی آنکھوں سے محبوب کا دیدار کیا ہے۔

(د) آزاد جب محبوب کے دروازہ کے اندر داخل ہوا۔ تو یہ دیکھ کر اپنے اوائل شباب کا دوست نظر آگیا وہ بہت خوش ہو گیا۔ میرے محبوب (گلدستہ) اپنے حسن پر غرور اتراؤ اور ناز و انداز کے زیور سے سجائے ہوئے چہرے کا دیدار کراؤ۔

ان اشعار کی خوبی ملاحظہ ہو کہ کیسے یک لخت دوبالا ہو جاتی ہے جب آپ فرض کیجئے گا کہ یہ اشعار واردات قلب اور واقعات سے متعلق ہیں۔ (اور مجھے جہاں تک یاد ہے ان اشعار کا تعلق حقائق ہی سے ہے) واقعہ نگار، حقیقت سے متعلق اور دِل سے براہِ راست نکلے ہوئے اشعار تاثیر سے زیادہ واسطہ رکھتے ہیں۔ اور ظاہری نزاکت سے کم ۔

بُلبُلو وۆد، گُلٔ ہُرِتھ بیٖٹھی، سرو گُلٔ گے رُوزِتھ رُوزِتھ
چاک جامن دِتھ یہ کیٛاہ سنہ پاک دامانس وَنیوم

شور تُل پان ژادرَو تہٕ رود دُرہی یاوَن آرام

تمنہٕ مُرشداؔدِ بتھ یہ دردِ دِل کوہتا نس ونیوم

مفہوم :- (۱) جنونِ عشق میں کپڑے پھاڑ کر میں نے اپنے پاک دامن محبوب سے یہ کیا کہہ دیا کہ اسے سُنکر بلبلوں نے چیخ و پکار شروع کی پھولوں کی پتیاں جھڑ گئیں اور سروِ صنم بکمؔ کھڑے رہ گئے۔

(۲) میں نے دل کھول کر اپنا دردِ دل جب پہاڑوں کو سنالیا تو آبشار سُنکر ایسے متاثر ہوئے کہ وُہ متحرک اور نالان ہو گئے۔ دریاؤں کے کانوں تک میری آواز پہنچی تو وُہ سکون کھو بیٹھے اور رواں دواں ہو گئے۔

بُلبُلوں کے فطری طور چہچہانے پھولوں کی پتیاں جھڑنے اور سرو کے قدرتی طور ایستادہ رہنے کو آزاد نے حسنِ تعلیل سے کام لے کر اپنی آہ و فغاں کا اثر بتلایا ہے۔ علیٰ ہٰذا القیاس آبشاروں سے رواں دواں حالت میں شور پیدا ہونے اور دریاؤں کا ساکن ہونے کی بجائے متحرک ہونے کو اپنی آہ و فریاد کے اثر کے نتیجے سے تعبیر کیا ہے۔ اس طرح اشعار میں نازک خیالی اور ندرت کے علاوہ لطافت بھی پیدا ہو گئی ہے۔

عشق پھران کمن کمن تنہٕ ریشن تہٕ عالمن

عشق کرال [illegible]

گارہ گئی ژیۂ خہ ردہ سائی یار بنان چھ دیاڑہ وائی
میرڈ چھم بنان فرژائی داتہ بنان سوائیلے

مفہوم :- عشق ایک ایسی حالت ہے جس میں بڑے بڑے درویشوں اور داناؤں کے ہوش اُڑ جاتے ہیں۔ اس سے سیدھے سادے نازک بدن حسینوں کا رنگ فق ہو جاتا ہے۔

(۲) کم سن محبوب! بے زر آزاد کو چھوڑ کر تمہیں زردار امیروں سے دوستانہ کی اتھاہ چاہت پیدا ہوگئی ہے۔ مگر میں نے دیکھا ہے کہ بڑے بڑے امیر غریب بن جاتے ہیں۔ اور دوسروں کو خیرات دینے والے خود گداگری کرنے لگتے ہیں۔

چھوٹے چھوٹے الفاظ منتخب کر کے چھوٹے چھوٹے جملے بنانا اور ان کو آپس میں اس طرح جوڑنا کہ شعر دل گداز اور سُریلا بن جائے، آزاد کی خصوصیت ہے۔

نار اُتھہ لولہ شہلائس ژھاران سہ ندرمال چھُنڈر یایس
نگدہ بون یاوُن پوشے بجوت زَن اُتھہ مُنزہ پیوم ہے ہائے

مفہوم :- میں محبت کی طغیانی زدہ ندی کو پار کرتے کرتے اتنا بوکھلا گئی کہ میری جوانی کا پیارا جوبن میرے ہاتھوں چھوٹ کر یوں ضایع ہوگیا جیسے کسی سیلابی ندی کو پار کرتے ہوئے منجدھار میں پھولوں سے بھری ڈالی

ہاتھ سے چھوٹ جائے اور ایک ایک پھول پانی میں بکھر جائے اور بہتا ہوا آگے نکل جائے اور کبھی ہاتھ نہ آئے۔

اس خیال کو مناسب طور ادا کرنے کی سعی میں آزاد کو کئی سال لگ گئے تھے۔ ان کے گاؤں کے آس پاس کئی ندیاں تھیں۔ ایک دفعہ برسات کے موسم میں جب ایسی ندیوں کا پاٹ گہرائی اور روانی بہت بڑھ گئی تھی کسی راہرو کو ندی پار کرنا پڑی، منجدھار میں پہنچ کر اس کا پاؤں پھسلا اور سر پر سے ٹوکرا گرا، اور سب چھوٹی بڑی چیزیں جو ٹوکرے میں تھیں نذر آب ہو گئیں اور پانی میں ایسی بہتی چلی گئیں کہ ایک بھی ہاتھ نہ آسکی۔ آزاد نے مجھ سے اس کا ذکر کیا کہ یہ واقعہ دیکھکر اُسے ایک نادر تشبیہہ ہاتھ آگئی۔ لیکن شعر مناسب بیٹھا نہ تھا۔ دو ایک شعر سُنائے۔ جن میں اس تشبیہہ کو استعمال کیا تھا لیکن اپنی نظر میں شعر جچے نہ تھے۔ کئی سال کے بعد مندرجہ بالا شعر موزون ہوا، اور مجھے سُنایا۔ ظاہر ہے کہ بسا اوقات ایک خیال کا اظہار کرنے میں کس قدر کاوش اور وقت درکار ہوتا ہے۔ ایک مشاق شاعر بھی برسوں میں خیال کو حسب منشا ادا نہیں کرسکتا ہے۔

بلبُلن ہُند سوز درد ُک ساز پیغام بہار
ہردہ کس وادس نشے بوزان بوزن واگلے
شیچھو کُنی ہیتھ آوجستمک واوگُلزارس اندر
گُل اَسان شبنم وُداق، بلبُل گمتھ دُبائے رلے

باغوانَن شادی آتشبازی دارِن منز دزان

درده پوشن پھیر زردی بلبلن دٔدی آلیہ

مفہوم:- (۱) آمد بہار پر بلبلوں کا چہچہانا اور درد محبت کا سوز و ساز پیام بہار ہوتے ہیں۔ لیکن گوش ہوش رکھنے والے تو یہ پیغام باد خزاں سے بھی سن لیتے ہیں۔ (۲) باد صبا تو ایک ہی پیغام لے کر چمن میں داخل ہوئی۔ مگر دیکھیے پھول ہنس رہے ہیں۔ شبنم رو رہی ہے۔ اور بلبل متوالے ہو رہے ہیں (۳) چمن زار میں آتشبازی چھوٹ رہی ہے۔ باغبان یہ نظارہ دیکھکر خوش ہو رہا ہے۔ لیکن اُسے کیا معلوم کہ آتشبازی سے پھولوں کا رنگ زرد ہو رہا ہے اور بلبلوں کے آشیانے جل کر خاکستر ہو رہے ہیں۔

گل و بلبل، باغ و بستان، بہار و خزاں کا موضوع پیش پا افتادہ ہے۔ مختلف تصویریں شاعر کے سامنے ہیں۔ بہار کے رسمی پیامبروں کو چھوڑ کر آزاد اسرار بہار باد خزاں سے بھی معلوم کرتا ہے۔ پھر حیران ہوتا ہے کہ باد صبا تو بظاہر ایک ہے۔ لیکن جس کسی کے ساتھ اس کا لمس ہوتا ہے، وہ جداگانہ طور متاثر ہوتا ہے۔ کسی پہ ہنسی کی کیفیت طاری ہوتی ہے، اور کسی پہ گریہ کی کیفیت طاری ہوتی ہے۔ یہ کیا راز ہے! انسان کی ہستی کچھ ان ہی متضاد تاثرات پہ مبنی ہے اور ان ہی پہ قایم ہے۔ یہی حال آتشبازی کے نظارہ کا ہے۔ کسی کے لئے وہ باعثِ مسرت ہے، کسی کا گھر جلاتی ہے

اور کسی کو دُکھی بناتی ہے۔ ایک ہی واقعہ سے انسانی زندگی پر متضاد اثرات

مرتب ہوتے دیکھکر آزاد ہستی کے ایک بھید کی طرف توجہ دلاتا ہے۔

ترادی پرانی قصہ تہ افسانہ	ترادی زالی زالی پنجرہ تہ زولانہ
چھاوی یاونگ شرادن تہ مارو بیسو ہے	نیری چھاونہ گل تہ گلزار ویسو ہے
چھک زہ توشاں سازس تہ سامانس	واجہ مرمن تہ بیپہ رعونہ داما نس
یہ چھ سورے ناپائدار ونیسو ہے	نیری چھاونہ گل تہ گلزار ویسو ہے
پایدارئی چھ ناوس تہ ورتاوس	نہ زہ سہ رس تہ سازس پاراوس
پوشہ ون چھایہ جوشہ ون نار ویسو ہے	نیری چھاونہ گل تہ گلزار ویسو ہے

مفہوم :- (۱) میرے ندیم ! چھوڑ بھی دو ، وہ سب پرانے

قصے اور کہانیاں ، تمام پابندیوں اور پردہ داریوں کو آگ لگاؤ۔ شباب کی جولانیوں

سے دل کھول کر لطف اندوز ہو جاؤ۔ اور باغ و بستان کی سیر سے مزے اڑاؤ

(۲) ارے ! تم اپنی پوشاک اور ساز و سامان اور گوناگوں زیورات پر

نازاں ہو۔ یہ سب ناپائدار ہے۔ تم باغ و بستان کی سیر سے مزے اڑاؤ۔

(۳) دنیا میں سرمہ و ساز ، خوش وضع پوشاک سب فانی چیزیں ہیں۔ یہا

ں پائیداری صرف اچھے اوصاف اور اچھے برتاؤ کی ہوتی ہے۔

شباب کا ہار اور ساون یعنی کمال ، ساز و سامان اور واجہ مرمہ ،

رعونہ داماں ، ناو ، ورتاو ، پیراو ، یہ سب ترکیبیں لطیف اور موزوں ہیں۔ اور

اشعار اپنی اپنی جگہ ایک مکمل نقشہ اور کیفیت پیش کرتے ہیں۔ مختلف صنایع کے استعمال سے اشعار کی معنوی خوبی میں بھی اضافہ ہوگیا ہے۔ تیسرے شعر میں " نہ زہ " کا استعمال بے حد لطیف ہے، اور شعر کی جان کہا جاسکتا ہے۔

بہارِ کی دۄہ تہٕ یاوُن، عید دیدن یارہ گنڈ دیدار
شُبیاہ وُڈ کین ژٕرُن سۄ رگس نمُن حوُرن تہٕ غلمانَن

ییٚتیٚ دۄ گنیاڑ کٔے زنگاہ تہٕ یِحسانکٕ فسانہٕ بوز
نمُن ہیوٚت برہمنو کعبس مُسلمان ژاے بُتخانس

مفہوم :- (۱) موسم بہار ہو۔ عید کا دن ہو، اور شباب کا جوبن اوج پر ہو، اور سامنے محبوب ہو۔ بھلا ایسے موقعہ پر بہشت کی خواہش کرنا یا حور وغلمان کے لالچ کے پیچ میں آنا کہاں کی دانائی ہے۔

(۲) یہ بھی دوئی کا ایک روپ اور یک جہتی کا بہانہ جان لے کہ برہمن کعبہ میں جاکر سجدہ کرنے لگا ہے، اور مسلمان بت خانے میں پوجا کرنے کے لئے داخل ہوا ہے۔

حور وغلمان اور جنت و کوثر کی دلفریبیوں کو نسیہ تصوّر کیا ہے اور عالم شباب میں عید کے دن خصوصاً جب بہار کا دور دورہ ہو اور محبوب کی صحبت حاصل ہو، نقد گردانا ہے۔ یک جہتی اور دوئی کے متعدد پہلوؤں

کو انصاف اور عقل کی چھانی میں چھانتے ہوئے آزاد دیکھتا ہے کہ مسلمان مندروں میں داخل ہو کر اور برہمن کعبے میں سجدہ ریز ہو کر دوئی کو مٹا نہیں سکتے۔ مندر ایک چیز ہے اور کعبہ الگ۔ شاعر کا عندیہ ظاہر کرتا ہے کہ یکجہتی جب نمودار ہو سکتی ہے جب نہ ہندو رہے نہ مسلمان۔ فقط انسان رہے یہ انسانیت کے تصور کا کمال ہے۔

سروِ خوش، سنبل پریشان، گُل اَسان، شبنم روان
کینہہ چھُوِن غمگین کینہہ کرِ چھُوِن خوشحالیے

مفہوم:۔ سرو خوش و خرم اور سنبل پریشان ہے۔ پھول ہنس رہا ہے، اور شبنم رو رہی ہے۔ قدرت کی ستم ظریفی ملاحظہ ہو کہ چمن ایک ہے اور ان سب کا مسکن ہے، لیکن اہالیان چمن ہیں کہ کچھ بے حال اور غمگین ہیں اور کچھ خوشحال اور شادمان ہیں۔

پرژھتہ چشمن تہٕ خنجر بازِ چھُن کیاہ بہ وَنے
ژُورہِ آزاد بہان کیاژہ چھُ دُورہ دُورے

مفہوم:۔ اپنی جادو گر آنکھوں اور خنجر ابروؤں سے پوچھ کہ آزاد ان سے آنکھ بچا کر (تمہاری ابروؤں اور آنکھوں سے) کیوں دور جا بیٹھتا ہے۔ بھلا ہم سے کیا پوچھتا ہے۔

گُزرو از طرہ طُرۂ کاوِر تہٕ شہمان [illegible] ولیکن وُچھ تفاوت کُنہ روازِ تہٕ روازِ

عذابکیر تیز طوفانہ ڈران چھالولہ دیوانو مُتش زنجیرہ زولانہ چھ شوبان تارہ زن سازس

مفہوم :- واسطحی طور دیکھنے میں طوطی، قمری، کوّے اور شہباز کی اُڑان ایک جیسی ہے، لیکن بنظر عمیق دیکھئے تو اُڑان اور اُڑان میں زمین اور آسمان کا فرق ہے۔

(۲) محبت کے متوالے تو راہ عشق میں سختیوں اور تیز طوفانوں سے نہیں ڈرتے ۔عام دیوانوں کو زنجیریں پہنا کر قابو کیا جا سکتا ہے۔ لیکن محبت کے متوالوں کا یہ حال نہیں۔ ان کو زنجیریں پہناؤ تو ان کے عشق کی آگ اور تیز ہوتی ہے جس طرح ساز کی آواز تاروں کے اضافہ سے اور زیادہ شیریں اور سُریلی ہو جاتی ہے۔

پرواز اور پرواز میں فرق جتا کر آزاد زندگی کے کسی شعبہ میں بھی شہباز کے پرواز کی تقلید کی دعوت دیتا ہے۔ دیوانہ اور زنجیریں، ساز و تار کی تشبیہہ سے دوسرے شعر کی خوبی میں اضافہ ہو گیا ہے۔

مبارک مرزح روئی سان یادُن پوشہ وُن چھاوان

بہارک جنڈہ پوشہ گھور داوَن لہرہ نادُن ہیتوت

ہم بَری بَری چھکنُز دُردانہ ہیتھ اَد برَن تہ بارانَ

جہانَن سانُز عالم آسمانک نشبہ لادُن ہیتوت

زمتانن ستم کم کم چھ کرِی یتھ لولہِ دیوانن

گلالن سینہ چِر ناوِتھ یہ جگرُک داغ ہاوُن ہیوت

مفہوم:- (۱) مبارک ہو کہ پھولوں نے سرخ روئی کے ساتھ اپنا جوبن نکھارتے ہوئے بہار کی آمد کا جھنڈا بلند کیا۔ اور اس جھنڈے کو نسیم نے لہرانا شروع کیا ہے۔

(۲) وطن میں موسم بہار کی آمد پر ہر طرف قدرت کی گل کاری کی فراوانی ہے۔ دل کش، دِلرُبا اور متنوع رنگین نظارے ظاہر ہو رہے ہیں یہ سب دیکھکر عالم بالا للچا گیا ہے اور اس حسن و زیبائش پر فریفتہ ہو رہا ہے۔ یہاں تک کہ ابر باران اپنی جھولی کو خالی کر کے موتیوں کی پیش کش کرنے میں معروف ہے۔

(۳) محبت کے متوالوں پر موسم سرما کی سختیوں (کھٹ کش، برف باری اور سردی) نے بہت ستم ڈھائے تھے، گل لالہ نے اس ظلم و ستم کے داغوں کو سینہ کھولکر دکھانا شروع کیا ہے۔

اپنے وطن کے مارچ اور اپریل کے مہینوں کے موسم کا سماں باندھا ہے۔ ہر طرف پھولوں کے افواج رنگین وردیاں پہن کر آن موجود ہوئے ہیں گلاب نے بہار کا سرخ جھنڈا گاڑھا ہے۔ بادِ بہار اسکو لہراتی ہے۔ "گندِ بہار" کی بارش ہے۔ آسمان والے اس رنگینی کو دیکھکر اس پر لٹو ہوئے

ہیں ۔ اور بادلوں کے ذریعہ موتی بکھیر رہے ہیں ۔ لالہ سینہ کھول کھول کر اپنا وہ سیاہ داغ دکھا رہا ہے جو زمستان کی سختیاں جھیلتے ہوئے اس کے سینہ میں پیدا ہوا ہے ۔

آزاد نے بہار پر یہ غزل ایک مشکل قافیہ میں موزوں کی ہے اور بہار کے لوازمات کو ایک رنگین پیرائے میں پیش کیا ہے ۔ اور ہر پہلو کو ایسا نبھایا ہے کہ پڑھ کر وطن کی بہار کا سماں آنکھوں میں صاف پھر جاتا ہے ۔

دل جدا جان جدا عشق جدا عقل جدا

زور خونخوار چہ بے چارہ جنونس نالی

مفہوم :۔ محبت کے دیوانے کو یہ چار جابر اور ظالم الگ الگ تنگ کرتے رہتے ہیں ۔ دل ، جان ، عشق اور عقل ۔ کاروبارِ عشق میں دل کا براہ راست تعلق عشق کے ساتھ ہے ۔ عقل بُرے بھلے کی تمیز سے آگاہ کرتی ہے ۔ لیکن ساری کشمکش میں بوجھ جان پر پڑتا ہے ۔ جداگانہ طور پر یہ چاروں اپنی اپنی جگہ بے چارے مجنونِ عشق کو مبتلائے مصیبت کرتے ہیں ۔ دل اور عشق کے ہاتھوں پریشان رہنا تو لازمی ہے عقل کو اس وجہ سے خونخوار گردانا ہے کہ وہ رہبری (یا گمراہی) کرتی رہتی ہے ۔ جان کو خونخوار اس لئے بتلایا ہے کہ انتہائے عشق میں وہ نکل جاتی تو عاشق عذاب سے

چھوٹ جاتا۔ لیکن نہیں۔ وہ برابر ساتھ دئے جاتی ہے۔ اس لئے عاشق زخمہ کو ان میں سے کسی ایک سے بھی چھٹکارا حاصل نہیں ہو سکتا۔

بہ ہا ناد لا ییےَ، بے پروا یے — یاون را یے بے پروا یے
از نام ژاجوم سنیا سحر لاجوم — کمہ تانی را یے بے پروا یے
ہا نُندہ بانے آدرنہ مِیشا نے — کرُ ٹھس مناییے بے پروا یے
لولہ جانہ آزاد ورمسکہ شاہ باد — پھیوُر جایہ جاییے بے پروا یے

مفہوم (۱) میں بلاتی رہونگی میرے بے پرواہ! بچپن کے دوست او بے پرواہ۔

(۲) اب تک تو میں سب کچھ سہتی رہی۔ تمہارے لئے جوگن بنی ایک خاص امید سے او بے پروا۔

(۳) میرے حسین دوست! میری ابتدائی محبت کے مرکز! مجھے تم نے خستہ وخراب کیا او بے پروا۔

(۴) آزاد تمہاری محبت میں مشرق سے مغرب تک ہر جگہ تمہاری تلاش میں سرگرداں پھرتا رہا۔ او بے پروا!

الفاظ کا انتخاب ملاحظہ ہو۔ عام فہم، غیر ثقیل اور مترنم الفاظ سے چھوٹی بحر تجویز کی ہے اور جملوں کو یکجا رکھ کر شعر کا جادو جگایا ہے مطلب معصومانہ ہے۔ اور ادا دل کش۔ ظاہر ہے کہ ایک ماہر فن کار ہی

اس طرح محض لفظوں کی چھیڑ چھاڑ سے ایسا حسین شعر پیدا کرسکتا ہے

تس نہ وفا ، میہٕ اضطراب کیازِہ یہ دِل ہاروِہ ہا

داغ ہقوٗدٕن میہٕ بہ جگر باغ پنٕن بہٕ چھاوِہ ہا

مٲنز نمن ییٚمن کزٕل پوشہ بدن زِہ پوشہ تُلی

نشہ پیٚتھس ستمگرس ژٕورِہ یہ دل بہٕ تھاوِہ ہا

ہولہ تہندہ آم کیتھ ضرب جگر تہٕ لولہ تیر

کینہ ورس ستم گرس سینہ پنٕن بہٕ ہاوِہ ہا

مفہوم :- محبوب بے وفا ہے اور میں مضطرب ہوں۔ بھلا میں ہمت کیوں ہارتی ؟ میرا جگر اس نے زخمی کیا۔ میں اپنے گلشن کا خوب نظارہ کرتی۔ (۲) محبوب کے ناخن مہندی سے رنگے ہوئے، ابروؤں پر کاجل لگا ہوا اور نازنین بدن نزاکت کا مجسمہ ہو تو کیسے ہوسکتا ہے کہ ایسے ظالم سے میں اپنا دل بچاکر رکھتی (۳) اس کی محبت میں بہت ستم جھیلے اور دل و جگر مجروح ہوئے۔ میری تمنا ہے کہ دل و جگر کے یہ زخم اس ظالم کو دکھاؤں۔

آزاد اور وطن

آزاد اپنے اوائل عمر سے ہی وطن کی کس مپرسی دیکھ دیکھ کر
کڑھتے تھے۔ اپنے ہموطنوں کے افلاس کے مناظر اور شخصی حکومت کے نیچے
دبے ہوئے ہموطنوں کی اُمنگوں کو دیکھکر وہ تلملا اُٹھتے تھے۔ جذبات اُبھرتے
تو اُن کو بغاوت پر آمادہ کر دیتے تھے۔ اُن کو عوام کی کس مپرسی کے مناظر اور
شخصی حکومت کے نقائص وطن کے چپہ چپہ پر کسی نہ کسی صورت میں نمایاں
نظر آتے ہیں۔ عوام اذیت کے شکار تو تھے۔ لیکن خواص بھی ان برائیوں کے
دست برد سے محفوظ نظر نہیں آتے تھے۔ سرکاری ملازم کا بھی یہی حال تھا
وہ بہر حال دبا ہوا تو تھا۔ لیکن اپنی اقتصادی مشکلات نے اسے اور بھی کمزور
بنا رکھا تھا۔ جس شعبہ زندگی کو دیکھتے یہی حال نظر آتا تھا۔ کسان، مزدور،
سرکاری ملازم، کاریگر سب کسی نہ کسی طرح سے اسی ماحول میں ستاتے ہوئے

دکھائی دیتے تھے۔ سارے ہندوستان میں غیر ملکی راج تھا۔ لیکن اپنے وطن
کا اور بھی بُرا حال تھا۔ یعنی یہاں شخصی حکمرانی تھی۔ اس پر طرہ یہ کہ حکومت کے
بڑے بڑے کارندے غیر کشمیری ہوتے تھے اور ان کو اپنی جیبیں بھرنے
اور اس "فردوس بر زمین" میں شکم سیر ہو کر کھانے پینے اور سیر و سیاحت
کرنے کے سوا اور کوئی فکر لاحق نہ تھی۔ [illegible] کشمیریوں
کی حالتِ زار پر ایک نظر ڈالتے [illegible] حکام کو ان کے
حالِ زار سے باخبر کر کے اس ظلم کی تلافی کراتے۔ ہر طرف افلاس اور فلاکت
کے دِل شکن مناظر تھے اور کس مپرسی کی حالت تھی۔ دہقان کی یہی حالت
تھی، شہر باش کا یہی حال تھا۔ نوکری پیشہ لوگوں کی یہی کیفیت تھی۔ دیگر
ملازموں اور مزدوروں کا بھی یہی حال تھا۔ آزاد کا حساس دل یہ دیکھ کر زار
زار روتا رہا۔ اور وُہ کشمیریوں کی زبوں حالی پر آنسو بہاتا تھا۔ وُہ اس
ماحول سے متاثر ہو کر کبھی کھُلم کھُلا کبھی دبی زبان میں اپنے ہموطنوں کو
بغاوت کی دعوت دیتا۔ اور تنبیہ کرتا رہا ہے کہ سرگرم عمل ہو جاؤ۔ غفلت کی نیند
سے جاگو۔ اپنا مستقبل خود سنبھالو۔ اپنے پاؤں پر کھڑے ہو کر آگے کی
طرف گامزن ہو جاؤ۔ ظلم اور کذب سب مٹ کر رہ جائیں گے۔ اپنے حال
اور ملک کے مالک خود بن جاؤ گے۔ اور افلاس و فلاکت سے نجات پا کر انسانوں
کی زندگی بسر کرنے لگو گے۔" مناظرہ عقل و عشق" میں کشمیریوں کی زبوں حالی

کا نقشہ یوں کھینچا ہے اور دعوت عمل دی ہے۔

عقل:

سادہ منوش کاشری کونہ کران افسری   وُچھتہ یہنز ابتری وُچھتہ یہند کاروبار

(سادہ لوح کشمیری حکومت کیوں نہیں کرتے۔ دیکھ ان کی ابتر حالت اور ان کا کاروبار)

عشق:-

یس نہ مزدوری محنتس ڈیجہ یہاں دِل نہ تس   منگہ سہ کیاہ دولتس یس نہ پنن اختیار

(جس کو محنت کرکے مزدوری نہیں ملتی اس کا دل مطمئن نہیں ہوتا۔ وہ دولت کیا طلب کرے جس کو اپنا اختیار نہیں۔)

عقل:-

کیازِ یہند دل وُداسی نالہ گرد یہ پھاسی   اوس دوہا یم تہ آسی اہلِ قلم تاج دار

(ان کے دل کیوں اداس ہیں اور گلے میں پھندا کیوں لٹکا ہے۔ ایک دن وہ بھی تھا کہ یہ لوگ اہلِ قلم اور حکمران تھے۔)

عشق:-

سہہ چھُ گرِتھ ہانکلہ دوُر پیوُمت جنگلہ   تلِ ژھو پارِ ولولہ ییلہ گژھہ زور وار

(شیر زنجیروں میں بندھا اور جنگل میں دور پڑا ہے۔ اس کو آزاد ہونے دو تو ہر طرف سے ولولے پیدا ہوں گے۔)

عقل:-

سُود پنُن ژھاڑی ژھاڑی کانہہ نہ دِوان کانشہِ واڑی

خانہ خرابی ژھہ پاڑی کانہہ نہ گرس خانہ دار

(اپنے فائدے کے لئے کوئی کسی کو آگے بڑھنے نہیں دیتا۔ ہر طرف خانہ خرابی ہے گھر کا مالک کوئی نہیں۔)

عشق :۔

زانہِ یہِ بے گانہ کیاہ خانہ تہٕ واَرانہ کیاہ

یِم نہ سَرِن خانہ زانہہ تِم چھِ گرس خانہ دار

(بے گانہ کیا سمجھے کہ خانہ اور ویرانہ میں کیا تفاوت ہے۔ جو اپنا گھر نہیں جانتے وُہ اس گھر کے مالک بن بیٹھے ہیں۔)

عقل :۔

یس نہ پنُن دل دماغ تس نہ بہار تس نہ باغ

سہ چھُ غوہلام تس چھُ داغ سے چھُ غریب تس نہ ہار

(جس کو اپنا دل و دماغ اور سمجھ نہیں اس کے لئے بہار ہے نہ باغ۔ وُہ غلام ہے اس کے لئے غلامی کا داغ ہے۔ وہی غریب ہے، اس کے پاس کوڑی نہیں۔)

عشق :۔

از چھُ اَپُز دورہٕ دور پوز چھُ تلان گژیز تہٕ شور

اہل غرض اپزٕ یور کرِہ پُزٕ یس لارہ لار

(آج یہاں جھوٹ کا دور دورہ ہے۔ سچ بولنے سے شور اور فتنے اُٹھتے
ہیں۔ غرضمند جھوٹا آدمی سچ کو جھٹلا سکتا ہے۔)

عقل :-

سوز جگر آسہ یس خوف تہ ڈر کیاہ چھُ تس

ڈر چھ کھسوان بوالہوس سر چھ دِوان پختہ کار

(جس کے دل اور جگر میں عشق کی گرمی ہو اس کو ڈر اور خوف کیا۔ ڈرنا بوالہوس
کا کام ہے۔ پختہ کار جانبازی کرتا ہے۔)

عشق :-

آسہ دوہا عنقریب دیہ وُچھن خوش نصیب

نیرِ یہ خونِ غریب جوشس دِوان آشکار

(عنقریب ایک دن آئے گا جب خوش قسمت لوگ اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے
پھر غریب کا خون اس کی رگوں میں جوش و خروش سے دوڑتا نظر آئیگا)

وۆتھد یِہ طوفان زَن تراوِہ پتھر ظالمن

نیرِ کوہن جنگلن نیرہ کران لۆرہ پار

(طوفان اور سیلاب کی طرح ظالموں کو بہا لے جائے گا۔ ظلم کے پہاڑوں
اور جنگلوں میں تباہی مچادے گا۔)

روزہ جنون نچہ کیتھ پوشہ دِنی دولتھ   رُود کتہ سُود خار روزہ یہ سرمایہ دار

(پھر جنونِ عشق کی یاد باقی رہے گی۔ یہی ہمیشہ رہنے والی دولت ہے۔ سود خوار کہاں موجود رہا کہ سرمایہ دار رہے گا۔)

ہم وطنوں کو زمانۂ سلف کی یاد دلاکر آنجہانی بادشاہ کی زبانی کہتے ہیں ؎

(۱) سُے ہوا سے سر چھ زمین از تہِ تِمے ناگ وُزان
از تہِ کہ لبر راد تِمے آب تہِ سُے پٹریتھ جائے

(۲) شیشہ کھوتہ سرد وُچھان چھس تہ تِمے سینہ گمِتو
پمِ پنبہِ سوزہِ وزِ سے اُسو گژیکان زَن کرِایے

(۳) ہا وطن دارہِ وُنے نیندرہِ گژھک نا بیدار
مال چون ضایہِ سپُن، زوُ تہِ گژھی مازِ ایے

مفہوم :۔ وہی ہوا ہے۔ وہی زمین ہے اور آج بھی وہی چشمے اُبلتے ہیں۔ جو پہلے وقتوں میں تھے۔ وہی لب جو ہے اور وہی آب جو جو ہمارے اسلاف کے زمانے میں ہوا کرتے تھے۔

(۲) لیکن ایک اہلِ وطن ہیں کہ تب حبِ وطن سے بھرے تھے اور اب برف کی مانند اِن کا دل ٹھنڈا پڑا ہے۔

(۳) مگر میرے اہلِ وطن! یہ سب ذلّت تمہاری لاپرائی اور غفلت کی وجہ سے ہے، تمہارا مال و متاع لُٹ چکا ہے۔ مجھے ڈر ہے کہ اب کہیں

جان بھی ضایع نہ ہوجائے۔ اب بھی نیند سے جاگو شاید حالات کو بدل سکوگے۔)

ایک غزل میں وطن اور ہموطنوں کی ہلاکت کے مناظر اور ابتر حالت کو محسوس کرتے ہوئے لکھتے ہیں ؎

کرِہ سوہ رگہ حورہ تارے یمہ سانہٕ رنگہ وارے
کیاہ سأنی یہٕ زندگأنی اَسہٕ کرِتھ وۄہ بال آسِیا

سون مازٕ وازہٕ وانٕ سالنٕ ضیافژن کیٚتھ
موصوم خانہ مالیٚن سانیٚن یہٕ حال آسِیا

اولاد بادشہَس ہیو روٗپچھُت چھُ یتیمہٕ کوٚچے منز
بوچھہ سیتی مران وُتنٕ پیٚٹھ تہندٕے عیال آسِیا

کلھن غنیٚ تہٕ حرفی سأراب کرِتھ یتیمی آبن
مے آب سانہٕ باپتھ زھرہٕ ہلاہل آسِیا

مفہوم :- دل ہمارے فردوس برزمین وطن نے بہشت کی حوروں کا دل للچا دیا ہے۔ کتنی حسین وادی ہے۔ لیکن افسوس ہماری حالت زار کیا ہے ؟ اور زندگی کس قدر ذلیل ہے۔ (اور ہم ہیں کہ اس گلشن (کشمیر) کے مالک ہیں (۲)، اپنے حکمرانوں کے لئے ہم لہو بہا کر دولت پیدا کرتے ہیں۔ ان کی عیاشیوں کا سامان بہم پہنچاتے ہیں۔ لیکن اپنے لئے اور اپنے

معصوم عزیزوں کے لئے پریشان حالی اور درماندگی کے سوا کچھ بھی نہیں۔
(۳) میرے اہلِ وطن! جس سرزمین نے پچھلے وقتوں میں بڈشاہ جیسے نیک اور
عادل اولاد پیدا کئے۔ کیا اسی سرزمین میں موجودہ دور کی اولاد کا بھوک
اور پیاس اور ناداری سے یوں بلک بلک کر کس مپرسی کی حالت میں جان
بحق ہو، ناروا ہے۔ (۴) ذرا دیکھ لو! ہماری مادرِ وطن نے کلہن، غنی
اور صرفی جیسے فرزند پیدا کئے ہیں۔ وطن کی آب و ہوا نے ان کو شگفتہ کیا
اور کمال تک پہنچایا۔ کس قدر حیرانی کی بات ہے کہ وہی آب و ہوا وطن کے
موجودہ دور کے نوجوانوں کے لئے سمِ قاتل ثابت ہو رہی ہے۔)

آزاد اس طرح ماضی کی یاد دلا کر اور حال پر گہری نظر ڈال کر اپنے
ہموطنوں کو بیدار کرنا چاہتا تھا۔ تاکہ وہ خواب سے بیدار ہو کر آزاد ہو جائیں
ظلم اور ظالم کا خاتمہ کریں اور توہمات سے نجات پائیں۔ وہ کہتا ہے ؎

آزاد بنٔ ظُلم گالُن وُہمہ کرُن دُور!
یِی میون مدعا یِی چھُہ صدا یِی چھُم مدامیون

مفہوم:- غیر کی حکمرانی اور غلامی سے آزاد ہونا ظلم اور ظالم کا
خاتمہ کرنا اور وہم کو فنا کرنا یہی میری خواہش ہے۔ میرا پیغام اور میری
صدا یہی اور یہی میرا نصب العین اور مقصد ہے۔

وطن کی حالتِ زار دیکھ کر آزاد کا دل بیقرار ہوتا ہے۔ وہ ہموطنوں

سے یُوں خطاب کرتا ہے ؎

(۱) مُلبگن چانیٔن ہاکور پانزآدی کاوَو آلی ناش
لول ہمہ نے لولہ رستیٔن باگہ آوِ تھہ تی پُزیا

(۲) شاند تھا وِ تھہ غاڑہ نے ہشز براندہ کنہ چُھکتا و چھوُں
غاڑ قسَں نیلام کرُسوکرُسو نام پچو وُ تھہ تی پُزیا

(۳) خدمتسَں مردی کنہتہ تہ متولی تہ یا مردی ہیتر تھہ
نا و مَردن مُند تہ یہ ہیتی ہیتو مندہ حچھو وُ تھہ تی پُزیا

(۴) یُس ڈیکہ اُلراوِہ عرشسَں فرش ہیتہ وقت نیاز
سے ڈیکہ درواز نے ہیتھ کیاژہ تروُو تھہ تی پُزیا

(۵) بس مرُن او سے تہ یہ زونتھ پتیڈ پُرن میراث و ملک
نوندگی ہُند خوُنِ ناحق بارہ تھوو تھہ تی پُزیا

مفہوم :- (۱) اپنے ہموطنوں کو بیدار ہونے کی تلقین کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ غیر ملکی افراد نے تیرے وطن کو لُوٹ کر تیری خانہ ویرانی کی ہے اور تو ہے کہ ان ہی افراد سے برابر محبت اور پیار برت رہا ہے۔ کیا یہی عقلمندی ہے

(۲) تم نے اپنے خزینہ کی حد انہی غیر ملکی عناصر پہ بھروسہ کرنا سمجھ رکھا ہے۔ اور شادان ہے کہ تو تابعدار اور ان کا وفادار ہے۔ اے وائے! کہ تیری غیرت اور مردانگی مر چکی ہے۔

(۳) اپنی مردانگی اور غیرت کو بیچ کر تم نے غلامی اور نامردی حاصل کی ہے۔ ہائے! کیا اسی کا نام بہادری اور غیرت ہے؟ افسوس تم نے بہادروں کا ننگ و ناموس مٹا کر رکھ دیا۔

(۴) تیرے سجدۂ نیاز مندی سے تو زمین اور آسمان ہل سکتے ہیں لیکن افسوس تو نے وہ سجدہ غیر ملکی افراد کے نذر کیا جس کا ماحصل سوائے ذلالت کے کچھ بھی نہیں۔

(۵) تم نے اپنی زندگی کا انجام محض موت سمجھ رکھا ہے۔ لیکن زندگی کے فرائض کو ذرا بھی نہیں پہچانا ہے۔ ان فرائض سے بیگانہ رہ کر تم نے انسانیت کا خون کیا ہے۔ کیا یہی دلاوری ہے؟

وطن میں کس مپرسی کی حالت بدلتی نہیں معلوم ہوتی۔ غیر ملکی حکمران برابر بے پروائی اور بیدردی سے حکمرانی کئے جا رہے ہیں۔ اہل وطن خواب خرگوش میں کچھ ایسے بدمست معلوم ہوتے ہیں کہ جاگنے کا نام تک نہیں لیتے۔ کہیں ذاتی اغراض اور ذاتی مفاد کی بنا پر غلامی کو ایک بیش بہا زیور تسلیم کیا جا رہا ہے۔ اور کہیں مذہب اور اہل مذہب نے لوگوں کی آنکھوں پر پردہ ڈال کے انسان کو انسان کا دشمن بنا رکھا ہے۔ لاعلمی اور جہالت میں وطن پرستی کے افکار گم ہو چکے ہیں۔ ناداری، افلاس اور مفلوک الحالی نے وطن کو ایسا گھیر لیا ہے کہ کوئی اُمنگ نہیں ترنگ نہیں۔ وطن کو ظلم کے چنگل

سے چھڑانے کا کسی کو خیال نہیں۔ سب پر جمود سا چھا گیا ہے۔ ان مناظر کو دیکھ کر آزاد کے سینہ میں آگ لگتی ہے۔ دل دھڑکتا ہے۔ اور وہ فریادی ہوتا ہے

کیاہ روزہِ پردن زھایہ زھایے سوزِ جگر میون
کر فیرہ سبزی لولہ باغس نیرہِ یہ شر میون

کُفرکِ تہ دینکو نیزہ تہ اہرِ یزہ تقدیرکی
بے کینہ اُسِتھ ژالہِ کوتاہ سینہ سپر میون

یتلہِ لولہ چیو دیدہ مَیہ حُسنس تیز نظر ژادٕ
لُچھہ پردہ ہیران ژاد تیرکی پائٹھی اثر میون

نُتہِ راونے آیوس کنہِ رجون گنبرس منز
شُترن تہ مِترن زہرہ کھوتہ ٹیوٹھ لوگ پہ شکر میون

وُزہ نو وتھن شہمار سند کر پائٹھی پانہ پہ آزادؔ
تیلان چاین خسانہ مالین چھے یہ زہر میون

مفہوم:- (۱) میرے دل کی آگ کا دھواں کب تک پردوں میں چھپا رہے گا۔ اے کاش! کہ میرے وطن میں آزادی کا دن آئے تو میرے دل کی کلی کھل جائے اور میرے تمام ارمان نکل جائیں۔

(۲) میرا بے لوث اور بے کینہ دل کہاں تک مذہب والوں کے کفر و دین، مذہب و لامذہبی کے تنازعوں اور جھگڑوں کو دجو کہ اہل وطن

کو انجام سے بے خبر رکھتے ہیں) برداشت کرتا رہے گا؟

(۳) میں نے جب حسن کو محبت کی تیز نگاہوں سے دیکھا۔ تو ان نگاہوں نے ناکھ پردے پھاڑ کر اپنا اثر پیدا کیا۔ یعنی جب میرے دل سے صداقت کی آواز نکلی تو وہ سب رکاوٹوں کے باوجود اہلِ وطن پر اثر کر گئی۔

(۴) خداوندا! میں شرک کے مقابلہ میں تیری وحدت کو آشکار کرنے کے لئے پیدا ہوا تھا۔ لیکن افسوس ہے کہ دوست دشمن سب کو میری باتیں بری معلوم ہوئیں۔

(۵) ہاں اے خدائے کونین! تو نے ہی آزاد کو زبان دے کر بولنے پر آمادہ کیا۔ جس طرح سانپ کو نیند سے جگا کر کوئی آمادہ پیکار کر دے اُس نے زبان کھولی۔ اور اہالیان وطن کو کھری کھری سُنانے لگا۔ لیکن اس کی باتیں تمہارے لاڈلوں کے لئے (جو کہ ملکی حکمرانوں کے ساتھ شیر وشکر ہو کر وطن کی غلامی کو اچھا سمجھتے ہیں، اور اپنا مفاد حاصل کرتے ہیں۔ اور اس طرح تمہاری برکتوں سے مالا مال ہیں) ثقیل اور کڑوی محسوس ہوئیں۔

مقطع میں شکوہ کا پہلو ظاہر ہے۔

آزاد وطن والوں کو چیخ چیخ کر پکارتا ہے کہ بھلا دو سب تفرقوں کو، جنت کو اور جہنم کو، آؤ مل جل کر گلشن وطن کی روشوں کو سینچیں اور سیراب کریں اور دنیا بھر کے لوگوں کو دکھائیں کہ ہم کتنے خوش نصیب ہیں۔ ہمارا وطن

کتنا پیارا اور کتنا اچھا ہے۔ آؤ اس کو جنت برین بنا کر چھوڑیں اور خود غرضیوں اور تنگ نظریوں کو مٹا کر اس کے پجاری بنیں ؎

صُبحہٕ صُبحکۍ ہوا دِوکھِتھ دادِ نیرِ دوا   نیندرِ کرِنی چھہ ناروا ٲسلی وٕتھِتھ تُلو نوا

سمِت وطن وطن کرو ترانہٕ وطن پرو

چھُہ سارِنی گُنۍ خدا شمِتھ کرو گُنۍ صدا   منگوِش زانہہ پنُن مُدا، الگ الگ جُدا جُدا

سمِت وطن وطن کرو، ترانہٕ وطن پرو

مفہوم :- ہمارے وطن کی آب و ہوا خصوصاً نسیم سحری وہ قدرتی نعمت ہے کہ سب روگ اور مرض اس سے کافور ہو جاتے ہیں۔ ایسے وقت میں سونا (غفلت کرنا) ناجائز ہے۔ آؤ علی الصبح اُٹھ کر ہم وطن کے گیت گائیں۔ اور وطن کی خدمت میں تن من سے لگ جائیں۔

(۲) خدا سب کا ہے اور واحد ہے اور لاشریک ہے۔ آؤ اس سے ہم سبھی مل جُل کر ایک ہی آواز میں ایک ہی مطلب اور ایک ہی دُعا مانگیں اپنے لئے علیحدہ علیحدہ کچھ نہ طلب کریں بلکہ صرف اُس سے وطن کی بہبودی کے لئے دست بدعا ہو جائیں۔

اہلِ وطن کو مخاطب کر کے ان کے جذبات کو ٹھیس لگا کر کہتا ہے کہ تم عقلمند ہو، دلاور ہو، غفلت چھوڑ دو، خود غرضی ترک کر دو۔ اپنے نفع و نقصان کو جانچو اور غیر ملکیوں کی دست درازیوں اور ظلم سے محفوظ رہنے کی تدبیر

نکالو ۔ وطن کو آباد کرو ۔ محنت سے ، مشقت سے اور بہادری سے تاکہ تم اوروں کے محتاج نہ رہو گے بلکہ خود داتا بن سکو گے ۔ اپنے ملک کو آباد کر کے خود آباد ہو جاؤ گے ؎

ژھپتہ کیازِہ گوٗمر غاڑ ہَک نارو ہو ۔۔۔ گژھت بیدار ہا وطندارو ہو
ژھکھ دبوٹت خوفِ پچے ربہ اندر ۔۔۔ ہمہ سِنہ سِندکہ پاٹھی چھے تڑاٹمرِ ژر
ہرہ ماران نیرو شہپارہ ہو ۔۔۔ گژھتا بیدار ہا وطندارو ہو
ژھکھ ہَیَن اَتھہ داران ریزہ سِندو پاٹھی ۔۔۔ کیتہ اَنمان ژھاران اُنی سِندی پاٹھو
وَتہ ساڑی ساڑی بچھہ مہ گاشدارو ہو ۔۔۔ گژھتا بیدار ہا وطندارو ہو
شیرہ سِندی پاٹھی نیر ماگدانس منز ۔۔۔ پہ ژھہ لادین تہ شالن موڑہ ہا گرنز
ژھالہ جوراہ نتہ زور وارو ہو ۔۔۔ گژھت بیدار ہا وطندارو ہو

مفہوم : ۔ دلا میرے ہموطن ! تمہاری غیرت اور دلاوری کے جذبات کیوں پژمردہ ہو گئے ہیں ؟ ذرا غفلت کی نیند سے بیدار تو ہو جاؤ ۔

(۲) تم حکمرانوں کے سطوت سے ایک کرمک زمینی (ہمہ سِنو) کی طرح خوف کی کیچڑ میں دب گئے ہو ۔ کروٹ تو بدلو ۔ خوف اور ہراس کو دور پھینکو اور ایک زہریلے سانپ کی مانند پھنکارتے ہوئے دشمنوں کے دلوں کو ہراسان کر دو ۔ بیدار ہو جاؤ میرے ہموطنو !

(۳) تو اوروں کے سامنے ایک کوڑھی کی طرح دستِ سوال دراز کرتا ہے

اور تم معمولی سمجھ کی باتوں کا پنہاں مطلب ایسے ڈھونڈتا ہے۔ اور قدم قدم ایسے چلتا ہے جیسے ایک اندھا سونٹے کے بل راستہ ٹٹولتا ہے۔ ارے تم تو عقلمند ہو بینا ہو۔ ذرا غفلت کی نیند سے بیدار ہو۔

(۲) میرے ہموطنو! بیدار ہو جاؤ، اور دشمنوں کی صفوں کو چیرتے ہوئے ایک گرجتے ہوئے شیر کی مانند آگے نکل جاؤ۔ تاکہ دشمن خوف و وحشت سے دم زدہ ہوکر ہراسان و پریشان ہو جائے۔

غرضمند اور انقلاب دشمن افراد کی لیت ولعل دیکھکر آزاد کا دل سوزاں اور لرزاں ہے۔ وہ دیکھتا ہے کہ یہ الٹی ذہنیت والے اہل غرض لوگ وطن کی ناؤ بھنور سے نکالنے کی نہ اہلیت رکھتے ہیں اور نہ ہمت۔ وہ اپنے وطن کی بہبودی کے مقاصد اور مطالب کے خواب کی تعبیر نئے دور کے نوجوانوں کی ہمت اور دلاوری میں دیکھتا ہے۔ نوجوانوں کو کھلے بندوں ہمت محکم اور عمل پیہم پر کاربند ہونے کی دعوت دیتا ہے۔ اور وطن کو آباد کرنے کی تدبیریں پیش کرتا ہے۔ وہ نہایت مؤثر لہجے میں کہتا ہے کہ نوجوانوں پر ہی کسی ملک کی قومی ترقی کا دار و مدار ہے۔ نوجوان ہمت کا کمر باندھ کر ملک سے جہالت افلاس اور فلاکت کے ہمت شکن مناظر ختم کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں۔ نوجوانوں سے بڑے اور عالی مرتبت خاندانوں کی بنیاد شروع ہوتی ہے لیکن آزاد جہاں نوجوانوں کو "آگے بڑھو" کا سبق دیتا ہے۔ وہاں کھوکھلے

اور خود غرض لیڈروں سے بچنے کی فہمایش بھی کرتا ہے۔ اور آگاہ کرتا ہے
کہ غرضمند لوگ کہیں نوجوانوں کو راستہ سے نہ بھٹکائیں۔ اور اس طرح
وطن کی بنیاد بھنور ہی میں نہ پھنسی رہے ؎

(۱) ژیہ چھٹے وسمہ پتیوٹت پہ ماریکم ہُتہ تادیکم
ژہ الحقہ ژھسایہ پنہ نے مہ ڈر نوجوانو

(۲) ہُندین آسمانَ بڈین خاندانن
پھرَ چونے نشزر نے بجر نوجوانو

(۳) کمر گنڈ، قدم تل یہ دم چھٹے غنیمت
سفر زیوٹھ چھٹے وہ بتہ سکھر نوجوانو

(۴) ژہ وہ بتہ روزا استاد پتہ نیون کوٹھین بیٹھ
پنیخ نبلے پانے اُنسزر نوجوانو

(۵) برو نظمس پتہ پتہ پکہ وہر تیر سے
پانہ تہ بژدنٹھ کُن نظراہ کر

کھپہ ہنزہ ما گرثا ھکھہ نتہ ہنزہ ویرے
پزہ شمشیرے گنڈناہ کر

مفہوم:- (۱) وطن کے حال اور مستقبل کے ذمہ وار نوجوان! تجھے
وسوسہ ہے کہ فلاں شخص تیرا بھلا کرے گا اور فلاں شخص برا کرے گا

یہ محض تیرے وہم وگمان کے زائیدہ خیالات ہیں۔ تو ان سے ذرا بھی نہ ڈر۔ آگے بڑھے جا۔

(۲) بڑے بڑے خاندانوں اور رفیع اصولوں کے بانی نوجوان ہی ہوتے ہیں۔

(۳) میرے وطن کے نوجوانو! تعمیر وطن کا کام کافی بڑا ہے۔ ابھی سے ہمت کا کمر باندھ اور آگے آگے بڑھے چلو، کیونکہ وقت گذرتا جاتا ہے "وقتِ رفتہ نایدباز" کا مسئلہ یاد رکھ کر موجودہ وقت عمل کرنے کے لئے غنیمت سمجھو۔

(۴) نوجوانو۔ اپنے زورِ بازو سے اپنی ہمت سے اور اپنے دم قدم سے اپنی مشکلات کا خود قلع قمع کرو۔ دوسروں پہ بھروسہ کرنا چھوڑ دو۔

(۵) ارے! تم تو ایک بھیڑ کی طرح اپنے آگے آگے جانے والے (لیڈر) کے پیچھے پیچھے جا رہے ہو۔ ذرا خود بھی آگے نظر کرو کہ کہیں وہ جانے والا (لیڈر) تمہیں بجائے کسی چراگاہ کے (نفع اور بہبودی) کہیں کسی گھاٹی کی طرف تو نہیں لے جا رہا ہے۔

آگے چل کر تنبیہہ کرتا ہے کہ اگر تمہارے ہاتھ کوئی موقعہ لگے اور تم نے اُسے اپنی ذاتی آن اور شان اور جاہ وحشمت بڑھانے میں استعمال کیا تو یہ بہادری نہیں۔ وطن کا مفاد اور وطن داروں کی بہبودی جس میں

شامل نہیں وہ کچھ بھی نہیں ہے۔ اگر تمہارے دماغ میں عقلمندی اور دانائی نہیں تو تمہارا مرتبہ، تمہارا جاہ و جلال، دولت و ثروت سب بے معنی ہے

مردی چھپنہ سوہ ن وُنظرمن ہیرے ژندنکو لاگینو دارہ نہ بَر
سوہ نہ سیرہِ لاگینہ نظرہِ کنہ ویرے پزہ شمشیرے گندُ ناہ کر

گوندَ چھے تو گمت شوبہ دار شیرے، بالا درہِ پیٹھ تہ آو مرش لَر
امرِ سیتہ ہُرہِ کیاہ ژھرہِ کلہ ہیرے پزہ شمشیرے گیندُہ ناکر

مفہوم :- (۱) یہ دلاوری نہیں کہ اگر تمہیں کوئی موقعہ مل گیا، اور تم نے اپنے لئے دولت اور ثروت پیدا کر لی۔ سونے کے جنگلے سیڑھیوں پر لگائے اور چندن کی لکڑی کے دروازے اور کھڑکیاں بنائیں۔ اور سقف بالا کو سونے کی اینٹوں پہ کھڑا کیا۔ اس طرح بے شک تمہیں ذاتی جاہ و جلال اور دولت کا لطف حاصل ہوا، اور اس کا مظاہرہ بھی ہو گیا، لیکن یہ دلاوری نہیں۔ دلاوری جب ہے کہ تمہارے اعمال سے وطن کی بہبودی ہو، اور اہل وطن کا فایدہ ہو۔

(۲) تم ایک تاجدار کی مانند بڑی بڑی عمارتوں کے مالک، بہت بڑے سرمایہ کے آقا سربلند دیوانخانوں پر لیٹے ہوئے ہو۔ بھلا اس جاہ و حشمت سے کھوکھلی کھوپڑی میں کیا اضافہ ہوگا۔ اگر وہاں حُبِّ وطن نہیں، اور اہل وطن کی بہبودی کیلئے جذبات نہیں تو کچھ بھی نہیں۔

زمانہ برابر آگے آگے قدم اُٹھایا جارہا ہے۔ وطن میں کس مپرسی کی حالت برابر قایم ہے۔ ملک کے نظام میں کوئی خاطرخواہ اور اہم تبدیلی نمایاں نہیں ہوئی ہے۔ وہی غیر کشمیری اور مطلق العنان حکومت ہے۔ وہی بیدردی ہے۔ وہی بے کاری ہے جو پہلے تھی۔ کہیں کہیں کوئی فرد اپنا ذاتی وقار یا ثروت بڑھانے میں کامیاب ہوا تو ہوا کوئی کوئی جہالت کے عالم سے نکل کر علم کے نور سے منور ہوا۔ تو ہوا۔ لیکن یہ خوشحالی اور یہ علم کا چرچا عام نہیں۔ مذہب کو مذہب سے ٹکرا کر اپنا اُلو سیدھا کرنے والے بدستور پایندہ ہیں۔ دوسرے کی مشقت سے شکم سیر ہوکر کھانے والا برابر بکما رہ کر پلتا ہے۔ عنان حکومت بیگانوں کے ہاتھوں میں مستحکم ہے۔ کوئی کوئی نوجوان گہری نیند سے جاگا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ لیکن حالات نے اُس کے بھی ہاتھ پاؤں یوں باندھ رکھے ہیں کہ اس کی بیداری اور خواب میں بہت کم فرق ہے۔ آزاد کا دل تڑپ اُٹھتا ہے۔ اور وہ ملک کی نجات صرف انقلابی تبدیلیوں میں دیکھتا ہے۔ انقلاب ہی جملہ مُشکلات کو حل کرسکتا نظر آتا ہے انقلاب ہی کفرو دین کے جھگڑے مٹا سکتا ہے۔ انقلاب ہی سرمایہ داری اور غیر سرمایہ داری کے پیدا کردہ ماحول کا خاتمہ کرسکتا ہے۔ انقلاب ہی غیر ذمہ وار شخصی حکومت سے چھٹکارا کر ملک میں جمہوریت قایم کرسکتا ہے اور اس طرح انقلاب ہی وطن کی کس مپرسی کو مٹا کر وطن اور وطن والوں

کو خوشحال بنا سکتا ہے۔ چنانچہ آزاد انقلاب کا نعرہ بلند کرتا ہے اور انقلاب
کا فلسفہ آشکار کرنے میں محوِ کار ہو جاتا ہے۔

(۱) پان پننٕ پرزٕناو چھاو پننٕ لوٚلہ باغ — داغ غُلامی مٹاو ہاو پننٕ دِل دماغ
چانٕ خیالن بناوی خواجہ امیر بڑی نواب — انقلاب اَن انقلاب انقلاب اَن انقلاب

(۲) تربشہ کِنہٕ خوٗن چون عایشہ متین چھاروا — مارہ گرٕ ھی بے گناہ آرہ کا ئیتن چھا روا
ڈرمہ یقین مذہبن دوٚرہ بہتھ کر جواب — انقلاب اَن انقلاب انقلاب اَن انقلاب

مفہوم:- (۱) اپنا عرفان حاصل کرو اور اپنے پیارے وطن کی دلچسپیوں
اور خوبیوں کا جی کھول کر لطف اُٹھاؤ۔ اپنی دانشمندی سے غلامی کی زنجیروں
کو توڑ کر پھینک دو۔ خواجہ، امیر اور نواب محض تمہارے خیال نے کھڑا کر
کے تمہاری راہ میں کانٹے بو ئے ہیں۔ یہ سب کچھ مٹ جائے گا۔ ارے او!
انقلاب پیدا کر، انقلاب پیدا کر۔

(۲) دیکھ تو سہی تیرے خون سے عیاشیوں کی عیاشی چلتی ہے۔ کیا
یہ جائز ہے؟ اور بیچارے غریب اور بھی خستہ اور خراب ہوتے جاتے ہیں
کیا یہ ٹھیک ہے؟ اس طرح کا طرزِ عمل اگر کسی کے لئے ایمان اور مذہب جیسا
عقیدہ بن گیا ہو تو ایسے عقیدوں کو دُور سے سلام کرو اے او! انقلاب پیدا کر!۔

لال جری تَن یوشہ لاگو تَن مالہ فری تَن عالماہ
نیشے ساری سیتہ سیتھ اُنزراوہ یانِہ انقلاب

دۆلمٕژ نہ میانیو آلوَو سیتۍ نێندرِ کانٛہہ کانٛہہ نوجوان

ازپگاہ آخر تیمَن وُزِو ناوِہ پانٕسے انقلاب

مفہوم :- اسکے دکھ کی بات نہیں۔ ساری دنیا ہی محو عیش و مستی ہے۔ سارا عالم کفر و دین کے تنازعوں کو اچھال کر اپنا مفاد حاصل کرنے میں مشغول ہے۔ لیکن انقلاب اور محض انقلاب ہی ان سب جھگڑوں کو ختم کر دے گا۔

(۲) کوئی کوئی نوجوان میرے نالوں سے بیدار نہ ہوا۔ تو کیا ہوا۔ انقلاب آخرکار ان کو جگا کر ہی دم لے گا۔

کُفر چھُ کیاہ ؟ بندگی دین ؟ بێہتھ زندگی

ترٛوٚپتھ یکھٕن زندگی پردہ ژٕٹیتھ دم بدم

زندگئے ژانہٕ وُن زانٛہہ تہٕ کرٕ با بندگی

شانِ خدائی تہٕ یۆد پردہ بَنی برمہ عم

عأب تہٕ شرمندگی بندگئے منٛد عذاب

فیرمہٕ پوٚت تُل قدم نیر ژٕٹیتھ یِم حجاب

یِی چھُ وَنان انقلاب اُٹھو چھِ وَنان انقلاب

یِی چھُ وَنان انقلاب اُٹھو چھِ وَنان انقلاب

مفہوم :- (۱) اگر دنیا میں کہیں بے دینی ہے تو وہ غلامی ہے، اور

دینداری محض اپنی زندگی کو اچھی طرح گذارنا ہے۔ بھلا کوئی شخص جو زندگی اور زندگی کی خوبیوں کو جانتا ہو، وہ غلامی کب قبول کر سکتا ہے۔ کیونکہ غلامی میں صرف مصائب اور شرمندگی ہوتی ہے۔ انقلاب کی تعلیم یہی ہے۔ اور یہی انقلا[illegible]ب کہلاتا ہے۔

۳۔ سب رُکاوٹوں کو دُور ہٹا کر آگے کی طرف قدم بڑھانے کا نام زندگی [illegible]دا تعالیٰ کی عظمت بھی آگے بڑھنے میں رُکاوٹ ثابت ہو۔ اس کی بھی [illegible]بلہ اس طرح کی رُکاوٹوں کو سامنے سے ہٹاتے ہوئے برابر آگے بڑھتا [illegible]ے طریق کار کا نام انقلاب ہے۔ اور یہی انقلاب کا سبق ہے۔

تبدیلیوں کی کچھ کچھ پرچھائیں دُور سے فضا میں دکھائی دینا شروع ہوتی ہیں۔ آزاد کے تصوّر کا قدم بھی آگے آگے بڑھتا ہے۔ وہ اپنے وطن میں آزادی کے دن نزدیک دیکھتا ہے اور اُسے یقین ہو رہا ہے کہ شخصی نظام حکومت زیادہ دیر قائم نہیں رہ سکتا۔ اور غلامی کی زنجیریں ڈھیلی پڑنا لازمی ہیں۔ اُسے محسوس ہو رہا ہے کہ کھرے کھوٹے کو انصاف اور صداقت کی کسوٹی پر پرکھنا قریب ہے۔ وہ صداقت کی فتح اور کذب، ظلم اور ناانصافی کی شکست یقینی جاننے لگتا ہے اور خوش ہوتا ہے کہ وطن میں سیرابی اور شادابی کا آغاز ہوگا۔

رښتیا کول د اتن موږ له مره نجه وسه زان ټوله کتړ چه منډره

شینہٕ کین بالن چھلہٕ چھلہٕ والن سونیتہ کالیچہٕ گگرا یے

نیہٕ نیہٕ کرہ دُن مال کُوت کال بچہٕ ڈروگہٕ موله ایزکہٕ وانہ

سرتلہٕ کھوچہٕ پتیچھ بیلہٕ کھالن موله تلہٕ وسہٕ مُلہٕ ماسے

مندہ چھان کیا زہ مُچھکھ بوله دکھلاین تہ داراہ وطندارو

گرہ کین نیاین سرہ گی لیج بیلہٕ گیلان ادہ ہمسائے

مفہوم :- (۱) موسم گرما آنے پر ان یخ کی بنی ہوئی عمارتوں کی بُنیادیں ہل جائیں گی۔ موسم بہار کے گرجتے بادل اور بارش سے برف کے پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر فنا ہو جائیں گے۔

(۲) دھوکے کی دُکان سے کب تک جگمگ کرتا ہوا مال گراں قیمت پر فروخت ہوتا رہے گا۔ جب اس چمکتے ہوئے پیتل کو کسوٹی پر پرکھا جائیگا تو اس ملمع کاری کی کوئی قیمت یا قدر نہ ہوگی۔ پیتل پیتل ہوگا۔

(۳) میرے ہموطن! تم دو مردوں کے طعنے سُن سُن کر کیوں شرمندہ ہوتے ہو۔ قاعدہ ہے کہ جب گھر میں پھوٹ پڑے تو ہمسایہ لوگ طعنے دیا ہی کرتے ہیں۔

آزاد کو رفتار زمانہ میں صبح صادق کی جھلکیاں نظر آنا شروع ہوتی ہیں۔ وہ ظلم میں کمی اور ظالم کی دراز دستی میں کوتاہی محسوس کرنے لگتے ہیں۔ اندھیارا ختم ہوتا دکھائی دینے لگتا ہے، اور وہ امیدوار ہے کہ اب صد ہا سالہ

غلامی کی زنجیریں کٹنے کو ہیں، ظلم مٹنے کو ہے۔ یہاں تک کہ زمانہ گذشتہ کی باتیں خواب کی شکل اختیار کرنا شروع ہوتی ہیں۔ وہ ملک بھر میں امن و امان اور خوشحالی کی لہر سی دوڑتی محسوس کرنے لگتا ہے۔ چنانچہ اپنی ایک لافانی نظم میں اس کا خاکہ یوں کھینچا ہے۔

گٹ ژُجو سنگروپتہ گاشں آو ہاران ٹورنی بھُتو
ژھین ژاو ظُلم نوّن دژاو انقلاب آہستہ آہستہ
گٹ ژوّل رآژہسد ژوّل گاش بھوّل آکاش گودو روشن
مُشتھ گمو سارنے یارّن شہ خاب آہستہ آہستہ
گٹے منز ژم دِوان اوس سگدل شبرنگ جودوگر
گژھن تہند یوطِلسمو ہیوت خراب آہستہ آہستہ
اژن دَرزن نژ قیدپرتین راتہ کرِلیہ راتہ موغلو ہیوت
گیٹون ہیوت پوشنو لو باحساب آہستہ آہستہ

مفہوم:۔ پہاڑوں کے پیچھے (اُس پار) سب اندھیرا گم ہو کر چھپ گیا اور روشنی نور برساتی ہوئی نمودار ہوئی۔ ظلم اور ظالم اب چھپ جانے کے لئے جگہ تلاش کر رہے ہیں۔ انقلاب آخر آہستہ آہستہ جلوہ افروز ہونے لگا۔

(۲) رات کا گھٹا ٹوپ اندھیرا ختم ہوا۔ صبح کی روشنی ظاہر ہوئی اور

مطلع صاف ہوا۔ ہموطنوں کی یاد سے وہ خواب (رات کا گھٹا ٹوپ اندھیرا) آہستہ
آہستہ مٹنے لگا۔

(۳) رات کی تاریکی میں وہ سیاہ فام جادوگر اپنے شعبدوں سے
ہمارا جی للچاتا تھا۔ لیکن روشنی ظاہر ہونے پر اُس کے طلسمات کی کچھ قدر
وقیمت نہ رہی۔

(۴) چمگادڑ اور اُلّو (رات کو چلنے پھرنے والے جانور) دیواروں
کی دراڑوں اور کھوکھلے درختوں میں چھپنے لگے اور "پوشنول" دھیرے
دھیرے مدھر مدھر راگ گانے لگے۔

آزاد ملک میں آزادی کی لہر دوڑتے دیکھ دیکھ کر خوش ہوتا
ہے۔ نوجوانوں میں جوش وخروش بھی کہیں کہیں مشاہدہ میں آتا ہے۔ ایک
نئی ترنگ اُبھری معلوم ہوتی ہے۔ وہ اور بھی خوش ہوتا ہے کہ مظلومیت
اپنا رنگ لانے لگی۔ انقلاب کی یہی تعلیم تھی جو اب رونما ہونے لگی ہے
فرسودہ نظام حکومت کے آخری دن سامنے ہیں۔ ظلم، بے انصافی اور کس
مپرسی کا عالم ختم ہوا چاہتا ہے ؎

(۱) فریبکړ پردہ ژړځ ژړځ دژاو مړدن ہمند حباب اخر
یہ عالم اوس بیدار شی ۔ شہ عالم اوس خاب اخر

(۲) مچھ میومت راتہ کړلین راتہ مخہ غلن غم تہ ماتم کیشاہ

یہندسے عائشہ باپت نیرہ ہے تا آفتاب آئرخسمہ

مفہوم :- (۱) بہادروں کی دلیری طلسمات اور فریب کے پردے پھاڑ کر آشکار ہوئی۔ کیوں نہ ہو؟ وہ طلسمات اور فریب کاری کا زمانہ بے بنیاد اور مثل خواب تھا۔ حقیقت تو یہی عالم بیداری ہے۔

(۲) تعجب ہے کہ ذی غرض اندھے (چمگادڑ، وغیرہ) اس نورانی عالم کو دیکھ کر سوگوار اور رنجیدہ ہیں۔ کیا ان کی خوشنودی اور عیاشی کو قائم رکھنے کے لئے (ظلم اور نا انصافی کے عالم میں) سورج (انقلاب) ظاہر نہ ہوتا؟

لیڈروں کی رہزنی

آزاد دیکھتا ہے کہ موقعہ پرست اور ذی غرض لیڈر وطن کی ناؤ کو پار لگا نہیں سکتے، کیونکہ اُن کو رجعت پسندی، ناعاقبت اندیشی اور غرضمندی کوئی نیک کام کرنے نہیں دیتی۔ وہ آگاہ کرتا ہے کہ ایسے خود غرض لیڈر انقلاب کے دھارے میں بہہ جائیں گے۔ ان کی لیڈری کذب اور خود غرضی پر مبنی ہے۔ اس لئے ناپائدار ہے۔ اور زمانہ کی رفتار کے ساتھ قدم نہیں اُٹھا سکتی ؎

نَوِ زَمنیچ پرانِ لیڈرٔی یِیے ‎ زبہ سمیکھ سائلابن

اُس مَلہِ تَلہِ باڑی گرٔیی یِیے ‎ سمندرس بے بوزری میانی زار

مفہوم :- نیا دور پرانی رجعت پسند لیڈری کو ایسے بہالے چلا جیسے بہتا ہوا دریا ایک گھاس کے تنکے کو بہالے جاتا ہے۔ وجہ؟ یہ لیڈری

کھوٹی تھی۔ غرضمندی اور ناانصافی پہ مبنی تھی . . . . میری محبوب (دیتھا) میری آہ و فریاد سُن لے۔

پھر آزاد کو اندیشہ ہوتا ہے کہ وطن آزاد ہوا چاہتا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ ہمارے رہنما صرف اپنا پیٹ پالنے میں مشغول ہو جائیں۔ اور انقلاب کے مقصد اعظم کو بھول جائیں۔ صرف اپنی فلاح و بہبود، آرام و آسایش بہم کرنے کی سرگرمی اور منصب تلاشی میں محو ہو جائیں۔ پھر نئے اور پرانے نظام میں کوئی فرق معلوم نہ ہو گا۔ وہ تنبیہہ کرتا ہے کہ انقلاب کے یہ معنی نہیں کہ ایک فرسودہ نظام کا قلع قمع کر کے لوگ صرف اُن کرسیوں کو اپنے نفع اور عیاشی کے لئے سنبھالیں جو غیر ذمہ دار عناصر کے قابو میں تھیں۔ بلکہ اس کا یہ مطلب ہے کہ وطن اور اہل وطن ظلم اور سختی سے نجات پائیں اور سارا ملک راہ ترقی پر گامزن ہو کر خوشحال بنے۔

دوہ تارہ پردیو کرٔ دُکانداری پنہ تین آیہ انواری یے
بایاری کو چھین بیٹھہ باپاری سگ تر تے کرٔ و نچہ باری یے

مفہوم:۔ کچھ دن اجنبی لوگ اس دُکان پر بیٹھکر اپنے فائدہ کا کاروبار کرتے رہے۔ اب جو اپنوں کی باری آئی۔ تو وُہ بھی اسی طرح (اجنبیوں کی طرح) فائدہ کا کاروبار (اسی دوکان پہ بیٹھکر) کرنے لگے . . . .

آزاد کی آنکھوں کے سامنے کئی ایک تصویریں اُبھرتی ہیں۔ وہ

مذہبی لیڈروں اور پولیٹیکل لیڈروں کو کڑی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اُسے ان میں سے اکثر لوگ ایسے نظر آتے ہیں جو انقلاب کو اپنی نفس پروری اور اپنے مفاد کے لئے استعمال کرنے کے لئے محوِ عمل ہیں۔ ان کے یہاں جھوٹی مذہب پرستی اور جھوٹی حبّ الوطنی ہے۔ وہ دیکھتا ہے کہ سیدھے سادے لوگوں کو گمراہ کرکے یہ لیڈر انقلابی نعروں سے ایک شورش بپا کر رہے ہیں۔ بے چارے بھولے اور مفلوک الحال ہموطنوں کی بیکسی کا سہارا لیکر وہ فضامیں " انقلاب ہی انقلاب" پیدا کرنے کی فکر میں ہیں۔ لیکن یہ سب کچھ اپنا اُلّو سیدھا کرنے کیلئے یعنی اپنے لئے بڑا کاروبار، اپنے لئے عیش اور آرام کا سامان فراہم کرنے کے لئے۔ ایسے رجعت پسند لیڈروں کا تصوّر بھی آزاد کے دل میں آتا ہے۔ جو کہنے کو بہت کچھ انقلابی باتیں کرتے ہیں۔ انقلابی نصب العین سامنے رکھتے ہیں۔ اور انقلابی ساز و سامان کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ لیکن یہ سب کھوکھلی باتیں ہیں۔ یہ سب محض اپنی بڑھائی کے لئے ہے۔ یہ لوگ ہموطنوں کو اپنے حق سے بیگانہ اور بے خبر رکھنے کے در پے ہیں۔ آزاد کے سامنے کبھی مذہب والوں کے ہتھکنڈوں کی تصویریں آتی ہیں۔ ان میں غریب ہموطنوں کی گمراہی دیکھتا ہے۔ مذہب پرست دین اور دین میں تمیز پیدا کرکے ایک آسمانی کتاب کو دوسری آسمانی کتاب کا دشمن بتاتے اور بندے اور بندے میں فرق بتا کر قسمت، کرم پھل اور تقدیر کے مسئلوں کو اُچھال کر انسان کو انسان کا دشمن، انسان کو

حق تلفی پر رضامند اور انسان کو آسایش کے مقابل میں فلاکت پر قانع بنانے میں معروف کار ہیں۔ آزاد اہل وطن کو چلّا چلّا کر بیدار کرنا چاہتا ہے کہ "ہوشیار خبردار" غرضمند لیڈروں اور غرضمند مذہب داروں سے دامن بچا کر چلو ؎

(۱)

وارہ ساوان چھی ژیہ وُزہ ناوَن وٲلی ساز سنطوُرہ مدہم ترأوِتھ نٲلی

مارو سیپہ بکھ اَمہِ خمارو ہو گرٛ ھنا بیدار ہا وِلسدارو ہو

(۲)

سادہ لُوکن ڈٲلی ڈٲلی بہ چھہ ہتین گٲلی گٲلی عاشہ تین کارو بار آرہ کتین لُوٹ مار

(۳)

یہ دین ملت، وطن، حکومت، خودا، خودٲیی، ازل تہٕ قسمت

نقاب کٲتیاہ حقیقتس پیٹھ تھوان یِم انقلاب دُشمن

(۴)

گُنے چھہٕ دفترِ گُنے فسانہ مگر وُچھت گردش زمانہ

بنان آسمانچین کتابن چھہٕ آسمانٕی کتاب دُشمن

مفہوم:۔ ساز خوش آہنگ لئے ہوئے دل کو لبھانے والی لوریاں گا گا کر بیدار کرنے والے (لیڈر) بجائے جگانے کے تمہیں تھپک تھپک کر غفلت کی نیند سلاتے ہیں۔ میرے ہموطنو خبردار! ان لیڈروں سے دامن بچا

کے رکھو۔

(٢) سیدھے سادے لوگوں کو سبز باغ دکھا کر اور بھوکوں کو مار مار کر یہ لوگ عیاشی میں اور دھن دولت بٹورنے میں مست ہیں۔ بچارے غریب لوگ لُٹے جا رہے ہیں۔

(٣) رجعت پسند اور انقلاب کے دُشمن کبھی ایک دین کو دوسرے دین سے ٹکراتے ہیں۔ کبھی ضرورتاً ایک ہی دین کی دو ملتوں کو ایک دوسرے کا گلا گھونٹنے پر اُبھارتے ہیں۔ کبھی وہ وطن کی بہتری کسی فرضی عمل کے ساتھ جوڑتے ہیں۔ کبھی خدا کے حکم اور تقدیر کے لکھے کا حوالہ دیکر مظلوم کو کروٹ بھی بدلنے نہیں دیتے اور ظلم اور ناانصافی پر راضی کرتے ہیں۔ کتنے یہ پردے ہیں جو انقلاب کے دُشمن حقیقت پر ڈال دیتے ہیں۔

(٤) کہتے ہیں کہ روز ازل سے ایک ہی آسمانی کتاب ہے۔ جس سے کہ مختلف پیغمبروں اور اوتاروں کو پیغام حاصل ہوا ہے۔ حیرانی ہے کہ ماخذ ایک ہو۔ پیغام ایک ہو، پھر کیسے مذہب کے یہ ٹھیکیدار ایک آسمانی کتاب کو دوسری آسمانی کتاب کا مخالف بتاتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ یہ سادہ لوح لوگوں کو اپنے مفاد کے لئے گمراہ کرتے ہیں۔

اشتراکیت، سرمایہ داری

امیری و غریبی، بہتات اور کمی، آرام اور رنج، ظالم و مظلوم کے مناظر دیکھکر

آزاد تلملا اُٹھتا ہے۔ جہاں بڑے بڑے علماء و عقلمند دنیا کی آسائشوں سے محروم نظر آتے ہیں، وہاں معمولی سمجھ رکھنے والے بے شمار بے عقل لوگ دولت و دنیاوی جاہ و حشمت سے مالا مال دیکھنے میں آتے ہیں۔ کوئی کتنا ہی ثواب گار اور فرزانہ کیوں نہ ہو، وہ اقتصادی طور ذلیل ہو سکتا ہے اور ہوتا ہے۔ شخصی نظام حکومت کسی حد تک اس بے انصافی کی وجہ ہو سکتی ہے، لیکن اپنی فکروں کی مدد سے آزاد اپنے عالم جوانی میں ہی اس نتیجہ پر پہنچ چکا تھا کہ ان جملہ ناانصافیوں کی جڑ سرمایہ داری اور سرمایہ دارانہ نظام حکومت ہے۔ وہ سمجھتا تھا کہ یہ ایک نظام ہے، ایک مشین ہے جس کو بدلنے کی ضرورت ہے۔ اس کے اِکے دُکے پُرزوں کو بدل کر مشین بدل نہیں سکتی۔ ایک نئی مشین چاہیئے جو کہ چلنے اور چلانے میں بالکل الگ ہو، ایسی مشین ہو، جس میں مطلق العنانی نہ ہو۔ جس میں مساوات ہو جس میں ظلم اور سطوت کا کوئی پہلو نہ ہو۔ ملک کے کونے کونے میں انصاف قایم کر سکے اور جہالت کی دھند کو ختم کر کے علم کا چرچا کرے۔ امیر و غریب کا تفرقہ مٹا کر سب لوگوں کو آسائش، روزی اور ضروریات زندگی بہم پہنچانے کا سلیقہ بتائے۔ یعنی اشتراکیت یا سوشلزم کا نظام ملک میں قایم ہو تو کہیں امان مل سکتا ہے۔ وہ سرمایہ داری اور سرمایہ داروں کی حرکات سے عوام کو باخبر کرتا ہے۔ وہ اس نظام کے حامیوں کے چکموں کو

نفرت کی نظر سے دیکھتا ہے اور اس کی ناپائیداری کو واضح کر کے اس کی
ہلتی ہوئی بنیادوں پر روشنی ڈالتا ہے۔

(۱)

بُزان پہ سرمایہ دار ڈیو ہٹم جگہ غریبن تہ بے کسن ہٹند
متیہ چانِہ اَمہِ عظمتکٔ قسم چھِم تتے منگان چھِس بہٗ ستے امانؔ

(۲)

اکھاہ چھُہ تختس بِہِتھ شہانہ جَرِیتھ جواہر بَرِیتھ خزانہ
چھُہ بیاکھ فیران دانہ دانہ بَنان بِتھِچھُن کُیٔت تَیمِس نہ بانا

(۳)

جَراں اَکھاہ سِمدن تہٕ چُھ بنہٕ جامَن بِیمیِش زانہہ ان بنان شامَس
وُچھم یمیے زیادہ پاکدامَن ژٔیتہ نِش تِمَن کُیٔت نہ آب و دانا

مفہوم :- (۱) اے خدا تیری عظمت کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں
اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں۔ سرمایہ دار انسان بے سرمایہ اور بے ثروت
انسان پر ظلم ڈھاتا ہے۔ اور اس کے خون سے پلتا ہے۔ اتنا ظلم کہ میں چلاّ
اٹھتا ہوں، الامان!

(۲) ایک ہے کہ زر و زیور سے لدا ہوا لباس شاہی پہن کر تخت
پر بیٹھا ہوا ہے۔ اور خزانہ اور لشکر لے کر حکومت کر رہا ہے۔ اور ایک ہے کہ

محض مسکین ہے اور گدائی کرنے کیلئے اس کے پاس کشکول تک نہیں۔

(۳) اے خدا! تیری اس دنیا میں کوئی فارغ البال اور خوشحال ہے اور زر و زیور سے اپنی خود آرائی میں مصروف ہے، اور دوسرا ہے کہ مارے بھوک کے مر رہا ہے۔ عجیب ماجرا ہے کہ اگر کوئی زیادہ پاکدامن اور خدا ترس ہے تو وہی مفلوک الحال اور لاچار ہے۔ آزاد کو اس غیر متوازن تقسیم اسباب رنج و راحت کے پس پردہ سرمایہ داری اور سرمایہ دارانہ نظام حکومت کا ہاتھ نظر آتا ہے۔ وہ کہہ اٹھتا ہے ؎

شاہی غوہ لاگی پڑزا نہ رازہ　　اِنصاف تراَ دِتھہ پوزا نمازہ

اکھ دوِرہ ترسان بیا کھ پوِرہ نازہ　　ییم فتنہ سازی ساری تنازہ

سرمایہ دآری　سرمایہ دآری

مرُدن چھ ڈالان نشہ دردہ لولہ　　ولُس بناوان شورہ تہ گولہ

کفرکی تہ دینکی کرِکرِ مخولہ　　مستانہ رندن گالان ہولہ

سرمایہ دآری　سرمایہ دآری

پنیتھ عرشہ وہلنی تقدیرِ سالہ　　عالم تہ آدم کورُنس حوالہ

سگے زیر ہرنہ تہ کگو شیر زالہ　　ادہ کُس چھہ ماران ییم براِری ژھالہ

سرمایہ دآری　سرمایہ دآری

مفہوم:- (۱) ادھر دیکھو تو شاہی اور غلامی کا منظر پیش نظر

ہے۔ اُدھر دیکھو تو کوئی سارے عالم سے بے انصافی کر کے پوجا اور نمازیں
محو ہے۔ کوئی بے بس اور بے کس ہے اور کوئی کھلے بندوں عیش و عشرت میں
مگن ہے۔ یہ مختلف مناظر ہیں جو فتنے اور متنوع تنازعے ہیں۔ ان سب کا سبب
سرمایہ داری اور نظام سرمایہ داری ہے۔

(۲) سرمایہ داری انسان کو محبت اور شفقت کے نازک جذبات
سے منحرف کر دیتی ہے۔ پیار اور اُلفت کو گولہ بارود میں تبدیل کر دیتی
ہے۔ کفر اور دین کے "تخول" سُنا سُنا کر رندوں کو تنگ ظرف بناتی ہے۔

(۳) سرمایہ داری کے علمبردار بچارے مسکین کو لاچاری اور
ناداری پہ راضی رکھنے کیلئے "تقدیر اور قسمت" کا حوالہ دیکر غریب کو انہی
کا سہارا دیتے ہیں۔ اور بتاتے ہیں کہ تمام کائنات اور تمام بنی نوع انسان
اسی تقدیر اور قسمت کے قابو میں ہے۔ اسی طرح وہ کمزور اور زور آور دونوں
کو اپنے جال میں پھنسائے رکھتے ہیں۔ ذرا دیکھئے تو! سرمایہ داری کیسی
کیسی بلی کی سی چھلانگیں مارتی ہے۔

پھر آزاد آگاہ کرتا ہے کہ سرمایہ داری فریب ہے دغا ہے اور ظلم
و ناانصافی کا باعث ہے۔ اس کے چکموں میں نہ آؤ۔ یہ اپنے مفاد کے لئے کبھی
فلک کے اجرام کو کبھی زمین کے جمادات کو تمہاری غربت اور بیکسی کا ذمہ دار
ٹھہراتی ہے۔ لیکن آزاد کو سرمایہ داری کی بنیادیں ہلتی محسوس ہو رہی تھیں

وہ چلاّ چلاّ کر ہم وطنوں کو بیدار کرتا ہے۔ اور درس دیتا ہے کہ تمہاری غلامی، سرمایہ داری نے مستحکم کر رکھی ہے۔ غلامی کی زنجیریں توڑ دو۔ اپنے پاؤں پہ کھڑے ہو کر ترقی کی شاہراہ پر گامزن ہو جاؤ۔ سرمایہ داری ختم ہو رہی ہے۔ اس کو اب بقا نہیں۔

(۱)

سرمایہ دارٔی ہِنشر پہ ختہ کاڑی زور اورٔن ہندی ہم عزب کاڑی
ناپایدارٔی بٔرم بٔ زنگاڑی خوابہ خیالاہ، وہماہ گمانہ

(۲)

ہا بندہ ژیٚہ شوٗبی نہ غولاٗمی نہ گدائی سرمایہ دارٔی فند تہٕ فریب چھا پہ خدائی

(۳)

چھ کرٕ ہراتھ ہندی کینہہ ہردِہ روزان زندہ وہ نی روزن
ژِ تس پتیہِ تیٚ ہمن سرمایہ دارٔن تٔم نواب آخر

مفہوم:- (۱) دیکھ میرے ہموطن! سرمایہ داری کی تمام پختہ کاریاں اور ظالم زور آوروں کے تمام مظالم دھوکے اور فریب ہیں۔ محض خواب اور خیال کی باتیں ہیں۔ یہ ناپایدار ہیں اور مٹنے والے ہیں۔

(۲) اے بندہ خدا! کیا تیرے لئے سرمایہ دار کی بنا کردہ غلامی اور گدائی زیبا ہے؟ سرمایہ داری فریب اور دغا کے سوا کچھ بھی نہیں ہے۔ یہ خدا کی کوئی خدائی نہیں جو اٹل اور لافانی ہو۔

(۳) سرمایہ داروں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ ان کا ڈھانچہ ایک عارضی نظام کے بل بوتے پر کھڑا ہے۔ جس طرح برسات میں موافق اور سازگار ماحول پاکر چھوٹے چھوٹے کیڑے مکوڑے اُبل پڑتے ہیں۔ اور خزان کے داخل ہونے سے پہلے ہی ختم ہو جاتے ہیں، اسی طرح یہ عارضی سرمایہ دارانہ نظام ختم ہونے والا ہے۔ اور اس کے ساتھ سرمایہ دار بھی۔ ان کو یاد رہے کہ ان سے پہلے اس دنیا میں کتنے نواب اور راجے پیدا ہوئے اور موافق ماحول کے ختم ہونے کے ساتھ ہی وہ بھی ختم ہو گئے۔

آزاد سیاسی اُفق پر سرمایہ دارانہ نظام کا خاتمہ ہوتے دیکھکر خوش ہوتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ یہ قبیح نظام تو بوڑھا ہو چکا ہے۔ نیا نظام جوان ہوگا۔ دل خوش کن اور انسان پرور ہوگا۔ ایک نظم جوانی اور بڑھاپے کی تعبیر میں لکھتا ہے۔ خوب لکھتا ہے مقطع میں نئے نظام کا نقشہ پیش نظر رکھتا ہے

(۱) گلا باہ وارِہ ہُند یاوُن۔ بُجر سوسَن مزارَن ہُند
چھوان یاوُن کنڈِین پوشن۔ بُجر پوشَن نہ خارَن ہُند

(۲) چھُہ یاوُن شرا‌ونِچ گرمی قُلے ہارِچ ہوا سونتک
بُجر کیاہ تیر ماگچ شور پانشرالن تہ نارَن ہُند

(۳) چھُہ یاوُن جاوِ جولانی بُجر حسرت پشیمانی
بُجر مجبوٗرِین ہُند بندہ، یاوُن اختیارَن ہُند

(۴) چمن پوشن تر باغَن توشہ ناسنہ میون یاون رائے
چھہ از یاوَن مزدورن ھتند بُجر سرمایہ دارن ھتند

مفہوم :- (۱) جوانی باغ میں ایک کھلے ہوئے گلاب کی مانند ہے اور بڑھاپا قبرستان کے سوسن کے مشابہ ہے۔ جوانی پھولوں اور کانٹوں دونوں پراتراتی ہے اور بڑھاپا نہ کانٹوں پر نہ پھولوں پر۔

(۲) جوانی ساون کی گرمی ہے بار کا شگوفہ زار اور باد بہاری ہے بڑھاپا ماہ ماگھ کی سردی ہے۔ پہاڑوں اور گھاٹیوں کی کہر ہے۔

(۳) جوانی ایک اُمنگ اور تگ و دو کا نام ہے۔ بوڑھاپن حسرت اور پشیمانی کا دوسرا نام ہے۔ بوڑھاپا مجبور اور معذور ہے۔ اور جوانی صاحب اختیار ہے۔

(۴) میرے جوبن کا مالک ان باغوں اور پھولوں پرکیوں نہ اترائے آج مزدوروں کا جوبن ہے اور سرمایہ داروں کا بوڑھاپا۔

سیاست میں راستبازی اور بہادرانہ عمل کی تلقین

آزاد سیاست میں راستبازی کا قایل ہے۔ وہ اس میدان میں بہادرانہ پیش قدمی کا حامی ہے۔ اس کے سامنے سیاسی مسایل کو حل کرنے کے لئے لومڑی کی چال چلنا عین نامردی ہے وہ چاہتا ہے کہ میدان عمل میں قدم رکھکر تمام مشکلات کا سامنا کرتے ہوئے

وطن کا محبت آگے آگے اپنے نصب العین کی طرف بڑھتا جاتا ہے۔ وہ حب وطن کی افزائش چاہتا ہے۔ اور حب الوطنی کا مکمل اور سالم ہونا ضروری سمجھتا ہے تاکہ دلیرانہ طور تمام مصائب و مشکلات کا سامنا کیا جا سکے وہ کھوکھلی اور نقلی حب الوطنی کو بے معنی سمجھتا ہے۔ "وریچ یاگری" میں یوں کہتا ہے ؎

روشہ روشہ وُنی دِتم گوشن ژمہ یاگر سو چھیوُرس گامہ شہاگری یے

ستیہ رس تہ یزرس وُچھم پاپدار سی سگ دِتے کمہ وریچ یاگری یے

مفہوم :۔ میں نے دیہات اور شہر سب چھان مارے۔ ہر جگہ ہر گوشے کو دیکھا۔ میں نے یہی پایا کہ صرف راست بازی اور سادگی لازوال اور پائدار ہے۔ اے جنگل کی چیڑ (کہ راست قد اور سادگی کا ایک مجسمہ ہو) تجھ کو کس نے پالا اور پوسا ؟

آزاد سوبھاش چندر بوس کی حب الوطنی، ایثار اور بہادری کا دلدادہ تھا۔ لیکن جاپانی فاشزم سے متنفر تھا۔ اس لئے بوس کا جاپانیوں سے مدد طلب کرنا تاکہ وطن آزاد ہو۔ اس کی نظروں میں نادانی بلکہ نقصان دہ تھا۔ وہ نیتاجی کے طرز عمل کو جاسوسی سے تعبیر کرتا ہے۔ اور ہندوستانیوں کو تنبیہ کرتا ہے کہ اپنی گرم جوشی اور بہادری سے ہی قوم کا بیڑا پار لگایا جا سکتا ہے۔ فاشسٹ جاپانیوں کی مدد سے نہیں ؎

دزان یبلِہ نارہِ ڈُدہ مَل پانہ الہ راوان کوہِن بالَن

بہادُر چھا اَڑان جاسُوس لاگِتھہ دُشمنن اندر

کران گرداب گنِتھہ پانَس اَنان اَدہِ رگبوُر طوُفانَس

شرف یُس صاحب خانَس تہٖ سُے چھا پرزَن اندر

مفہوم :- (۱) جب بجلی خود جلتی ہے تب کوہ و بیاباں میں لرزہ پیدا کر سکتی ہے۔ اسی طرح حُب الوطنی کی آگ سے بھرا ہوا دلیر مرد لومڑی کی چال نہیں چلتا۔ اور بھیس بدل کر دشمنوں میں داخل ہو کر جاسوس نہیں بنتا۔

(۲) بھنور جب اپنے آپ کو چکر میں ڈالتا ہے جب ہی وہ کہیں طوفان کی راہ روکتا ہے۔ بھلا جو خوبی گھر کے مالک میں ہو وہ کہاں کسی بیگانے میں مل سکتی ہے؟ کہتا ہے ؎

ورتاو دلیری ہُند کیاہ زانہ سُہ بے چارہ

یُس گڑابہِ لَگان آسِن پتھ آسہِ گھبہِ کھڑاوے

تِمہ لولہ کھوتہٖ بہتر زولانہ غولامی ہُند

اِستادہ جوانمردس یُس لول پتھر یاوے

مفہوم :- (۱) بہادری کے رسم و روایات وہ بے چارہ کیا جانے جس کا اپنا ایمان پختہ نہ ہو اور جس کی حُب الوطنی ڈانوا ڈول ہو۔

(۲) ایسی حب الوطنی سے غلامی کی زنجیریں ہی بہتر ہیں جس حب الوطنی کا متحمل میرا ہم وطن نہ ہو سکے۔

آزاد کا پیغام

آزادؔ کے دل میں "لول" کا ایک ذخیرہ موجود تھا جو کہ مجاز کے خیالات اور جذبات ظاہر کرنے میں کافی دیر صرف ہوتا رہا۔ وقت کے گذرنے اور ماحول کے بدلنے کے ساتھ یہی "لول" کھٹکے بندوں وطن اور اہل وطن کیلئے صرف ہونے لگا۔ مروجہ شاعرانہ خیالات اور ترکیبات کو چھوڑ کر آزادؔ زندگی کی "تلخ وارداتوں کے مسئلوں پر اپنی سمجھ اور تجربہ کے مطابق اپنے افکار ظاہر کرنے لگا۔ ان مسائل پر آزادؔ کے افکار ایک پیغام کی حیثیت رکھتے ہیں جو قابل غور اور سبق آموز ہیں۔ چنانچہ کہتا ہے

بوزِس لو لکھ ناد لولٕرٕ یے   چھینہٕ آلوٗ آزادٕ نہٕ
بچہِ نغمہ تہٕ سازٕ ندٕرٕ یے   سونٕدٕرٕ یے بوزِس میانٕی زار

مفہوم :- آزادؔ کی محبت بھری "تانوں کو شنکر سمجھ لو اور متاثر ہو جاؤ۔ یہ کسی رسمی گویتے کے رسمی گیت تو نہیں۔ اور پھر سے

چھِ میہٕ نِش مَس بانہٕ نوٕ ی   پیمانہٕ نوٕ ی نوٕ ی نوٕ شراب
تراو ساریٖے پرانٕی مستی   چھاو اَدٕ میخانہ میون

مفہوم :- میرے پاس مے، جام و مینا سب نئے اور نرالی قسم کے ہیں۔ پرانی مستی چھوڑ دے۔ پھر میرے مے خانہ میں داخل ہو کر بادہ نوشی کر۔

آزاد اور ہندو مسلم آشتی

بچپن ہی سے آزاد مذہبی امور سے با خبر ہوتا چلا آیا تھا۔ لیکن ماحول اور ہوا کے باوجود طبیعت مذہبی معاملات میں اُلجھ نہ سکی۔ وہ مذہبی رواداری کا قائل ہے اور اسی طرف مائل ہے۔ مذہبوں کے الگ ہوتے ہوئے بھی وہ انسان کے ایک ہونے کا دعوے دار ہے۔ "ہندو مسلم بھائی بھائی" آزاد کا نصب العین اور یقین کامل ہے۔ متعدد دینوی راہیں اس کے سامنے ایک ہی منزل کے مختلف راستے ہیں۔ وید، شاستر، قرآن، بائیبل آدمی کو آدمی کا دشمن بنانے کے مختلف احکام نہیں۔ اُس کے سامنے انسان انسان ہے۔ ہندو بھی، مُسلم بھی، سکھ بھی اور عیسائی بھی انسان ہے۔ انسان کے بُنیادی جذبات ایک ہوتے ہوئے کیسے ہو سکتا ہے کہ ہندو یا مسلمان کہلانے سے وہ بدل جائیں۔ مذہب ایک بھیس ہے، جس کو پہن لے تو پہننے والا بدل نہیں سکتا۔ آزاد وطنیت، یگانگت، ہندو مسلم آشتی اور بنی نوع انسان کے ایک ہونے کا علمبردار ہے۔ وہ حیران ہو کر پوچھتا ہے کہ کیا خدا کسی پیامبر کے ہاتھ ایک پیغام بھیجکر دوسرے پیغمبر کے ہاتھ ایک مخالف اور متضاد پیام بھیج سکتا ہے؟ نہیں نہیں۔ یہ محض انسان کی بنائی ہوئی باتیں ہیں۔ سب دین ایک ہی ماخذ سے نکل کر ایک دوسرے کے مخالف نہیں ہو سکتے۔ پھر دین اور دین میں جھگڑا۔ انسان انسان میں جھگڑا کاہے کا؟ یہ

محض غرضمندوں کی چالبیں ہیں۔ وہ چلّا اُٹھتا ہے۔ میرے ہمسفرو! مذہب ایک دوسرے سے جُدا ہونا نہیں سکھاتا۔ ایک دوسرے کا دُشمن بننا نہیں کہتا ہے۔ یہ ظاہرداری کی باتیں اور خود غرضیوں کی ایجادات ہیں کہ مذہب ایک دوسرے کا دُشمن بننا سکھائے۔ ہمسفرو انسان ہو، انسان بنو۔ کعبہ اور بُتخانہ تم نے اور تمہارے دماغ نے پیدا کئے۔ اگر خدا تمہارا خالق ہے تو وہ کیونکر تمہارے لئے متضاد ارشاد بھیجتا؟ تم بھائی بھائی ہو۔ آپس میں اتفاق سے رہو، مل جل کر رہو۔ پریم اور محبت برتتے رہو۔ سب بنی نوع انسان کو ایک اور یکسان جانو۔ اسی میں تمہاری روحانیت کا کمال اور عروج مضمر ہے۔ شمع کی زبانی کہتا ہے ؎

(۱)

ییتِھ یکسانہٕ کِہ ہالہ ماٗدانہ کُس ہِنٛز کُس چھُہ بیگانہ میون

یُتھ میہ نِش ہیوند تہٕ تیُتھ مُسلمانہ گوش تھاو بوزا فسانہ میون

(۲)

دین میون ملہ زار دھرم یکسانہ سارنی کیٛتھ چھُہ تُرانہ میون

یُتھ میہ نِش کعبہ تہٕ تیُتھ چھُہ بُتخانہ گوش تھاو بوز افسانہ میون

(۳)

نہ مشہ کعبس نہٕ بُتخانس چھُہ آزاد ییٚتھِس مردِ مُسلمانس مُبارک

(۴)

بُت خانہ ژے بنووُتھ کعبس بناوِیہ تَس اَدِ تھ

گیتا یِہ کیٛاہ خطا کھوٚت وَنتم قورانہ وا لے

مفہوم :- (۱) مجھے یکسانیت کے عالم میں اپنے پرائے کی کوئی تمیز نہیں۔ میرے پاس جیسا ایک ہندو ہے، ویسا ہی مسلمان ہے بسُن ! میرا فسانہ سُن !

(۲) میرا مذہب ؟ باہمی ملنساری، میرا دھرم ؟ سب کو یکساں سمجھ لینا۔ میری روشنی بغیر کسی تمیز کے سب کے لئے ہے۔ جیسا کعبہ میرے نزدیک متبرک ہے ویسا ہی بُت خانہ بھی ہے بسُن ! میرا افسانہ سُن !

(۳) آزاد نہ کعبہ میں جا کر سجدہ ریز ہوتا ہے اور نہ بُت خانہ میں جا گھستا ہے۔ ایسے مردِ مسلمان پر آفریں ہے۔

(۴) بُت خانہ اور کعبہ دونوں کو تُو نے پیدا کیا۔ مجھے بتا۔ اے قُرآن والے کہ بھگوت گیتا پھر کیوں قصوروار ہے ؟

آزاد کو آئی جھگڑے، مذہب سے مذہب کی دشمنی، اور انسان سے انسان کی عداوت ناگوار گذرتی ہے۔ وہ ان مشکلات اور ناموافق حالات کو دیکھکر یگانگت اور اتفاق کے نعرے بلند کرتا ہے۔ بہتے دریا کی زبانی سناتا ہے ؎ سنبر اوِ مہ گنیار، بُٹھو تہٕ بیرہٕ ڈیشتھ جیرہٕ چھُم ایوان

گُنبر یکسان چھُس ژھاران لاران یُوت ماران پانہٕ

نۆئے چھُس آب اُسِتھ وارہ تلوٚن تیوٚگلن اندر
یوان چھَم زندگی ہُند سوز سفرن منزِلن اندر

●

مہ وُچھ لہرن ہندین قہرن، 'تنازن' لا یہِ لایَن کُن
گنیرِ اُسِتھ گنیرِ میون وُچھ نہ وُچھ جھگڑن تہ بیاین کُن
گنیرِ نئے آسہ یِم جاہِل وہپن کتہ عاقلن اندر
یوان چھَم زندگی ہُند سوز سفرن منزِلن اندر

مفہوم :- اپنے راستہ میں نشیب اور فراز اور متعدد قسم کی رُکاوٹیں دیکھکر مجھ پر جنوُن کی حالت طاری ہوجاتی ہے۔ میں یکسانیت کا متلاشی ہوں۔ جبھی اس قدر دوڑتا، بھاگتا، پھرتا رہتا ہوں۔ اور پانی ہونے کے باوجود جد وجہد کی سرگرمی سے تپاں و سوزاں ہوں۔ مجھے زندگی کا لُطف مشکلات کا سامنا کرنے میں حاصل ہوتا ہے۔

(۲) میری لہریں خونخوار بن کر ایک دوسرے سے لڑتی اور جھگڑتی رہتی ہیں۔ اور ایک دوسرے سے ہاتھا پائی بھی کرتی ہیں۔ تم اس لڑائی جھگڑے کی طرف کوئی توجہ نہ دو۔ اس قدر لاتعداد لہروں کے ہوتے ہوئے بھی ان کی مجموعی یکسانیت اور ایکتائی کا مشاہدہ کرو۔ اگر ان میں باہمی ملنساری اور وحدت نہ ہو تو یہ ناداں' داناؤں میں کہاں جا سما سکتے۔ مجھے زندگی کا لُطف سفر

طے کرنے اور منزل در منزل چلنے میں ملتا ہے۔ اور ایک غزل میں یوں کہتا ہے

(۱) کیتھہ پرَان کفرُک ترانہ تہٕ کیتھہ چھہ دینکۍ دَم دِوان
چاۓ لولِک رو چھہ ہیُو داغوَ نِشہ داما نہٕ رمیون

(۲) گُنبر کِس باغس چھِتھ لِم گُل چھُس وُچھان لولکۍ بہار
کس مے دُشمن دوس وَنہٕ کس کُس پنُن بیگانہ رمیون

(۳) کافری ہندی جامہ لاگِتھ کامہٕ دیو لوٗب عاشقو
پردہ مشہ انیٖن درده چشمن کعبہ تہٕ بُتخانہ میون

مفہوم :- (۱) چند لوگ کفر کی برتری کا اور چند لوگ دین کی بزرگی کا چرچا کرتے ہیں۔ لیکن مجھ پر تیری محبت نے یہ احسان کیا کہ نہ دین سے مجھے واسطہ نہ بے دینی سے۔

(۲) میری تمنا اور میری آرزو! یعنی وحدت کے حسین باغ میں دل کو لبھانے والے پھول کھل آئے ہیں۔ اور میں محوِ نظارہ ہوں۔ بھلا میں کس کو دشمن کہوں۔ اور کس کو دوست کہوں۔ میرے سامنے سب ایک ہیں کوئی بیگانہ نہیں۔

(۳) کفر کے لباس میں بھی سچے چاہنے والوں نے محبت کے دیوتا کو پا لیا، لیکن مذہب پرستوں نے کعبہ اور بت خانہ کا تفرقہ مچا ایسا ٹھونسا

کہ میری محبت کی آنکھیں چندھیا گئیں۔ اور راہِ محبت پر گامزن ہونے سے قاصر ہوگئیں۔

محبت، وحدت، مساوات

انسان کو انسانیت کی یاد دلا کر مساوات، وحدت اور محبت کی تلقین اس طرح کرتا ہے ؎

دِیکَ ژٕہ اَزلینہ محبتکو گُل ہمیشہ پھولہ سنےٚ محبتکو گُل
نہ چھےٚ ہرُد تہٕ نہ سونت بِلکُل ژٕیہ کرزھ پنکو یأ کھٹے ہرُن روا چھا

ژٕہ زاکھ اِنسان بڈیو کھ اِنسان کِتہ بنیو کھ ہنیود کِتہ مُسلمان!
چھُم چون مذہب گنیر تہٕ یکسان ژٕہ اَکھ بہٕ اکھ گنزرُن روا چھا

مفہوم :- تم لازوال محبت کے پودے نصب کئے جاؤ۔ یقیناً ان میں سے محبت کے پھول نکل آئیں گے۔ اور ان میں بہار اور خزاں کا دخل ہی نہ ہوگا۔ یہ لازوال ہوں گے۔ عام پودوں کی طرح جن کے پتے پت جھڑ کے موسم میں جھڑ جاتے ہیں۔ تمہیں نہیں بننا چاہیئے۔ تمہاری محبت کا برتاؤ سدا بہار رہے گا۔

(۲) تم انسان پیدا ہوئے اور پرورش پاکر بڑے ہو گئے۔ مگر پھر بھی انسان رہے۔ نہ جانے تم ہندو کہاں سے بنے یا کس طرح مسلمان بنے؟ دیکھ تم انسان ہو۔ تمہارا دین اور یقین "وحدت" اور "یگانگت" ہونا چاہیئے اور دوئی کے خیالات کو ترک کرنا چاہیئے۔ اور سب مخلوق کو یکساں سمجھنا

چاہیئے ہے

یکسان وحدت، ایمان کاملِ یکسان مانان اِنسان کاملِ
عالم دُوی ہُند کنیرس مُقابل خاباہ خبالاہ، وھما، گمناہ

مفہوم: - "انسان" کا ایمانِ کامل مساوات اور وحدت ہے
چنانچہ جو انسانِ کامل ہو - اس کا یقین وحدت اور یکسانیت ہی ہوتا ہے
دوئی کی دُنیا مساوات کے مقابلے میں محض فریب ہے - وہم ہے اور دھوکا ہے

(۱) ہند عرب، روم چین اختنہ گرن ہُند نفاق
دین تہٕ ایمان کیاہ؟ لول، کنیر اتفاق
زان دُوئی بوڈ گنہ ناہ، مان کنیر بوڈ ثواب
یی چھُ وُنان انقلاب، اُٹھو چھِ وُنان اِنقلاب

(۲) ناو ژٕبہٕ پنسان چھِ ہیوند تہٕ مُسلمان کیشا
ہیوند تہٕ مسلمان بوٚد ناو ژٕبہٕ پنسان کیشا
زِندہ پیٚنہٕ زندگی کیشازِہ تھوٚت در عذاب
یی چھِ دنان انقلاب اُٹھو چھِ وُنان اِنقلاب

مفہوم: - (۱) یہ فتنہ گر غرضمندوں کے ہتھکنڈے ہیں کہ مختلف
ممالک کے لوگوں کو ایک دوسرے سے مختلف جتلاتے ہیں - اور ایک کو دوسرے
کا دشمن بناتے آئے ہیں - یہ تو سب انسان ہیں - نسل اور جغرافیائی محل وقوع

کے اختلافات کے باوجود سب ایک ہیں۔ دین اور ایمان کیا چیز ہیں؟ محبت یکساں اور اتفاق۔ دوئی اس عالم یکتائی میں محض گناہ ہے، اور مساوات، محبت اور اتفاق برتنا ایک عظیم کار ثواب ہے۔ زندگی کے اس ڈھنگ کا نام انقلاب ہے۔ اور یہی انقلاب کی تعلیم ہے۔

(۷) تم انسان ہو۔ اور انسانیت میں ہندو یا مسلمان نام سے کچھ تبدیلی تو نہیں آسکتی۔ بالفرض ہندو یا مسلمان نام سے تمہاری زندگی کی تعبیر ہے۔ تو پھر تم انسان (اشرف المخلوقات) نہیں ہو سکتے۔ اے مست و بے خبر! تو نے اس تفرقہ میں پڑ کر اپنی زندگی کیونکر درہم برہم کردی ہے انقلاب یہی تعلیم دے رہا ہے۔ اور انہی باتوں کی جانچ انقلاب کہی جاتی ہے۔

مذہبی رواداری

آزاد مذہب میں رواداری کی تعلیم ہر قدم پر دیتا ہے۔ اس کے کلام میں جا بجا اس کا ذکر ہے۔ وہ ببانگ دہل پکارتا ہے کہ ہموطنو! اگر ایک مذہب دوسرے مذہب والوں سے نفرت کی تعلیم دیتا ہے تو وہ مذہب، مذہب نہیں، ایسے مذہب سے لامذہبی بہتر ہے۔ اگر کوئی مذہب دوسرے مذہب والوں سے کینہ پروری سکھاتا ہے تو وہ مذہب نیست و نابود ہونے کے قابل ہے۔ انسان کو دوئی کی ہدایت اگر مذہب سے ملتی ہے تو وہ مذہب جھوٹا ہے، فاسد ہے، اور خدائی مذہب نہیں ہو سکتا۔ اگر مذہب، مساوات، محبت اور رواداری نہیں سکھاتا تو قابلِ ترک اور قابلِ نفرت ہے۔ آزاد کا کہنا ہے کہ مذہب، مذہب میں تفرقوں اور

جھگڑوں کی بُنیاد محض ذی غرض انسان کی خود غرضی ہے۔ ان غرضمندوں کے دھوکے میں نہ آؤ۔ خدائی ہدایات متضاد نہیں ہو سکتے۔ رب العالمین متضاد پیغامات نہیں بھیج سکتا۔ عقل کامل یہ نہیں مان سکتی ہے کہ آسمانی کتابیں انسان کو انسان سے نفرت کرنا سکھائیں اور انسان کو دوئی کی تعلیم دیں۔ انسان ایک ہے۔ تمام عالم میں انسان کی ایک ذات ہے۔ مختلف مذاہب کے عقائد سے انسان کی انسانیت میں کوئی فرق نہیں آ سکتا۔ اس لئے اچھا ہے کہ انسان آپس میں پریم اور آشتی برتائیں۔ دوئی اور باہمی کینہ پروری چھوڑ دیں۔ محبت سے ایک دوسرے سے میل جول پیدا کریں۔ ایسے خیالات اور دیگر نکتے ذیل میں دئے ہوئے چند اشعار سے واضح ہو سکتے ہیں۔

(۱) ریم وَنان اَسی ہِیند مُسلمان بٲی باڑی بایہ واٲنی
کیاہ تیمن نِش بٲکھ کاشہِ ویداہ قورانہ آسہٕ ہے

(۲) قُدرتس بیتھن بیتھن تھوٗنی ییلہِ آسہٕ ہَن مِلت نٕر قوم
پزتیھہ اَکس بیتھن بیتھن زمیناہ آسماناہ آسہٕ ہے

(۳) گاڑِ جاراہ آز موہُم تِہ اٹِہ ہالَن فیرِ کر فیرِ کر
وائے تتہِ پِنسان بنِکر امتحاناہ آسہٕ ہے

(۴) کیاہ وَنان آزاد کُس بوزان تہٕ سِندِ کریم وِداکھ
زانہٕ تہٕ لیکھان زُلفہٕ وخالکٕ داستاناہ آسہٕ ہے

مفہوم :- (۱) جو لوگ "ہندو مسلمان بھائی بھائی" کا اعلان کرتے آئے ہیں۔ یقیناً اُن کے پاس (مروجہ قرآن اور وید کے مقابل میں) کوئی دوسرا خدائی فرمان تو نہیں تھا جس کے تحت وہ اس نیک اور انسان پرور اصول کا پرچار کرتے تھے۔

(۲) اگر قدرت مختلف قوموں، ملتوں کو علیحدہ علیحدہ رکھنا چاہتی تو ہر قوم اور ہر ملت کے لئے جُدا جُدا زمین اور آسمان پیدا کرتی۔

(۳) مختلف درس گاہوں میں میں نے پھر پھر کے اپنی لیاقت آزمائی اور حاصل کی ہوئی دانشمندی اور علم کا امتحان کرتا رہا۔ اسے وائے اکران مدرسوں میں انسانیت کا امتحان نہیں لیا جاتا۔ یہاں رسمی لیاقت اور خرداری کا ناپ تول ہے تو ہو، لیکن انسانیت کا کہاں؟

(۴) آزاد کی آواز کیا ہے؟ بھلا اُس کی آہ و فغاں کون سنتا ہے اسے وائے! وہ کبھی زلف و خال کی تعریف میں کوئی غزل گاتا تو لوگ اُس کی تعریفیں کرتے۔ وہ تو انسان اور انسانیت کے لئے رونا روتا ہے۔

(۱)
ییتھہ گمُا نَن بھاس تہٕ اُتھہ پانہٕ وائی ژوٚرٹ تم تہٕ ماز
ناز تَتھہ بیٹھہ گاٹلس ہیندِس مُسلمانس پٕزیا

(۲)
ییتھہ یقینن اکِنہٕ رنٛگن بارہ نین دوہن کرُ جُدا اُکی
سینہ دارُن دُنہٕ تَتھہ دپنٕس تہٕ ایمانس پٕزیا

کافرِی، دوٗگنیار تھاوُن، دیندارِی گوٚو کُنیر

(۳) تفرِ تیچ اَفیٖن مِلہٕ وِنی درد پیمانس پَژ یا

کیاہ کَرن کُنرس تہٕ لولس بازیگارن ہندی فریب

(۴) وُنرِ داوس، گردِ کھوژن مردِ داتَس پَژ یا

مفہوم :- (۱) کسی دانش مند مسلمان اور ذی عقل ہندو کو اُس مذہبی عقیدے پر ناز نہیں کرنا چاہیئے، جس سے اُن کے درمیان دوئی پیدا ہوتی ہو۔

(۲) کئی مذہبی عقائد کی وجہ سے بھائی بھائی ایک دوسرے کے دشمن ہو جاتے ہیں۔ کیا کسی بھی صاحب ہوش انسان کو ایسے عقیدوں اور ایسے مذہبوں کے ساتھ محبت رکھنی چاہیئے۔

(۳) میری نظر میں اگر کُفر ہے تو دوئی ہے اور دینداری ہے تو "ایکتائی" ہے۔ محبت (کُنیر) کی شراب میں نفرت (دوئی) کی افیون مِلا دینا کوئی دانشمندی نہیں۔

(۴) جھوٹے سیاسی اور مذہبی فریب کاروں کی چالوں سے محبت اور یگانگت پر کوئی بھی بُرا اثر نہیں پڑ سکتا۔ زندگی کے کارزار میں جو بہادر "لول" اور "کُنیر" کے راستے پر نڈر ہو کر گامزن ہوں۔ اُن کو دھول اور مخالف ہوا ۔ راستے کے گرد و غبار سے کیا خوف ؟

(۱)

یئس دین باویم گئیرؤک ترانہ　　سے دین وایمان زانتہ ما نہ

یم سائذ دفتر پرائذ فسانہ　　بس لولہ رستیین لوک بہانہ

سرمایہ دائری سرمایہ دائری

(۲)

پوشہ تُگو گئیرؤ چھ دُدۍ ہنتو یوّد دوئ ہندہ نارہ سینتہ

اُگفتنگ باران رحمت تڑاوہ پانئے اِنقلاب

(۳)

یئس پایہ بڈس ایمان، انسان، گئیرؤ، یکسان

سائلاب، ہوا، طوفان، تاران تہتیزہ نادسے

مفہوم:- (۱) جو مذہب مجھ پر وحدت کے ترانے ہویدا کرے وہی میرا مذہب ہے، یہ ہمارے دفتر پرانے افسانے محض اہل ہوس کے لئے "عشق" کے بہانے ہیں۔ جس کے در پردہ سرمایہ داری کارفرما ہے۔

(۲) دوئی ایک تپتی ہوئی آگ ہے۔ یکتائی ایک پھول کے مشابہ ہے۔ اگر تیز گرمی نے اس نازک پھول کو مرجھا دیا ہے تو بھی کیا مضائقہ انقلاب محبت کے بارانِ رحمت سے اس پژمردگی کو دور کر دے گا۔ (۳) جس بلند بخت انسان کا ایمان اور یقین، انسانیت، وحدت اور یکتائی ہے اس کی کشتی کو (بجائے روکنے کے) دنیاوی طوفان، سیلاب اور بادِ مخالف

پار لگاتے ہیں۔

(۱) ژہ او سکھ گاڑ حاڑک نوڑ، لوگت نار ینسانو

کُرُ بچھہ ینسانیت ابدنام ھا بے عار ینسانو

(۲) محبت بأ گراؤن کیت کرُ یوبک قہدہ رنَن یادا

ژیِہ لوگت دین و ایمانس کرُن بابار ینسانو

(۳) تھو یوُنے قہ درتن ینییس خزانن لٹھا مُرآدِہ

ژیِہ اوسے بأ گرأوِ ہتہ کھیون جیوک شہمار ینسانو

(۴) گئے آدم گئے عالم نمس سیتو ماز مازس تم

یہ کمُ ژو ووُسے دِلس اندر دوِی ہندنار ینسانو

(۵) بنیوک دُر کمُ تِہ دینکُ تھمُ نہ دینکُ غم نہ درگ غم

کران ینسانیت ماتمُ دُ چھت چانی کار انسانو

(۶) دِ تے برُم پننیوِ بے کار دِ دوان چھک قسنکی بار دِ

تران چھک برانوِ بے نار وُ لگی کتہِ تار انسانو

مفہوم:۔ (۱) تم دانشمندی کا ایک منور مجسمہ تھے۔ لیکن اپنی کرتوت سے جلتی تپتی آگ ثابت ہو رہے ہو۔ اے بے رحم انسان ایسا کر کے تم نے انسانیت کو بدنام کر دیا ہے۔

(۲) تمہیں اس دُنیا میں محبت کرنے کے لئے لایا گیا تھا۔ لیکن

تم نے دین اور مذہب کی سوداگری شروع کر کے اپنے مقصد اعلیٰ کو پامال کیا۔ (۳) دنیا بھر کی نعمتیں قدرت نے تمہارے سامنے رکھی تھیں، تاکہ تم اوروں کے ساتھ مل جل کر مساوات کے اصول پر کاربند رہتے ہوئے ان نعمتوں کا استعمال کرو۔ لیکن تم ہو کہ خود غرضی سے ان نعمتوں کو اپنے لئے ہی ڈھانک رکھتے ہو، اور کسی اور کو ان سے استفادہ کرنے نہیں دیتے

(۴) انسان انسان کے لئے الگ الگ دُنیا نہیں ہے۔ سب کے لئے ایک دُنیا ہے اور دُنیا میں بسنے والے لوگ سب انسان ہیں۔ گویا انسان اور انسان میں کوئی تفاوت نہیں تفرقہ نہیں۔ وہ ایک دوسرے سے متعلق اور وابستہ ہیں، ایسے جیسے ناخن اور گوشت کا باہمی تعلق ہے۔ اس بات کے ہوتے ہوئے دوئی کی سُلگتی آگ تمہارے دِل میں کہاں سے پیدا ہوئی کہ تُم انسان اور انسان میں فرق کرتے ہو؟

(۵) نہ تمہیں مذہب سے واسطہ اور نہ دینداری سے کوئی سروکار، لیکن مذہب اور مذہب پرستی کا نقلی ڈھونگ رچا کر اور لوگوں کو دھوکا دیکر اپنا اُلّو سیدھا کئے جارہے ہو۔ تمہارے یہ کرتوت دیکھ دیکھ کر انسانیت دُور ہی دُور سے نالاں اور گریاں ہے۔

(۶) اپنے اعمال و کردار سے تم خراب و خستہ ہو۔ لیکن اس خرابی اور خستگی کا الزام قسمت کے سر باندھتے ہو۔ یہ فرسودہ زمانے کی باتیں

ہیں۔ ان سے تمہاری زندگی کی ناؤ پار نہیں لگ سکتی۔ یہ ذلت ہے۔ نیک کرتوت سے تم اپنی قسمت خود بناؤ۔

مذہب، تقدیر، قسمت، خدا اور خدائی

آزاد حسب و نسب اور اپنے ماحول کے مطابق سُنّی مسلمان تھا۔ ترال کا واقعہ بیان کیا جا چکا ہے، جب اس پر مصیبتوں کا ایک پہاڑ سا ٹوٹ پڑا تھا۔ گھر و بار سے جلا وطنی، افسروں کا قہر و عتاب، انتہائی کوششوں اور دعاؤں کے باوجود اپنے معصوم اور اکلوتے بیٹے کا انتقال۔ جانباز سے آزاد اور پھر کئی ایک اُلجھنوں سے آزادی۔ پھر اپنے اردگرد افلاس اور امارت کے متضاد مناظر، سرمایہ دار کا ظلم اور نادار کی زبوں حالی، انتہائی امیری اور انتہائی مفلسی کے دل شکن مناظر اسبابِ راحت کی کمی اور بہتات کے دلخراش نتائج۔ الغرض دُنیا اور دنیا والوں میں بے سبب اور نامنصفانہ عدم مساوات کو دیکھ دیکھ کر آزاد کے جذبات کو ٹھیس لگتی رہی، اور وہ اس عدم مساوات کے مسئلہ پر سوچتا رہا:

بہتہ بیکار نیکو کار جائی   قلندر، پیر، مذہب دار یہ جائی
امیرس کھینون رتہ مسکینہ سند خون   دُچھت راوان چھس یم کار جائی

مفہوم:۔ اے خدا! تیرے نیک بندے یہ تیرے قلندر، پیر اور مذہب کے پرستار سب کے سب بیکار بیٹھے ہیں۔ امیر غریب کا خون چوستا ہے ایز

سمجھتا ہے۔ یہ نیرے کاروبار دیکھکر حیران ہوتا ہوں۔

وہ قادرِ مطلق اللہ تعالےٰ کو جابر اور غیر منصف تصوّر کرنا گناہ سمجھتا ہے۔ عوام کے مانے ہوئے عقیدے مثلاً قسمت، مشیت ایزدی (PREDESTINATION) اور ایسے جملہ عقائد پر شک کرتا ہے اُس کی نظروں میں یہ سارے عقائد اور مسلے غرضمند اشخاص کی مختلف چالیں تھیں۔ جن سے وہ عام انسان کو اپنا غلام بناتے رہے۔ جنت اور جہنم خدا اور خدائی، خوش نصیبی اور بد نصیبی انہی غرضمند لوگوں کی ایجادیں ہیں۔ جن کی بدولت وہ اپنا اُلّو سیدھا کرکے دوسروں پر غلبہ پاتے ہیں غریب کو قسمت کا سہارا دیکر اپنی مفلوک الحال زندگی پر قانع بنا کر کعبہ اور بت خانہ میں فرق جتا کر وہ انسان کو انسان کا دشمن بناتے ہیں اور اپنے فایدہ کا ساز و سامان بہم کئے جاتے ہیں۔ اس طرح کے وسیع مسائل پر آزاد کے اپنے جذبات اور خیالات درج ذیل ہیں۔ جن کے مطالعہ سے بخوبی اندازہ ہو سکتا ہے کہ آزاد کا رجحان کیا تھا۔ مناظرہ "عقل و عشق" میں لکھا ہے

عقل :- دَرم نہ اسلام کیاہ   وَحی نہ الہام کیاہ

عشق :- دَرم نہ میوئے بہار   دین نہ میونے بہار

عقل :- ہیوند نہ مسلمان کیاہ   کعبہ نہ بتخانہ کیاہ

عشق :- چھُن ہجر چھُن کار   چھُن ژھور سے گاہ چار

مفہوم :۔ عقل سوال کرتی ہے کہ دھرم، مذہب، وحی، الہام کیا معنی رکھتے ہیں؟ عشق کا جواب ہے، یہ سب میرے ہی کرشمے اور پیداوار ہیں۔ پھر عقل پوچھتی ہے۔ اگر یہی بات ہے کہ دھرم اور دین تمہارے کرشمے ہیں تو پھر ہندو مسلمان، کعبہ و بت خانہ کا تفرقہ کہاں سے آیا؟ عشق کا جواب یہ ہے کہ یہ جھگڑے یہ کارنامے اور یہ فضول باریکی محض تمہاری ایجادات ہیں۔

عقل :۔ عرش، خدا، لامکان، کیاہ چھ مُدا کمتھ وَنان

عشق :۔ میوٹھ خیالاہ، پزھاہ، تنگدلن ہند قرار

مفہوم :۔ (عقل) عرش، خدا، لامکان کا مطلب اور حقیقت کیا ہے؟ (عشق) میٹھا تصور، یقین محض اور تنگدل لوگوں کیلئے باعث اطمینان ہے۔

عقل :۔ وَتھ چھہ کُنی پتھ چھُ کیاہ زندگیٔ ہُند مُدا

عشق :۔ لول، گُنہ، درد دِل، پان پنُن کاروبار !

مفہوم :۔ (عقل) جب راستہ ایک ہے تو زندگی کا مطلب کیا ہے؟

(عشق) محبت، وحدت، دردِ دل، اپنا آپ اور نیک عمل۔

عقل :۔ کیاہ چھُ گُنہ، کیاہ یقین، کمتھ چھ وَنان دَرم دین۔

عشق :۔ پان پنُن پرزنتھ بنیا کھ تہ ہیون در شمار

مفہوم:- (عقل) وحدت، یقین، دَرم اور دین کیا چیز ہیں؟

(عشق) اپنی حقیقت اور اصلیت دریافت کر کے دوسروں کو بھی اپنے آپ جیسا تصور کرنا۔

۱ (عقل) یُتھ چھِ کران وحی ناو بوزٕ کمَو کتہِ آو

۲ (عشق) یہ چھُ سیٹھاہ نازُک جاے صاف کَونٕ چھُم نہ وار

مفہوم:- (عقل) جس کو وحی کہتے ہیں۔ وہ کن لوگوں نے سنی اور کہاں سے آئی؟

(عشق) یہ مسئلہ نازک اور باریک ہے۔ ابھی اس حقیقت کو انکشاف کرنے کا موقعہ نہیں۔

زیُٹھ سفر زندگی بارِ گران بندگی
واتِہ سُہ اَتھ منزِلس تُرو یُتھ ییمی یہ بار

مفہوم:- زندگی ایک لمبا سفر ہے اور بندگی ایک بوجھ۔ منزلِ مقصود پر وہی پہنچ سکتا ہے جو اس بوجھ (بندگی) کو اپنے کندھوں سے اُتار پھینکے۔

'خُدا' کے عنوان سے ایک نظم میں رقمطراز ہے ؎

اکھ سوال چھ صاف مبہم یُتھ جواب　　کانہہ نہ ییمہِ افسانہ کینژن پرِش کتاب

کانہہ وَنان چھُس آتما پرماتما　　کانہہ ہَند یزدان کینژن ہَند خُدا

پانہٕ رُوزِتھ بندگی نِشہِ بے نیاز   حُکم تہندُے بندگی، پوزا، نماز
مون دٔلیو وُچھ بیٚیہ پاٚغمبرو   تھوٚو لیکھِت گۄرۍ کَنیَن پیٚٹھ ماتھ گرو

مستی، حافظ تہٕ سازِ بیخودی   حضرت اقبالٕنِس سوزِ خودی
سو مختصر یوزِ کیتھہ تہٕ کیاہ وَنِس وار   زاٚو جاراہ بۄہ چھُس کوٚرمُت تیار

مفہوم:- "خدا کیا ہے؟" ایک ایسا سوال ہے جو کہ بالکل صاف ہے، لیکن جس کا جواب مبہم ہے کوئی جواب میں ایک افسانہ پیش کرتا ہے اور کوئی "کتاب" کی دلیل سے قائل کرنا چاہتا ہے۔

(۲) کوئی اُس کو آتما کہتا ہے اور کوئی پرماتما کہتا ہے۔ کوئی یزدان کے نام سے پکارتا ہے اور کوئی خدا نام دیتا ہے۔

(۳) خود (خدا) تو بندگی سے بے نیاز ہے۔ لیکن بنی نوع انسان کے لئے حکم ہے کہ اس کی بندگی کرے۔ پوجا اور نماز بجا لائے۔ (۴) اولیا نے اس کو اور اُس کی ہستی کو تسلیم کیا ہے۔ انبیاء نے اپنی آنکھوں سے اُسے دیکھا ہے اور پتھروں پر مُتگروں نے اس عقیدہ کو ثبت کر رکھا ہے

(۵) حافظ کی مست شاعری بیخودی کے کلام کا سوز و ساز اور حضرت اقبال کے خودی کا فلسفہ بھی اس عقیدے پر مبنی ہے۔

(۶) القصہ چوں وچرا کہنے کا کوئی یارا نہیں۔ انسان کی فطری

مانگ نے ایک رقیق اور باریک نزاکت کو کھڑا کر رکھا ہے۔

"شکوۂ ابلیس بحضور باری تعالےٰ" میں بزبان ابلیس کہتے ہیں:

بہ مانہ نادیدہ چھی ژبہ مانان بہ کمۍ ؤ چھس دِیدہ کُس میہ زانان

ژہ نے خیالاہ کھتاہ گمُاناہ، بہ نِنے خیالاہ کھا گمُاناہ

جھنمس منز چھہ پیرِ گرمی، قیامتس منز چھہ پیرِ سختی

پِھتی پِھتی روبہ دابہ وُٚنی وُٚنی دوہ ہے چلوٚمُت یہِ کاروَاناہ

مفہوم :- (۱) ابلیس خدا سے کہتا ہے کہ اے باری تعالےٰ میں نے مانا کہ لوگ تجھے دیکھے بغیر ہی تجھ پر ایمان لاتے ہیں۔ مگر یہ تو بتا کہ مجھے کس نے مجسم شکل میں دیکھا ہے۔ تو بھی لوگوں کے لئے محض ایک خیال ہے، وہم ہے، گمان ہے، میں بھی لوگوں کے لئے محض ایک وہم اور گمان ہوں۔ (۲) اے خدا! تو نے جہنم کے نار سعیر کا وہ چرچا کیا ہے اور روز قیامت کے عتاب اور عذاب کا وہ سکہ بٹھایا ہے کہ الامان۔ ایسے ایسے رعب داب بتا بتا اور جتا جتا کر تو نے ہمیشہ اپنا کاروان چلایا ہے۔

(۱) بُتخانہ کعبہ دفتر، کِتابہ جنّت، جہنم یِم روبہ دابہ

میٚانے خیالہ میٚانے حسابہ خاباہ خیالاہ وَہما گمُاناہ

(۲) بخت سکندر، تخت غضنفر سنیاس تیہ رِیشہ صوفی قلندر

زنّار تسبیح مسجد تہِ مندر خاباہ خیالا وھما گمُاناہ

مفہوم :- (۱) بتخانہ، کعبہ، دفتر اور کتابیں، جنت اور جہنم۔ یہ سب دھمکیاں اور رعب وداب میرے نزدیک اور میرے اصول کے مطابق محض خواب وخیال اور وہم وگمان ہیں۔

(۲) طالع بلند، تخت شاہی، سادھو سنیاسی، پیر اور فقیر، زنار اور تسبیح، مسجد اور مندر سب محض خواب وخیال اور وہم وگمان کی حیثیت رکھتے ہیں۔

پتھ پاٹھ بوز ہاوہ دیدار دیدن — چھٹن ہیم طلسمات غائبکی فریبکی
کرن دورہ دوٗرے مسلمان برہمن — سلاماہ تمن کھنڈرن وارہ وارہ

●

مفہوم :- اگر حق کی روشنی باطل کی ظلمت کو یونہی دور کرتی رہی تو امید کی جاسکتی ہے کہ وہ سب کرشمے اور فریب جو کہ آسمان اور مذہب کے ساتھ وابستہ ہیں ٹوٹ کر رہ جائیں گے۔ اور مسلمان اور برہمن سب کے سب ان توہمات اور بے بنیاد یقینوں کو دور سے سلام کرنے لگیں گے۔ پھر آنے والی نسلوں کے لئے یہ سب کرشمے ایک طرح کے آثار قدیمہ رہ جائیں گے۔

مُرِتھ جنّت جہنم، زندگی منز عاجزی سرخم

خودایا بندگی ہندو غم عذاب اول عذاب آخر

مفہوم :- مرنے کے بعد جنت یا جہنم۔ زندگی میں عاجزی اور سرخم۔ اے خدا! بندگی کی مصیبت اول بھی عذاب ہے اور آخر بھی عذاب ہے

قیامت واحد القہار، دوزخ محشرک مأدان
اکس کمزور بندس بیٹھ پہ کوتاہ روبہ داب آخر

مفہوم :- قیامت، واحد القہار، دوزخ اور میدان محشر ایک سے ایک بڑھکر وحشت انگیز مسئلے قایم ہیں۔ اے خدا، آخر انسان ایک کمزور اور نحیف بندہ ہے۔ اس پہ اتنی دھمکیوں کے کیا معنی؟

فندہ باز یارو بازی گارو باز پننس زیون
ہاون ژیہ تھووہ ہے کعبہ تہ بتخانہ ونے کیاہ

مفہوم :- جعلساز اور فریب کار "مہربانوں" نے اپنا اُلو تو اس طرح سیدھا کرلیا کہ اپنا مطلب نکال کر تم کو مذہب (کعبہ و بتخانہ) کا سہارا دے گئے۔

نار جہنم تہ سورگ، روز قیامت، حساب

چانہ دیما غکو خیال چانہ دِلکہ یم حجاب
وہم پننہ پا نیسہ چھُے نہ تھوان آب و تاب

یی چھُ ونان انقلاب اُتھی چھُم ونان انقلاب

مفہوم :- دوزخ کی آگ، جنت کی راحت، روز محشر، جزا و

سزا۔ یہ سب تمہارے خود پیدا کردہ توہمات اور جذبات ہیں۔ یہی خیالات (جو تم نے خود پیدا کئے ہیں۔) تمہیں پریشان اور حواس باختہ کر رہے ہیں:

انقلاب یہی کہتا ہے۔ اور اسی کو انقلاب کہتے ہیں۔

زندہ دل عاشق تہٕ کرہٕ ہن بندٕ ن سیتۍ بندگی

بندگی منز زندگی ہُند اکھ نِشانہٕ آسہٕ ہے

مفہوم:۔ اگر بندگی میں زندگی کی ذراسی بھی جھلک پائی جاتی تو زندہ دل عاشق بھی (اے خدا) تمہارے بندوں کے ساتھ ملکر تمہاری بندگی کرتے۔

کیتۍ بوچھہٕ ہیتۍ آرہٕ کیتۍ گے آسمانٕس کُن وُچھان

لامکانٕس بیٹھٕ تہٕ دیارَن ہُند خزانہٕ آسہٕ ہے

مفہوم:۔ کتنے بھوکے آسمان کی طرف دیکھتے دیکھتے بیتاب ہو رہے ہیں۔ اے کاش! 'لامکان' پر بھی دولت کا ایک خزانہ ہوتا۔

چھُس بہٕ زانان خدائی تہٕ چھہٕ بوڈ دردِ سرا[1]

بندگی خوٗن جگر کھیوٗن چھُہٕ جناب عالی

مفہوم:۔ اے خدا میں تسلیم کرتا ہوں کہ خدائی ایک بہت بڑا دردِ سر

---

[1] ماخوذ از (علامہ اقبال) خدائی اہتمام بحر و بر ہے....
(آزاد)

ہے، لیکن جناب عالی، بندگی بھی کوئی آسان کام نہیں، یہ تو سراسر خونِ جگر کھانا ہے۔ جب ہی کہیں بندگی کے آداب خدائی شان کے شایان ہو سکتے ہیں۔

چھے پانہٕ پکھن گنڈی ژیٚہ تھاوِتھ پانہٕ وٚوِتھ کیتھ
تقدیر، ازل، سعہ رگ، جہنم تہٕ خدائی

مفہوم:- تو نے تقدیر، ازل، سعہ رگ اور نرک اور خدائی اپنی ترقی کی راہوں میں کانٹوں کی طرح خود ہی بچھا دئے ہیں۔ اور تجھے خود ہی ان راہوں پر چلنا ہے۔

لامکانک قصہٕ تھوو تھ یاد مٔشروٚوتھ وطن
شینہٕ سنٛز واومینٛز صاحب خانس پژیا

مفہوم:- لامکان کا افسانہ یاد رکھ کر، تو نے اپنا وطن (گھر بار) بھلا دیا۔ بھلا ایک صاحبِ خانہ کو گھر بار چھوڑ کر ویران (لامکان) کی بادیہ پیمائی کہاں تک روا ہے؟

لچھ پردہ ژٹِتھ برٛونٹھ رٹِتھ چھے ژیٚہ خدائی
یکھ برٛونٹھ یہ اکھ پردہ ژٹِتھ خوف تہٕ غم کیاہ

مفہوم:- تو لاکھوں پردے (توہمات کے) چاک کر چکا۔ اب "خدائی" تجھے آگے بڑھنے نہیں دیتی۔ یہ ایک پردہ بھی پھاڑ ڈال اور آگے

نکل سے تجھے ڈر کاہے کا؟

خودائی بندگی نِش کس چھ اِنکار　　　خوداوندس وَنُن بندس تُلُن بار

ویکن زندگی ہُند ولولہ یُس　　　تیمن نِش چھا پوان ییم فرِستیکی کارُ

مفہوم :۔ خدا کی بندگی سے تو ہمیں انکار نہیں۔ خدا کا کام ہے حکم دینا اور بندہ کا کام ہے حکم کی تعمیل کرنا۔ لیکن جس شخص میں زندگی کا ولولہ ہو وہ اس قسم کے فروعی کام انجام نہیں دے سکتا۔ ایک اور انداز میں مندرجہ بالا مضمون پر خیال آرائی ملاحظہ ہو ؎

غریبن ہُند جگر تہٕ دِل بُزان ییم کیا زِہ سیخن پیٹھ

امیرن ہِندکر خودائن تیم تہٕ کَرِی ہتھ آسمہ اگر پاٛدا

چھہ قودرتچ خاص انسانہ گلان سائن کروڑن منٛز

زٕہ وہ تھ لاگ پانہٕ آدم گرہتھ منٛزہ سالس پاٛدا کرٕ

زٕہ نیر بے وایہ اے آزاد بے پروا خودایس وَن

ہُنر مندکُس وَنی پانس کرِتھ ییلہِ بے ہُنر پاٛدا

مفہوم :۔ (۱) کہتے ہیں خدا امیروں کا غریبوں کا یعنی سب کا خالق ہے۔ اگر یہ صحیح ہے تو کیا وجہ ہے کہ امیر لوگ غریبوں کا خون چوس چوس کر اپنا پیٹ پالتے ہیں۔ اور وہ خالق یہ دیکھ کر بھی بے حرکت ہے۔ اور ظالم کو کچھ نہیں کہتا۔

(۲) کارخانہ قدرت میں یوں ہوتا ہے کہ کروڑوں انسانوں میں سے

کوئی ایک آدمی ایسا پیدا ہوتا ہے جو بنی نوع انسان کے لئے مشعلِ راہ، رہبر اور ہادی بنتا ہے۔ یہ طریق کار رہنے دے تم ہمت سے کام لے اور ایسے انسان محض سینکڑوں ہیں سے ہزاروں کی تعداد میں تعلیم اور تربیت دے کر پیدا کر، جو بنی نوع انسان کے لئے ہادی اور رہبر بن جائیں۔

(۳) آزاد بے خوف و خطر ہو کر لاابالی اور لاپرواہ، اللہ میاں سے کہہ کہ جب تم نے خود ہی بے ہنر اور بے سلیقہ بندے پیدا کئے تو تجھے ہنرمند کون کہہ سکتا ہے؟

اسی انداز میں تقدیر اور قسمت کے بارے میں آزاد نے بہت کچھ کہا ہے۔ کبھی برانگیختہ ہو کر انسان کی سادگی پر ہنستا ہے۔ کبھی اسی انسان کی ظالمانہ حرکتوں پہ بہت رونا رُلاتا ہے۔ آزاد صدائے تلخ سے للکارتا ہے۔ کہ تقدیر اور قسمت فقط قصّے اور افسانے ہیں۔ قسمت، کرم، پھل، محض اپنے کئے کرائے اور اسی دُنیا میں اپنے کرتوت کا نتیجہ ہے۔

کانہہ چھُہ امیر، کانہہ غریب، کُس چھُہ وَنان کمُہ یِہ مون[۱]

کیاہ چھُہ اُزل کیاہ نصیب کتھ چھہ وَنان کرمہ لون

سامہ وُہر قِصہ پرُون محض خیال عاٰمِ خاب

یمی چھہ وَنان انقلاب، اُمّی چھہ وَنان انقلاب

(۲)

ہے گنیرِ تھا یہ کوٗر ترآنی مۆدرہ فلسفن
زندہ مرے مرد بیچھی مورردہ وٚلیتھ زٚن کفن

یۆد نہ لبَن زندگی دفن کرٕ کتھ پیچھے ثواب
یِی چھُ دنان انقلاب، اُتھو چھِ وٗنان انقلاب

(۳)

قِصہ تہٕ افسانہ پرآنی پنجرہ تہٕ زنلانہ ساٚنی
زہرہ بٔرتی شہہار دٕرنیٹھ پۄان تُندہ بٲنی

پوشہٕ تھٕرٕنی کیٛاہ بکار سازٕ گرٕنی چُھنہ تھٔباب
انقلاب اَن انقلاب، انقلاب اَن اِنقلاب

مفہوم ۱- (۱) یہ کون کہتا ہے اور کون مانتا ہے کہ وہ غریب اور یہ امیر ہے؟ بھلا تقدیر، ازل اور نصیب کیا ڈھکوسلے ہیں جو تم نے یاد رکھے ہیں؟ یہ تو ہزاروں سال کا پرانا قصہ ہے جو محض خیال ہے اور بے بنیاد اُس کی بے بنیادی کا احساس انقلاب کی تعلیم ہے۔ اور انقلاب اسی کا نام ہے۔ (۲) افسوس کہ وحدت کا شیرازہ اسی پرانے میٹھے اور خواب آور فلسفہ (تقدیر ازل وغیرہ) نے منتشر کر دیا۔ اور ایسی کیفیت بپا کر دی کہ جیتے جی

بہادر لوگ مردوں کی طرح کفن باندھے ہوئے ہیں۔ ہاں اگر یہ بہادر مردہ لاشوں کی طرح ہی رہ جائیں اور زندگی کی جھلک تک ان میں نہ آسکے۔ تو ثواب کا کام یہی ہے کہ ان کو دفناؤ۔ یہ انقلاب کی تعلیم ہے۔ اور اسی کا نام انقلاب ہے۔

(۳) یہ صدہا سالہ پرانے افسانے ہماری ترقی کے لئے اور حقیقت جاننے میں رکاوٹ ہیں۔ یہ دیکھنے میں حسین ہیں۔ لیکن اصل میں زہریلے سانپ ہیں۔ بھلا سچائی، بناوٹ کے اصولوں سے چھپ سکتی ہے؟ انقلاب پیدا کر، انقلاب پیدا کر۔

دِل سائز مہ کر غمگین تقدیر تھیکن والے (۱)

افسانہ پَرن والے دیوانہ کرن والے

تقدیر چھے افسانس نیرُن منز مادانس (۲)

یَس تو‌گ نہ گندُن جانس بیچارہ گندان ہالے

وٕوِتھ پانہ پنٕن سنز کر بَن پانہٕ پنٕن رہبر (۳)

اوتار تہٕ پاٛغمبر ایوان آسی پَتھ کالے

دو گنیار چھُ بیلہٕ مطلب یُوزاہٕ نماذَن ہُند (۴)

سوزس بہٕ یہٕ بخشائیش بیٖہ تُورہی ڈالے

حاران گومت حضرت پھیران خودایی ہیتھ (۵)

ژیتھ کانہہ چھُنہ بےغارت ایمان پنُن ژالے

(۶)

کٹس ساز دِ ایکٹ وایان ہیم ناد کیَس لایان

آزادگن ہیُو اَنسان اَتھ زیرِ وبُس تا لے

مفہوم :- (۱) تم جو ہمیں تقدیر اور ازل کی کہانیاں اور افسانے سُنا سُنا کر متوالے بنا رہے ہو، خدارا کسی اور کو یہ سب کچھ سُنا، ہم تو اس سے غمگین اور دل حزین ہوئے جاتے ہیں۔

(۲) ہمارے نزدیک تو اپنی تقدیر انسان آپ بنا سکتا ہے۔ وہ بہادری سے میدان عمل میں کود پڑے تو اچھے نتائج نکال سکتا ہے۔ جسے ہتھیلی پر جان لیکر محوِ عمل ہونا نہ آیا، وہ بیچارا کیا کرے۔

(۳) وہ ضعیف الاعتقادی کا زمانہ گیا جب اوتاروں اور پیغمبروں کا وجود ٹھوس سمجھکر اُن کے کہنے پر عمل ہوتا تھا۔ اب وہ زمانہ ہے کہ اپنے پاؤں پر کھڑا ہوکر اپنا مذہبی، سیاسی اور اخلاقی لیڈر خود بننا ہے۔

(۴) ارے بھائی! اگر مسلمان کی نماز اور ہندو کی پوجا سے دُوئی کا مطلب نکلتا ہے، تو میں اس قسم کی رحمتوں کو اللہ تعالےٰ کو واپس کئے دیتا ہوں۔

(۵) وہ دیکھو! حضرت مذہب پرست خدائی کا چرچا کر رہے ہیں اور مذہب اور مذہب میں فرق جتا رہے ہیں، اور اُن کرشموں کا ڈھنڈورا پیٹ رہے ہیں۔ جنہیں عقل کامل نہیں مان سکتی۔ بھلا دنیا میں سبھی لوگ

سے بے غیرت تو نہیں ہو سکتے کہ اپنا ایمان اور یقین چھوڑ کر ان کے پھندے میں آجائیں۔

(۵) یہ کون دل کی پکار دلگداز لے میں گا رہا ہے اور اپنے دل کی فریاد کس کو سنا رہا ہے۔ اس کے راگ میں تو طرز اور طور آزاد کے سے محسوس ہوتے ہیں۔ کہیں یہ آزاد ہی نہ ہو۔

چہ تقدیر، تقدیر والین مبارک ۔۔۔ ژہ پخپل نصیب قلم پانہ گرځو

مفہوم:۔ تقدیر پہ بھروسہ تقدیر پہ یقین رکھنے والوں کو مبارک ہو۔ تم اپنے ہاتھوں سے اپنی تقدیر خود بناؤ۔ یہ آسمانی بات نہیں یہ تو اپنی جدوجہد اور کوشش کی بات ہے۔

مناظرِ قدرت

آزادؔ کو وطن کے ذرّہ ذرّہ سے والہانہ محبت ہے اور وطن کے دِلکش نظارے اس کے لئے بہشت کی رنگینیوں سے زیادہ دِلربا اور پیارے ہیں ؎

سۄرگچ دۄدۄ کولہٕ ماّنتھ نۄ زاگ نتھ دۄنہٕ میون چھ نہٕ مشراوان
تینۍ، رنبہ آرس، ویتھ ویرناگس، گنگا یہ تہٕ جمنا سئے

مفہوم :- بہشت کی نہریں (کوثر، سلسبیل وغیرہ) کو جانتے اور مانتے ہوئے بھی میرا دل وطن کی حیات بخش اور جانفزا نہروں اور دریاؤں (دریائے سندھ، رنبی آرہ، وتستا، گنگا اور جمنا) کو نہیں بھولتا۔

موسم بہار میں ہر طرف گُل و گلزار پھولتے دیکھکر وطن کی تعریف میں نیچر کی عکاسی کس انداز سے کی ہے! ملاحظہ کے قابل ہے ؎

(۱)
اُسان پوشہ ڈوٗرین اندر پوشہ دٲرٕ

ییٚتہٕ زوٗنہ گاشس اندر نیٚبِر رٲژ

نٕنِس آسمانس چھہ تارک ننیٚ

یہ سونیٚ وطن ننٛدہٕ بونیٚ وطن

(۲)
دوان آرہ ژریشہِ ہنیٚن ژھارنیٚ

ٹھکے مٕت تہٕ یِس آسہِ تس پزارنیٚ

شہلہِ کُلہِ چھہ اَندی اَندی رٕوِتھ وتنَ

یہ سونیٚ وطن ننٛدہٕ بونیٚ وتن

مفہوم (۱):- چمن کی روشوں میں گوناگوں پھول کھِل رہے ہیں جس طرح آدھی رات کے وقت چاند کی روشنی میں نیلگوں اور مصفّا آسمان پر ستارے کھلکھلاتے ہیں۔

(۲) ندیاں اس لئے دوڑتی بھاگتی جا رہی ہیں کہ پیاسوں کو ڈھونڈ کر پانی پلائیں اور کوئی تھکا ماندہ مسافر کہیں ہو، اُس کی پیاس بجھائیں۔ اس غرض کے لئے ٹھنڈی چھاؤں والے درخت (مثلاً چنار، بید وغیرہ) جا بجا راستوں کے کنارے صف باندھے کھڑے ہیں کہ اپنی ٹھنڈی چھاؤں سے مسافروں کی سفر کی کلفت مٹائیں۔

گُلن ہِندی کاروانَن خیمہ دِیتِ باغن بیابانَن

پھُن دامانہ سبزارو تہٕ کُڈی کُڈی واش کھاوُن ہیوت

ہلم بری بری چھکِتھ درداہ ہیتھ اَبرن تہٕ بارانَن

جہانَن سأنِ عالم آسمانک تنبہ لاوُن ہیوت

مفہوم:- (موسم بہار کی آمد کا ذکر ہے) پھولوں کے کاروان نے باغ و راغ میں ڈیرے ڈالنا شروع کیا۔ اور سبزہ زار نے بھی اپنا دامن کھولنا اور دور دور تک پھیلانا شروع کیا۔

(۲) موسم بہار کی آمد پر وطن میں ہر طرف قدرت کی گلکاریاں اتنی دلکش اور دلفریب ہیں کہ انہیں دیکھکر عالم بالا بھی للچایا ہوا ہے اور ان پر فریفتہ ہو رہا ہے۔ یہاں تک کہ ابر باراں اپنی جھولی کو خالی کر کے موتیوں کی پیش کش کر رہا ہے۔

(۱) خوشبوے گلاہ ڈیوٹھم خاموش پننہ شایے

روپوش در اکھ سبز ژور پوشن تہٕ کنڈین ژھایے

(۲) للہ وان کھراہ تتھ پأٹھ تس اُس لولے اندر

بیتھ پأٹھی زمو شوشس ہو ہو چھ کران دایے

(۳) کس مأری مندِس پوشس آرام کنڈین اندر

کمہ پأٹھی دلازارن تراوان پنن سایے

مفہوم:- میں نے ایک خوشبودار پھول دیکھا۔ اپنے مقام پر

خاموش پڑا تھا۔ وہ دلربا اور دلکش پھول خاروں اور دیگر پھولوں کی اوٹ میں چھپا ہوا تھا۔

(۳) بوٹے کی ایک پتلی ٹہنی اس کو یوں جھلا رہی تھی۔ جیسے ایک دایہ کسی ننھے بچے کو گود میں لیکر لوریاں گا گا کر سلا رہی ہو۔

(۴) ایسا نازک بدن اور نیارا پھول اور تعجب یہ کہ خاروں میں اسے آرام ملتا ہے، اور وہ اپنا ٹھنڈا سایہ دل آزار کانٹوں پر ڈال رہا ہے۔

مناظرِ قدرت کے مشاہدہ کے لئے آزاد چشمِ بینا رکھتا ہے۔ وہ قدرتی نظاروں مثلاً بہتے ہوئے دریا، جنگل کی چیڑ، آبشار، شمع، و نستا برف، ہر ایک کو ہر پہلو سے بنظرِ عمیق دیکھتا ہے، اور ان کی عکاسی کرتا ہے ان کی معصومیت، البیلاپن اور ان تھک بے نیازانہ اور نڈر زندگی دیکھ کر اُس کی نظروں کے سامنے اوج بالا تک عروج کے امکانات نظر آتے ہیں۔ اور وہ محو نظارہ ہو جاتا ہے۔ لیکن دوسری جانب وہ قریب میں کفر و دین امیر و غریب اور خواجگی اور بندگی دیکھکر اپنے عالم محویت سے چونک اُٹھتا ہے اور نیچر کے مناظر سے سبق آموز ہو جاتا ہے۔ وہ ایکتائی ملنساری، وحدت، عمل پیہم، محبت، باہمی اتحاد، موت سے بے خوفی، غیرت، دلاوری اور یگانگت کے سبق ان متعدد اور متنوع نظاروں سے

اپنے لئے اور عام انسانوں کے لئے حاصل کرتا ہے۔ اور تلقین کرتا ہے کہ انسان قدرت کے قانون کی پیروی کر کے زندگی کے اصلی مقصد کو نباہ سکتا ہے اپنے ملک کے ماحول کے نقائص کو پیش نظر رکھتے ہوئے آبشار سے پوچھتا ہے ؎

(۱)
وارہٕ وَنتم ژٕہ آیکھ کتے　　چھس بۂ زانان آسہِ ہۂ ستتی
بندہ برادری تہٕ افسری یے　　روزی دَماہ پانژادری یے

(۲)
تہٕنہٕ آسَن ہٕ یوتہٕ تہٕ مالہٕ　　کفر و دینکی کینہہ مُلالہ
نہ امیری نہ گداگری یے　　روزی دَماہ پانژادری یے

(۳)
چھک نہ زینس تہٕ مرنس ڈران　　زندگی ہنند سفر کران
زندہ گژھان چھک ژٕہ مرمری یے　　روزی دَماہ پانژادری یے

(۴)
زندگی ہند سوزیس منے　　تس نہ آرام تہٕ قرار کُنے
شہ نہ مران زانتھ تہٕ مری مری یے　　روزی دماہ پانژادری یے

مفہوم :- اے آبشار! مجھے صحیح طور پر بتا کہ تو کہاں سے آیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہاں بندگی اور خواجگی نہیں ہوگی۔ ذرا ٹھہر اے آبشار۔

(۲) وہاں تسبیح اور زنار کے دکھاوے نہیں ہوں گے۔ اور کفر و دین کا تضاد بھی نہ ہوگا۔ اور نہ کوئی امیر ہوگا نہ غریب۔ ٹھہر اے آبشار

(۳) نہ تو جینے سے ڈرتا ہے، نہ مرنے سے۔ برابر زندگی کا سفر طے کئے جارہا ہے۔ بسا اوقات تو نابود ہو کر پھر سے جنم لیتا ہے۔ ٹھہر او آبشار رہی (تیری طرح) جس کسی کے دل میں زندگی کا سوز و ساز موجزن ہو (یعنی جو مقصدِ حیات سمجھ گیا ہو) اُسے کہیں آرام نہیں ہوتا۔ اور نہ ہی وہ مر مر کر بھی مر سکتا ہے۔ وہ زندہ جاوداں ہوتا ہے۔ ٹھہر او آبشار!

وتستا کی خوبیاں دیکھکر اس پر ملنساری اور ایکتائی کے جذبات طاری ہوتے ہیں۔ جن کا ہموطنوں کے سامنے اظہار کرتے ہوئے تلقین کرتا ہے کہ غلامی سے آزاد ہونا انہی قدرتی خوبیوں کی پیروی کرنے سے ہو سکتا ہے ؎

(۱) سیتھ باجہ چھی دِچھن کھوورِ یے | کھنہ بلہ بیٹھ کھادنی یار
پال آلہِ وان پیالہ بَرِ کھ بَرِ کہ یے | سمندر کی یے بوزہی میانی زار
(۲) گیان دِ تھنےٚ پنٕن آگرٕ ہ یے | تھہ سٕندرس لوٗتہِ یان
ملہ ژارکہ ناد کرٕ کھ کرٕ کھ یے | سمندر کی یے بوزہی میانی زار
(۳) دیو گنیار ن مارہ کہ ٹھر کہ یے | ہتھہ ناوتک گنسرک سوز
یم تہ گرٕ تھہ ہٕتھ تارِ تر کھ تر کھ یے | سمندر کی یے بوزہی میانی زار

مفہوم:- (۱) کھنہ بل سے کھادن یار تک دائیں بائیں تمہارے ساتھی (معاون نہریں) تمہاری پیالہ برداری کرتے ہوئے تمہارے اوپر

نثار ہوئے جاتے ہیں۔ او حسینہ ! میری فریاد سُن !

(۲) اپنے منبع نے تمہیں ملنساری اور ایکتائی کا گیان (آگاھی سندیسہ) دیا ہے جب ہی تو تم دوڑتی بھاگتی سمندر میں جا کودتی ہے، تاکہ اس کے ساتھ مدغم ہو جاؤ۔ او حسینہ ! میری فریاد سُن۔

(۳) کشمیریوں کو دُوئی نے خراب و خستہ کیا ہے، کاش کہ تو انہیں ایکتائی اور یگانگت کے جذبات سکھاتی، تاکہ یہ بھی اپنی مشکلات کو سر کرتے۔ او حسینہ ! مری فریاد سُن !

منظرِ دریا

آزاد کی شاعری میں قدرتی نظاروں کے بارے میں جذبات کا اظہار عموماً لطافت اور نزاکت کے ساتھ پایا جاتا ہے اور ان نظاروں کی عکاسی کرنا اُس کا خاص حصہ ہے۔ لیکن ان مناظر سے ہموطنوں کے لئے سبق حاصل کرنا بھی اُس کا خصوصی فن ہے۔ جس کا سب سے بڑا محرک اس کا قومی جوش اور وطن پرستی کا جذبہ ہے۔ وہ سوسائیٹی کے بنائے ہوئے اور خود غرض لوگوں کے اختراع کئے ہوئے اندھا دھند قانون کو ٹھکرانے اور قانونِ قدرت کے تقلید کی دعوت دیتا ہے۔ "دریاو" نظم میں آزاد جہاں نیچر کی عکاسی کرتا ہے، وہیں زندگی کے فلسفے اور مقصد کو بھی واضح طور پر پیش کرتا ہے۔ یہ وہ لافانی اور لاثانی نظم ہے، جس کی نسبت کہا جا سکتا ہے کہ آزاد نے "دریاو" لکھکر اگر اور کچھ بھی نہ لکھا ہوتا تو فقط یہ

نظم آزاد کا نام زندہ جاوید رکھنے کے لئے کافی تھی۔ نظم میں وہ بہاؤ ہے، جو
ایک زور و شور سے بہتے ہوئے دریا میں ہوتا ہے۔ نظم صنایع بدایع سے پُر
ہے۔ اس کا ایک شعر بھی غیر معیاری اور پھیکا نہیں ہے۔ موزوں بحریں
مانوس ہم وزن اور عموماً ہم جنس الفاظ کے استعمال نے نظم میں جان ڈالدی
ہے۔ دریا کی ہستی کا ایک ایک پہلو منبع سے نکلنے کے وقت سے لیکر جنگلوں
بیابانوں، شہروں، دیہات، جھیلوں، چٹانوں میں سے سینکڑوں میل کی مسافت
طے کرنے کے بعد سمندر سے جا ملنے تک ایک ماہر مصوّر کی طرح دلکش تصویر
کی صورت میں پیش کیا ہے۔ چنانچہ ایک ایک نکتہ سے ہزار ہزار سبق اخذ
کئے گئے ہیں۔ انسان کو اسی دریا کی قدرتی خوبیوں کے تقلید کی دعوت دی
گئی ہے اور راز زندگی اور مقصد حیات سمجھانے کی کامیاب کوشش کی گئی
ہے۔ ایکتائی، ملنساری، وحدت، یگانگت، عمل پیہم، حیات و ممات سے
ظالموں سے اور سنگدلوں سے بیباکی کا برتاؤ، رفاہ عامہ کیلئے کام کرنے، مساوات
حلاوت اور شیرین کلامی کے درس دریا کے ایک ایک پیچ و خم اور ایک ایک اُتار
اور چڑھاؤ سے سکھائے گئے ہیں ؎

(۱) کمن سنگین قلاین نۂ بلاین پان چھاوان چھس
پنن چھکراو نۂ آمت کنہ بیٹھہ سو نبہ راوان چھس
زثان سنگر نۂ ہٹاسان بال پھیران جنگلن اندر

پیوان چھم زندگی ہند سوز سفرن منزلن اندر

(۲) امیراہ، بادشاہ اُستن ہیوہ نداہ مسلماناہ
بہ کتھ پارس بہن چھاوِن چین ناوِن بُرِن باناہ
میہ نشِن راجاہ، نواباہ سائیلاہ اکھ سائیلن اندر

پیوان چھم زندگی ہند سوز سفرن منزلن اندر

(۳) ینُن پان آیتن چھم تھوومت سارِس جہانس کُنٹ
ینُن زُو ییش کش تھووُم زمینس تہ زمانس کُنٹ
وے پزار ن تہ بٹھہرن پچھے نہ میانین مشغلن اندر

پیوان چھم زندگی ہند سوز سفرن منزلن اندر

(۴) ڈران ییتہ قہرہ میانے لہرہ مارن وقتہ بڈی ولہ ویر
تتے پوشہ تھرین چھس روشہ چاوان دایہ ہند پاٹھی شیر
زوک میونے چھ شمشادن تہ سروَن دائیلن اندر

پیوان چھم زندگی ہند سوز سفرن منزلن اندر

(۵) سنیر وہ گنیار سمارک بہ وچھتے آس سمارس
ییمے ژھوہ مارنس کُنٹ چھس وہس راتس پوہس ہارس
غوہ لاماہ چھس تہ کانہہ تھاو یم میہ ینجرن ہانکلن اندر

پیوان چھم زندگی ہند سوز سفرن منزلن اندر

(۱) جگر چھس سنگرن کتران، رفتارس سعہ گرمی چھم

مدنوارن بدن ناوان، اطوارن سعہ نرمی چھم

سپزر ییتہ لول چھم بری بری ورن بیچھن وللن اندر

یوان چھم زندگی ہند سوز سفرن منزلن اندر

(۲) چھلان چھس جامہ ناوان پان گگروین سیاہ موین

ہہتے چھس باگراوان لول خہ شخوین ییتہ بدخوین

چھ باقی ین ینیز خصلت گلن ییتہ ارکھلن اندر

یوان چھم زندگی ہند سوز سفرن منزلن اندر

(۳) رینگ گژھنک زینگ مرنک نہ چھم پروانہ چھم کانہہ غم

نہ چھس حائرن واتن کم نہ چھم بھیران گے کم کم

چھ ییتھ ییتھ وہم ییتہ وسواس آسان بزدلن اندر

یوان چھم زندگی ہند سوز سفرن منزلن اندر

(۴) بہ چھو قس زندگی ہند ے بہارن سیتہ تھاونم نئے

وزان چھم دردہ سوزچ نے چوان چھس پیالپے دزِ پے

پیام گل شی حی، چھ میانین ولولن اندر

یوان چھم زندگی ہند سوز سفرن منزلن اندر

مفہوم :- (۱) دیکھے میں کن کن سنگلاخ رکاوٹوں کو پھاند کر اور مشکلات

کو برداشت کرتا، پہاڑیوں کو بنیاد سے ہلاتا، پہاڑوں کو کاٹتا اور جنگلوں سے گزرتا ہوا آگے نکل جاتا ہوں، تاکہ اپنی بکھری ہوئی یکتائی کو پھر سے سمیٹ کر اکٹھا کروں۔ مجھے مسافت اور منزلیں طے کرنے میں زندگی کا لطف حاصل ہوتا ہے۔

(۲) کوئی امیر ہو یا بادشاہ، ہندو ہو یا مسلمان۔ آئے اور میرے کنارے بیٹھکر لطف اٹھائے، نہائے، پیاس بجھائے، برتن میرے پانی سے بھر کر لے جائے۔ کوئی راجا ہو یا نواب، میرے نزدیک سائلوں میں سے ایک سائل کی حیثیت رکھتا ہے، میں کسی کے لئے ٹھہرتا نہیں۔ برابر آگے بڑھتا ہوں مجھے زندگی کا لطف مسافت اور منازل طے کرنے میں آتا ہے۔

(۳) میں نے اپنی زندگی اور اپنی جان سارے جہاں کیلئے وقف کر رکھی ہے۔ جس کا جی چاہے میرا استعمال کرے۔ مگر میری یہ عادت نہیں کہ کسی کے لئے بھی ساکت اور غیر متحرک ہو جاؤں ٹھہر جاؤں اور اُس کا انتظار کروں۔ مجھے مسافت اور منزلوں کے طے کرنے میں زندگی کا سوز و ساز حاصل ہوتا ہے۔

(۴) جہاں بڑے بڑے دلاور اور سورما، طغیانی کے عالم میں میرے غصے اور غضب سے ڈرتے ہیں، وہاں میری حلم کا یہ عالم ہے کہ پھولوں کے پودوں کی ایسے آبپاشی کرتا ہوں جیسے ایک دایہ شیر خوار بچوں کی احتیاط

اور پیار کے ساتھ دودھ پلاتی ہے۔ میری ہی وجہ سے شمشاد، سرو اور چیڑ کے درختوں میں جان ہے۔ مجھے مسافت اور منازل طے کرنے میں زندگی کا لطف ملتا ہے۔

(۵) میں دُنیا کا نشیب و فراز دیکھنے کے لئے دُنیا میں آیا ہوں اور اسی لئے دن رات، سردیوں میں، گرمیوں میں برابر آگے اور آگے کودتا، پھاندتا اور اُچھلتا چلا جاتا ہوں۔ میں کسی کا غلام نہیں، جس کو کوئی زنجیروں میں جکڑ کر زندان میں بند رکھے۔ مجھے سفر کرنے اور منزلیں طے کرنے میں زندگی کا سوز ملتا ہے۔

(۶) میری رفتار میں وہ گرمی ہے کہ سنگِ خارا کا جگر کاٹتا جاتا ہوں لیکن میرے اطوار میں وہ نرمی ہے کہ قرینے اور حلم سے حسینوں کو نہلاتا ہوں۔ میرے ہر پیچ ہر چکر اور ہر موڑ میں محبت اور سادگی بھری ہے۔ مجھے زندگی کا لطف مسافت طے کرنے میں آتا ہے۔

(۷) میں سیاہ مو اور گلگو حسینوں کے کپڑے دھوتا ہوں، اور اُن کے بدن صاف کرتا ہوں۔ کوئی بدخو ہو یا خوشخو، سب کے ساتھ یکساں برتاؤ کرتا ہوں۔ اُن سے ایک جیسے پیار سے پیش آتا ہوں اور سب کی آبیاری کرتا ہوں۔ پھر اپنی اپنی فطرت کے مطابق پھولوں کے پودوں سے پھول نکلتے ہیں اور ارکھل (ایک درخت جس کا رس جسم سے چھونے پر چھالے

پیدا کرتا ہے) سے زہریلی تاثیر پیدا ہوتی ہے۔ مجھے زندگی کا لُطف گرم سفر رہنے اور اپنی منزلوں کو طے کرنے میں آتا ہے۔

(۸) میں موت سے ڈرتا نہیں اور نہ زندگی سے گھبراتا ہوں۔ نہ اس امر سے کوئی حیرانی ہے کہ کون کون اچھے لوگ اب اس دُنیا میں آنے والے ہیں اور نہ اس بات کا کوئی رنج ہے کہ کتنے اچھے اچھے لوگ اس دنیا سے چل بسے ایسے توہمات بزدلوں میں ہوتے ہیں۔ مجھے زندگی کا لُطف مسافت طے کرنے میں آتا ہے۔ (۹) مجھے زندگی کی "شراب" پلائی گئی ہے اور باغ و بہار سے میرا رُجحان مربُوط ہوا ہے میں دن رات درد محبت کے نالے نشر کرتا رہتا ہوں۔ اور "زندگی کی شراب" پیالہ بہ پیالہ پئے جا رہا ہوں۔ میری شوخی اور میرے ترنم میں "کُل شئی حی" (ہر چیز میں جان ہے، ہر ایک چیز زندہ ہے) کا پیغام ہے۔ مجھے زندگی کا لُطف سفروں اور منزلوں کے طے کرنے میں ملتا ہے

منقبت، قصیدہ اور ہجو

مدح سرائی اور ہجو لکھنے کے لئے آزاد پیدا نہیں ہُوا تھا۔ خود داری اور خود اعتمادی ایک مرد میدان کو کیونکر قصیدہ خوان بننے کی اجازت دے سکتی تھی۔ اس کی فکر کا مخصوص میدان تھا وطن اور حُبِّ وطن۔ اس کی ساری صلاحیتیں اسی کے لئے وقف ہو گئی تھیں۔

مناجات

ایک مناجات لکھی ہے جو اپنے ڈھنگ کی نرالی چیز ہے

خدا سے مخاطب ہے۔ اپنے لئے کچھ نہیں مانگتا۔ ہاں وطن اور اہلِ وطن کے لئے اخلاقی رفعت، اخوت، غلامی سے نجات، دوئی کی دوری اور عمل بہیم، وحدت اور ملنساری کے جذبات طلب کر رہا ہے۔ مناجات پڑھکر ٹیگور کی مشہور مناجات

"Where the mind is without fear
...... In to that heaven of Freedom,
my father, let my country awake"

یاد آجاتی ہے ؎

(۱)
یہ مَنگے نہ سۄ ہرٕ تہٕ سۄن دِتمَ مگر عالمس شۄمیتہٕ ہاوتمَ
یتہٕ بندگی چھ خۄدا سرُن نہ کرُن ہمیشہ خۄدا خۄدا

(۲)
نہ چھ دوٗرِ تھتے نہ چھ زیادہ کم نہ ونان عرب نہ ونان عجم
یتہ یا ٹھر رلتھ چھ یہ ماز تہٕ نمَ تتھی پانہ واگُنی چھ کران وفا

(۳)
یتہٕ جنتس تہٕ جہنمس چھ ونان بندہ پننیو عمل
یتہٕ حامِ دین چھ زندگی یتہٕ کُفرہ کھوتہٕ مرُن گۄناہ

یتہٕ شورہ گولہ مشینہ گن نہ چھ یم بہانہ تہٕ مکر و فن
یتہٕ سارِنے چھ گُنہ وطن یتہٕ سارِنے چھ گُنہ خۄدا

مفہوم:- (۱) اے خدا! میں اپنے لئے سونا چاندی یا نقد روپیہ پیسہ نہیں مانگوں گا۔ میری دعا ہے کہ میری اس دُنیا کو ایسا بنا دے کہ بندگی کے معنی

محض یہ ہوں کہ تیری یاد دل سے کرتا ہوں نہ یہ کہ صرف زبان سے اللہ اللہ کی رٹ لگاتا رہوں۔

(۲) ایسی دُنیا بنا جہاں دُوئی کا نام و نشان نہ ہو، جہاں مساوات ہو جہاں ملک اور ملک الگ الگ تصوّر نہ ہوں۔ بلکہ سب اِنسان بھائی بھائی کی طرح آپس میں میل جول قایم رکھیں۔ جس طرح ناخن اور گوشت کا میل ہوتا ہے

(۳) جہاں لوگ جنّت اور جہنّم کو کسی دوسرے عالم کی چیزیں نہ سمجھیں، بلکہ اسی دُنیا میں اپنے عمل اور کردار کا نتیجہ گردانیں۔ جہاں سب سے مستحکم یقین اور دین "زندگی" ہو اور سب سے زیادہ کُفر "مرنا" متصوّر ہو۔

(۴) جہاں (ملک گیری کی ہوس نہ ہونے کے سبب سے) مشین گن اور گولہ بارُود کا استعمال اور مکر و فریب نہ ہو۔ جہاں (یہی دنیا) سب کیلئے ایک مشترکہ وطن ہو اور جہاں سب کا ایک خدا ہو۔

طنز

طنزیہ شاعری کے نمونے آزادؔ کے یہاں کم پائے جاتے ہیں دو ایک غزلیں اور کچھ رباعیات اس رنگ میں لکھی ہیں۔ ان میں کسی نہ کسی طبقہ پر چوٹ تو ضرور ہے۔ لیکن مقصد فقط یہ ہے کہ اہلِ وطن اپنی حالتِ زار سے باخبر اور اپنے حقوق سے واقف ہو جائیں اور غرضمند لوگوں کے مذہبی، سیاسی، اور تمدّنی مکر و فریب سے دامن بچا کر چلیں۔ انسان کو ٹھگنے کے لئے جو مذہبی اور تمدّنی روایات چلی آرہی ہیں، اُن کو خیر باد کہدیں اور

سوچ سمجھ اور عقلمندی سے اپنا ضابطۂ زندگی آپ قائم کریں۔ افلاس اور جہالت کے متعدد پہلوؤں کا خاکہ کھینچا ہے۔ اور طنزیہ انداز میں ان کا علاج بھی بتایا ہے ؎

(۱) جدس پُٹس آلہٕ مٔٹہٕ اوسُم — وُنِستام سُے نکھس پٮ۪ٹھ چھُم
بہٕ کیاہ ہاوَے دِلاوٲری — بہٕ نو ذرہ عشقہ بیمٲری

(۲) پکھُن چھُم کارو بیگارس — برُن چھُم جِنسِ سرکارس
پیٚیم وُگرایہ بایٲری — بہٕ نو ذرہ عشقہ بیمٲری

(۳) پگاہ چھُم ہدیہ دِیُن پیرس — بھتویم کُن توبہ تقصیرس
خیالُن دعدہ کرِیم یٲری — بہٕ نو ذرہ عشقہ بیمٲری

مفہوم :- جو ہل میرے جدِّ امجد کے ذمہ تھا وہی ہل اب تک میرے کندھوں پر برابر سوار ہے، میں کیا بہادری دکھاؤں؟ میرے محبوب مجھ سے عشق و محبت کی بیماری سہی نہیں جا سکتی۔

(۲) کبھی بیکار سرکار مجھے بلا اُجرت کام (بیگار) کرنا پڑتا ہے۔ کبھی مجوزہ شالی سرکاری ذخیرہ میں داخل کرنا پڑتی ہے، اور کبھی ساہوکار قرضہ کے روپیوں کی طلبی کے لئے آتا ہے (اتنے سارے کام ہوتے ہوئے) میرے محبوب! مجھ سے تو عشق و محبت کی بیماری سہی نہیں جا سکتی۔

(۳) کل مجھے اپنے پیر کے پاس تحفے اور ہدیے لے کر جانا ہے، تاکہ

میرے اقرارِ گناہ و توبہ کو سماعت کرے تاکہ اس سے روزِ محشر میرے گناہوں کی کچھ نہ کچھ تلافی ہو سکے۔ بھلا مجھے فرصت کہاں میرے دوست کہ میں عشق و محبت کے مرض کو پال سکوں۔

مجسٹریٹو ہیچھ میانہ موکھہ قونون خہ جوزدل چاپہ خوتہ نُون
مجس گرٹھو گرٹھو تہ میونے خُون کران گیتھ لولرے بوّمیرٔ

نمازن کیٚتھ تہ میونے پان نیازن کیٚتھ تہ میونے پان
یوان ہیٚلہ اورہ ماہِ رمضان بہان میانے گرسے بوّمبرو

مفہوم:۔ مجسٹریٹوں نے میرے لئے ہی (مجھ کو پابندِ امن رکھنے کے لئے) قانون کی تعلیم حاصل کی ہے۔ خواجہ لوگوں (بیوپاریوں) نے تو مہنگائی کا یہ عالم بپا کر دیا ہے کہ نمک (جو سب چیزوں سے سستی اور غریب کے لئے خصوصی طور لازمی چیز ہے) چار سے بھی زیادہ مہنگے داموں بیچنے لگے ہیں (اور منافع کمانے لگے ہیں) اور پھر یہ بیت المقدس۔ (کعبہ شریف) میں جا جا کر میرا ہی خون (وہ زیادہ منافع جو خواجہ لوگ غریب سے کماتے ہیں) چڑھاتے ہیں۔

(۲) مطابق حکم پیر صاحب میں ہی (غریب لوگ) نیاز اور نذرانے بانٹنے کیلئے اور نماز پنجگانہ ادا کرنے کے لئے مخصوص ہوں، یہاں تک کہ جب حضرت" ماہِ رمضان" تشریف لاتے ہیں تو وہ بھی میرے ہی غریب خانہ میں

فرد کش ہوتے ہیں (کیونکہ امیروں کے وہاں ان کا دل نہیں لگتا ۔)

نہ پوشیتس کانہہ نہ پورتیس کانہہ بلا یا　　　نہ روز تیس کانٛسہِ سیتھ جگڑاہ تہٕ نیا یاہ

چھُہ پانس سٟتمب سیٹھاہ ہندُستانس　　　کتُن کیٛت بندراہ کھیُون کیٛت خودایاہ

مفہوم :- ہندوستان کے ساتھ کوئی بھی مقابلہ نہیں کر سکتا ، کوئی کتنا بھی طاقت ور اور مہیب دشمن کیوں نہ ہو ، اس کا بال بیکا نہیں کر سکتا ، اس کو کسی کے ساتھ کوئی جھگڑا ہوگا نہ فساد ، کیونکہ اپنے گذارے کے لئے اس کو (ہندوستان کو) بس اتنا کافی ہے کہ چرخا کاتے اور اللہ کے نام پر توکل کرے ۔[۱]

شہ پرانیمت سڑ یومت وُہمہ گو دوٗر

نوِس دینس تہٕ ایمانس مُبارک

(مفہوم :- اُن پرانے اور بوسیدہ توہمات (اخلاقی اصول) کا خاتمہ ہو گیا ۔ تمہارا نیا دین اور نیا ایمان (موجودہ زمانے کی ناعقیدت مندی) تمہیں مُبارک ہو ۔

---

[۱] آزاد ہندوستان کی مُکمل ترقی کے لئے پورے انڈسٹریل ریولیوشن (صنعتی انقلاب) کا حامی تھا ۔ اُس کا خیال تھا کہ محض چرخا کاتنے سے ہندوستان ترقی کے بلند زینوں پر نہیں چڑھ سکتا ۔ (گنجُو)

جھوٹی مذہب پرستی اور دکھاوے کی درویشی سے آزاد کو عناد ہے ایسے حضرات سے وہ پناہ مانگتا ہے اور تلقین کرتا ہے کہ ان سے بچے رہو۔ یہ لوگ اپنی غرضمندی کے تحت قیامت اور دوزخ کے خوفناک مناظر پیش کر کے بندوں کو ہراسان کرتے ہیں۔ اور اس طرح اپنی جیبیں بھرتے ہیں۔

زِ ہیٚتھو لاگٔتھ پھیرِن تہٕ تھاوِتھ ریش مسجدَن تہٕ مندرَن چھہٕ زٕ ژاڑی کوٗن
چھا خوشامد کران خدا صاحبس چھا بناوان بیچھنکی تو نوٗن

مفہوم :- صاف ستھرے کپڑے پہنے ہوئے اور لمبی لمبی داڑھیاں بڑھائے ہوئے لوگ مسجدوں اور مندروں کے کونوں میں بیٹھکر بظاہر خدائے تعالےٰ کی خوشامد کرنے میں مصروف ہیں۔ دراصل یہ لوگ انجمنوں اور منڈلیوں کے بنانے میں محو کار ہیں، تاکہ مندروں اور مسجدوں کے نام سے چندہ وصول کیا جائے اور اُن کا پیٹ پلے۔

شِہلہٕ گُلین تَل سرحدن منز بہان چھہٕ تسبیح تہٕ مالہٕ پھیرٕنے
خوداے چھُن پَتہٕ چھہٕ یہٕ دسہٕ گرمی بچارِ کرن کیاہ قیامتس منز

مفہوم :- گھنے اور سایہ دار درختوں کی ٹھنڈی چھاؤں میں اور بستی سے دُور خاموش جگہوں میں بیٹھکر جو لوگ تسبیح ڈھالتے اور مالا جپتے رہتے ہیں۔ بھلا اُن کا کیا حشر ہوگا؟ اگر قیامت کی گرمی کا وہ اندازہ ٹھیک ہے جو بتلایا جاتا ہے ان بیچاروں کو اس روز اس دُنیا کے گھنے اور سایہ دار درخت کہاں ملیں گے؟

ہمہ گیر فکر

آزادؔ نے اپنی شاعری کے مختلف ادوار خصوصاً آخری دور میں بے شمار اخلاقی، سیاسی اور سماجی نکات چھیڑے ہیں۔ زندگی کے مختلف پہلوؤں کو نظر غور سے دیکھکر ایسے نکتے پیدا کئے ہیں۔ جن کا مقصد انسان کی اخلاقی سیاسی تمدنی اور معاشرتی زندگی کو کس مپرسی کی دلدل سے نکالکر ایک بلند معیار پر کھڑا کرنا ہے۔ اُس کی شاعری پر ایک سرسری سی نظر ڈالنے سے محسوس ہوتا ہے کہ اس کی فکر کتنی ہمہ گیر ہے۔ کبھی وہ محض فلسفیانہ موشگافیاں کرتا ہے۔ کبھی نیچر کی عکاسی میں چابک دستی دکھاتا ہے۔ انسانوں میں عدم مساوات، فقدان انصاف اور روٹی کمانے کے ذرائع محدود دیکھکر وہ تلملا اُٹھتا ہے۔ اور اس کے جذبات اُسے بغاوت اور انقلاب کا نعرہ بلند کرنے پر مجبور کرتے ہیں۔ کبھی سچائی کے مقابلہ میں

جھوٹ کے فروغ پانے کے دل شکن مناظر دیکھکر وہ راستی اور نیکی کیطرف
رغبت دلاتا ہے۔ کبھی ایک بازاری عورت کو پیش کرکے طنزاً ایسی باتیں
کہتا ہے کہ سماج اپنی زندگی کے اس پہلو کی طرف متوجہ ہو جائے۔ عید کا
دن مسرتوں کا دن ہوتا ہے۔ ہر طرف شادیانے بجتے ہیں۔ خوشی منائی جاتی
ہے۔ زردار دل کھولکر رنگ رلیاں مناتے ہیں۔ محو ہوتے ہیں۔ اور مفلس کی
دنیا میں کہیں ماتم ہے اور کہیں فاقہ مستی ہے۔ آزاد منظر کے دونوں پہلو
دیکھکر تخیل کی بلندیوں کو چھوتا ہوا تصویر کے دونوں رخ پیش کرتا ہے
غرضیکہ اپنی مختصر حیات میں خصوصاً آخری دور میں آزاد نے زندگی کے
متنوع اور مختلف پہلوؤں کو ایک ماہر کی حیثیت سے دیکھتا ہے۔ اور
ہموطنوں کے لئے سنجیدہ دلائل پیش کرکے ایک ہمہ گیر پیغام عمل دیتا ہے ؎

(۱)

شیٹھاہ زاٰنت میہ زونم کینہہ نہ زونم
لگیہ تیرو کمان روٗدم نشانہ

(۲)

ژلیتھ حیاتہ مُلیتھ یہ خوشبو دلیتھ زری کانہہ یہان طاقس
تچھ تنبہ لان تس چھت جہاناہ ژہ ونتہ امر سے ونان پری چھا

(۳)

بلبلس تہ کالہ سرفس چھکنہ کینہہ بوزان فرق
شہونس پچھ ناو کورمت دلہ خنجر عشقہ تیر

(۴)

سِتھنے پرواز کاوس بُلبُلس طوطس تہٖ شہبازس

ولیکن چھ تفاوت پیٚٹھ پروازس تہٖ پروازس

(۵)

نادان دوستن ہٮ۪شر منّت میٚہ کھاٮ۪ر پاتس

تمہٕ کھمہ تہٖ دُشمنس کُن دارِن حسلمٕ غنیمت

مفہوم :- فراوان علم حاصل کر کے میں آخر سمجھ کی اس حد تک پہنچ گیا ہوں کہ "میں کچھ نہیں جانتا" تیرو کمان تو مل گئے، لیکن نشانہ نظروں سے اوجھل ہے۔

(۲) حیا کو بالائے طاق رکھ کر مُشک اور عطر زُلفوں میں ملے اور زرّین پوشاک زیب تن کئے ہوئے وہ عورت جو در یچے پر بیٹھے دُنیا بھر کے لوگوں کے دلوں کو للچا رہی ہے۔کیا اس کو پری کہتے ہیں؟

(۳) بُلبُل اور کالے سانپ میں تم کوئی امتیاز نہیں کرتے۔ محض شہوت کا نام محبت کی کٹاری اور عشق کا تیر رکھا ہے۔

(۴) جہاں تک اُڑان کی صفت کا تعلق ہے، یہ صفت تو کوّے بُلبُل، طوطے اور شہباز سبھی جانوروں میں پائی جاتی ہے۔ لیکن پرواز اور پرواز میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔(شہباز کی بلند پروازی کی تقلید کو شاعر نے مُنتہا گردانا ہے)

(۵) کم عقل دوست کے احسان سے عقلمند دشمن کا مرہونِ منت ہونا بہتر ہے۔

فٹ نوٹ لہ ۔ سقراط سے جب پوچھا گیا تھا کہ انہیں کس وجہ سے دنیا کے بہترین داناؤں میں شمار کیا جاتا ہے۔ کچھ سوچنے کے بعد اُس نے جواب دیا تھا کہ " مجھے اس بات کا علم ہے کہ میں کچھ نہیں جانتا" یہ جاننا اور محسوس کرنا کہ میں کامل نہیں جاہل ہوں۔ کمال دانشمندی ہے۔ خیام کی یہ رباعی بھی ملاحظہ کے قابل ہے ؎

تا بود دلم ز عشق محروم نہ شد   کم بود ز اسرار کہ معلوم نہ شد
اکنون کہ ہمی بنگرم از روے خرد   معلوم شد کہ ہیچ معلوم نہ شد
(گنجو)

جمہ مقابلہ کے لئے ملاحظہ ہو : -

حقا کہ با عقوبت دوزخ برابر است   رفتن بہ پای مردیٔ ہمسایہ در بہشت
(گنجو)

عید کے دن سے

(۱)

کقدرِ باپہ وزان جاپہ اکس میوٗ سکھ موٗدر سوز

تتھہ ژھاپہ بیپس جاپہ گژیزان آہِ جہان سوز

وُچھ وارہ وُچھن دالہِ پہِ نظارہِ دُماہ روز

پامال گاٹہِ زندگی ہُند ساز کنوٗ بوز

مدہوش چھ مے نوش کمن زیر و بمن منز

گم پوشہ بدان روشہ گلان درد و غمن منز

(۲)

بزاران اکس رنگہِ رنگہِ نعمژ تہِ ضدیا فژ

گزند چھس ژیوان کیرژہ کھتیں کھینہ روزس کنژ

غمگین بہتھ بیاکھ چھُ بیچارہ کران سرژ

روشان خداییس تہِ توشان قیامژ

ہاران اکھاہ خونِ جگر بیاکھ ماران ہندی

اکھ تژیش ژھاران بیاکھ چھُ ژاران دودِس گنڈی

مفہوم :- ایک جگہ بڑے اہتمام کے ساتھ اور بڑے پیمانہ پر بزم موسیقی کا زور و شور ہے۔ یہاں سے کچھ پرے دوسری جگہ کوئی دلسوز آہیں بھر رہا ہے۔ دیکھنے والے! ذرا تھوڑی دیر ٹھہر اور غور سے یہ نظارہ مشاہدہ کر، پامال شدہ ہستی کا سوز و ساز اپنے کانوں سے سن۔ دیکھ

یہ مے خوار موسیقی کے اُتار چڑھاؤ کی کس لے میں مدہوش ہیں اور کتنے غُربت
اور حسین افلاس کے دردِ غم میں مبتلا ہو کر پگھلے جا رہے ہیں۔

(۲) کسی کے لئے اتنے قسم قسم کے کھانے اور ایوانِ نعمت سامنے
پڑے ہیں کہ وہ شمار سے قاصر ہے کہ کتنی نعمتیں وہ کھا چکا ہے اور کتنی ابھی
کھانی باقی ہیں۔ فاقہ مست مُفلس کی دُنیا میں غمگینی ہے۔ وہ بیچارہ لاکھوں
اُمیدیں باندھ رہا ہے۔ کبھی اللہ تعالےٰ سے ناراض ہے کبھی قیامت (روزِ
سزا و جزا) پر نازاں ہے۔ ایک خونِ جگر کھا کھا کر دن بسر کرتا ہے۔ دوسرا
ہے کہ ناو نوش کی تیاریاں کر رہا ہے۔ ایک محض پینے کے لئے پانی کو ترس
رہا ہے، اور دوسرا ہے کہ ہر چیز سامنے موجود ہے۔ لیکن پھر بھی نکتہ چینی ہے۔

ہر موضوع کو آزاد کے اپنے بیسوں شعروں کا حوالہ دے کر واضح
کیا جا سکتا ہے۔ یہاں صرف سرسری طور پر اُس کی ہمہ گیر فکر کا ذکر ہے، اور اس ذکر
کو محدود رکھنا مناسب ہے۔ اپنی شاعری میں آزادؔ نے غزل کو خوب نبھایا ہے
اور کئی سُریلے اور میٹھے راگوں کے لئے مسالا بہم کیا ہے۔ وہ بنی نوعِ انسان
کے لئے اپنی شاعری میں وحدت، یکتائی، مساواتؔ اور ملنساری کا پیغام
سُناتا ہے۔ غرضمند لیڈروں اور مذہبی جنون والوں کے مکر و فریب سے احتراز کرنے
کی تلقین کرتا ہے۔ وطن اور اہلِ وطن سے پیار اور پریم برتنے کی تاکید کرتا ہے
جنت، جہنم، قسمت اور تقدیر میں اعتقاد رکھنے والوں کو تنبیہ کرتا ہے کہ یہ سب

باتیں خود غرض انسانوں کی ایجادیں ہیں، جن سے سیدھے سادے لوگوں کو دبائے رکھا جاتا ہے۔ اور مفلسی، بے بسی اور بیکسی پر قانع بنایا جاتا ہے، تاکہ غرضمند اور چالاک لوگ بلا شرکت غیرے اپنا فایدہ حاصل کرتے رہیں۔ وہ اہلِ وطن کو بیدار کرتا ہے، تاکہ غفلت کی نیند سے وہ جاگ اٹھیں، علم پڑھیں محنت اور مشقت سے ہر شعبہ میں کمال حاصل کرکے اچھی زندگی بسر کریں، اور اسی دنیا میں جنت کے مزے اڑائیں۔ آزاد زندگی کے گوناگوں مسائل کو راشنلسٹ (RATIONALIST) نکتہ نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اور دوسروں کو یہی نکتہ نظر اپنانے کی دعوت دیتا ہے۔ کشمیری زبان کے میدان شعر و سخن میں اپنے زمانے کی مروجہ روایات اور طرز شاعری کو چھوڑ کر آزاد فکر و فن کی نئی راہیں تلاش کرتا ہے۔ اور اس میدان میں متاخرین کے لئے فکر و خیال کی کئی راہیں تراش کر گیا ہے، جن سے موجودہ دور کے نوجوان کافی متاثر ہو چکے ہیں۔ اور ان نئی راہوں کو خوب سنوارتے ہیں جس سے زبان وسعت اور ترقی پا گئی ہے۔ وطن، انقلاب، مناظر قدرت، ندائے ہاتفی والی نظمیں مختلف موضوعات سے متعلق ہیں۔ لیکن آزاد کے فکر و فن کی مختلف سمتوں کی نشاندہی کرتی ہیں۔ اور آنے والی نسلوں کے لئے مشعل راہ کا کام انجام دیتی ہیں۔

اس بات کی طرف پہلے اشارہ کیا جا چکا ہے کہ موجودہ زمانے کے

تعلیمی معیار کے مطابق آزاد کسی اعلیٰ تعلیمی سند کو حاصل نہ کر پایا تھا، اور انگریزی زبان سے بالکل ناآشنا تھا۔ یونیورسٹی سے فقط منشی عالم کی سند پائی تھی، اور جو کچھ بھی تعلیم و علمی تربیت حاصل کی تھی وہ اپنی محنت اور ذوق علم کی برکت سے حاصل کی تھی۔ اس لئے ممکن ہے کہ کئی نکتہ رس اصحاب اُن کی تخلیقات میں کسی شعر میں وزن کی خامی دیکھ کر، یا کوئی عامیانہ شعر زیر نظر لا کر، یا کسی شعر میں خارجیت کا غلبہ پا کر، یا کوئی بھرتی کا شعر ملاحظہ کر کے ماتھے پر تیور چڑھائیں۔ لیکن محض ایسی خامیوں کی بنا پر آزاد اور اُس کی شاعری کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا ہے۔ ایسی خامیاں اگر کہیں کہیں دیکھنے میں آتی ہیں، وہ اُن کی ابتدائی شاعری یعنی دور اول یا دور دوئم کی شاعری سے زیادہ متعلق ہونگی اور دور آخر سے بہت کم۔ غور کرنے کی یہ بات ہے کہ اپنے زمانے میں یعنی موجودہ صدی کے تیسرے اور چوتھے دس سالہ زمانے میں جب کشمیر غیر ذمہ دار نظام حکومت کے چنگل میں تھا۔ اور اہالیان کشمیر ہر حال میں ابتر اور زبون حال تھے) آزاد حال کا شاعر نہیں تھا بلکہ وہ اُس زمانے کے لئے مستقبل کا شاعر تھا۔ وہ اُس زمانے اور اُس ماحول کے خلاف بغاوت کا علمبردار تھا۔ اُس کی خواہش تھی کہ اُس کے ہم وطن غلامی کی زنجیروں سے آزاد ہو کر ترقی کریں۔ اور نئے زمانے کی خوبیوں سے مالا مال ہو جائیں۔ یعنی سماجی، سیاسی، جسمانی اور روحانی سب خوبیوں

سے اپنے زبوں حال اہل وطن کو آراستہ دیکھنا چاہتا تھا۔ اور اس کے حصول کے لئے عمل تجویز کرتا رہا۔ اُس زمانے کا ماحول زیر نظر رکھ کر یہ بات واضح ہے کہ اہل وطن کو اپنی زبوں حالی سے آگاہ کرنا اور انہیں آمادۂ پیکار کرنے کیلئے آواز اُٹھانا کافی مشکل کام تھا اور سماج کی ترجمانی کرنا ایک دلیرانہ قدم تھا

آزاد کشمیری ادب میں شعر و سخن کے میدان میں کیا مقام حاصل کر گیا ہے، اس کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ نثر نویسی میں اُس کی فکری کاوشوں کا امتیازی شان رکھنے والا ایک تاریخی کارنامہ "کشمیری زبان اور شاعری" کے نام سے چھپ چکا ہے، جس کا ذکر پہلے .. .. کیا جا چکا ہے۔ یہ ادبی کارنامہ لکھ کر آزاد کشمیری ادب کی تنقید کی راہ میں پہلا کشمیری راہ رَو کہلانے کا حقدار ہے۔ اس کتاب میں جو کہ تین جلدوں پر مشتمل ہے۔ آزاد نے کشمیری زبان اور کشمیری شاعری کا ایک مفصل جائزہ لیا ہوا ہے۔ اور شاعروں کا تذکرہ نمونہ کلام اور تنقیدی جائزہ تاریخی تسلسل کے ساتھ درج کیا ہے۔ کشمیری ادب میں اپنی نوع کی پہلی کتاب ہے ہوسکتا ہے کہ کئی اہلِ نظر اس کتاب میں بہت کچھ ہونے کے باوجود بھی وہ "سب کچھ" نہ دیکھ پائیں جو کہ کسی دوسری ترقی یافتہ زبان کے ناقد کی ایسی کتاب میں پایا جاتا ہے۔ لیکن ادب کی کسی ایک سمت میں پہلے چلنے والا اُس راہ کو ضروری طور پہ پورا طے نہیں کر پاتا ہے۔ یہ بات قابلِ اطمینان

ہے کہ آزاد نے یہ کتاب لکھ کر کشمیری ادب میں نقد و نظر کے فن کا نہ صرف سنگ بنیاد رکھا۔ بلکہ اس وسیع میدان میں کاوش اور محنت سے کام کر کے ایک شاندار کتاب ہمارے سامنے رکھ دی ہے، جس سے زمانہ حال و مستقبل کے ادیب استفادہ کر کے فن تنقید کو اونچے معیار پر لے جائیں گے، اور کشمیری ادب میں اضافہ کریں گے۔

پدم ناتھ گنجو

بادۂ وطن

سون وطن

چھُہ کیاہ ننُندٕ بوٗنۍ یہ سونۍ وطن
یہ سونۍ وطن ننُندٕ بوٗنۍ وطن

یہِ روشن فِضا صاف خوشبو ہوا
زُوَن زندگی، زندگی ہُند دوا

بلان دادی فرحت یِوان منز دِلَن
یہ سونۍ وطن ننُندٕ بوٗنۍ وطن

اَسان پوشہ ڈورین اندر پوشہِ داَژ
یتھ زُونہِ گاشس اندر نصف راَژ

نتِنس آسمانس چھِہ تارک نَنَن
یہ سونۍ وطن ننُندٕ بوٗنۍ وطن

دَوان آرٕ، تریشہِ ہتین ژھارنۍ
تھوکمُت تہِ یُس آسہِ تس ترارنۍ

شِہلِہ گی چھِہ اَندی اَندی رُوزِتھ وَتَن
یہ سونۍ وطن ننُندٕ بوٗنۍ وطن

گمتہٕ ماگ ترٕ پتھ جایہِ بیتاب کینتہٕ
چھوان شاہ ییند رازنۍ مایہِ عِتر

بھران پیالہ بانالہ چۍ پرٕیہِ زَن
یہ سونۍ وطن ننُندٕ بوٗنۍ وطن

ژٕ تھزٕ رَن کھسِتھ کرتہٕ یوٗن کُن نظر
ژلان غم پھولان دِل تہٕ شِہلان جگر

چھِہ زَن سوٕرگہِ حوٗراہ چھلِتھ تن تہٕ من
یہ سونۍ وطن ننُندٕ بوٗنۍ وطن

چھِہ مَس پیالہ بری بری اَنان مَسولہِ
دُچھان دُورہِ مخمورہ ینمبرزلہِ

کھٹِتھ سوزِ دِل روزِ کیاہ بُلبُلن   یہ سونٔے وطن نُندہ بونٔے وطن

وَنے صاف کیاہ صاونہ نَس چھُ غاب   یہ جنّت چھُ دیدن سُہ جنّت چھُ غاب

یہ جنّت اُچھن تَل سہ گومُت کنَن   یہ سونٔے وطن نُندہ بونٔے وطن

یہ آزاد بُلبُل تُلان گرٕ سِز تتہٕ شور   چھُ کتھ پوشِہ تھرِ بیٹھ کران بول

ونان بُلبُلن گُل تہٕ بُلبُل گُلن   یہ سونٔے وطن نُندہ بونٔے وطن

ترانۂ وطن

سٲمِتھ وطن وطن کرَو ترانہٕ وَطن پرَو

صُبح تہٕ صُبحکیٕ ہوا
دوہ کھَن تہٕ دادِرنی دَوا
زِندٕ کرِنٕ چھہٕ ناروا
شُلے دِتھِتھ تُلوَ نوا

سٲمِتھ وطن وطن کرَو ترانہٕ وطن پرَو

وُچھت گُلن تہٕ سُنبلن
ترانہٕ بازٕ بُلبُلن
پھولان چھہٕ نُورٕ منٛز دِلَن
یِوان سُرُور عاقِلَن

سٲمِتھ وطن وطن کرَو ترانہٕ وطن پرَو

گُریزان چھہٕ آرہ تہٕ کولہٕ
پرَان محبتک دِلہٕ

دِلَن اَندر کَرِتھ پالہٕ
یوان چھہ لولہٕ ولولہٕ
سٕمِتھ وطن وطن کرو ترانہٕ وطن پرَو

چھہ اَچھہ پوش تہٕ یاسمَن
ہر طرف چمَن چمَن
اَسان اَسان چھہ کوہسَن
عرق فشان زُمن زُمن
سٕمِتھ وطن وطن کرو ترانہٕ وطن پرَو

نشاط باغ تہٕ شالہٕ مار
چگر پھولی ژٕلی غبار
نسیم ڈل تہٕ گوزیہٕ کار
ژھو وچھِتہٕ قدرتک بہار
سٕمِتھ وطن وطن کرو ترانہٕ وطن پرَو

مُچھ سارِنی گَنڈیٚ خدا
سٕمِتھ کرَو گُنجیٚ صدا

منگوس نہ زانہہ پنن مدا

الگ الگ جُدا جُدا

سمیتہ وطن وطن کرو ترانہ وطن پر

تُلو قدم بہا درو

کرو ہمیشہ جستجو!

جواں جواں دِلاورو

تھوو دوہ مید تہ آرزو

سمیتہ وطن وطن کرو ترانہ وطن پرو

میون وطن

تو شان کیاہ چھہٕ پوشن میونےٚ وطن مُبارک
کٔرۍ توس روشہٕ روشے پوشے وطن مُبارک

نُندہ بون کیاہ وطن میون، وُچھ وُچھ پھولان بدن میون
قربان یہِ زُو تہٕ من میون اَمہِ چمن وَتن مُبارک

چھس باگران محبت بُلبُل قُمرِ کران گٔتھ
چھس بیالہٕ ہیتھ الٚقن کیتھ پوشے چمن مُبارک

چھس بیقرارہ آرہٕ ہیتھ لولہٕ خارہ خارہ
بوسہ کران وارہ کوہ دامنَن مُبارک

سبزارِ فرشِ مخمل وتھرن شہلِہ گُلین تَل
مرگَن نیمَن تہٕ ڈارَن، وارین وَنَن مُبارک

وُچھ سبزِ شامیانہٕ نُندرٕ باگٕ سایبانہٕ
یِم لولہٕ سانہٕ پانہٕ گُنڈۍ قعہ درتَن مُبارک

یمبرٚ پوشہٕ لَنجہ گژٲیے مارآن کمہٕ آییے
ہو ہو کران دایے زَن موٗجمن مُبارک

شبنم چھکان جواہِر پوشن چھہ روشہ رو شیے
کوچَن وَتَن چھکان پوش مُشکِ ختن مُبارک

کنہ سرحدس چھہ ییتھو گوش کنہ دارہٕ منٛز چھہ ییتھی پوش
پھٕلی پھٕلی یوان دِوان جوش بۄرۍ بۄرۍ چمن مُبارک

ژٕ ییتھ طرف جویہِ لاران آرہٕ کتین چھہ ژھاران
ژٕ ییتھ جایہ ناگ پژاران تریشہٕ ہتین مُبارک

پمپوشہ ڈل چھہ خاموش زَن رُوٗٹھمتی ژٕھیتھ بوش
پانژادرَن یوان جوش ہیتھ سنگرن مُبارک

تژاوِتھ غرض تہٕ ماوس لولاہ بہٕ باگراوس
کمہٕ رایہ بوٚتھاوَس زُو آیہِ تَن مُبارک

تمہ پرٲنۍ داستانہٕ گوٚسیتھ ہیتھ زمانہٕ
نوٚوۍ نوٚوۍ یرس ترانہٕ، نوٚوۍ نوٚوۍ سخن مُبارک

روزِ یاسہ انتظارس اَتھ شرٛاونس ترٛہ ہارس
یَس دردہ نو بہارس ییتھی گُل پھولَن مُبارک

اے دِل ژھِ گرٛزھہ مَہ ووبالی بارٛاو لوٗبچی ڈالی
آلو دِلکی گرٛزھن کالی دِلہٕ کین کنَن مُبارک

کھوژُن ڈرُن ژیہِ کس چھُے رُت پھل محنتس چھُے
حُبِ وطن ژیہِ بس چھُے دوٗ ییٚم مَنَن مُبارک

آزاد چھی نہٕ دَھنہٕ دِیارٕ، وطنُک ژھِ چھُک وفادار
تَن دِتھ توٗے وطن دار، جانین کتھن مُبارک ؎۱

۱۴ مارچ ۱۹۴۳ء

؎۱ ذیل کے اشعار بھی ایک نسخے میں اس غزل کے ساتھ ہیں۔ (گنجوؔ)

وولہ بیہہ شہلِہ گُلین تَل زَن آئینس ژٲلِ مَل
ڈیشِتھ یہِ فرشِ مخمل دِل کیاہ پھولَن مُبارک

ڈُچھ شوقہٕ سان وارہ ناگَن ہندی نظارہ
آسمانکی سِتارہ چھِک مندہ چھن مُبارک

وۄدِ توٚ محبتُکٕ بیٚول بٔرِتھ مالے تہٕ لول
لولٕس اندر چھُہ بوزٕلول حُبِ وطن مُبارک

آزاد لولہ وولا وطنٕس بھران لولاہ
یِم لولہٕ گُل ہیٚران کیاہ تہٕ ژِن کتھن مُبارک

سوال

کیاہ نَوجوانن منٛز وطنُک خیال آسیا
ڈیٚکی توکھ محبتس نِش کانہہ کیٛتھ مجال آسیا

کٔرِ سوٚرگٕ حوٗرِ تارٕ یمہِ سانہِ پوٚشِ وارے
کیاہ سانٛ یِہ زندگٲنی اَسہِ کرِ ڈوٚبال آسیا

سون مازٕ وازٕ وانَن سالَن ضیا فرٛشَن کٔریٚتھ
معصوم خانہ مالِن سانِین یہِ حال آسیا

اولاد بڈٕ شہَس ہیوٚ رَوچھمت یتھ کیٚہ چھے منٛز
بعۂ چھِ سیتۍ دمران وَتَن بیٚہِتھ ہٕنٛدے عیال آسیا

کلہَن اغنی تہٕ صرفی ساٖراب کرِ یہمٕ آیَن
مۍے آب سانہِ باپتھ زہر ہلال آسیا

اُسی چھوٚکہِ لٔد جگر سیٚتھ وَدِ وُدی چھِ نُخونِ ہارٲن
تمہِ خوٗنہِ سون قاتِل رٔنگۍ رٔنگو دوشال آسیا

غارت یِوان چھُ غارَن عبرت کھیوان چھُ عالم
سختی کران تُہَن بیٚٹھہ ہے ہَے یہ شال آسیا

پیومت چھُ بایکھ سوزاہ آزادنِس دِلس منٛز
نتہٕ یوت شورِ محشر تمۍ سُند مجال آسیا

وطن دارو

وطن دارو ژٕہ روز تن دار　　　　کٔھتٔن تھاو گوش معنی ژار

وٕتٔن چانین فولٕن گلزار

کٔھتٔن تھاو گوشس معنی ژار

نہ بوزٕتھ زانِتھ نہ بوزنہ اوے　　　　ژٕھکِتھ ژورِتھ ژٕ یہ کیاہ لارِوے

بہ وٕنہٕ ہیٚے چھُم تٕرٕ ونٕنٕسٕ دار

کٔھتٔن تھاو گوشس معنی ژار

نہ زانٕتٕ واٮ۪لی دورِکی شُری　　　　مہٕ وٕنتمٕ کاسہٕ نٕے کیاہ گُھری

یہ اوس مرٕہو دِیادِمین ہٕٚند کار

کٔھتٔن تھاو گوشس معنی ژار

ہٕ ژٕبہٕ چونٕے جِگر زاٮ۪لی زاٮ۪لی　　　　یِہِندی شُری مرٕی تہٕ خانٕے مالی

تِہُند خون زیادہ چھا رنگدار

کٔھتٔن تھاو گوشس معنی ژار

ژٕہ حِس کر کھیوٚو ہک اُفین   ڈاوٕ لگھ ہوش مُشتھ گوٚے رٕدین

رٕٹھتھ تسبیح تہٕ بیہِ زُنار

کتھن تھاو گوش معنی ژار

ژَلِی پانَے یِہ بیمأر رِی   علاج اَتھہ چھےٚ ژٕہِ بیدآر ری

نِندرِ پچھے موت گژھ بیدار

کتھن تھاو گوش معنی ژار

کبا بجرِ پأٹھٕ پیٹھ سیٖخن   لرے فِرِ فِرِ بُزان چھی زَن

نہ چُھک خوفِ خُدا نے عار

کتھن تھاو گوش معنی ژار

الٰہی تھاو تَن آزاد   تِہندے لولہٕ قفس آزاد

یِہُند دِین آبہ موہرہ تہٕ دیار

کتھن تھاو گوش معنی ژار

ہا وطن دارو ہو

ژھیتہ کیا زہ گونے غار تمک نارو ہو   گژھتہ بیدار ہا وطن دارو ہو

چھک دبوومت خوژنچہ ربہ اندر   بمبہ سینہ ہیندی پاٹھ چھے ترادمژ لر

لہرہ ماران شیر ششہارو ہو

گژھتہ بیدار ہا وطندارو ہو

کتہ شیشہ تہ آب گونے سیماب   گو کھ حاران پیو کھ منز گرداب

فوط سپنے کیا زہ موختہ ہارو ہو

گژھتہ بیدار ہا وطندارو ہو

کھوتہ وتہ ستی کتہ ژتہ غار تہ وول   والہ واشہ داو رٹہ غار تہ وول

شورہ منزہ کھار زور گلزارو ہو

گژھتہ بیدار ہا وطندارو ہو

جوشہ اندر مہ تومد رکہ دنہ اکھ ژھٹ   ترٹہ ہیندی پاٹھی بینہ ار کھلنی بیمٹھ

پوشہ ونہ ژلہ خارہ خارو ہو

گژھتہ بیدار ہا وطندارو ہو

شیرہ سندر پاٹھو نیر مائہ دانس منز   پوژ ژھہ لاوین تہ شالن موژہ ہا کرتز

ژھالہ جوراہ نتہ زور وارو ہو

گژھتہ بیدار ہا وطندارو ہو

چھکھ بیین اتھہ داران اُمی سندر پاٹھو   کمتہ اَنمان ژھاران اُمی سندر پاٹھو

دِتہ سارے سارے پکھ مہ گاشدارو ہو

گژھتہ بیدار ہا وطندارو ہو

چون کاروبار چونے ہنگ تہ رنگ   ژے خاندان چونے ناموس ننگ

بیگانہ مولاگ خانہ دارو ہو

گژھتہ بیدار ہا وطندارو ہو

ژے مالک چونے گھرہ تہ بار   ژے باغوان چانی گل تہ گلزار

ہالی موین ہا ملکھ دارو ہو

گژھتہ بیدار ہا وطندارو ہو

وارہ ساوان چھی ژے وُزہ ناوَن والی   سازو سنطور مدھم ترائِتھ نالی

مارہ سپنکھ امہ خمارو ہو

گژھتہ بیدار وطندارو ہو

روز سانتھا ووچھ یہ آز اوٗن سوز   ہوش تھاوِتھ دِلکیو گوشو بوز

معنہ سخنن ژار ہشیار رو ہو

گژھتہ بیدار ہا وطندار و ہو

یا یار خدایا

مُناجات

یہ کرکھ تہٕ، بندہ پنُن چھُے میہ چھُہ ژالہ نُے بہٕ چھُے رضا
میہ صدا تہٕ زورہ کرُن خطا، ژہٕ تہٕ بادشاہ بوٚ میوٚت گدا

ژہٕ خودا یے چھکھ تہٕ میہ بندگی چھِہ ژہٕ کُن ہمیشہ کرٕ زٕ روا
نہ بہانہ تہٕ حیلہ تہٕ کیوٚہ تہٕ کیاہ، یہ ژہٕ سوزہٕ ہم تہٕ میہ چھُم دوا

میہ چھُہ دِلٕ تہٕ خوٗن رٕگن اندر میہ چھُہ درد و سوز تہٕ لولہٕ زر
نہ ژہٕ یُن گژھن نہ ژہٕ زیوُن مرُن نہ ژہٕ ابتدا، نہ ژہٕ انتہا

ژہٕ کُنُے تہٕ چھُے نہٕ شریک کانْہہ، یہ چھُہ دین یِی چھُہ یقین میون
مگر از دُچھان تہٕ چھُس اَچھو یہ نہ مانہٕ ہا یہ نہٕ زانہٕ ہا

چھُہ بہوان بڑاندہٕ کنین نمُن تہٕ کرُن طواف عمارٕژن
چھِہ ژہ یارِ بندہ کورہٕ بدی، چھِہ ژہ پارِ ساسہٕ بدی خودا

بہ منگے نہ موہرہ تہٕ سوٚن دِتم مگر عالماہ ژہٕ میہ ہا دِتم
یُتہٕ بندگی چھِہ خودا سوٚزُن نہ کرُن ہمیشہ خودا خودا

یُتہٕ موٗل چھُ دردہ بہہٕ دُرن نہ سونس تہٕ لال جواہرن
یُتہٕ ظائِلن تہٕ ستمگرن نَنہٕ وانہ سر چھ کران جُدا

یُتہٕ افسری چھ بہوٗدُری یُتہٕ دِلبری چھ دِلاوری
یُتہٕ شاعری چھ پیمبری یُتہٕ دردِ دِل چھُ دِلُک مُدا

نہ چھ دُوی تتے نہ چھُ زیادہ کم نہ وُنان عرب نہ وُنان عجم
یِتھٕ پاٹھٕ رٔلِتھ چھُ یہ ماز تہٕ نم تِتھ پانہ وأنۍ چھ کران وفا

یُتہٕ جنتس تہٕ جہنمس چھ وَنان بندہ پننۍ عمل
یُتہٕ عینِ دین چھ زندگی، یُتہٕ کُفرٕ کھوتہٕ مرُن گنہ ناہ

یُتہٕ شورہ گولہٕ مشینہٕ گَنَ نہٕ چھ یم بہانہ تہٕ مکر و فن
یُتہٕ سارِنی چھُ گُنۍ وطن یُتہٕ سارِنی چھُ گُنۍ خودا

مناظرِ قدرت

پاں ژادر

بوزِہی بوٗمبرِن سوز لولرٕیے

روزِہی دماہ پاں ژادرٕیے

کمیٔ سوزن ژٕہ گاٮٔجنکھ پیپرِہ بتھرٕرو بیبٹھ دٲجنکھ

چھند رٲونکھ کمیٔ سعہ ندریے

روزِی دماہ باں ژادرٕیے

سوز کیاہ مِیوٗٹھ چاٮٔنِس سازس تکِہ بوزُن محرِم رازس

چھےٚ میہ جگرِس گژھان تزٕی ترٕیے

روزِی دماہ پاں ژادرٕیے

چھک ژٕہ ماران ہرٕنہٕ ژھالِہ شیشہٕ مانہٕ تہٕ سنگر مالِہ

گمہ سیتھ گیٚیہ زٕم زٕم سریے

روزی دماہ پاں ژادرٕیے

چکہ چاوکیاہ چھےٚ شُہرہ پانس چشم بد دوٗر اَتھ نوٗرانس

شلہ یہ مائز لال مال پُریے

چھکھ ژٕ بیتاب سیمابکۍ پأٹھۍ لوٚکہ چارکہٕ حُبابکۍ پأٹھۍ

پکھ زیوان گکھ بَرٚی بَرٚی یے

روزی دَماہ پان ژادَر یے

دوٗرہ ڈیوٗٹھم چون پَرتوا! نوٗرہ ژادر زَن بَرٚ ہوا

موخته جالرَن چھوٚنہٕ جرٚی جرٚی یے

روزی دَماہ پان ژادَر یے

آرہ بل چھکھ روشنہٕ روشہٕ پکان یارہٕ چھے کارہ بُتھ پوش چھکان

نرِہ آلوان دُچھن کھوٚوٕرِ یے

روزی دَماہ پان ژادَر یے

وُچھنہٕ دژ ایکھ لولک بہار سیمارکس سنبرتہٕ وشہ گنیار

آفرین چھے اَتھ بہودُرکھی یے

روزی دَماہ پان ژادَر یے

چھکھ نہٕ زنس تہٕ مرنس ڈران زندگی ہُند سفر کران

زندہ گژھان چھکھ ژٕ مرٚی مرٚی یے

روزی دَماہ پان ژادَر یے

زندگی ہُند سوزِ لِیس منے تس نہ آرام تہٕ قرار گنے

شہ نہ مران زانِتھ تہٕ مرِی مرِی یے

روزی دَماہ پاں ژادری یے

چانی آلو چھہ لولک راز چون صدا گُونجِ چھہ آواز

دِل چھہ ڈوبان چانہ دلبری یے

روزی دماہ پاں ژادری یے

چانہ لولکو ریم وَلولہ وُچھ میہ ویدو بیچھ اٰہرہ بلہ

چھَم نہ مشان سعہ دِلاوری یے

روزی دَماہ پاں ژادری یے

مطلع دوئیم

شوقہ چانہ آم سینہ بری بری یے

روزی دَماہ پاں ژادری یے

وارہ وَنتم ژہ آیکھ کتے چھُس بہ زانان آسہ نہ تتے

بندہ برداری تہٕ افسری یے

روزی دَماہ پاں ژادری یے

تتہِ آسن نہ یونہ تہ مالہ　　کفرو دینکی کینہ ملالہ

نہ امیری نہ گداگری ییہ

روزی دماہ پاں ژادری ییہ

تریشہ ہتین کیت چون صدا　　شاہ شہ اُسو تن اُسو تن گدا

اُسو تن موزور یا دفتری ییہ

روزی دماہ پاں ژادری ییہ

وگنہ وَنوان منز پرستانن　　شرہ نی شرہ نی کران رہ نہ دامانن

آرہ گنڈو گنڈو تہ دری کری کری ییہ

روزی دماہ پاں ژادری ییہ

عشق ژھاران چھنہ چنگ تہ رباب　　سازو سنطورکی بند تہ حساب

تتھ چھہ دامن رٹان کتہ گری ییہ

روزی دماہ پاں ژادری ییہ

سنرن منز سر چھے ژہ ناو　　ماداتن منز چھکھ دری یاو

کم وہر چھکھ کران شاہ پری ییہ

روزی دماہ پاں ژادری ییہ

مالہِ کران موٕختٕن تہٕ لدٕرن   ژھالہِ ماران منٛزٕ ستَن سدٕرن

وُچھنہٕ فند بازلسند نکی ترٛکٕریے

روزی دٕماہ پان ژادٕری یے

آیہٕ بابٲری بیٹھی دٕوکانَن   رٕودی کران سانٛین پانن

شودہٕ بابار سوداگرٕی یے

روزی دٕماہ پان ژادٕری یے

شعلہٕ کُنزٕ مُک ووہ بتھہٕ لولہٕ نارس   گاڑٕ آخر پیوٚ گاڑٕ جارس

بٲزی موٕ کلاو تمی بٲزی گرٕی یے

روزی دٕماہ پان ژادٕری یے

کُفرٕ و دینٕچہِ شُری باشہٕ ترٛاوِتھ   آزادس پیٚم راز بٲوِتھ

بوزہٕ ناو مکھہ سٲری کٲشُری یے

روزِی دٕماہ پان ژادٕری یے

ویتھ

ویتھ ناگُچھو مارٕ منٛزٕ پٮ۪ۆرِ یے سوٚندرٕ ہِ یے بوزی میأنؠ زار

ینٛدرازٕنی مہا سوٚندری یے چھِن مالیُن تَل پاتال

ہیٛنٛدٕ رینٛدٕ چانٛی ناماوٕری یے سوٚندری یے بوزی میأنؠ زار

سُندرٕ بٕچھ مس مٕلرٕی یے یوٚت کیاہ چھے سون آمار

چھکھ زٕ یوان بکہ بٕریٖ بٕری یے سوٚندری یے بوزی میأنؠ زار

پٕچھکھ سوٚرگاہ پوٚرٕ لولٕری یے ڈٕری زٕنِملی سگہ ناوان

چانہِ درشنہٕ سٕر تہٕ گَے سٕری یے سوٚندری یے بوزی میأنؠ زار

ستی بأچ چھی دُچھن ٹھوٗری یے کھتہٕ بلہٕ پیٖٹھ کھادٕنی یار

پان آلٕران پیالہ بٕری بٕری یے سوٚندری یے بوزی میأنؠ زار

گیان دٕیتٕنے پننہِ آگرٕ یے تھیٖہ سُندرس وٕیتھ پان

ملہ زٕارٕ کی ناد کٕری کٕری یے سوٚندری یے بوزی میأنؠ زار

ووٚگنیارن مارٕ کأشرٕ یے ہاہ چھ نادتھ کوٚزٕ رٕک سوز

یم تہٕ گرٕچھ ہٕن تارٕ تٕری تٕری یے سوٚندری یے بوزی میأنؠ زار

زور کا ئنیاہ ہاؤی ہٹلرئر ہے — مور پینرتی دوگنسیارن

پیوس وہیہ کھیتون گوس پیپھ ٹرے — سوندرٹی ہے بوزی میائنی زار

رھہ بہ روَ رُیچی نوُرہ ژادرئ ہے — زوُنہ کیاہ چھکھ گاہ ٹروان

نیلی گوئٹ رچھی پچوُنہ ٹجہی جرگر ہے — سوندرئی ہے بوزی میائنی زار

نوہ زنہ رچھی پراُئی لیڈرئہ ہے — رنیہ سسمپکی سائلا بُن

اُس موُلہ تلہ باژی گیڑ ہے — سوندرئی ہے بوزی میائنی زار

بوزی لولکی ناد لوائی ہے — چھی نہ آئی آزادی

بچہ نغمہ تتر سازندرئی ہے

سوندرئی ہے بوزی میائنی زار

آرہٕ وَل

وارہ میہ وَنِتہٕ آرہٕ وَلی کیا ژٕ گیکھہٕ وٕہ باٶ لیے

جائے ڈرگرمی تہٕ کوَن بَرٕی وَنِتہٕ یہِ کمیٚ گَلاٶ سے لیے

سازہ ڈیکس شوٗبِی ژٕ سعدن وَتہِ کیا گیِیا وَنَن

دُور ژٕ جکھہ بچھو چکھہٕ وَنَن نُورہ بُرژٕ مشأے لیے

کمیٚہِ کُرزُل کوٗرٕے ثمَن مأثن کمیٚ کرٕے ثمَن

جامہٕ چھُکھلی ژٕ یہٕ شبنم زُلف کمیٚ سنجاٶے لیے

مأرمندِین سمَن ہِوٗے کالہ یگاہ نوٗوٚے نوٚوٚے

شامہٕ سوٗندر ہی کمیٚ شوٗبی جامہٕ وعہٕ ژٕلی دوہٕ زاٶے لیے

لول ہَرانِ سمَن سمَن حُسن بچھہ لان چمن بہ چمن

خندہ کران رُمن رُمَن موخِتہٕ ہَران ژٕیہ لأے لیے

زوٗنہٕ ژٕہ چھوٗنہٕ چھکھہ جران سازکران یہِ دل بران

اَنہٕ گٹہ ژٕہ کیاہ کران رعہ یہ رَو نچھِ گوٗ بأے لیے

عاٶنِ بہار یہِ حُسن چھِن خار تہٕ کنڈٕ قبیلہ کرُون

سۄندرنے پہ اژلہٕ لون زالہٕ وَلان چھُہ بُہ ریلے

چون لُکھن اُشن تہٕ شادی جانہٕ وَتے نہ غم نہ دادی

خار ژھیپل تہٕ کَنڈی فسادی فِتنہ ٹُلان چھِہ کاگ ریلے

ڈرو سے پھٔٹِتھ پہ لولہ زرپردہ ژُٹِتھ رٹِتھ تھٔر

چھا سہ کھٔٹِتھ وَنَن اندریمی ژہٕ کرہٕ کھُو باگ ریلے

عشق پھران کمَن کمَن تیہ ریشن تہٕ عالمَن

عشق کران چھُہ موٚمن پوشہٕ بدن کہٕ ام ریلے

شوقہٕ ییندہٕ چھکھ جیوان ژہٕ یمس ژہٕ آلہٕ وان

چھُمنہٕ کُنے وَنے یِوان شمع دِلکۍ میہ زاگ ریلے

تُہِہِ ٹھپل، اَوارہ داو، لول ینُن مہ راوہٕ راو

مارہٕ مُتِس ژہٕ گذراو پانہٕ بنہٕ پہ ڈاگ ریلے

دَردہٕ گمُن گیکھ نُچِھتھ آرہٕ پلَن ژیہ دِل ژھِتھ

سنگدلن اندر و چھِتھ لال موہ لہٕ موہ لاگ ریلے

گارہٕ گیی ژیہ خورہٕ ساٗنی یار بنان چھِہ دیارہٕ وائلہٕ

میرُ و چھِم بنان فرشالی داتہ بنان سوا ریلے

ماے تہٕ لول ہاٚشران دِل تہٕ دماغ راوٕہ ران

زہر محبتس کران دِیار تہٕ دِیارٕہ وائے رِلیے

پارٕہ جگر کرکھ گُلَن دِل چھہ دُدائسی سُنبلَن

نارٕہ دُزان بُلبُلن سینہ بدَن تہٕ ئے رِلیے

بوش تہٕ حُسن پوٚشنے، پوشہ بہار توٚشنے

چھاوِ دوہے دِتھِچی پھُلے توشی ژہ پوشہ ماٚ رِلیے

کأل جگر تہٕ دِل بھولَن دردہ گُلَن تہٕ بُلبُلَن

ہولہ أندٕ أندٕ گُلَن لولہ بہانہ وُ رِلیے

آرٕہ ژہ آسنے وَنان آگر چھی خبر آنان

وَنتہ یہ ما چھُہ کانہہ وَنان کیاہ مہ لیوکھ ازٕ ئے رِلیے

آزادس وئیوم سیٹھا چھُے نہٕ گُلن اندر وفا

دوہ ژٕ تہٕ کرٕن چھُہ سوٗد کیاہ یہ نہ کرٕن سہ کأ رِلیے

(۲۷ مئی ۱۹۴۵ء)

---

۱ یہ اشعار متفرق مسودات سے مل گئے ہیں۔ طبع شدہ نظم میں شامل نہ تھے۔
(گنجو)

شیٖنہٕ مأنز

اُنِی روز وارہٕ بوزوٕلہٕ زارِ میأنی
شیٖنہٕ مأنز شٕلہٕ پٕد مأنز یے

ٹۄلی کیاہ شوزِ نِکھ مالِنز کرأنی
ڈۄلی چأنز آیہٕ آسمأنز یے

وَنہٕ یِہ وِگنہٕ چھےٚ کھوشہٕ للہٕ وأنی
شیٖنہٕ مأنز شٕلہٕ پٕد مأنز یے

سُدرہ منزہ ڈرایکھ کرأیہ مارأنی
یاونٕک باغ چھاوأنز یے

ژٲیشہ ہٕرش بۄترالہٕ چھی ژرہ کرشأنی
شیٖنہٕ مأنز شٕلہٕ پٕد مأنز یے

حالہٕ اکہٕ ڈیٖٹھمکھ بالہٕ وأنی
ہَرنہٕ ژھالہٕ مارأنز یے

زالس لأجنکھ کمی دُردأنی
شیٖنہٕ مأنز شٕلہٕ پٕد مأنز یے

شمعکو یاتھو چھکھ ژرہ وگلأنی
شمعچ زندگی فنأنز یے

عالمچ زندگی چأنز زندگأنی
شیٖنہٕ مأنز شٕلہٕ پٕد مأنز یے

پننہ ہمن تہٕ پردین لول بأگرأنی
چھکھ پننٕن پان گالأنز یے

مأنز دَلہ ویرہ چأنز قعربأنی
شیٖنہٕ مأنز شٕلہٕ پٕد مأنز یے

ہیبہ ہیچھٕ لوجہ زَن ژرہ تراوأنی
ژمہ ژمہ گمہ چھےٚ ڈلأنز یے

کرژہ بلہٕ ژوپہٕ ہیچھٕ ژرژہ تراوأنی
شیٖنہٕ مأنز شٕلہٕ پٕد مأنز یے

آرَن تہٕ آگرَن چاٲنۍ زندگانی   ناگن باگتھ چاٲنۍ یۍ

چانہِ سیتھۍ رَتہٕ کھُرِ لاگنے ساٲنۍ   شیٖنہٕ ماٲنۍ شِلہٕ پدماٲنۍ یۍ

عاٲنک پاٹھۍ چھکھ زٕ تہٕ پرینز لاٲنۍ   عاٲنکُ پرینز لُن عاٲنۍ یۍ

عاٲنہٕ چون ازلے اوس پرینز لاٲرِنۍ   شیٖنہٕ ماٲنۍ شِلہٕ پدماٲنۍ یۍ

تھٔزرَن پیٹھ بہِہتھ چھکھ مہاراٲنۍ   کوٗنزُک ساز واياٲنۍ یۍ

لولہِ منٛز سَدرُک سوز للہٕ واٲنۍ   شیٖنہٕ ماٲنۍ شِلہٕ پدماٲنۍ یۍ

نَے نیستانَس منٛز چھہ نالاٲنۍ   سوز چون لہرٕ ماراٲنۍ یۍ

چھوہ کہ لَد سینہ منٛز گرِچھ دِواٲنۍ   شیٖنہٕ ماٲنۍ شِلہٕ پدماٲنۍ یۍ

منٛز کے یارٕ بلہٕ تَن ناواٲنۍ   پیٹھ وَنن چھکھ زٕ دُرداٲنۍ یۍ

چھٕرٕ بلہٕ چھانز تان گیہ ہوگ جاٲنۍ   شیٖنہٕ ماٲنۍ شِلہٕ پدماٲنۍ یۍ

ہارَن تاو چھے دارٕ گالاٲنۍ   جویَن اِیرٕ والاٲنۍ یۍ

وندہ چھے منٛز وَنن تیرٕ زالاٲنۍ   شیٖنہٕ ماٲنۍ شِلہٕ پدماٲنۍ یۍ

داٲدی لدِ سینکو سوٗراخ چاٲنۍ   آرٕ کٔتھ آلوَ چاٲنۍ یۍ

چھُم اُچھَن تَل کنو چھُسُن بوزاٲنۍ   شیٖنہٕ ماٲنۍ شِلہٕ پدماٲنۍ یۍ

زٕ تہٕ بوز آزادِنۍ غزلخوانی   بخشِش ازلہٕ لاٲنۍ یۍ

وُچھِتہٕ کمہٕ لولہٕ چھُے ناد لایانی[1]

شیٖشہٕ مانٛز شِشلہ پد ماگٔنزیے

۲۰, جنوری ۱۹۴۶ء

[1] طبع شدہ غزل میں نہیں ہے۔ ایک مسودہ سے حاصل ہوا ہے۔ (گنجو)

شمع

ہوش کر پاۓدٕر لولہٕ دیوانے
گوش تھاو بوز افسانے مِیون

بیٚیمہٕ یکسانہٕ کرِ حالہٕ ما دانے
کٔس پٔنُن کٔس چھُہ بیگانے مِیون

یتھ مینٕہ نِش ہیٚوند تہٕ تیتھ مُسلمانے
گوش تھاو بوز افسانے مِیون

دٕین میون مِلہٕ ژار دھرم یکسانے
سارِنے کیٚیت چھُہ نورانے مِیون

یتھ مینٕہ نِش کعبہ تہٕ تیتھ بُتخانے
گوش تھاو بوز افسانے مِیون

وُدٕر نَس میأنِس اُسہٕ وُن ترانے
غمہٕ سِتی مَنز چھُہ شادیانے مِیون

اَدرِ گے روشَن چاٗنی گنہٕ خانے
گوٗشِس تھاوَ بوز افسانے میون

گیتھ کران لولس دَرد اَکی آنے
جان کیاہ لولہٕ دیوانے میون

میاٗنی پاٗٹھی دَرزہ دَرزہ چھُس نہٕ پریتھ آنے
گوٗشِس تھاو بوزاَفسانے میون

گیٹِ منزٕ یوٗ چھُسے گاشس ہاوانے
سوزِ دِل سازوسامانے میون

کتہٕ کیاہ ییتہٕ یور زانکھ پانے
گوٗشِس تھاو بوز افسانے میون

بوز دِرنہٕ سوز میون چھُے نہٕ کنہٕ وانے
دِیدو وُچھ ژٕہ داستانے میون

لولہٕ کِس نارس فوٗر نَنہٕ وانے
گوٗشِس تھاو بوزافسانے میون

قدرتَن دِیتنے گاش انسانٔے
زانٕہ نٕکھ تھوونٔے بہانٔے میون

لاگ نیٖپانٕہ چھُس بوزتہٕ اکھ دانٔے
گوٗشس تھاو بوز افسانٔے میون

آزادہ میٖٹھی کیاہ چاٗنی پیٖم ترانٔے
ژھٕہ لیٖو کھۄت جان افسانٔے میون

دَزہٕ نٕکھ دود زانہٕ دۄدہٕ ہُت پانٔے
گوٗشس تھاو بوز افسانٔے میون

●

وَنہچی یاآر

تنگنس تھندِس لگنزہ یاآرہی یاآریی

سگ دِ تےؑ کمؑ وَنہچی یاآریی

چپانہ بدِہ کرانہچی ناما واآری

شمشاد سرو دِیو داآریی

نیہ منز بیہ کس پرتھ قبیلہ داآری

سگ دِ تےؑ کمؑ وَنہچی یاآریی

آرہ پانژادرہ کوہ لہ راد جاآری

چھی کران نازہ برداآریی

سوزہ واآلی سازندر تہ سیتاآری

سگ دِ تےؑ کمؑ وَنہچی یاآریی

رنگہ واآری ڈیٹھمکھ بیہہ سوٗرساآری

سازس سوز گوم جاآریی

اَندٕ اَندٕ اَسہِ ژاٹِہ بأجہِ سأرۍ
سگ دِ تٕے کٔرٕ وَ رٕنچہِ یأرۍ ییہے

پوشہ وَن پانَس کران گُلکأرۍ
رنگہٕ رنگہٕ پوشس ژأرۍ ژأرۍ ییہے

چأنۍ سہی سأیس تَل بِہتھ سأرۍ
سگ دِ تٕے کٔرٕ وَ رٕنچہِ یأرۍ ییہے

سبزرس چأنس پنٕرچہ یأرۍ
پچھے تُوٚے ناماوأرۍ ییہے

چانہِ تھرِہ یاوُن ہردِ تہٕ ہأرۍ
سگ دِ تٕے کٔرٕ وٕ رٕنچہِ یأرۍ ییہے

روشہِ روشہِ دَنۍ دِتھم گوشَن ژرہٕ یأرۍ
رفیوٗرس گامہٕ ششہأرۍ ییہے

سبزرس تہٕ پنٕرس وٕچھِم پایدأرۍ
سگ دِ تٕے کٔرٕ وَ رٕنچہِ یأرۍ ییہے

دیندارَن وُچِھم کِینا وأرِی
بأزِی گأرِی وطن دأرِیــــــــے

ہٕچھ یِمَو دوستَو دُشمن دأرِی
سَگ دِتےٚ کمَ وَ ہیچھ یأرِیــــے

آرٕ کٔتِ پوٗنپٕرِ گٕتھ کران سأرِی
بجلی ژٕانگیٖن ژُو پأرِیـــــــــے

پانٕہ وأنٛ چھاوان یان یِم ہچأرِی
سَگ دِتےٚ کمَ وَ ہیچھ یأرِیــــے

دوٗہ تارٕ پردیٖو کرَ دُکاندأرِی
پنٕہ نٕہس آیہ انواأرِی ســــیے

باپأرِی کوچھَن بِیٹھو باپأرِی
سَگ دِتےٚ کمَ وَ ہیچھ یأرِیــــے

بوزِی آزادٕنٛ دِلہٕ نہٕ زأرِی
ساتھا روزِی اَچھ دأرِی ســـے

ڈورِ پیپھٹ آمت چانہِ اَمارِی
سَگ دِ ستے کُمُ وَنیچ یارِ یے

●

نوٹ :- یہ غزل چھ آزادن تمن دوہن لیچھمژ یمن دوہن تم سورتس یار قیام کرِتھ اُسی ۔ (گنجو)

دُرہِ یاو

زلان چھُم شرحابَن اضطرابَن وَلولَن اندر !
یِوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرَن مَنزلَن اندر !

کنین کھمبرِن کھَین کھڑاشَ پکان چھُس مَنزگبٹن گاشن
نہ چھُس محتاج شاباشَ نہ چھُس مُشتاق گِندہ باشَن
تُہیتھے چھُس رانہِ کرِہلِن منز تُہیتھے چھُس ؛ گُلبُلن اندر
یِوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرَن مَنزلَن اندر

خوہِش آمد کرَہ تَمن کانژھاہ ملامت کرِ تَمن کانژھاہ
بہ پیٹھ کیت چھُس گوُمت پادا کرُن چھُم تِ ڈُرن کس کیاہ
بہ نوکر چھُس نہ کانہہ افسر لیکھیم نا قابِلن اندر
یِوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرَن مَنزلَن اندر

مہ عادت چھُنے پیتھ پھیرِن مہ فِش گوہ بوزِنہہ گُنہ نیرُن
نہ چھُس گُل یان چھُم شیرُن نہ بلبُل اول چھُم ییرُن

یہ چھُس خوش پیچ و تابن انقلابن زلزلن اندر
یِوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرن منزلن اندر

نہ چھُس شیشہ نہ چھُم صیقل صفائی چھُم پننی جائی
حسینن بروٹھ کُن یِمہ سینہ دارِ تہ چھُم نہ حائے دائی

تمن حاۓ رُتھ تہ حسرتھ کیاہ یِمن غاۓ رُتھ کلن اندر
یِوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرن منزلن اندر

چِھہ کرِیشان زوُن تارکھ افتاب تہ آسمان دوُرے
وُچھان اُ بینہ میانے منز پننہ گُتھ گاہ بگاہ زوُرے

نہ تے تمہ ساتہ یَیلہ وُچھم سَرن منزِ پاگلن اندر
یِوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرن منزلن اندر

بَنٹھین بیرن سنین وگنین زرٹھتہ والان چھُس بوش
درین تکرین ٹھرین سَرِ بیٹھو گرٔ حتھ ڈالان چھُس ہوش

نہ چھُم بھارن نہ دِل ہارن میہ نیاین گانگلن اندر
یِوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرن منزلن اندر

کَمن سنگین قلاین تہٕ بلاین پان چھاوان چھُس
پنُن چھکراونہٕ آمت کوٗنسر بێیہِ سوٗنبراوان چھُس

ژٹان سنگرتہٕ ڈاسان بال پھیران جنگلن اندر
ریوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرن منزلن اندر

مہ وُچھ لہرن ہندین قہرن تسنازن لایہ لاین کوٗن
گنیر اَسِتھ کوٗنسر میون وُچھ مہ وِچھ جھگڑن تنیاین کوٗن

کوٗنسرنے آسہ یم جاہِل وہین کتہ عاقلن اندر
ریوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرن منزلن اندر

نہ چھُس رِنداہ نہ مستاناہ بہٕ چھُس اکھ لولہٕ دیواناہ
گہے گرداب گاہ سالاب گاہے تیز طوفاناہ

ڈلن ہِنز شوب شدرک شان میانین ولولن اندر
ریوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرن منزلن اندر

دِتھم پرواز ابرس راحتک تاثیر بارانس
دُلم یم نیلی جامہ تہٕ لاجورد جامہ اسمانس

ٹلان چھس ہول گگرائن تہ شولان وُزہ ملن اندر
یوان چھم زندگی ہند سوز سفرن منزلن اندر

پنُن سوزاہ پنُن سازاہ پنُن شوقاہ تہ آوازاہ
پنُن چھم لولہ اندازہ سرُوداہ مستیاہ نازاہ

وَرن پانشادرن جہین سَرن آرن کولین اندر
یوان چھم زندگی ہند سوز سفرن منزلن اندر

سنبروعہ گنیار سماوک بہ وُ چھنے آس سمارس
یہمے زھوہ مارہ نس کیت چھس دوہس راتس پوسہ ہا رس

غولاماہ چھسنہ کانہہ تھاوہم مہ پنجرن ہا نکلن اندر
یوان چھم زندگی ہند سوز سفرن منزلن اندر

امیراہ بادشاہا اسی تنَ ہیتو نداہ مسلماناہ
بہ کتھ ٹپارس بہن چھاوِ ز چین ناوِ ز برن باناہ
مہ نِش راجاہ نواباہ سایلاہ اکہ سایلن اندر
یوان چھم زندگی ہند سوز سفرن منزلن اندر

پنُن پان آیتن چھُم تھوٗومُت سارِس جہانَس کیُت
پنُن زوٗ پیشکش تھوٗوُم زمینس تہٕ زمانَس کیُت

وَلے پرٛارُن تہٕ ٹھہرُن چھُے نہٕ میانین مشغلن اندر
یوان چھُم زندگی ہُند سوز سَفرن مَنزلَن اندر

جواہر مالہٕ ہاوان مال ورتاوان سوداگر!
جران تاجَن تہٕ تختَن موٕختہ کاٹھِلی پوٚختہ زورا ور

چھہ سوٗنبران ہَکلی تہٕ ژاران پھٔلی یمَن میانین کھلن اندر
یوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرن مَنزلَن اندر

سنبروٕ گنیار بُتھٕ تےٚ بیرہٕ ڈلیشتہٕ جیرہٕ چھُم یوان
کوٗنیر کیسان چھُس ژھاران لاران یوٗت ما ران پان

توٚرے چھُس آب اَسِتھ دارہ تُلہٕ وین تینگلن اندر
یوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرن مَنزلَن اندر

بتھ رچھاؤِتھ سنبروٗ چھِنے یوان چھُس یوٗت بے وَاے
سُہَن ہِندی یا ٹھی ماران ڈالہٕ ہرنہٕ ژھالہٕ پرِیتھ جاے

شُرزن یادر رہن شالن تہٕ ہرنن ہانگلن اندر
یوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرن منزلن اندر

دِوان چھُس لہرہ گامہ تہٕ شہرہ گاہے ہول تہٕ گاہے سیود
دہانس کف تہٕ پانس زرشہ زریس چھُم بہٕ ہنس وُتود

وِیان چھُس مینون آتش نارہٕ بانن منقلن اندر
یوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرن منزلن اندر

بہٕ چھُس خوش دورہٕ دورن زور وشورن ہُند سیٹھا چھُم چا
بچن بے خوف تراوُن رو پھُٹن کیاہ گو، ٹھکن کیہ ناو

پنن بل آزماوُن چھُم پھساوُن مشکلن اندر
یوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرن منزلن اندر

رِنک، گرٹھنک، زنِنک، مرنک نہٕ چھُم پرواہ نہٕ چھُم کانہہ غم
نہٕ چھُس حاران داتن کم، نہٕ چھُم پھیران گے کم کم

چھہ ییتھی ییتھی وہمہ تے وسواس آسان بزدلن اندر
یوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرن منزلن اندر

بہ روزاہ سوزِ دِل ترأوِتھ سرن سنزن تلاون منز
بہ وتھراسینہ پھیرن عائشہ متی ڈُوُنگن پتہ ناون منز

یوان چھا کارہ وأرس وارجائہِ ل کائہلن اندر
یوان چھُم زندگی ہُنْد سوز سفرن منزلن اندر

طبیعت مێون آزأدی چھُہ عادتھ مێون آزأدی
گُنیریکسان عمل شأدی محبت محنت آبأدی

توٗرے چھُس ٹوٹھ آزادن رتین صاحبن اندر
یوان چھُم زندگی ہُنْد سوز سفرن منزلن اندر

پنُنی نرمی تہ گرمی منزلن منز واتناوان چھُم
نوین منزلن نتہ سفرن منز نووُے دُنیامہ ہاوان چھُم

گرُیزاں چھُس جنگن اندر وزان پوشن گُلن اندر
یوان چھُم زندگی ہُنْد سوز سفرن منزلن اندر

جگر چھُس سنگرن کتران رفتارس سعہ گرمی چھُم
مدنوارن بدن نادان اطوارن سعہ نرمی چھُم

سبزرتے لول چھُم رٔبی رٔبی وَرن ییچھن وٚلن اندر

یوان چھُم زندگی ہٕنٛد سوز سفرن منٛزلن اندر

چھلان چھُس جامہ ناوان یان گُل روئن سیہ موئن

ہوٚرے چھُس بأگراوان لول خوشخوین تہٕ بدخوئن

چھہ باقی ین یہنٛز خصلتھ گُلن تہٕ ارکھلن اندر

یوان چھُم زندگی ہٕنٛد سوز سفرن منٛزلن اندر

گُلن تہٕ بُلبُلن منٛز چھُس بہ وایان میٚوٹھ سنطورہ

یلہٕ سنگین دِلن منٛز انقلابک ڈول ڈنٛڈورہ

یژھی نرمی تژھی گرمی چھہ میانین غلغلن اندر

یوان چھُم زندگی ہٕنٛد سوز سفرن منٛزلن اندر

ڈران یتہٕ قہرہ میانے لہٕرہ مارن وقتہٕ بڑٕی وٚلہٕ ویر

تہٕ پوشے بھرن چھُس روشہٕ جاوان دایہ ہٕندی باُٹھی شیر

زُوک میأنی چھہ شمشادن تہٕ سروَن رائیلن اندر

یوان چھُم زندگی ہٕنٛد سوز سفرن منٛزلن اندر

بَہ وَتھران فرشِ مخمل بیٹھ کِنارَن تازہ یارَن کِشُت
مۆنۆرَن ٹھکی ہیتین بیہِ شوقہ والین دوستدارَن کِشُت

بیہن راحتھ کَرَن دیوہ فرحتاہ داتیکھ دِلَن اندر
یِوان چھُم زندگی ہُند سوزٚرَن منزلَن اندر

اَنان ترێشہ ہتین آلو کرِتھ چھُس سالہٕ چاوان ترێش
پھِیِکھنا دِل جِگر شیشہ لیکھ ژِلیکھ پکِنک تہٕ ٹھکنُک وِش

گہے جوَین کعہ لَن گاہ سربنَدن نکن نلمَن اندر
یِوان چھُم زندگی ہُند سوز سَفرن منزلَن اندر

گنجیم پان ژادرَن ہندین ربابَن سارہ نِن تارہ
شہ شوٚد بۆزِتھ مشان عاشہ ہتین سنطورہ سیتارہ

چھم سوزِ یچہ مُشتیاہ پاُدا گرِشھان غمگین دِلَن اندر
یِوان چھم زندگی ہُند سوز سَفرن منزلَن اندر

سیٹھاہ نرمی تہٕ دلجوئی کران چھس خوبروین منز
یِوان چھُس مسولَن ہیتھ ترێش خوش رفتار جوَین منز

گُلاں تصویر پمپوشَن بہتھ پوشے ڈٕلَن اندر
یوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرن منزِلَن اندر

یہ چھوونَس زندگی ہند مے بہارَن سینہٕ تھاوِنَم لے
وزان چھم دردٕ سوزَچ مَے چوان چھس پیالے درٕ پے

پیامِ گُل تہٕ شبنم چھہٕ میانین وَلولَن اندر
یوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرن منزِلَن اندرٕ[1]

۶ نومبر ۱۹۴۴ء

---

[1] اَکِس بیاضِہ منز چھُ یہ مقطع تہٕ درج —

زٕ نیر آزادٕ وُنی زیادہ آزارَن گژھان بورٕ ژی
سیٹھاہ کَمتھ روزِہ باقی بوزہ ناوتھ سالہٕ اکہٕ سورٕ ژی

سَرن مُشکل سیٹھاہ مُشکل چھہٕ میانین مُشکلَن اندر
یوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرن منزِلَن اندر

بہار

مبارک آدنچ یارن بہارن جلوہ ہاوُن ہیوٗت
پھُلے لجی لولہ کین پوشن منوشو باغ چھاوُن ہیوٗت

بہارچی سوٗر خرو لشکر کران گمژھ مارہ کُن اندر
گُلابن جنڈہ دیُت خوشبو ہواون لہرہ ناوُن ہیوٗت

ہلم برہ برہ چھکنی دُردانہ ہیت اوٗبرن تہ بارانن
جہانن ساری عالم آسمانک تشبہ لاوُن ہیوٗت

گُلن ہندی کاروانن، غنچہ دیُت باغن بیابانن
پنُن دامانہ سبزارو تہ کُڈی کڈی داش لگاوُن ہیوٗت

اُدری وتھرِ کران گلزار مخمل سائبانن تل
اتھن کیتھ پیالہ ہیتھ پوشہ متو درمس باگراوُن ہیوٗت

زمستانن ستم کم کم چھہ کری متی لولہ دیوانن
گُلالن سینہ مژراوتھ یہ جگرک داغ ہاوُن ہیوٗت

تیلے اوس نیرہ ہُن پھاگُن رگلے ٹُہرِن یُمبرزلہ ووَن

وہُدَر واوَن ہَنن اوقات ناحق راوہ راوُن ہیُوت

گُلن منز نیرِ خوشبوئی کُنڈرین ہیند کار بدخوئی

پننۍ کنز نو بہارن لول سارین باگراوُن ہیُوت

مَنس منز لولہ گرمی چھس تہ شینچہ سینہ صافی کیاہ

بہارن کاٹرِلین یارن آوِ یُول راز باوُن ہیُوت

اتھ گو کارہ وہ گنینن وارہ ہندین جان نثاری ہُند

تہمو کمزور ہمسایَن کلس بیٹھ سایہ ترٛاوُن ہیُوت

دِیان آزاد بلبل نیرہ چھاوِتہ لولہ باغکو پوشن

گلا بو مس لو رٛچھو رٛچھو دِلن منز دِیُر تھاوُن ہیُوت

سونتھ آو

ژۄل وندہٕ آو بہار صد بار مبارک   پھۄل دُد وَنن گلزار   صد بار مبارک

ہا بلبلہٕ غم ترا و سونتھ آو وہیک ژاو   وۄہ نۍ بخت گۄنی بیدار   صد بار مبارک

ناگن کہٕ لَن آرن بالن وَنن نارن   لوگ جوش آو سبزار   صد بار مبارک

بۄزمُم میہٕ آدۍ آدِۍ بۄزِتھ گیمہٕ شادِۍ   دیدن چھُہ از دیدار   صد بار مبارک

وۄہ یتھ رِندہٕ مارو ژھوہ گئے بندگی ہندۍ   گئے نِندرِ ہتی بیدار   صد بار مُبارک

پاغام گل ہیتھ دزاو خوشبوے صُبحُک واو   کھنہ بلہٕ کھادِنۍ یار   صد بار مُبارک

وۄہ یتھ رِندہٕ قدم تُل پھۄل زندگی ہندگُل   ژَکی زندگی ہندۍ خار   صد بار مُبارک

وۄہ یتھ رندہٕ مارو ژھوہ آے زندگی ہندۍ   گئے نِندرِ ہتی بیدار   صد بار مُبارک

زُ میون میون وطن دل میون میون وطن   میون یار میون غمخوار   صد بار مُبارک

وطنک چھُ تُس ہمدرد مردن نشے سے مرد   بیدار دِل ہُشیار   صد بار مُبارک

آیتُھ تھوس تن من از نتہٕ ادہٕ کرسَن   چھُم لول چھُم لوکچار   صد بار مُبارک

کمہٕ حالہٕ یہٕ آزاد شوقس چھُ میوان داد   پھۄلنس دِلکۍ گُلزار   صد بار مُبارک

ندائے ہاتفی

اُہرِ بیزہ فلکؔ

(ابتدا میں عنوان " اہر بیزہ فلک" تھا۔ بعد میں محض غزل۔ شاعر کے نوٹ بکوں میں کئی جگہ یہ غزل درج پائی گئی۔ ہر جگہ کوئی نہ کوئی کمی یا بیشی شعروں میں دیکھی گئی۔ یہاں پر ساری کی ساری غزل درج ہے۔) (گنجو)

لولہٕ شہیاۓرٕ کٔمیتھ بأرۍ کرٕن پرٕ زاگلِ — وٕھمکۍ زال ژٕ یہ کمہِ حالہٕ گومت چھے نالِ

ساٗر گیتا یہ ژٕ کر یا کلام اللہ پرٕ — جان نے چھے ژٕ یہ عمل زان یہ سوٗدا خالی

مندرن خانقاہن ژٕ اتھلن ہندٕ عالم — ڈولہ گے گریزِ نہٕ سدا ولہٕ نشے دل خالی

یوت یہ زَف مالہ نتہٕ نالہٕ ژٕ تسبیح ترادکھ — سوزٕ نے چھے ژٕ یہ دِلس بوز حرف چھی نالی

جہلہٕ کے پردہ ژٹن واٹلی یوان کالہٕ پگاہ° — علمہٕ کے پردہ ژٹن واٹلی یوان ییٚژ کالی

چھُس یہ زانان خدٕ آسی تہ چھ یوٗڈ دردِ سرا[۱] — بندگی خوٗنِ جگر کھیوٗن چھ جنابِ عالی

دِل جُدا، جان جُدا، عشق جُدا، عقل جُدا — زور خونخوار چھ بے چارٕ جنونٕ نالی

۱؎ ماخوذ از علامہ اقبالؒ ؎ خدائی اہتمام بحر و بر ہے (آزاد)

وائے تس عقلمندس حاًف تس دینداراس　　مثلِ زنجیر یہ تقدیر گوٚمت یس نالی

کار کرتوٗت پنُن چھے یہ جہنم جنّت　　پانہ چھکھ نار تہ گلزار جناب عالی

دامہ چون زانہ پنُن خوٗنِ جگر سے مسکین　　یُس ملِک دار تہ یُس آسہ بنوٚمت مالی

یتھہٗ وَنان دین چھہ دیندار بہتھ غارن منز

تتھہٗ وَنان کُفرُ چھُہ آزاد تہ زانن والی

●

لہ اکِس پرزس منز چھُہ یہ شار یتھہ کنہٕ آمُت ادا کرنہ ــــہ

نقرُ چھا سورنن دُور زٕ لن غارن منز

اَتھہ وَنان کُفر چھہ دیندار تہ زانَن والی

آدم گری

مقبولِ ازل[1] عاشق یتیلہِ جلوہ پُن ہاوے
اہرمزہ خنجر نیزہ زَن پوشہِ پُھلے چھاوے

تس فتنہ گرس پتھے دین یکسان گُنہ آئین
شائمی تہٕ غوہ لائمی ہندی یم فتنہ تہٕ اتھ زاوے

تَس شان شہنشاہی ڈولان چھہ پادن تَل
وسواس تہٕ ڈر تس کیاہ سر کیا زہٕ پتھر تراوے

بتیہِ نارہ تہٕ ژٹن ہندی پاٹھٕ اُرادہ کوہ پَن پالَن
نہٕ زہٕ ہرنہٕ کُنہِ شیرَن اُلتہ پان مُن کھیاوے

سائلاب تسُند اہرہ بیلہِ مارہ تہٕ یمہ لہرہ
جالَن تہٕ فریبن ہندی کوہسار تہٕ ویسہ راوے

ہیتھ نا وِہ لیکھُن تقدیر نقدیر تھکیکن والین
مجبور میرشے ڈیرَن موہ ختارِ بن ہاوے

تس دردہ غزلخوانس صد حیف ہزار افسوس
یَس خام خیالَن پتھ آرام دِلک راوے

تَمہِ لولہ لکھتہٕ بہتر زولانہٕ غوہ لائی ہندی
استادہ جوان مُردس یَس لول پتھر تراوے

دِرتاو دلیرن ہُند کیاہ زانہٕ تہٕ بے چارہ
یَس گژ اپہ لگان آسن ہمیتھ آسہ کھسیتھ کراوے

یا ہاو جلالک نُور[2] امہ بوشہ وَسَن مغرور
نَتہٕ حکم دِہ آزادس یم نیائے تہٕ اتھ زاوے

---

[1] اکس جایہ چھہ 'مقبولِ ازل' بجایہ 'سیماب جگر' درج۔ (گنجور)

[2] اکس مُسودس منز چھہ یہ شار یتھہ پاٹھٕ درج سہ

میراث چھہ آزادس پیدائش تہٕ آزادی
اَدہ کونہٕ دلیرن سیتھ آزاد فضا چھاوے

ندائے ہاتفی

نیندرِ ہتینہ گژھ بیدار گژھتہٕ بیدار ہاے ہاے
واتۍ قافلہٕ منزلس اکیاہ ژٕہ کران کیاہ ژٕہ پاے

شکھ تہٕ یقین کفر و دین چون خیال چانۍ راے
ہند، عرب، روم، چین، چانۍ قصہٕ چانۍ نیاے

صبحکہٕ وکھتہٕ موژہ شونگ کونہ یوان چھے ژٕہ ننگ
شیرہٕ یہ چون ہنگ تہٕ رنگ چون موزور چھا خداے

چھکھ نہ فقط آب وگل چھے ژٕہ دماغ چھے ژٕہ دِل
خواجہ تُہ کھی اتی نو مالِ سنبالِ ماچہ زاے

وُچھتہٕ ژٕہ کُس حال گوٚی کیازِ بہس شال گوٚی
واے یہ کُس وُہمہ بیوٚی واے دوٚ پُے کمرِ یہ داے

چھے نہ پنُن دِل ہُشار سوزِ جگر لولہٕ نار
پیالہ بران بالہ یار چھکھ ژٕہ کران ہاے ہاے

چون عیال کیاہ کَران فاقہِ وَتن پیٹھ مَران

چون جکھنں راوہِ ران جاگنی ژھعہ پہِ تہِ جاگنی مائے

یا ژہِ نِمان خدمتس یا ژہِ بژمان دولتس

مار کران غارتس حائف افسوس وائے وائے

نیر بنیتھ شیر مرد ھاوُ پنن دِل تہِ درد

پُوز سیٹھاہ ہی مال بینہِ تُسند نا گرائے

لولہِ بہار چھاوہِ نکھ سوزِ جگر ہاوہِ نکھ

یام ژہِ مُشراوہِ نکھ نازو ادا ژھائے گژائے

چانہِ دِلکی وَلولہِ آسی تُلان زلزلہ

دمنہ فی ژئیہِ پِوان کرُنلہِ تو تہِ پہِ فوران وائے

آسس پیمن دردِ لَن سوز تہِ گرمی دِلَن

تم چھ وُچھان مسولن نازوادا ژھائے گژائے

دژاو ژہتھ سوئتھ آو بلبلہ غم غوصہ ژراو

سوزِ دلاہ بوزہِ ناو نازہ لگئے ساز وائے

بلکہ غم غصہ تژاو سوزِ دلاہ بوزہ تاو

بوزہ سے آزاد آو تازہ لئے ساز واسے

یکم اگست ۱۹۴۳ء

لوٗل تہ گاٹہٕ جار

آو گُلن ہُند بہار آو دِلن ہُند بہار
گُل تہٕ گٔے بے اختیار دِل تہٕ گٔے بے اختیار

گُل کران دیوانگی دِل کران دیوانگی
گُل تہٕ ژھٔٹان لولہٕ نار دِل تہٕ ژھٔٹان لولہٕ نار

باغِ نسیمک فِضا باغِ نشاطک ہوا
سوٗ گۄ کھوتہٕ خوشگوار عطرٕ کھوتہٕ مُشکدار

جل تہٕ قُمرِ پوشہٕ لوٗل آسہٕ گمتۍ دال ٹلوٗل
آکھ ہیٚنٛ بالہٕ یار کوٚنہٕ کرٕن جان نثار

چاو کران خوش ہوا داو کران آو کیا؟
آرٕ وٕلو ژوٚٹ حجاب ییٚمبرزلن کھوٚت خمار

گوش تھاوِتھ ہوشہٕ روز آرٕ کنیو وارٕ بوز
سوز ہیٚتھ آیہٕ گلعذار ساز ہیٚتھ آیہٕ جانوار

آرٕ کتین گارٕ نے تریشہٕ ہتین ژھارٕ نے
آرٕ پیوان بار بار ناگ وزان بیشمار

نیرِ بہار چھاو نے سوزِ جگر ہاو نے
بہہ مہ ژٕ یارٕ او نے یان ہیٚنٛ وقتِ کار

اَز چھُہ ژلان لولہٕ شر نیر نیبرٕ سانٛ کر
از چھُہ جنونس اندر ہوش حواس گاٹہٕ جار

پوشہٕ گلین ہند جنون چھتٕ گژھان گرم خون
عقل دٕیان وُچھ بہار عشق وَنان بن بہار

عقلِ پیوان ہیٚتھ کمند عشق ژٕٹان تَتھ دو بند
عقل دٕیان پرار پرار عشق دٕیان لار لار

عقل دٕیان بندگی عشق وَنان زندگی
عقل دٕیان مہرٕ دیار عشق وَنان یار یار

عقل

بخت تہ میراث میون تخت تہ میراث میون

عشق

بخت تہ بے اعتبار تخت تہ بے اعتبار

عقل

بخت کران راج تاج تخت ہیوان جزیہ باج

عشق

بازی گران بازی گار بازی گران بازی گار

عقل

بخت کران سرفراز تخت چھ عزت تہ ناز

عشق

بخت تہِ ناپائیدار تخت تہِ ناپائیدار

عقل

ٹھاٹھالَن، دفترن، خانقاہن، مندرَن
دل بران گاٹلیِ، دور کران گاٹہٕ جار

عشق

یَس نہٕ وفایَس نہ درد، روے سفید خوٗن سرد
دَردہٕ نیے مَنز سہ مرد وانہِ کرٕن سنگسار

عقل

یار رفیق دوست میانٕی دٕراے وُچھان آسمان
فرشِ زمین کوٚر تِمو عرشہِ کھوتے شاندار

عشق

مِیون مُدا چھے گنیر چون مُدا سیم و زر

مِیون مُدا لولہٕ نار چون مُدا شورٕچ نار

عقل

عقل لبان مرتبہ جاہ و حشم دبدبہ

عقلہٕ ہندٕ سے منصب عِلم تہٕ عَلمک بہار

عشق

زیادہ بنان عقلمند زیادہ ہیچھان ژَھل تہٕ فند

دارہٕ کران تیز دند زَن چھ شکارٕی جانہٕ وار

عقل

عقل تہٕ سرمایہ یَس عاش تہٕ آرام تَس

ژھوژہ چھُ دِوان عالمس تَس چھُ ہِوٕے پوہ تہٕ ہار

عشق

رٕ چھُ ویٹھان حِیمو نہ ژول سوتھہ ہُرٕد ریتہ کول

پانہٕ پیرِشک خانہٕ مول کاردِنہٕ گٔن دپوہ دار

عقل

عشق چھُم اَندرم حُباب محض ہوسِ اضطراب   عقل سیٹھاہ رنج گار گنج نۂ لبان بے شمار

عشق

وۆن یہ دِوان چھُس نۆہ پارٕ گامہٕ شہر لارٕ لارٕ

خوُنِ غریب ہارٕ ہارٕ گنج لبان رنج گار

عقل

عشق چھُ حُسنس فِدا، حُسن کنھا اکھ جُدا

عاشقین ہُند مُدا عائش، ارام، لوکہ چار

عشق

عشق جوان تازہ دم زیادہ دوہ ہے زانہہ نہ کم

دِل تہٕ دِماغ نو بہار، پوشہٕ پھلے، لولہٕ نار

عقل

دورِ فلک عقلہٕ کوٚر، ہوشہٕ اٰسِتھ گُمِ تہٕ زٕری

کیتی سپنہٕ دیدہ ور، خار گژھتی نابکار

عشق

عقلِ نِہٕنِشرِ کیاہ چھُہ سُود، یس نہٕ اُچھن آب رُود

شرم تِہٕنِشزِ آبرو، حاف تسُند گاٹہٕ جار

عقل

عشق جنون بے ادب زانہٕ کتے رب تہٕ سبب

کڑانہِ قبیلکُ لقب، مانہِ تُس یس دِل ہُشار

عشق

کڑانہِ قبیلکُ پہٕ نیلے یس نہٕ اندان تس نہٕ پاے

یُس چھُ غریبس خُدائے تُسہ نہٕ امیرس بکار

عقل

دھرم تہٕ اسلام کیا وحے تہٕ الہام کیاہ

عشق

دھرم تہٕ مٔیونے بہار، دین تہٕ میٔونے بہار

عقل

ہیٚنود تہٕ مُسلمان کیاہ، کعبہ تہٕ بُت خانہ کیاہ

عشق

چوٗن ہجر، چوٗن کار، چوٗن ژھوٚرُے زاوِی جار

عقل

عرش، خُدا، لامکان، کیاہ چھُ مُدا، کتھ ونان

عشق

رٚمیوٗ لٹھ خیالاہ، پڑھاہ، ننگ دِلن ہُند قرار

عقل

وَلتہ چھِہ گُنی، پَنتہ چھُہ کیاہ، زندگیِ ہُند مُداہ

عشق

لول، گُنہر، درد دِل، پان پنُن کاروبار

عقل

کیاہ چھُہ گُنہر، کیاہ یقین، کَتہِ چھِہ وَنان دھرم دین

عشق

پان پنُن پرِزنِتھ، بیا کھہ تہِ ہیٚون درشُمار

عقل

بہتھ چھ کران وجے ناو، بُوز کَمو کتہِ آو

عشق

یہ چھ سیٹھاہ زاوِر جار، صاف وَنُن چھم تہٕ دار

عقل

عقل چھ سگرن کھنان، پکہ وُنین پرانان
ساسہ کرو ہے شیٚچھراَنان، وَن تہٕ چھم ما انتظار

عشق

ساوہٕ لکن ڈائل ڈائل، بہ چھ ہتین گاگل گاگل
عائشہ متین کاروبار، عارہٕ کتین لُوٹ مار

عقل

عقل چھ بیداَریاہ، عقل چھ ہُشیاریاہ
عشق چھ بیماَریاہ، بَتھ تہٕ علاجس تہٕ وار

عشق

تَس چھ وَنان دل ہُشار، کرِہ بیٚیِن یُس بیٚدار
ساوِہ بیٚیِن یُس بیٚدار، تَس چھ وَنان جودگار

عقل

عقل چھ نوٗرٕ چھ عَلمَ، عقل چھ لوح و قلم
زان یِہ عُلمُک بہار، عقلِہ ہِندٕ سے زاوِ جار

عشق

کیاہ چھُ خطا عالِمَن، کیاہ چھُ خطا ظالِمَن
علم تہٕ گوٚو بے شُمار، ظُلم تہٕ گوٚو بے شُمار

عقل

عقل کران زندہ دین زوٗر چھ کران دوٗر یقین
لول، محبت، زمین، عقلِہ دوٗپکھ کاشکار

عشق

عشق سراپا یقین، عشق تہٕ مذہب تہٕ دین
عقلِہ دوٗپکھ گرٕ تہٕ زِین لولہٕ جنوٗن شاہسوار

عقل

گاٹلیوی لوٗب خوٗداہ، زندگی ہیٚند مُدا
پوٗز چھُہ پنتھ کُن خوٗدائے ئُسے چھُہ رفیق ئُسے چھُہ یار

عشق

مَنْ عَرَفَ ییٚمہِ نہ سوٗر سہرٕ وپرٛزار ییٚمہِ نہٕ کوٗر
نیٚبرٕ بوٗرِت اَندرٕ ژھوٗرٕ مُشکہ رقہ سٕتی پوشہ وار

عقل

وُچھنہٕ ژوٗ پارٕ شہرٕ گام، عقلہٕ ہندُے انتظام
آے بہر جابہ دام وُچھ وُنے حبانہٕ وار

عشق

عقلہٕ تہٕ قونوُن ژاو، دردٕ نیے ہردٕ داو
یُس چھُہ وَنان پوٗز تہٕ صاف تَس چھ کران سنگسار

عقل

چنگ و رباب ہیٚنہٕ فقیر، مست شراب گے امیر

عشق

ہوشہٕ ہیٚلِے ڈٲلۍ ہُشیار فضلہٕ خدا دِوہ نۍ بکار

عقل

کیاہ چھُہ حضوٗر، کیاہ چھُہ غائب صاف وَنن کینہہٕ غائب

عشق

گور ملہٕ تہٕ پیر صائب ، خام طمع پوٗختہ کار

عقل

سگہ سادہٕ منوش کأشری کوتہٕ کران افسری

وُچھتہ یہٕ ہشر ابتری وُچھتہ یہٕ ہشند کاروبار

عشق

یَس نہ مۆزوٗری محنتَس، ڈٔنجہ بیہان دل نہٕ تَس

منگہ سہ کیتیاہ دولتَس، یَس نہ پنُن یِختیار

عقل

کیا زِہ یہند دِل وۄدأسی، نالہ گمژ ہۄسہ پھأسی

اوس دۄہ ہیم تہٕ أسی اہلِ قلم، تاجدار

عشق

سۄہ چھہ کرِتھ ہانکلاہ، دۄر پیٚتوٚمت جنگلاہ

ژٕلہِ ژٕہ پأرِی ولولہ، بیٚلہِ گژِھت زورِدار

عقل

سۄد بٔنِتھ ژھأرِی ژھأرِی، کانٛہہ نہٕ دِوان کأنٛسہِ وأرِی

خانہٕ خرأبی ژٕہ پأرِی کانٛہہ نہٕ گھرس خانہٕ دار

عشق

زانہِ ییہِ بے گانہٕ کیٛاہ، خانہٕ تہٕ وأرانہٕ کیٛاہ

یمہٕ نہٕ سَرن خانہٕ زانٛہہ تمہٕ چھہ گھرس خانہٕ دار

عقل

آے ژٕلان گرِیز تہٕ جوشس داے تقوان کانٛہہ نہٕ گوش

یمہِ نہٕ کران پأدٕہ ہوشس تمہٕ چھہ ییٚندی غم گسار

عشق

تِم تہٕ کران بول بوشس یِم تہٕ کران بول بوش

یِم چھِہ تہندی جانہ وار تِم چھِہ یِہندی جانہ وار

عقل

آسے اَنکھ ژھأری ژھأری جان زَبر ژاری ژأری

یِم نہٕ کران کأنہہ وِہژار تِم چھِہ یِہندی دوست دار

عشق

شوٗبہِ تِمَن نخگی مِتین عاشقن اَدام کھین تہٕ چین

دوٗر نہٕ اگر آسہِ پژون تُوتہٕ ونوس پژانہ وار

عقل

کوتہٕ پنُن سٕتھ کران پانہٕ پنُن ٹھٕٹھ بران

وَکھِت پنُن راوٕ ران کُس چھُ یِھنٛد ذمہ وار

عشق

گوشِس رٹھنہٕ باغوان ، تارِہ گمِتو نوجوان

وارِہ تِمے گُلی دِوان یِم نہ سَرِن گُل نٕہ خار

عقل

یس نہٕ پنُن دل دِیا غ ، تس نہٕ بہار تَس نہٕ باغ

مُسے چھُ غولام تس چھُ داغ سُے چھُ غریب تَس نہٕ نار

عشق

از چھُ اَیِز دورِہ دور ، پَلوٗز چھُ تُلان گرٛیز تہٕ شور

اہلِ غرض اینز یور کَرِہ بُنِزس لارِہ لار

عقل

سوزِ جگر آسہِ یس خوف نہٕ ڈر کیاہ چھُ تَس

ڈر چھُ کھیوان بُوالہوس سر چھُ دِوان پوٗختہ کار

عشق

آبہٕ دوہا عنقریب دِیدٕہ ؤچھن خوش نصیب
نیرِ یہِ خونِ غریب جوش دِوان آشکار
دوہتھ یہِ طوفان زَن تڑاوِہ پَتھر ظالمَن
پھیرِ کوہن جنگلن، نیرِ کران لورٕ پار
روزِ جنونیچی کھفا پوشہٕ وُنی دولتھا
رُود کتے سوٗد خار، روزِ یہِ سرمایہِ دار ؟

عقل

دارہ کنن گوٚ نہ زانتھ، سوزِ دِلک آلواہ
سوٗت چھہٕ یہِ لولک صدا ڈول وزان بے شمار

عشق

سعدن مُلِتھ سَتَل انان، بازٕرَن اندر کہشان
نازٕ پری چھا بنان، ساز کرِتھ مازکھار

عقل

کیاہ چھ یہنز شاعری، کتھ چھ وَنان دِلبری

عشق

بازی تہٕ جودوگری میٹھ مرحت کریوٹھ بار

عقل

کینہہ مہ وَن شاعرن، کینہہ مہ لاے بومبرن

یم چھ بچھان دِلبرن کینہہ تہٕ ورچھان وقت کار

عشق

شار چھ پیغمبری ۔ شاد چھ آدم گری

ساز و سرود، کافری، کفر چھ مستی خمار

●

زیوٹھ سفر زندگی ۔ بارِ گران بندگی

واتہٕ شہ اَتھ منزِ لس تروو پتھر ییمو یہ بار (دسمبر ۱۹۲۰ء)

لٹ نوٹ ا؎ یہ نظم پہلے ۱۹۳۰ء میں لکھی گئی۔ جنوری ۱۹۳۱ء میں سراختکا

میں "سازِ خاموش" کے عنوان سے جزواً شایع ہوئی۔ پھر دسمبر ۱۹۴۲ء میں کسی قدر اضافہ کے ساتھ "ہمدرد" میں شایع ہوئی۔ یہاں مفصل طور پر نظم درج ہے۔ آزاد نے اس نظم کا نام "مناظرہ عقل و عشق" بھی رکھا تھا۔ (گنجو)

۲ے اس نظم کی ابتداء 'آمدِ بہار' کے مناظرات سے شروع ہوتی ہے پھر 'گریز' اور پھر 'آمدم بر سر مطلب'، وہی تکنیک ہے جو پہلے زمانوں میں قصیدوں میں برتا جاتا تھا۔ (گنجو)

۳ے نظم میں کئی ایک مسائل کو چھیڑا گیا ہے۔ آزاد نے کما حقہ اپنی عقیدت کے مطابق سوالوں کا جواب پیش کیا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ ان جوابات سے سب پڑھنے والے مطمئن نہ ہوں اور متفق نہ ہوں۔ لیکن مسئلے پیچیدہ ہیں۔ اور اپنی اپنی رائے پیش کرنے کا حق سب کو ہے اور آزاد کو بھی ہے۔ (گنجو)

۴ے نظم کا آخری حصہ کشمیر اور کشمیریوں کی اُس حالت سے متعلق ہے جو کہ شخصی حکومت کے دوران وادی میں چھائی ہوئی تھی۔ اور جس میں غیر ملکی حاکم یہاں آکر مطلق العنان بادشاہ کے زیر سایہ بے بس کشمیریوں پر حکومت چلاتے تھے۔ (گنجو)

بے خودی

ہا زانہٕ وٕنیو تہٕ او خودی زان خدائی
تقدیرِ پٔنٕن چھےٚ ژٕ یہ غولٲمی تہٕ گدٲئی

مُشراوِتھ پان کرٕن یادٕ سہ دلدار
تس تام چھُ چھلہٕ ژار محبت تہٕ جُدائی

مختار سہ پانے تہٕ ژٕ مجبور کرکھ کیاہ
بے چارہ ژٕ کیاہ کیکھ صبرہٕ ورائی

تس یارہ سنٕزہ ویرہ ژھنڈتھ کوہ تہٕ بیابان
مجنونہ سنٕدی پائٹھی نیر کران خانہٕ گدائی

خودی

ہا بندہ ژٕ یہ شوٗبی نہٕ غولٲمی تہٕ گدٲئی
سرمایہ دارٕی فند تہٕ فریب پھاریہ خدائی

کرٕو بولہوسا پوشہ وٕنِن پوشہ تھرِن پیٹھ
ہا رنگہٕ بُلبُلہ رنگہٕ ولن چھےٚ نہٕ بقائی

پتھے پانہٕ پکنٕ کنڈۍ ژ یہ تھاوِتھ پانہٕ وَوِتھ کیتھ
تقدیرِ ازل، سُہ رگ جہنم تہٕ خُدائی

منصورٕ سندۍ پأٹھۍ پانہٕ بڈیو زان پننٕ پان
مجنون اوس دیوانہٕ کرِن خانہٕ گدائی

شہمارٕ سندۍ پأٹھۍ حُسنہٕ گنجس نال وَلِتھ روز
کیاہ دژو سے بران پیالہ کران جان فدائی

یَس پیتھ ژہٕ مران، لول بران گولمُت پتھے پان
ماران تمس پانہٕ بڈس حیاٗیٕ جُدائی

یِم تازٕ شمع سٕتہٕ نہٕ چشمن سوزنہٕ در دِل
یِم نازٕ رنگین پوشہٕ چمن مُشکہٕ ورائی

آزادٕ! پنٕنۍ پأٹھۍ دانہٕ مارِن وعدہ فراموش
تُتہٕ کوتہٕ پاوان یاد پننٕ وعدہ وفائی

سُبھاش چندر بوس ~~فلسفی~~

سنگرمالہِ منز چھُہ عنوان "بہادُر" دَرج - آزاد اوس نیتاجی سُبھاش چندر بوسُن بڑُو مداح - لیکن بوسنہٕ سُند یہِ خیال کہ جاپانین ہندہ مدتہٕ سیتی کیا ہیکہِ ہا ہندوستان آزاد سَپدِتھ، اوس نہ صرف غلط بلکہِ نوقصان دہ قرار دِوان - (گنجو)

چھُہ توشان پوشہ موت بلبل تہٕ بولان گلشنن اندر
دلاور شیر نر شوبن زینن اندر وَنن اندر

چھہ فولادس شبان صیقل بنان چھا سرتلے کرتل
سوقس تہٕ موختہ مالن موُل ہرٹس تل یاکنن اندر

کرأن گرداب گمتھ پانس انان اَدہٕ گیوُر طوفانس
شرف یُس صاحبِ خانس تہٕ سُے چھا پرزنن اندر

بیدردس لول مو بأگرتمن مُہند قول خأرس شر
سرف لأگمتھ اژُن بہتر یمَن دُترے گنن اندر

یہِ اَز لکَ لولہِ دیواناہ چھُ آسان تیز طوٗفاناہ
یُکان محشر تُلان شہرن تہٕ گامن پرگنن اندر

خیالن ہنٛز بُلندی چھا وپان کمرٕ ور لفظن منٛز
چھُ ژوٗنٛبہِ منٛز لال نادانا بَران آمین پٔتِن اندر

ڈران ئُس بندہ پوٗز وَنہٕ فس تھٔوِنی زنار بیٚیہِ تسبیح
چھُ پیراہ پیر صابَن سیتی برٛہمن برٛہمنن اندر

چھُ رنداہ بندہٕ آزآدانہ کانٛہہ مجنون نہٕ کانٛہہ فرہاد
کران یارانہ یارن سیتی دشمن دشمنن اندر

دشمن

لہ جاپان کی امداد سے ہندوستان کو انگریزوں سے چھٹکارا دلانے کے فلسفے کی طرف اشارہ ہے۔ (گنجو)

مہاتما گاندھی ــــــ شاعر

ایک کارخانہ میں مزدوروں کے ہڑتال کے سلسلے میں گولی چلی تھی

ہڑتال کو غیر قانونی جتلایا گیا تھا۔ اس ضمن میں مہاتما گاندھی کی قانون کی حمایت

آزاد کو پسند نہ آئی تھی۔ (گنجو)

وُچھان یُس جلوہ پوشن ہُند چھُ بلبُل نو بہارس منز
دَپان سُے جَلوہٕ منصوٗرس دِتکھُ نارس تہٕ دارَس منز

غنیمت کونہٕ چھِکھ بوزان ہا دیوانہ پننہٕ سُے سوز
بنان لولَس چھُ شورہٕ تہٕ گولہٕ ظالِم کاٹہٕ جارس منز

فریبہ ہستی چھا روزان دردُک سوز پَرَدَن تل
نُتَن سَدرَن ترَتھ بارَو دِتُن شورَس تہٕ نارس منز

تتے اِنسانیتھ کُنہِ اُسُس وۄنی رُوٗدُ نہٕ کینہہ باقی
گوٗ ڈٕنی آس وارہٕ گامُت خرچ پرأنِس گرٹے وارس منز

ستمگر ناخود اَین ہنٛز خوداۓ لی ماوِہ کم کم رنگ
وُچھین والین چھَ وسان چٔشمہ رٔوزِتھ انتظارس منٛز

جہانس تراوِہ نوٗرانہ گژھن اَدِہ حوٗرِہ دیوانہ
رتھےٚ نٔندِرِ بوٗن آفتاب ہ چھ رٔوزِتھ یتھ غبارس منٛز

بہارس پوشہ گٔژھ توٚشتن ونِکو راۓیل بہِتھ گوٗشن
یتھی آسان ماگس منٛز تِتھی آسان ہارس منٛز

موزوٗرس خوٗن ہارن وقتہ روزان ژھایہ قوٗنٛس
وُچھم انسانیت ووفی پیٛشہَن سرمایہ دارس منٛز

شکوۂ ابلیس

بحضورِ باری تعالیٰ

غرض میہ اُسمنہ بیوفائی وَنے یو اَز گوتمنے زمانا

ژِہ بے خبر پانٹھی تبر میہ لاییتھ گوٗرُتھ یہِ حیلا کوٗرُتھ بہانا

میہ اُس کتھو منزٕ کڈِتھ بدل کتھ نکار کرنس دِژِھتھ نہ قُربت

میتے خوٗدی ہُند جزا چھُ لعنتھ یہِ چھا خدایی یہِ گوٗ طُفانا

یہِ جلد بازی چھےٚ کارِ شیطان ژِہ کیاہ وَنے چھکھ رحیم تہٕ رحمان

کتھن لگان گکھ ذلیل گرِ تھان لگکھ ژِہ نے عیالاہ خاندانا

میہ چانِہ شانکُ لحاظ ماران نہ چھُس تہٕ کھوژان نہ چھُس تہٕ لقاران

یہِ چھُس تہٕ زانان ژِہ چھکھ خدایی ژِہ چھکھ زمیناہ تہٕ آسمانا

جلال چونے میہ اوس اَچھن تل بہ ژادہ ہاسن پتھیس کھوٗن تل

سونٕس گیم ہولہٕ چانِہ سرتل نتہٕ میہ ہاوکُس حکیم دانا

میہ ہاپتھی خوٗدی تہٕ میہ وُچھی خدایی میہ سوز دویہ شانِ کبریایی

میہ چھا خبر دِیِن ژِہ نِش چھُ آسان تہٕ بزدِلی ہُند تہٕ امتحانا

میہ اوس لولکٹ جلال ہاؤن میہ اوس سوزک کمال ہاؤن
میہ اوس دردوک بہار چھاؤن تھیاڑہ میہ تہ اوس پنن گمانا

بہ دارہ اوشس اَدارہ کوڑ تھس بہ یوت رسوا نہ خار کوڑ تھس
گوہ ڈِہنی بہ کمہ تانی خمارہ بوڑ تھس اَدہ بہ زو تھس محض ازانا

تھوڑ وتہ میہ لکہ ؤن یہ خارہ خاراہ بہ وارہ ژھیٹہ ہا دِلک تجارا
بہ لال آسِتھ لوٗوس نہ ہارا میہ رِندہ پافس لگان چھہ تانا

بناوِنی آسی بہ نہ خہ دائی دو پیتھ میہ کرہ تھم ژہ بیوفائی
ژہ پیٹھ نہ گنہ جائی ہش خہ دائی اَدہ بہ مژراوہ ہا زبانا
ژہ نش چھہ سے رُت ژہ نش چھہ سے جان چھہ اَچھو ژھتھ کس کران تہ مانان
سہ گور ذیل کس وَنان تہ زانان سہ گو شریف یس رنج نہ زانا

کنِن تہ نیرن بہ دارہ سینہ پیم نہ زانہہ ژکہ گژھیم نہ کینہہ
نمن بنیس کن میہ نش چیبی نہ ژہ کہ تہ اَمہ کھوتہ لا نہ تانا
سگن تہ زانن میہ آسہ ہانے ژہ کیا میہ باقی تھو یوتہ ہے ہے
اَکس کیتھے پیٹھ تیار کوڑ تھم نو وُے ترانہ نو وُے فسانا

نہ مور تھس نہ ژھیتہ کوٗرُتھ میون یہٕ نار نے کاٗنۍ ژٕھنڈ تھوو یُتھس

نہ پان پانۍ سنبھالہٕ ہانۍ گنے تھوو یُتھم نہ کانٛہہ ٹھکانا

مےٚ کیاہ ونیوو تہٕ ژےٚ کیاہ یہٕ بوزُتھ شکر مےٚ ورتوو زہر ژےٚ شوٗز وٕتھ

اکے سبق دِتھ زمانہ سیر زک بنوو تھس بوٗڈ قصائی وانا

یہٕ شوب ہے دُشمنس کرُن تی مےٚ کرُوزِ ہے یوٗد چھسے بدُشمن

نہ آسی فتنے نہ آسی تنازے نہ روزِ ہے کُفرہ کے نشانا

لوٗدُتھ جہنم برُن سہ اوسے یہٕ فتنہ برپا کرُن ژےٚ اوسے

مرُن چھُ تو کن ژےٚ مامرُن چھسے نہ دِیُن حساباہ نہ دِین بیانا

مرُن تہٕ زیوٗن کیٚت بچارِ آدم ژھہ اندہٕ روزِتھ وُچھان تماشا

نہ زاکھ کاٛم تسے نہ زوے کانٛہہ شانہ چھسے قبیلاہ نہ خانمانا

بوزُتھ سہ آتش مےٚ سینس اندر اَتے رُمن مثرِ ہیٚہ کھن سمندر

اَتے دُزِتھ ہین گنے تہٕ سنگر بچارہ آدم چھُ سنچہ دانا

جنگ
ریے تہٕ آتش کران چھکھ رنگہ دپان چھس دوٕ نۍ کرن مےٚ سیتو

کوہس مقابل انان زورہ چھُھن یہٕ کرُوو شیشہ خانا

ژٕہ ہیٚیہِ تہٕ کانٛہہ ہاہتھ تہٕ ہانٛشل ژٕہ ہیٚیہٕ نہ کانٛہہ لاو بالی تہٕ ڈانٛبل
پٔنٕن مُدا اُچھکھ کڈان کرِتھ ژٔھل بیٚیس غریبس کران وکانا

جہنمس منٛز چھ یِیر گرمی قیامتس منٛز چھ یِیر سختی
یِیتھی یِیتھی روبرداہ وٕنی وٕنی دوہے چلہٕ وٕتھ یِہ کاروانا
یِہ گاہ ژٕوبت چھنہ یِتس یِتھ دُبارہ کٔرِ کٔرِ ژٕہ گابراوان
دِلاسہٕ دِتھ حوصلہ بڑاوِتھ بیوان سنبالُن چھ ناتوانا

نوٚی تنگن واٚلی توٚہی شیٚچھ ہیتھ دوہے پیوان چھی ژٕہ نور سوزنی
اگر میہ اکی سی پٔنٕن ژٕہ وٕنی کھ زمانہ منگہ ناوہ ہمن بہ آنا
یِہ دردِ سر چھکھ ہیٚوان پانس میہ ما کران چھک ژھونڈ مُدارا
خُدا اسِتھ موٗٹھی نہ کینہہ میہ تہٕ چھ آخر زٕواہ تہٕ جانا

چھے وَنان یورِ ہیز تہٕ سیٚز کیتھ چھہم کران اورہ کفر لعنت
یِہ ماسیز رگو یہ گو عداوتھ یِژھی خُدائی بہ زانہہ تہٕ مانا
گژھیکان چھم منٛز دِلس حُباب تہٕ تھٕے کرِ یادِہ انقلابا
نہ روزِہ پرداہ نہ کانٛہہ حجاباہ نہ روزِہ عرشاہ نہ لامکانا

اَیان ژہ لوٚدمُت سُتے کھسو سیتہ لدان ژہ زُمُت سُہ تہ کھسو سہ تو
نہ چھے موٚزوٗرن موٚزوٗری مُچکاوٕنی نہ چھے سجاوُن یہ کار نٕس نا

اَنٛوٗل سودا کٔران بہتھ خوش اڈین گژھان غش اڈین گژھان کھش
نہ فکر موٚلچ نہ مژیہ ہیند غم زُکان زن سے چھے کرایہ وانا

اکھاہ چھہ تختس بہتھ شہانا جُرتھ جوآہر بُرتھ خزانہ
چھہ بیا کھ بچیران وانہ وانہ بنان بیچھن سُہ تمس نہ بانا

جُران اکھاہ سوٚدن تہٕ چُوپہ جائن بیہیس نہ زانہہ اَن بنان شامَن
وُچھم تمے زیادہ پاک دامَن ژ یہ نش تمَن کُیت نہ آب و دانا

مُصیبتس منز وُچھم تمے مُوک ژہ یاد ہر دم یمَن یمَن پُھک
کرَن تہٕ گناہ دوہ ہ ذی وسیلہ یم نے اُنن نزاراہ تہٕ آستانا

ژ یہ یادہ کوٗز نَن تھیکتھ یہ آدم ادہ بنوُوتھ یہ سور عالم
تسندہ عائشہ تہٕ آرامہ باپتھ تھوٚو وُچھ سجاوِتھ یہ گُمت نا

دوٚپت کریم بندگی عبادت عطا ژ یہ کرُتھس پنُنو خلافت
دوہے دپیو تھک کرَن محبت یمُو یہ کوز ؤن تہٕ زانہہ بہ زانا

بُزان یہ سرمایہ دار ڈیوٗ ٹھم تہ بکر غریبن تہٕ بے کسن ہمند
میہ چانہ اَمہ عظمتک قسم چُھم تتے منگان چھس بُرتے آنا

ژٕہ تہٕ امیرن ہٕندٕ سے امیراہ حیا گژھان چھِم وُنِتھ ہیکے کیاہ
امیر ڈیٹھِم غریب مازس دمہ ہیے بسناوان وازہ وانا

ژٕہ پادہ کرٕ تھک برادری کِتہِ محبتس کِتہٕ بہادری کِتہٕ
میہ ژٕ چھو غمہ لاگی تہٕ افسری کِتہٕ برادری ہٕند نہ اکھ نِشانا

ژٕہ سوٗزِ تھک رہنما تہٕ رہبر تِمو یُہ ژٕھک خاطر ہیوٗ کوٗر اشر
یہٕ حیوان دُنیا میہ تٕس سراسر چھُہ نابکارن ہٕندٕ سے مکانا

چھِہ کینہہ زٕنی تِم ییمن ییمن پیٹھ دمہ ہیے بلاشک تھکُن ژٕہ شوٗبی
غنیمتٕے آسہٕ تِم بہودٕر غنیمٕتھے اوسُس تہٕہنٕد زمانا

بہودرن سیتہٕ لڈان اوسُس شراہ تہٕ واشا کڈان اوسُس
چھُہ بُز دِلن سیتہٕ کرُن حماقت تہٕ زانہٕ دِلدار پہلوانا

کرپان چھُس تِم دِلیر کوٗت گے موٗ ژٕ بیہ پیہ ژٕھ لاوی شیر کوٗت گے
نٕوِس زمانس لِھتوان یِم آسہٕ تیار کرِتھ کرِتھ نٕو وٕٹھے جہانا

نہ رُود دٕری یاد نہ رُود سمندر میہ رُود باقی یہٕ اولہٕ کے زر
امی ہمیز وانہٕ چھُس بہٕ دوٗدمت گٔنے گٔتے ومہ کران سٕرانا

بجایہٕ خمہ دِیم سیٹھاہ چھِہ قابل مگر کُنِتھ چھِم پِوان مُقابل
اشارہ اکہ چھُکھ تہٕ استخوانس نکھہ تہٕ روزان استخوانا

اعوذ باللہ پران پُران ہم کران رندی تہٕ وعظ خانٕ

کران ییلہِ چھُس بہٕ آزمایش دَران نہٕ رنداہ نہٕ وعظ خانا

اگر یمِن آسہِ ہی نہٕ تھٕوٕمژ امیدِ جنّت تہٕ خوف دوزخ

چھُکھ بہ دعوی کَرِتھ وَنان از زِ یہٕ سجدہ کرِہ ہی نہٕ الکہ جانا

یہ چون آدم یہٕ چون عاقل چُھکھ چھُہ نادان چُھکھ چھُہ جاہل

گوناہ تہٕ غفلت کَران پانہٕ میہٕ کُن چھُہ لاگِتھ تھٕوان ترانا

ذِبان اِبلیسن بہٕ ڈولُس تمی لعینن یہٕ ناوِہ دولُس

اُمی فریبن بہ زیادہ زولُس چھُنا عجائب یہٕ داستانا

میہ کیا غفلت کھوت چھِہ زن دوان ژھٕرت شکار تقدیر کی وَتن پیٹھ

بُرِتھ یہٕ تیراہ اَنِتھ تھٕوان تھِکم میہ برونٹھ کُن پانہٕ رِژھ کمانا

چھِہ چانہٕ گُنہ گار تنازع ژھاوان یژن گُنہ گار لول راوِہ راوان

ژھٕرِن کھتھُن خار ہو بازِرن پیٹھ لگان چھُپک وارہ ماؤزانا

بہٕ چھُس غوطن منز گژھان ہر دم جہنمی کم تہٕ جنتی کم

وَنان چھِہ جنت بران چھِہ جہنم کران خوشیا تہٕ شادیانا

یُہند یہ کرِ توت وُچھت ہُ گَے چھُم اُتھ یِوان گاہ یِوان عبرت
یِتھی چھُ گُل تہٕ تِتھی چھُ بُلبُل تِتھے چھُ باغساہ تہٕ باغوانا

یُتھے پَران تہٕ ہیچھان زیادہ تِتھے غرضمند بَنان زیادہ
اَکِس اَکِس بے ہراس مردس دوہ ہے دوہ ہے گرٕ ژھ بنٕ خزانا

چھِ شالہ بند کرِ پاٹھی زٕ ژھالہِ ماؤرِتھ وِچھان پَتھ کُن بہان زوٗرِ بے
وَنان دیٖنس چھ کفر، کُفرس وَنان دینُک مُوٗدُر ترانا

چھِ خون ظالِم ہیوان غریبس، غریب دِیان چھُم لیکھت نصیبس
یِہ وُچھتھ تھوٗو تھکھ ژٕ یہ باغ چھاوُن تِمو بنوو خاصہ جیل خانا

سو حسن وَرَن ہُند یہ کارنامہ تہٕ شاعرن ہُند مُوٗدُر کلاما
فریب حُسنُک دِوان عِشقس یَنیتھ بازری زنانا

جواب کیاہ دِن تِمَے ستم گر حساب یِیلہِ ہیکھ ژٕ روزِ محشر
ژٕ تہٕ کرٕ لُکھ کیاہ یہ چھُم دِلس، شری بہانہ وچھ ہا اَچھو سہ آنا

یِمن چھِ آدم گری وراثت، مُران ڈیشِتھ صنم گری پتھ
کران زنگس چھِ پوٗژ یِہ نِکھتہٕ، ہران سبے وکھت چھ گُلستانا

خبر ژہ کم کم عذاب کرہ رکھہ، دُبہ زمین آسمان پھرو ہکھ
ییتھی پوہ تلِ یوّد بناوِہے اکھ غریب کرالا شریف چھانا

میہ وکِنی اکِی کنھ میہ کیتھ پلعنتھ، یہ نے ریا گوادہ ون کنھ
پھن تہ ساس کتھن تہ غابن امس تھوان چھک ہمیشہ ٹھانا

ژیہ راوہ روو گتھ یہ میون آدن میہ گوش تھوو وتھ تہ لولہ نادن
میہ کیاہ پچھ فتنن بنیہ فسادن ییلے ژیہ روزہے نہ یاری زانا

دُنیہ ژہ ازماو یہ میون طبیعت خودی تہ غارت وچھکھ ونان لکھ
دِتم بنیس، سجدہ کرنہ باپتھ ژہ سورگہ کھعہ تہ زبر مکانا

یہ گو تہ گو اکھ لو بتمنہ چارہ ژیہ میون خارہ میہ چون خارہ
ژیتے یتُن عزتھا تہ شاناہ، میہ تے یتُن دلولاہ زمانا

ژیہ تے کران بندگی بما تھاہ میہ تے کران بندگی جما تھا
ژیہ تے بنوو گتھ الگ جہاناہ میہ تے لسوو م الگ جہانا

ژہ چھکھ ہمن کتہ کران کم ستر بہ خوشی پا ہو تھیہ یرگن منتر
جنونہ میانے فرہ یکان ژھری کرتہ گریکان سمندر تکلان طُفانا

بہٕ چھُس تہٕ مٲنِتھ ژٕ ہیُیہ نہٕ کانٛہہ ژھا، مےٚ ہیوٗ تہٕ بیاکھا دِتھن میہٕ ہاوِتھ
ژٕ پچھے پننٕ بیاکھ روٗہ رکانا، میہٕ تہٕ پننٕ بیناکھ روٗہ رکانا

بہٕ مانہٕ نادیدہ چھی ژٕ مانان بہٕ کمہٕ وٕ چھُس دیدہ کُس میہٕ زانان
ژٕ ستے خیالاہ، کتھا، گمانا، بہٕ ستے خیالاہ، کتھا، گمانا

ژٕ لا شریک تے ژٕ خالٕق بیہ شر پننٕ قلم تے پننٕ پیہٕ دفتر
قدم قدم بہٕ تہٕ تلان برابر نہٕ میٚون دیداہ نہٕ میون قدرانا

ژٕ یا نہٕ خالِق ژٕ یا نہٕ مٲلِک نہٕ کوٗز میہٕ پاداہ نہٕ چھم شہٕ طاقت
بہٕ چھُس تہٕ مانان ژٕ چھکھ بہر جا میہٕ رقس تہٕ وٕ چھتن شراہ جوانا

غریب آدم رباہ تہٕ آباہ بہٕ تیز آتش میہٕ اضطراباہ
دمہ ہے جوابس وَنے جواباہ، ژھوپہٕ کرِتھ روزہ بے زبانا

پہٕ لولہ آتش میہٕ شولہ ناوان، دِلکہٕ ہوس آرزو تہٕ ارمان
نھیکا ژٕ آسِتھ نگُن تہٕ زانٕن اگر بہٕ یمہٕ لھوہ آسہٕ داناہ

بجاے خوٗدمہٕ کرٛیو فریاد پہٕ فِتنہ گر بندہ چون آزاد
خبر پہٕ کتھ شایہ اوس بوزان تلن قلم تہٕ لیکھن فساناہ

نہ مسجدن ہشر وہ میدرُوزِس نہ مندرن مُہند تھۆن تو قیع
یمن کتھن کیاہ چھ معنہ مطلب تہ زانہ رنداہ تہٕ نکتہ دانا

یہ دأدی لدُ سُند ویدالہ ٹوز تھ وُ چھکم وتن پیپھ گرٕ شہمار) رُوز تھ
اُمِس خطا چھے تہٕ ژے بخشتھس بۆمتھے ولاہ تۆتے زیواہ دٕانا

(جمعہ ۲۲ اسوج ۱۹۹۶ب)

—

فٹ نوٹ :- آزاد نے ایک خط میں راقم کو اس نظم کی نسبت
کچھ لکھا ہے۔ خط کا وہ حصہ جو اس نظم سے متعلق ہے، درج ذیل ہے :- (گنجو
رانگر، کشمیر ۲۰ جیٹھ ۱۹۹۶ ب - بیروار، شکروار

میرے پیارے اور محترم دوست، سلامت رہو

آداب عرض ! .... ایک سال سے میری آنکھوں میں تکلیف
ہے۔ بہت علاج کیا، آج دو ہفتے گذر گئے ہیں کہ آرام ہونے لگا ہے نیلی عینک
لگاکر یہ چٹھی لکھ رہا ہوں۔ پلکوں میں سوئیاں سی چبھ رہی ہیں۔ آنسو گرتے

لگے۔ اچھا ذرا آرام دوں ان معصوم گنہگاروں کو ۔۔۔۔۔ دو چار غزلیں لکھی ہوں گی۔ آج محسوس ہوتا ہے کہ وہ غزلیں نہیں آنکھ درد کی تصویریں ہیں۔ خیال ہے کہ ان کو ضایع ہی کردوں۔ بھلا حسرت و یاس اور درد و کرب کے خیالات کو کہاں تک فروغ دیں۔ اپنا دل تو کمزور ہی تھا۔ اوروں کے وبال بھی کیوں اپنی گردن پرلیں۔ 'رونا گناہ اور رلانا گناہِ کبیر' اور دردِ چشم کے لئے بھی مضر ہے۔ ایک دن کا واقعہ ہے۔ میں اندھیرے کمرے میں آنکھیں بند کرکے بیٹھا تھا۔ آنسو ٹپ ٹپ گر رہے تھے۔ میں درد سے کراہ رہا تھا یکایک ابلیس کو خدا کی حضور میں دیکھا (یہ نہیں بتا سکتا کہ کن آنکھوں سے دیکھا، یہ آنکھیں تو بند تھیں) کرنا کیا تھا؟ شکوہ۔ لمبا شکوہ، جو جو باتیں مجھے یاد ہوئیں، قلمبند کیں۔ کئی باتیں آپ بھی سُنیں ؎

"غرض میہ او ستم نہ بے وفائی، وَنے بہ از گو شتے زمانا۔۔۔"

یہ نظم بہت طویل ہے۔ بڑا گستاخ اور شوخ ہے ابلیس ایسی ایسی پتہ کی باتیں کہتا تھا کہ میرے رونگھٹے کھڑے ہوتے تھے۔ شان کریمی خاموش سُن رہی تھی۔ نہ کوئی جواب نہ کوئی عتاب ۔۔۔۔۔۔

جواب کا منتظر

آزادؔ

ایک اور جگہ آزاد نے لکھا ہے: "۔۔۔ عرصہ گذرا کہ میں کلام نورالدین

ریشی رحؔ کے ایک قلمی نسخے کا مطالعہ کر رہا تھا۔ جب یہ شلوک پڑھا ؎

ووٚد شیطانٕ ژٕہ کھہ لوٗگم دوٗرس   میہ تہٕ منصورس اَسٕ گٔنی کتھ

تمۍ تیلہٕ لوٗدُم تہٕ بر کیتھہ گوٗرس   دقپٕنم زہ مردودہٕ ہیشانہٕ رٹوٗ لعنت

میرے دل پر رقعت طاری ہوئی۔ مدت تک وقت بے وقت یہی شلوک گنگناتا رہا۔ اتفاق سے انہی دنوں علامہ اقبالؔ کا جاوید نامہ میری نظر سے گذرا۔ اس میں "نالہ ابلیس" والی نظم پڑھکر یہ نظم (شکوہ ابلیس) لکھنے کیلئے طبیعت حاضر ہوئی۔   (گنجوؔ)

نالۂ یدٔشاہ

درد دِل سوزِ جگر روزِہ نہٕ پرٛدن ژھاییے
یُس نہ وَرتاوِہ گژھِہس ضایہِ پننٕ سَرماییے

کیاہ چھُنا کأنٕسہِ رفیقَس تہٕ رگَن منٛزِ ہُے خوٗن
ہاسے تِم لولہٕ قُمرِ ژھایہِ بہِتھ کتھ شاییے

ہُے ہواتس یَچھ زمین اَز تہٕ تِمَے ناگ وٕزٕان
اَز تہِ کولہٕ راد تِمَے آب تہِ ہُے پٔرتھ جاییے

شیشہِ کھعہ تہٕ سرد وُچھان چھُس بہٕ تِمَے سینہٕ گِمتہٕ
یِم پننہِ سوزِہ وِنِہ اَسی گژھ یکان زن کژاییے

ہا وطن دارہ وُنے نیٚندرِہ گژھکٕن بیدار
مال چون ضایہِ سَپُد زوٗ تہِ گژھِی ماضاییے

چھک ژہٕ خاموش کمَن لولہٕ چمَن زارَن منٛز
بول وہ ژٕ جانورو ہول گوٗمُت پچھے کیاسے

چھک ژٕہ بیہوش نہ پچھےُ دود نٕپ چھے ذگ موٗلوم
ژھارہٕ رِکھ چارہ بنٕن ہوشہٕ یہک ہیٔ ہا ے

گکِٹہٕ ہند شور پھولان نورہ مشالین ڈیوٗ ٹھٕم
عبر تُک آئنہٕ گومُت آئنہٕ ڈبے ہٕشرہٕ جاے

ہا ستمگارہ رِکمیُوٕ نارہٕ رِیمَن زاٗلِتھ پرٔ!
کوترٕن نشہٕ ڈران باٗز وٕچھم پرٕ سیتھ شایے

خانہ مول بندھ کتے زانہٕ یہٕ آزادٕن حال
زانہٕ سہ ے جاے دزٕن نار بیوان یتھ جاۓ[1]

---

[1] سلطان زین العابدین بڈشاہ (۱۴۲۰ء سے ۱۴۷۰ء) کشمیری نژاد تھے عادِل اور رحمدل اور نیک بادشاہ تھے۔ اُن کے دورِ حکومت میں کشمیر میں خوشحالی اور امن و امان رہا۔ (گنجو)

شکوۂ کشمیر

(بحضورِ باری تعالیٰ)

زمانہ کائی تیاہ کران چھُہ گردش نہ چھُس آرامہ نہ چھُس قرارا
کمَن بہارَن کران دٔدوَن اَنان کمَن دٔدوَن بہارا

اکھاہ زراعت ووان کماوان چھُم پنیس اَتھ لوہ نہ ناوان
پدان بیاکھاہ کھیوان تہٕ کھیاوان ہُمس نہ تھاوان ثبہ گُذارا

اکھاہ چھُہ بنگلہٕ تہٕ لرے بناوان چھُہ رنگہٕ رنگے تمے سجاوان
بیوان بیاکھاہ چھُوان تہٕ چھاوان کیاں نتھ بیاکھ کُورہ پارا

امیکُ یہ گردش امیکُ یہ قونُن ژندرہ ژوہ داٸہ ہیُم تہٕ گُنتہٕ ہمم زون
نہ اَتھ کمالس تہٕ اعتباراہ نہ اَتھ زوالس تہٕ اعتبارا

چھُہ کیاہ یہ افسوس یہ آدمیتہٕ وَتھ اَتے وپیان چھا نگُن لیاقت
نَتان اَمی ستہٕ تہٕ چھُہ چیاٸی قدرت گرٛنہ صان خوداٸی تہٕ آشکارا

ولے میہ چھُم کینہہ فریب، وردل وَنُن تہٕ مُشکل کھٹُن تہٕ مُشکل
ہمیکے وَنِتھ کیاہ پھُٹرہ کان چھُم دل پتو میہ وَنتس لوگُم نہ چارا

پلیمتہ آسن چرخ تہ کلہن غنی تہ صرفی پیٹھس لوب لے منز
ھتوون پزیا تس یہ نار للہِوون تہ یوت حسرت تہ خارہ خارا

گنبر تہ اولاد بڈشہس ہوی یموٗ اُھتوٗ ر چھینہ اُسی آمتہ
جگھت تہ جیوٗ رتھ کرِتھ تہ کڈاوِتھ تیمے اَتھ وون لکن داراہ

یھتی یھتی خانہ مالی کا تباہ میہ پالی کمہ لولہ سیتی لوب لے منز
چھہم تیمے چشمہ لوسہ نادان گژھان چھہ جگرس میہ پارہ پارا

دِ چھت یمن کوٚن کمن کمن رستمن گژھان اوس خارہ خارا
تیمن شکارین شکار تیہندے گژھان پوتس پتھ کرِتھ شکارا

بوٚ مبوٗرہ ژند غم تہ لولرے ہندی ستم مشن کرمیہ تا قیامت
نہ ناگرایِن مرن تہ ہی مالہ ہند دِزن ونتہ زانہہ سندارا

نہ شاہ یوسف، سہ حبہ خاتون نہ شوقہ دفتر نہ لولہ مضمون
نہ قصہ بوٗزِتھ گژھان جگر خون یوان چھہ ڈرینیٹھ محشرک نظارا

بہ کیاہ خدائی تہ لاؤبالی یمے ملک دار تیمے چھہ ہائی
جہنمی جنتس چھہ مالکت نہ جنتین نہ اختیارا۔

پَرِدِی میہ گنزراؤی پنیز بہ سادہ، پتیس نہ سادس تہ اوس وعدہ
ڈیکھ تہٕ دِل بیٹھون تھوٗ وُت کُشادہ دِتم جنوناہ تہٕ گاٹہٕ جارا

انون پُرٕ ھی لازہ پیٚدکیناہ مخولہ بازی چھُ قول تمی سند
لولان چھُ کھیاؤ بِتہ پلاو مُتجن گمے نہٕ تراوان سِنس بغارا

یہ سینہ دھقران چھُ پُس ہبدٕ دَن تمے بنان چھس وبالِ گرٕدَن
تِمَن گوٗل پوٚش روے زردَن پتو کھسان ارکھلک خمارا

ہِمَن یِمَن زَن میہ وَو ندپٹن رٕتھ تمے نہٕ وٕ ذکیس کران میہ سیز کیتھ
دِیان پرٕ ھی چھس پنہز لیاقت، دِیان تمتے چھُس پٹن ستارا

تمَن گنج تہٕ خزانہ جائی میہ نش نہٕ گنج تہٕ خزانہٕ جائی
کران تمِ عائش آرام تہٕ راحت میہ کو نہٕ پنتے نصیبہ ہارا

تمَن تہٕ خوناہ دِلاہ زباناہ میہ تہٕ چھُ خوناہ دِلاہ زباناہ
میہ کیٚازٕ تھوٗ وُکھ دار وٕ تہٕ تس میہ تے ژھٹن اوس دِلک غبارا

یِوان اورہ چھ زورہ شورہ گزان کمہ حالہٕ محفلن منز
دِیان چھُ اِنسان بوڈے چھُ کتام پتو یہ آسان ژھوٗرٕ نغارا

چھہ میائی ذِ ہیتچھن وائی ہیتچھان لمن کشتِ ہیتچھان لگن ، ہند ہیتچھان لگن کشت
مسہ نِش نہ ژے نِش تمو یہ ہیو چھمت بھوان تمھ کا نہ اعتبارا

گلان رتہ کالہ تا یہ چھک تن ، دزان چھکھ وندہ تیرہ ہن ہن
شہمتھ ہیکن کیاہ ، ونتھ ہیکن کس نہ چھک رفیقاہ نہ غمگسارا

منگان منگان یم مسہ آسے بر تل تمن گرتھ سمن گرتھ مسہ بر تل
خطا یُتے چھم مسہ کور توکل مسہ ما غروراہ ، نشاہ خمارا

بہتھ کھو ژن تم یہ ہشر کمائی یمن نہ میلان مزدور گدائی
وونی ژھارہ ہن یم پنہ بجائی گرژھان تمن کیاز نہ ناگورا

منگے نہ موتہ گمے مسہ عائش وعشرت ، شراب ، کباب یا سہ ناز و نعمت
مسہ گو ژھہ غزمین نہ بیکس کیتھ ہنن گذارا نہ اختیارا

دِتھم ژہ توفیق برادری ہند ، محبتک لولہ دلبری ہند
دلاہ بخشتھ دلاوری ہند دِلس ژہ تراونتھ پزیک امارا

سہ دلولہ دِکھ زہ کالی نیرن ہنگ یہ ساما نہ پانہ شیرن
فیا منکر یا گھی ژھہ یاری بھیرن کوہن تہ بالن تلن غبارا

بہ کیٛاہ وَنے چھے خبر ژٕ یہ پانَس دِلَس میہ کاسِتَم سۄ خانہ خارا
خوداہ تھوٗیا بندہ سۄندِ یہ خارہ سۄ آیہ یوٗد بۄڈ گونہا ہگارا

سِتَم تہ بیداد گمِتو میہ بیحد یہ دل چھیہ کہ لہ جگر چھوکہ لہٕ!
سیٹھاہ بروَنہ ہے بنِن تہ گُدرُن وَنے تہٕ ونس میہ چھُنہ وارا

یوان چھہ از ہوشہ میانٛی اولاد ژیٛتس یوان چھکھ سِتَم تہٕ بیداد
اکھاہ چھُہ رتھوٕی مثرہ یہ آزاد خوداَیہ ہاو تمہ یہند بہارا

---

[۱] للتادتیہ۔ کشمیری ذات کا ایک بہادر اور مشہور فاتح آٹھویں صدی عیسوی میں گزرا ہے۔ (گنجو)

[۲] چرخ:۔ کشمیری برہمن پانچویں صدی عیسوی میں مشہور محقق طبیب گزرا ہے۔ (گنجو)

[۳] کلہن (کلیان) بارہویں صدی عیسوی میں مسلمانوں کی آمد سے پہلے برصغیر ہندوستان کا پہلا اور واحد محقق اور کشمیری برہمن تھا۔ مشہور تاریخ یعنی "راج ترنگنی" کا مصنف (گنجو)

[۴] غنی۔ ملا محمد طاہر غنی (وفات ۱۶۶۹ء) مشہور شاعر کشمیری

نژاد تھا۔ (گنجو)

۵ شیخ یعقوب صرفی (وفات ۱۵۹۵ء) کشمیری تھا اور اپنے وقت کا ایک مشہور عالم شاعر اور صوفی تھا۔ (گنجو)

۶ بڈشاہ۔ زین العابدین بڈشاہ کشمیری ذات کا ایک مشہور عادل اور نیک بادشاہ گذرا ہے۔ (گنجو)

۷ یوسف شاہ چک (عہد حکومت ۱۵۸۱ تا ۱۵۸۶ء) کشمیری نژاد تھا اور چک خاندان کا آخری بادشاہ۔ (گنجو)

۸ حبہ خاتون۔ معمولی زمیندار گھرانے میں پیدا ہو کر اپنے حسن اور لیاقت کی برکت سے بادشاہ وقت یعنی یوسف شاہ چک کی منظور نظر بن کر ان کی ملکہ بن گئی تھی۔ (گنجو)

۹ جمہوری حکومت سے پہلے ریاست میں صاحب اختیار حکام کو عموماً ریاست کے باہر سے منگایا جاتا تھا۔ ایسے حکام رعایا کے حال احوال سے بے خبر ہوتے تھے۔ (گنجو)

خاباہ، خیالاہ، وھما گماناہ

بتخانہ کعبہ دفتر کتابہ جنّت جہنم پِم روبہ دابہ

بیانہِ خیالہ میانہِ حسابہ

خاباہ خیالاہ ، وھما گماناہ

سرمایہ دارِی ہشر پوپختہ کارِی زوراوران ہندو پِم ضرب کارِی

ناپایدارِی بزم بازی گارِی

خاباہ خیالاہ ، وھما گماناہ

بختِ سکندر تختِ غضنفر سنیاس تپہ رِیشو صوفی قلندر

زنّار تسبیح مسجد ہِہ مندر

خاباہ خیالاہ وھما گماناہ

انسان پانہ، رنگ تہِ زمانہ تقدیر قسمت خالی ترانہ

شاہی غولامی ہندو داستاناہ

خاباہ، خیالاہ وھما گماناہ

پچھے شین ہارک دولت حکومت   دوہ کھاہ فریبا غائبک محبت

غفلت جہالتھ وسواس وِچشتھ

خاباہ خیالاہ وَہما گماناہ

یکسان وحدتھ ایمانِ کائل   یکسان مانان انسان کائل

عالم دُو یِی مُہند کوّنی رس مُقابل

خاباہ خیالاہ وہما گماناہ

زولانہ یوُنت کال پچھے ہا غولامہ   رتیوٗت کال ساری جائی کارنامہ

شاہانہ شوکت درویش جامہ

خاباہ خیالاہ وہما گماناہ

زولانہ کہِیو کرِی تتہ یان یتیم مُنند   حائران پریشان دل جان یتیم مُنند

تقدیر، تدبیر ایمان یتیم مُنند

خاباہ خیالاہ وہما گماناہ

سوٗدرس تران پچھکھ حیس کرنہ یارہ   یتھ جایہ واتِن پچھے وارہ کارہ

تتہ کاڑہ جاپِکر ساری نظارہ

خاباہ خیالاہ وہما گماناہ

دوراہ کرِتھ گوکھ سرمایہِ دارٕ   شوراہ کرِتھ گوکھ خاًلی نقارٕ

بأزی گار ثابت ژٕ گوکھ وارٕ وارٕ

خاباہ خَیالاہ وھما گمانا ہ

یِم پوش چھادان پوشہِ نوٗلِ بُلبُل   رنگس تہٕ مُشکس مُشتاق بِلکُل

آزاد بُلبُل مانان رتم گُل

خاباہ خیالاہ وھما گمُاناہ

وُچھ[1] زندگی گن کرٕ راًچھی پانَس   پننِس زمانَس پننِس جہانَس

پاتالُو[2] واتَن بیِٹھ لامکانَس

خاباہ خَیالاہ وَھما گمُاناہ

۲ مئی ۱۹۴۳ء

---

[1] یہ بند مسودوں میں کسی جگہ مل گیا، شاملِ نظم کیا گیا۔ [2] پاتالُو ۔ اہلِ زمین یعنی دنیا میں رہنے والے' خاکی' لوگ۔ (گنجو)

نظم
۱

پوشنُو لو وہ تھفُو بند رے   گُل خوشبوے چھاوُ سُلہٕ گرے

گُل خوشبوے چھاوُ سُلہٕ گرے

گُل خوشبوے چھاوُ سُلہٕ گرے

صُبح صادق آو چاو بَران   گَرٕ ہندُ ے طلسم لُوران

ہَلہٕ کرو نُورٕ چہ لشکرے

گُل خوشبوے چھاوُ سُلہٕ گرے

ژاسے تارکہ ژُور زن ژھپَن   بیٚنِلہ زونکھ اور نو وہ پیَن

نارہٕ تیٚو نگل تہٕ بیٚنیہ تیمبرے

گُل خوشبوے چھاوُ سُلہٕ گرے

گاش دوہ ذی آو واش کہ ژٕ پھکَن   بوز درد ک بے پردہ سوخَن

کیاژہٕ مُران چُھکھ زندہ مرے

گُل خوشبوے چھاوُ سُلہٕ گرے

برٛانٛدِ بہارِ ژِ شہپاز پھوان   خارَ ہِیانے ہانٛجہِ رٛژِ پُچھِ یوان

فند فریب ژٕ حل بند رٛے

گُلِ خوشبوے چھاوُسلہ گرٛے

ژاے گوژُل بیچہ گُتہ فس   ہاے کُس وَنِہ تس بِ غمِ نس

تس چھُ یہ درٛد مُے چارہ کرٛے

گُلِ خوشبوے چھاوُسلہ گرٛے

وُچھتہ بیمرٛ تس ماچھہِ زولہٕ   دُزہ ناوتن شُہ گُنہ ژٕ ھلہ

شور لاگُس بیچھہ رنگہ لرٛے

گُلِ خوشبوے چھاوُسلہ گرٛے

گژھتہ بیدارُسُل بچھے وُنے   اُتھ گُلس تہ کرٛہ سنے گنے

ادل حیون ماگژِھہ تیرٛ تیرٛے

گُلِ خوشبوے چھاوُسلہ گرٛے

از چھُ   آزادمہ بنین کمتھن   حُبِ وطنک حُباب ودِھن

سوزہ دِلس کیاہ دروزہ ہٹرٛے

گُلِ خوشبوے چھاوُسلہ گرٛے

نظم

یہٕ دیِن تہٕ مذہب ژھٕ دیندارو موٗزان غلامی نتہٕ گدٲیی

ژھٕ بَن تیتھے بنٛدٕ یتھ شہٕ مالِک پنُنی پانٕوَن گرٛھی کیاہ

نماہ چھُہ تاوَن غرض چھُہ نقصان ہیٚے ژھٕ دُشمن رفیق ژٕ یژ اَنیتھ

دِوان چھُہ ہکھ کھیٚون یہٕ خوٗنِ جِگر ژھٕ وُچھتہٕ حاصِل پتو یپی کیاہ

شہٕ لاشریک تسٕنٛز یہٕ قدرت ہمیشہ نیٚنٛز دٔرایہ آدمس نش

اَما سبب کیاہ یہٕ ہمن نہٕ کونٛہ وَنان یہٕ آدم چھُہ آدمی کیاہ

سیاہ سفید یا بنٕن زرٕد یہٕ ژھٕ ناوٕنۍ چھا یہٕ آدمیت

یہٕ گرٕ گرٕچھن تام چھُنا بچھاے تنھتہٕ ہیکان بنٕن کیاہ نہٕ اجنبی کیاہ

بہ یوٗد وَنے کَس وَنان چھہٕ آدم نشیر وَنکھ کھارنے ژھٕ دارس

کرکھ ژھٕ پانس طواف یہٕ سجدٕ کتھن تہٕ کعبس نمن وتیرٕ ی کیاہ

لَبکھ سرور اہ بنی ژہٕ یہٕ نور اہ بنن ظہوراہ وچھکھ ژھٕ یوٗدوے

بنکھ یہٕ پوشیر تہٕ شمع پانے وَنکھ مرن کیاہ تہٕ زندگی کیاہ

میہ بندہ نہیں منڑا اُکس اُکس بندہ رہیں دُ چھم داریاہ خوداوند

یہ چھمنہ بوزُن تگان تہمے لکھ وَن خودا کیاہ تہ بندگی کیا ؟

●

سرمایه داري

شاهي عهد لاړې پرېږدا ته رازه — انصاف ټراو لټه پوزا نمازه
اکه دعوره ترسان بیا کړه پوره نازه — یم فتنه ساړي ساړي تنازه

سرمایه داري سرمایه داري

مړدن چه ډالان نشه درده لوله — لولس بناوان شوره ته گوله
گغړکو ته دینګه کړي کړي مخوله — مستانه رندن گالان پوله

سرمایه داري سرمایه داري

وچه لره ماران خونږي سمندر — تړیان کېښته باټو سوندر ته گوندر
واړان گاټي هتي آباد بندر — مطلب ته مقصد ډیوټم الغدر

سرمایه داري سرمایه داري

پېمټ عرشه دولټ تقدیر ساله — عالم ته آدم کو نفس حواله
گے زیر پهرنه ته لگي شیر زاله — آده کش چه ماران یمه برابري زهاله

سرمایه داري سرمایه داري

یُس دین باوہ یم کُنزِ رُک ترانہ — سِیُے دین دایمان زانہ نہ مانہِ
یِم سأنۍ دفتر پرأنی افسانہ — بس لدلہِ ربتین لوکَو بہانہ

سرمایہ دأری سرمایہ دأری

مأیس تہٖ گوٚبرس دوٗرِ یِر چھِ پاوان — بأیس تہٖ بأیس نشہِ راوہ راوان
یارس تہٖ یارس دُشمن بناوان — اُلفت محبت بلکل نہٖ تھاوان

سرمایہ دأری سرمایہ دأری

شاہ پأز لأگِتھ سوٚدرہ اپارے — ماران کُلبُگ دیدرہٖ تہٖ مارے
دیندار لأگِتھ سوٚدرہ یپارے — پٔرانأن مولوی اَلحمد لولہ وارے

سرمایہ دأری سرمایہ دأری

انکار کمی ہُسند دینس تہٖ دھرمس — کمزور چشمہ چھِ محتاج سوٚہ رمس
یژھ بأ گراوان کفرس ادھرمس — پوٚز لول تراوِتھ چاوان پرمس

سرمایہ دأری سرمایہ دأری[1]

---

[1] ایک مسودے میں مقطع جی یوں لکھا گیا ہے —
مہجور اُمسنہ آزاد اُمسنہ — شاگرد اُمسنہ اُستاد اُمسنہ

مخمور وطنکی دِلشاد اٗسِنز   سرمایہ دأرِی برباد اٗسِنز

سرمایہ دأرِی سرمایہ دأرِی

●

اس مقطع میں مہجورؔ اور آزادؔ کے درمیان اُستادی اور شاگردی کے رشتہ کی طرف اشارہ ہے۔ آزادؔ نے کچھ دیر کے لئے مہجورؔ کو استاد تسلیم کرکے کئی ایک منظومات کی اصلاح اُن سے لی تھی۔   (گنجو)

"نغمۂ بیدآری"

غرض غوٗلٲمی تہٕ افسری ہُند   بہانہٕ گٕنٛزروک برادری ہُند
سبق تہٕ سامانہٕ کافری ہُند   ترانہٕ دِینُک تہٕ رہبری ہُند

یہٕ دِلبری چھا سِتمگری چھا
یہٕ رہزنی چھا یہٕ رہبری چھا

برادری کِتہٕ مَشیدہٕ مندر   سِتمگری کِتہٕ قلم تہٕ دفتر
زہر وٕندس منٛز زبان شکر   گلاب اَتھَن کیتھہٕ تہٕ نالی خنجر

یہٕ دِلبری چھا سِتمگری چھا
یہٕ رہزنی چھا یہٕ رہبری چھا

زِوِس وَنان زندگی محبت   وٕندس اندر بندگی تہٕ وحشت
نماز پُوزا رِشتہٕ عبادت   جہنمُک ڈر اُمیدِ جنّت!

یہٕ دِلبری چھا سِتمگری چھا
یہٕ رہزنی چھا یہٕ رہبری چھا

ڈیکس پیندر پتہ نِشانہ ٹیجہ ک
دِلَن اندر سِحر سامری چھک
یہ مَس موُدرکھ اکھاہ نہ چوُکھ
شہ کس نہ بیدار پیس نہ سوُک

یہ دِلبری چھا ستمگری چھا
یہ رَہزنی چھا یہ رہبری چھا

چھ پوُز کدّان نوٚن اَپُز دَباوان
یہ پوٚز دَنُن کیازہ مارہ ناوان
کنان وہشکہ تہ کیتھ چھ ہاوان
گنیر تہ یکسان راوہ راوان

یہ دِلبری چھا ستمگری چھا
یہ رَہزنی چھا یہ رہبری چھا

دِوان کنڈِن سنگ بِہتھ گُلن منز
وُنان یکسان دُوئی دِلَن منز
غرض عداوتھ محبتس منز
دِلِتھ لِباس ہتھ ان ھونُد کُرنز

یہ دِلبری چھا ستمگری چھا
یہ رَہزنی چھا یہ رہبری چھا

وَنان دِیدس خیالِ باطِل
دَپان شنیدس یقینِ کامِل
خیال مقصود خواب منزِل
خیال باطِل تہ خواب باطِل

یہ دِلبری چھا ستمگری چھا

یہ رہزنی چھا یہ رہبری چھا

حقیقتُک رنگ دِوان مُحبابَس | مُشک مُلان کاغذی گوٗلابَس
کران بدنام انقلابَس | ہاہوان تھُمّن پَردہ آفتابَس

یہ دِلبری چھا ستمگری چھا

یہ رہزنی چھا یہ رہبری چھا

چھُہ سُور مُلو مُلی چھوان نُورَس | فریب غالبؔ بُک یِوان حضوٗرس
خودی وَنان نخوتَس غرورَس | تھیکان فرعون کوہِ طوٗرس

یہ دِلبری چھا ستمگری چھا

یہ رہزنی چھا یہ رہبری چھا

لہ یہ دو بند نہ جانے کس وجہ سے آزادؔ نے اخبار میں شایع شدہ نظم میں شامل نہ رکھے تھے۔ (گنجو)

انقلاب

پیامِ انقلاب

سوال

کتھہ چھہ وَنان انقلاب کیاہ چھُ وَنان انقلاب

جواب

پَردہِ تھوٚہِ تہٕ صوٗرتھاہ آسہٕ کتھاہ در حجاب
کیاہ چھہ وَنان کیاہ کَران کیاہ چھہ عمل کیاہ کتاب

کتھہ چھہ وَنان کُفر و دین کیاہ چھُ گُناہ کیاہ ثواب
یِی چھُ وَنان اِنقلاب اُتھہِ چھہ وَنان اِنقلاب

کُفر چھُ کیاہ؟ بندگی، دین؟ پتہٕ زندگی
زِندہ گیٖے زانہٕ دوٚن زاتھہٕ تہٕ کرٚیاہ بندگی

عاٗب تہٕ شرمندگی بندگی ہُند عذاب
یِی چھُ وَنان انقلاب اُتھہِ چھہ وَنان اِنقلاب

بروٗنٹھ بکھُن زندگی، پردٕ ژٕٹتھ دمبدم
شانِ خدائی تہٕ یوٗد پردٕ بنی برمہٕ غم

پھیرِ مہ پوٗت تُل قدم نیرِ ژٕٹتھ ہیم حجاب
یی چھُ وَنان انقلاب اَکھ چھِ وَنان اِنقلاب

کانٛہہ چھُ امیر کانٛہہ غریب کُس چھُ وَنان کمہِ یِمو ن
کیاہ چھُ ازل کیاہ نصیب کتھ چھِ وَنان کرمہٕ لو ن

ساسہٕ وُہُر قصہٕ تٕروِن محض خیال عینِ خاب
یی چھُ وَنان انقلاب اَکھ چھِ وَنان انقلاب

ہند، عرب، روم چین فتنہٕ گرن ہیند نِفاق
دین تہٕ ایمان کیاہ؟ لول گژھِ اِتفاق

زان دُولی بوٗڈ گوناہ، مان گژھِ بوٗڈ ثواب
یی چھُ وَنان انقلاب اَکھ چھِ وَنان اِنقلاب

دَرم تہٕ اِسلام چھُن عرش بٹیہِ لامکان
کعبہٕ تہٕ بُتخانہٕ میون بند گژھے ہندکہٕ دوکان

توٚ چھُ بناوُن ضرور، پَزِوُن یِیِلے گوٚ خراب

یِی چھُ وَنان انقلاب اُلتھ چھ وَنان انقلاب

غائب دِوان چھے فریب اورمہ کرِ جُستجو

چھُکھ ژٕ ہزار داستان باغ و بہار روبرو

پھیرِ ہیمَن شِتیِہن راتہ معہ گل بے حساب

یِی چھُ وَنان انقلاب، اُلتھ چھ وَنان انقلاب

ہاے کُنہِ ضنایہ کوٚر پرائی موٚدرِ فلسفَن

زندہ مَرے مرد بیٹھ معہ ردہ وٕ لیتھ زَن کفَن

یوٚد نہٕ لبَن زندگی دفن کرِکھ چھے ثواب

یِی چھُ وَنان انقلاب اُلتھ چھ وَنان انقلاب

ناو ژٕ یہ انسان چھے ہیوند تہٕ مُسلمان کِتھ

ہیوند تہٕ مُسلمان یوٚد ناو ژٕ یہ انسان کِتھ

زندہ ہُنیِو زندگی کیا زٕ تھاوِتھ درعذاب

یِی چھُ وَنان انقلاب اُلتھ چھ وَنان انقلاب

عشق کران اضطراب حُسنہٕ بہار چھاوِ ہے
حُسن گلان دردعذاب جلوہٕ پننُ ہاوِ ہے

عشق تہِ گومُت خراب حُسن تہٕ گومُت خراب
یِی چھُ وَنان انقلاب اُٹھتھ چھہ وَنان اِنقلاب

لولہٕ بہارس گومُت ہردہٕ کھعہ تےَ زرد رُے
حُسنہٕ خمارس وُچھُم غائب گومُت آبرو

اہلِ دِلن ہُند یہِ خوُن سنگ دِلن ہُند شراب
یِی چھُ وَنان انقلاب اُٹھتھ چھہ وَنان انقلاب

نارِ جہنم تہٕ سعہٕ رگہ روزِ قیامت حساب
چھانہِ دماغکی خیال چانہٕ دِلکی یِم حُباب

وہم پننَ پانسی چھےُ نہ تھوَان آب و تاب
یِی چھُ وَنان انقلاب اُٹھتھ چھہ وَنان انقلاب

زندہ گیِن گندہٕ نے دزاے کُنہر زانہٕ وِرنی
شان پنیٕ زانہ وِرنی پان پننُ ماتہ وِرنی

راج پٮ۪ٹھ گو گرٕ ہتھ خواجہٕ عالی جناب
بِی چھُ وَنان انقلاب اَتھی چھِ وَنان انقلاب

●

انقلاب

نو بہارکی راز یارن بادِہ یانے اِنقلاب
انقلابک باغ ییلہِ پھولرادِ پانے اِنقلاب

ہوشہِ ین بے ہوش بُلبُل جوش مارن پوشہِ باغ
بے دماغن بے دِلن سنجلاوہ پانے اِنقلاب

کیاہ غرض یتھ کن وچھن والین کرِ زاری تہ زور
دُنیہس برونہہ کن وچھن ییچھِ ناوِہ پانے انقلاب

کُنڈی چھکان میانین وتن تُس کونہ تس بوزن تکان
تس تہِ ماہِمہنی وتن پکناوِہ پانے انقلاب

لال جگرہ تن یوتہِ لاگی تن مالہ پھری تن عالمس
نیائے ساری سیتہ سیتہ انزراوہ پانے انقلاب

پوشہِ گُل کُنیرکی چھِ دُدمتہ یِود دو ئی ہندہ تاوہ ستہ
اُلغنک باران رحمت تراوہ پانے انقلاب

وُچھتو میانیو آلوَ سیتی بَنِدرہ کینہہ کینہہ نوجوان
اَز پگاہ اَرزہ تمن وُزنہِ ناوِہ پانہٕ انقلاب

میانہِ سازک آسہِ تَس یوٗدوے ضرورت چھس تیار
انقلابی محفلن گرماوِہ پانے انقلاب

موختہٕ ہارس لولہِ کس منز آسہِ کینہہ کینہہ فوطہٕ پھٔلی
زاری زارکرِ ہیم موختہٕ پھٔلی سٕنبراوِ پانے انقلاب

آگراہ اکہِ طرفہ دَرِ یاوس تہٕ سالابس زمہ پاری
ظُلمہ کین بالَن دوٚہَن وسہ راوِہ پانے اِنقلاب

زَشکہ سیتی کینہہ سینہٕ دٔدی میتہ عشقہ سیتی کینہہ دل وزان
شوٗبہِ پَس پتھ پاٹھو تَس شیٖہلاوِہ پانے انقلاب

کیٛتہ وَنان سوزِ دل دجان کیٛتہ وَنان سوزِ بدَن
لولہِ رَسی تیٖن سوزہ والین ہاوِہ پانے اِنقلاب

غم تہٕ آزادس چھُ کینژھاہ دِل تہٕ کینژھاہ چھُس زَبان
زندہ آسونَن تَس تہٕ چھوکھ بلراوِہ پانے انقلاب

انقلاب و انقلاب و انقلاب

زندگی کیاہ ؟ انقلابن ہشز کتاب
انقلاب و انقلاب و انقلاب

انقلابو پادہ کریر مذہب تہ دین
انقلابو کوس شک ہو و کہ یقین

انقلابک معنہ گستاخی معاف
پچھے بہ باوان کانہہ تہ رہبر صاف صاف

زندگی ہند اصل معنی اضطراب
اضطرابک معنہ مطلب انقلاب

گاٹہ جارن ختم کر پیغمبری
روز باقی شاعری سوداگری

اُسہ پن بینس یقینس بیہہ فدا
رستم دستان یا شیر خدا

وحدتِ حق اوس کنرک ابتدا
وحدت انسان کنرک انتہا

باغوانس شوبہ تھاوُن عقل و ہوش
ابر نیسانس پتی کنڈی تھو چہ پوش

سولن یاون گالن مانشزہ نم
سُنبلن ماتم، بنفشن کارہ خم

نو بہارن وحدتک ینلہ دیت ظہور
دادی ماتم شادی غم، کمر سند قصور

وچھ خدائی پادہ گیہ کانتیاہ خدائے
آفتا بکہ نورہ رنی کر پادہ زھائے

ہوش کرو ہمن گمانن تھاو گوش
گل زتھہ نیران اندر اندی زیخ جوش

بُروٗنٛہہ کُن پکھ درٕدہ باغَن برٕ مُژار — پھِچھے بنے مرٕژ پردہٕ ہیش پنٕنی نظر

بے غرض دیندارہ سُند مقصد چھُہ پاک — بے غرض انسانہٕ سُند مطلب چھُہ پاک

بے غرض دیندارہ سُند ایمان خُدا — بے غرض انسان انسانس فِدا

یتیمہ بہارَن شین ترٛاوِتھ ڈوٗلھ ترٛوو — پوشہٕ باغچ زانہٕ تیمہٕ کُس داغ تھوو

اکھ تہٕ مارِس، بیاکھ مارِس دارِہ خوٗن — ژھاولِس تیرِس ہاہے ہیچھ رامہٕ ہوٗن

خوٗنِ مردم تھوو قونوٗنَن حلال — رَٹھ حیوان پادرِ سہہن کم ذالِتھ شال

بندگی ساوان موتِچ نیندرے — زندہ دِل عاشق چھُہ گامتہٕ باثرے

وائے مجبوری، غلامی، بندگی — بیقراری، بےکسی، شرمندگی

دل پریشان، عقل حیران، ژوٗ خراب — بندہ گی منٛز زندہ روزُن بوٚڈ عذاب

پردہ ژٹھ دِلکین حبابُن ژُل نقاب

انقلاب اَن انقلاب اَن انقلاب

۱۳ جنوری ۱۹۴۶ء

انقلاب اَن انقلاب

بندہ گیے راوہٕ روو زندگیے ہٕند حساب

انقلاب اَن انقلاب انقلاب ان انقلاب

زندگیے ژِنش گوٚہ ناہ بندگیے ہٕند حساب

انقلاب ان انقلاب انقلاب ان انقلاب

دین پٔنُن زندگی دھرم پٔنُن زندگی

زِندہٕ زُوٚن مرنہٕ بُرونٹھ موت انان بندگی

گژھ مہ پریشان دماغ کرمہ پٔنُن دل خراب

انقلاب اَن انقلاب انقلاب اُن انقلاب

غور کر اے نوجوان بوزِ پٔنُن چھُے گوٚہ بان

دورِ زمان پچھے ہیوان سخت گرٚ امتحان

نِندرِہ تُلٔن وٲلی چاۓ نِ پانہٕ گژھتو مستِ خاب

اِنقلاب اَن انقلاب انقلاب اَن انقلاب

پُژُن گوٗمُت چھا نوان رنگہٕ تہٕ مٲلہ مایہٕ سیتۍ
دردہ پمن چھا پھولان ہردِچ گگرایہٕ سیتۍ
تازِ کریاہ یاونس غازہ اوٚلُت یا خضاب
انقلاب اَن انقلاب انقلاب اَن انقلاب

قِصہٕ تہٕ افسانہ یِیٲزٕ پنجرہ تہٕ زولانہ سأنۍ
زہرہ بَرِ بتھہٕ شہمار دٕرینٛٹھ یوان نُندٕ بأنۍ
پوشہ ہترِن کیاہ بکار سازہ گرِن ہُند شباب
انقلاب ان انقلاب انقلاب اَن انقلاب

سوزِ جگر مارِ جوش سازِ دِلَن ہندی وَزَن
دردہ نَیَن پھیرِ ہوش پردہ فریبکۍ دَزن
پردہ ژٹان بَرٕ ونٹھ بِچھ تراو قدم تُل حجاب
انقلاب اَن انقلاب انقلاب اَن انقلاب

سجدہٕ کمَن جھُک کران خوفہ کہٕنٛدِ جھُک مران
لول چھُہٕک بأگران بٕرانٛدہٕ کنین سعن جرٕان

آسہٕ تہٕنٛد خوٗن سۄ رخ چھےٚ ژٕہ رگن منٛزٕ یہٕ آب

انقلاب ان انقلاب انقلاب ان انقلاب

یان پنٕنۍ پرزہٕ ناو چھاو پننۍ لولہٕ باغ

داغِ غمہ لاگمی مِٹاو ہاو پننۍ دل دماغ

چاٗنۍ خیالن سٕنٛگوی خواجہ، امیر، بڑی نواب

انقلاب اَن انقلاب انقلاب اَن انقِلاب

صبر کران ژاٗلی ژاٗلی زیادہٕ ستم کرنہٕ آو

خوٗن جِگر ہاٗری ہاٗری پیالہٕ دِلک برنہٕ آو

زہر سپنہٕ زندگی رود نہٕ وۄنۍ آب و تاب

انقلاب اَن انقلاب انقلاب اَن انقلاب

کیاہ چھہٕ کران کیاہ وَنان اہلِ وطن دیندار

وُچھتہ اچھو کیاہ بنان کٕزٕ یوٚہہ ستم لوٗٹ مار

بأمی سندِس جِگرس بأمی کرنۍ ہیتی کباب

انقلاب اَن انقلاب انقلاب اَن انقلاب

ژیشہِ کنے خوٗن چٕژن عائشہِ متھین چھا رَوا

مارہ گژھن بے گوناہ عارہ کتھین چھا روا

ڈرمہ یِتھین مذہبَن دٕورہِ بہِہتہ کر جواب

انقلاب اَن انقلاب انقلاب اَن انقلاب

● سورسیار - ۲۸ ساون سنہ ۲۰۰۲

ؔ غیر کشمیری حکمران اور صاحب اختیار حکام جو غیر ذمہ دار نظام حکومت چلاتے تھے۔ (گنجو)

سوز و ساز

سوان

افسانہ دردو سوزک بوز میانہ دوستدارہ دادیو دوہکھومیہ بدنس کوزمُت چھُ پارہ پارہ

بییلہِ تن دِژم بلاین دادین غمن تہ ژنشاین ادہ شوٗبہِ دارجاین دونس بہ وارہ وارہ

گوشن اندر حسینن ہیہٹہ شیرہ نازنینن ٹِلکہ اَسہ وِزمن جبینن خوشبو ہنگن ٹھومارن

میونے چھُم لوٗب راجن بختاورن تہ خاجن شوٗب میانہ ستی تاجن پُریتھ ٹلکہ پریتھ شہارہ

سامانہ چھُس خزانن دولت گرن، دُکانن یم قدر میانی زانن روزن ہمیشہ وارہ

ژِشہ ننگ دل کمینن مُویٹھُس بہ تل زمینس نو دولتس نوینس تھوٗدُم دِلس میہ خارہ

کھوٗتہِ منز روٗچھُس بہ کانوٗ چھوکرُس تہ ٹوٹہ طفانو ژورُس حساب دانو کوٗرُس بہ تھاجہ نارہ

ازٕلن کرِم عنایت، نرمی، شرف لطافت گالان توٗسے میہ وادِتھ زالان چھِم ہیگارہ

نیرتھ ٹھوکونہ نارو، منز تو، چھچہ کوٗ ازاوٗ کھوٗرُس بہ پوختہ کارو ٹکسالہ ہیہٹ دُبارہ

بییلہِ ژوال میانی یا نن ادہ مُول دِتُم جہانن سمسارہ کین دُکانن میونے چلان گذارہ

گنیر کِ شہرباوِم آبِ حیات چاوِم دلہ ویرِ زہر کھیاوِم دو گنیار کے شرارہ

چنگیز خان سکندر شیرِ ژیان مُہ ہٹلر ڈالی ہوشہ کینہ گندر گٔو میانہ خارہ خارہ

دولت وتن چھکان چھک میٲنۍ نو کو بٹھو پکان چھک   انسانیت تھوپکان چھک بیکار نابکارہ

برہ رکھ زہ محنتک دم ہیمہ ہے پرن ہر دم   ونہ ہے قبول کرتم کرہ ہے بہ زارہ پارہ

چھس قوہ درتن بہ جوزِ مُت جانے خیالہ ژینی رکیُت   افسوس چھکھ زہ دودب مُت عارہ میانہ نارہ

نرتل تہ سوہن بہانا ژینی کیُت چھ امتحانا   انسانہ چھکھ زہ دانا بس عاقلس اشارہ

آزاد چون غم خار تھو یاد لولہ اسرار

گاہ گاہ یینہ زہ درکار یم نو کیتہ پوختہ کارہ

●   سور سیار - ۱۳-۱۴ ساون ۲۰۰۴

میأنی سلام نِکھنا

کیٖشاہ کرہ لولہِ نارس   دِلہ کس غمس تہٕ خارس
گُل خندہ گُلعذارس   گُل روے دِل قرارس

ہا صُبحہ کِہ ہَوا وہ
مِیٖأنی سلام نِکھنا

یہتھ وارِہ پیٚیہِ ہَرِتھ پوشس   گے پوشنوٗل خاموشس
سُنبل، بنفشہ، سبزپوشس   گے جایہِ جایہِ بے ہوشس

یِم تریشہٕ ہٮ۪تو چھہ پُرارن   بے اختیار تھارن
کتور، جَل تہٕ بُلبُل   ہارن چھہ خوٗن بلکُل

ہوٗکھ آب دَردہ جو ین   چھُٹہٕ پیالہٕ لالہ رویِن
ژٔلہِ تاو لالہ زارن   لگہِ چاو جانوارن

پیٚیہِ شوٗب پوشہٕ باغن   گرٕژھ فرحتاہ دماغن
کیٖشاہ دوٗری نوبہارس

مِیائنی سلام نکھنا

عاشق چھ آھرہ نیمیتو   خاکس اندر رَلے میتو
دِل چھکھ وُدائسی گامیتو   فکرن اندر بۄڈے میتو
بے وایہِ شیر مَردن   زولانہ گگ بہ گردن
لگو زالہِ والہِ واشے   ماران سۄہن چھ لا شے
تدبیرہِ وائلی کران سنز   تقدیرہِ چھے رَبے منز
وِنی وِنی وَنان وَنوکس   وَدی وَدی وَدان نصیبس
لگو خام کار پامُن   شہرَن اندر تہ گامُن

تَس دَردہِ پوختہ کارَس

مِیائنی سلام نکھنا

غمہ کی تراشہ پرٕی پرٕی   دِل گاکھ وارہ مُری مُری
چھکھ جودگار ژٔری ژٔری   پشالہِ آنان بُری بُری
کم دِل ہُشار چاوِکھ   بیدار نندرہ پاٹھ وِکھ
مُژہ راوِنا شکر لب   ژٕلہِ ہا پہ ہوکلے تب

حیٖہ پھیرہٕ رَتَن مِتے رتھ   ہوشہٕ پھٔن سعہ تے رتھ

ژٲلہِ شاف لولہ شیرن   ماران ژھالہِ نیرن

ہُشیار نامدارس

مِیانی سلام ِنکھنا

ہَری بیٹھی گومُت پہِ سَیلاب   سوزِ جگر چھُہ نایاب

گردِش کران پہِ گِرداب   بے تاب دِل چھُہ درخاب

کیٛاہ سنہٕ کمۍ دِتھ شاف   ژٲگوِتھ چھِہ موتنی ڈاف

چھکھہ نالی وَہہ کی زوال   خوفکی سَرف وُلِتھ نال

لولَس کران بدنام   بونِہن منگان چھِہ بادام

کوٚت لولہ وِلولہ گٔے   تِم غم کمَن دِلَن پیہ

تَس لولہ غم گُسارس

مِیانی سلام ِنکھنا

زُو جان وَندس بہ پادن   کُن تھاوِہ ناسہ نادن

مُژرِتھ پہِ سینہٕ ہاوَس   پِم غم تہٕ دادی باوس

دیوہ نیرہ نمہ دِلکو شر اَز نے سہ دایہ اَدہ کر
گومُت سیٹھاہ چھہ بیداد ادہ کرسہ بوزہ فری یاد
بے چارہ دردمنّدن سنگ دِل چھہ نالہ گندن
بے رحم سانہ پرزن سانین دِلن تہ جگرن
ہیتھ چنگ و نے رباب بُوزی بُوزی کران کباب
پُرزہ ہا نہ یُوت فراموش شُرپہ ہا نہ یُوت خاموش

غم خوار دوس دارس

مِیانی سلام ونِکھنا

کیاہ کرہ لولہ نار چھُم سوزہ برِتھ جگر چھُم
کوتاہ دَنس پنُن حال ییتہِ حالہ گوم یَرش کال
دردہ چھہ تہ نالہ زاری کینہہ چھُم نہ اختیاری
زارس تہ میانی خاری دمہ کھہ داد کرتہ حزب کاری
دِلدار ہیُون بوزیا بُوزِتھ دوا تہ سوزِیا
آزاد خستہ گومُت چھُے در عذاب پیومُت

پھیران چھٹ کھتہ شہارسں   پَتھتہ لولہ تاجدارسں
ہٗ صُبحکی   ہوا دو
میٲنی سلام نِکھنا[1]

---

[1] نظم شاعر کی نظرِ ثانی سے محروم رہ گئی ہے۔   (گنجو)

مِیوٗن یاوُن

سُلہِ پھوٗل یاوُن مِیون گُلہ ٹوٗراہ ئن دِلہٕ گوم سُنز ژُوراہ اوس

اَتہٕ چھس مُوران بال مستوٗراہ

بول بوش کرہٕ وُن لولہ کستوٗراہ بُلبُل باشے کَران آو

روشہِ روشہِ پوشنَ گوتُلِتھ وِیُوراہ

یاوُن مِیون اوس ا بیرے ڈوراہ ڈوبٹ کھیتہٕ کرِ یُوٹ پیٚس ہَردُن واو

یاد پیٚلہِ چھُم یِوان چھُم گژھان سُوراہ

یاوُن مِیون اوس نارہ تندوراہ نارہٕ وُزہٕ مَلہٕ نیے خارہٕ تھاوان

جوش پیٚلہِ سوریوس پتہٕ موٗزیو سوراہ

یاوُن میون اوس لولہ بوٗزموٗراہ حالہٕ اکہِ چمنَن ڈالہِ ماران

یشمبرزلہِ رنی ہُند اَتہٕ رِژُوراہ

یاوُن میون اوس سعہ نہ کنہ دوٗراہ نازنین یانَس گرٲیہ ماران

دہہٕ تارہٕ کوزمَس وارہٕ گوٗرہ گوٗراہ

یاوُن مِیرن اوسس آو لِیز گیوُراہ کم کم دلہ وِیر ولہ سنے آس

تَتِہ آزادس تِہ رُود کھُورہ کھُوراہ

●

عید

دیدار پنُن یارٕ سُند بےتاب یارَن عید ۔۔۔ ساز اہ مُہر و داد شادیانہ روزٕ دارَن عید

باوان کم کم راز لوکچ دِل ہُشارَن عید ۔۔۔ کم نو کتہ دردٕک بوزہ ناوان خستہ کارَن عید

ژاوان ژٕٹہ پردہ، ہاوان شانِ خدایی

یعنی چھہ بنان بندگی بیچارہ گدایی

ژاران اَکِس رنگہ نعمژ تہٕ ضیافژ ۔۔۔ گرٕ ند چھش پوان کیٚنژہ کھیٚن ہند روزِس کیٚنژ

غمگین بیہتھ بیاکھ چھہ بیچارہ کران سیٚرژ ۔۔۔ روشان خدایس تہٕ چھُ توشان قیامژ

ہاران اَکھاہ خونِ جگر بیاکھ ماران ہنڈکہ

اکھ ژریش ژھاران بیاکھ چھہ ژاران دعوس گنڈکہ

تھدِ پایہِ وزان جایہ اکِس میوٕ کھٹہ مودُر سوٚن ۔۔۔ تھتہ ژھایہ پنیس جایہ گریژان آہ جہان سوز

دُچھہ وارہ دُ چھُن والہِ یہ نظارہ دماہ روز ۔۔۔ پامال گگاہ مرژہ زندگی ہُند ساز کنو بوز

مدہوش چھہ مے نوش کمن زیرو بمن منز

کم نیوش بدن روشہ گلان دردو غمن منز

اکھ دزاو مُلِتھ مُشک وُلِتھ ناس تہ اطلاس   چھس عید ژلیس داغ پھلِتھ باغ دِلک آس

ژھایَن ہتہ گژاین چندہ چھوٚنی ہمسایہ وچھنہ ذرا اس   اکھ نوٚرہ ڈیکس لوٚرہ مُلِتھ چھُس ہتہ غمک ساس

بے وایہ بے پروایہ یہ کیاہ چانی خُدائی

پرزی پاٹھی بے کس بندگی بیچارہ گدائی

چھُس بندہ بہ شرمندہ ونے کیاہ ژہ خُداوند   ڈوٹھیوک تمن سنگدلن یم چھ غرضمند

چھُے دین تہ ایمان یِہُند دِیار رستم فند   یم سینہ بران کینہ ونی ونی بہ چین عرب ہند

گنزس چھ ونان کفر تہ کینس چھ ونان دین

مِلہ وان مے معرفتس بنگہ تہ آفرین

زینان تہ کماوان چھ یُس دوٚرہ تہ ترسان   لہ وان چھُم کم ضرب جگر زانہ تہ ندمان

بیاکھاہ چھ بِہِتھ شاد نہ زینان نہ کماوان   بے کار سہ دل جمع، جکھن دِل پریشان

سہ فاقہ مران یُس چھ ہران خوٚن ژھو کنہ

کُس خوٚن جگرک خوٚن اچھو کنہ تہ نمو کنہ

کیاہ عید تمن نیزہ تہ اہر یزِ یمن آے   صد پارہ جگر پارہ کرِتھ وارہ یمن دزرا ے

یم زندہ مرے فاقہ پھرے نالہ دوان آے   کینہہ آورنین واتی تہ کینہہ اندر زار زا ے

ژاداں گژن آرہ وُلِن ہاے غریبی
گاشَس چھِ کراں گنہ تاپس ژھاے غریبی

یِمہ شادہ یِم شادیانہٕ وُچھتھ کمیٛز گژھان شاد کر غم غوصہ ژلان وارہ بلان دادی لُدن دادی
بے دردہ یِہ چون پردہ چھِ الحق ژھایہ عکلا ئِکر یِم رنگ چھِ نیرنگ طِلسمات ایزِ کر جادی

تُل پردہ نظر ژاد وُچھکھ بِشاکھ جہاناہ
زانکھ زِ یِہ شادیانہ چھِ وہمانہٕ گماناہ

آزادہ زِ غم ژاد چھِ از عید جہانس ورتاوِ بنُن شوق بہیتھ لولہ دُکانس
توشان چھِ مدہوش گمتو رخت شہانس دوہ تارہ بنیہ توشی تَن زنگس تہٕ زمانس

پھیرِ نیرن شیر ژیان دردہ نین منز
پرژھ لاوِ ہا پکھ شال بتھن ژورہ کھین منز

نگہٕ پوشہ دنہٕ پوشہٕ گلین تہٕ زِ چھلیہ جوش پوشنول بولن ہوشہ ین بیہوش تہٕ مدہوش
بنہٕ شادی گژھن دادی تہٕ غم غوصہ فراموش سوے عید چھے دشہ ہار سیٚ نوروز تہٕ تھتھ توش

پُزا چھِ گُنہ لولہ تہٕ انصاف نمازہ
نتہٕ کلمہ زکواۃ روزہ تے حج بوز ظناہ

(۱۳ دسمبر ۱۹۴۳ء)

انجامِ ہوس

خوشبوے گُلاہ ڈیوٹھم خاموش ہینہِ شایے　　رو پوش دِلکُ سُز ژوُر پوشن تہٕ کنڈ ین ژھاے

مُشتاق چمن تَس کُن مُشتاق سُہ پأنی پانِس　　ماران تِہنُد یاوُن ماران سُہ ینیلہِ گژھاے

لِلہ وان لھرُاہ تیتھ پأٹھی تسٲ اسہ لیے اندر　　ییتھ پأٹھی زہِ مومُوس ہو ہو چھ کران دائے

چھاوان یمن لوہ کجار بھاوان ییمن لادن　　تس پاپہ پڑس بھر پور وُنہِ سُود تہٕ سر مائے

نظارہٕ کرِتھ مُشکھاہ ہیتو تمس تہٕ گیم شادر　　گو سنگ دِلس میأنس تأثیر خبر کیائے

کس ماری سندِس پوشس آرام کنڈ ین اندر　　کِتھہٕ پأٹھی دِل آزارن تراوان یمن سائے

بے کینہ دِلکُ پرُ نور آئینہ مقابل اوس ییتھ　　للہ ناوہِ زہ متن سینس ہمہ گژاپہ تہ یمہ ژھائے

یُتھ پوش ہٲنگس تھو زین لاہ تہٕ میژھا برُژ ییس　　وندس میہ گنان اسم گرہٕ تارہٕ یِنِٹھاہ رائے

تھف میٚژ میہ کرِژ لُنجہ کنڈی خستہ گوٚرُم ینجہ　　دوٚ یمن میہ کہ اے نادان کمہ گژاپہ دوٚ لگہ مائے

یُس یار دیہہ تارِن یارانہ کرِتھ راوان　　کرِشوبہ کرُن تس یِتھ اوقات ینن حنائے

گوس زن خاب ووچھان اوُس بیدار یہ بوزِتھ　　گمہ کأم رُمن جأری رو تہ دوہ میہ تمہ جایے

مسوٗل تہٕ ینمبرُل اسہ لب خندہ کران یعنی　　افسوس نظر بازن سعہ رمہ تچھ وُنان ہائے

دُشمن

هرد بہارس تہ ماگہ ہارس ہمیشہ نارس چھ آب دُشمن — شریف اسنز ذلیل اسنز چھ دشمنس کیتھ عذاب دُشمن

ہند دُشمنی دُشمنس چھ ماران تہ دوستی دوستس چھ تاران — زمانہ وقتس چھ چھان تہ ہزاران گژھان ٹا نے خراب دُشمن

گژھن چھ دفن کُنی فنا نہ مگر چھ پھتہ گردشِ زمانہ — بنان اسمانچین کتابن چھ آسمانی کتاب دُشمن

گئے پتہ کاش ژھوچھ دوان چھ راژ اخر دفنہ پاتالن — چھ راتہ موغلس ہنز نحوست دپان چھم آفتاب دُشمن

یہ دین، ملت، وطن، حکومت، خوداہ، خودایی ازل تہ قسمت — نقاب کائناتہ حقیقتس ہیچھ تھوان ییم انقلاب دُشمن

گران پنجرہ تہ کران بہانہ تھوان برہ برہ چھ جیلخانہ — ہوا چھ نارس کران پانہ دزان ییم بےحساب دُشمن

ہتہ چھکھ کتابن تہ دفترن منز چھم مشیدن تہ مندرن منز — چھ دوستی ہند لباس لاگتھ کران جگرن کباب دُشمن

غریبہ سنز دُشمنی رذالت امیرہ سنز دُشمنی شرافت — غریب مجرم خراب دُشمن امیر عالی جناب دُشمن

غریبہ سند پوز ون بغاوت امیر منصف کران عدالت
شرتے چھ تمنی کران حمایت دہن یمس نش جواب دُشمن

۲۴ ستمبر سنہ ۱۹۴۴ء

بے درد نظر ژاوان حُسنس چھُ کران پردہ
بے پردہ حسین ہُند چکہ چاو تہ مُلہ طے

۱۰ جون ۱۹۴۵ء

"فریب نظر" کے عنوان سے یہ نظم شایع ہو چکی ہے۔ (گنجو)

یاوُن تہٕ بجر

گوٗلاباہ وارہ ہُند یاوُن ۔ بجر سوسُن مزارن ہُند
چھوان یاوَن کنڈن پوش ۔ بجر پوشَن تہٕ خارَن ہُند

چھُ یاوُن شرارٕ پنٕچ گرمی پھُلے ہار چھ ہواسوتٕ تُک ۔ بجر کیاہ تیرٕ ماگجی سور بانژالن تہٕ نارن ہُند
چھُ یاوُن ولولاہ سوزاہ ژھشان بے تاب سوزک چھُ ۔ بجر آہ فغان یعنی مصداق سُودہ تارن ہُند
چھُ یاوُن نار لولُک سوز دردُک جوش امارُک ۔ بجر سُوداہ چھُ تمہٕ نارُک تمَن شُعلن ہنگارن ہُند
چھُ یاوُن رائے بے پرٕٹھے ژھونٕہ ماران سمارِس ۔ بجر کمزور بُزدل تختہ مشقاہ زورہ وارن ہُند
منوشاہ پوش موت یاوُن چھُ توشان تازہ گلزارن ۔ بجر داغاہ تہٕ افسوساہ برہ گمتین بہارن ہُند
چھُ یاوُن زندگی ہُند باغ چھاوُن عاشقن زندن ۔ بجر کیاہ ؟ بُسی تمیٕ نشہٕ دُور غاراہ دیدارن ہُند
چھُ یاوُن تازہٕ خوناہ زندگی ہشرُن رگن اندر ۔ بجر اندری دوٗدُر تقدیرہ دالین الکارن ہُند
چھ سوٗدرک وہلُن یاوُن یُس بچھٕ گبھ کران یانس ۔ بجر گرداہ غباراہ ہو کھمتین نالن تہٕ آرن ہُند
چھُ یاوُن چاو جولانی ۔ بجر حسرت پشیمانی ۔ بجر مجبورین ہُند بندہ یاوَن اختیارن ہُند
توٗے آزادیس لولس کران ساری خریداری چھ از یاوُن مزدورن ہُند ۔ بجر سرمایہ دارن ہُند

ے ایک مسودے میں یہ مصرعہ یوں درج ہے یمن پوشن تہٕ باغن توشہ ناسہ میون یاوُن را

موٗزورو !

سرمایہ دارس مار موکھار بارہ موٗزورو
ژِ چھکھ کانسہ پننے پان نارہ تہ مارہ موٗزورو

شاہانہ رختن چھُوپہ جران خوٗن جگر چوٗن
چائی نال دُزہرش تا پہ عرق نِنہ دارہ موٗزورو

ہا کینہ رستیو چھے ژِ پہ زخمن دارہ پکان خوٗن
بتیہ سینہ دارِتھ چھکھ ژِ اَلِتھ تلوارہ موٗزورو

چھکھ شانہ بڈیو انقلابک تیز طوٗفانا
دیوار ٹھاسان نیرُو یتھ کنڈی وارہ موٗزورو

غارت ژِ کرکھ باج سوزی لامکانک راج
دامن ژِ پکنُ محتاج سندی پاٹھی دارہ موٗزورو

یتھ زیادہ لاگکھ نرم روزکھ سادہ گیِن منز
زتھ زیادہ پکنُ چھے دوہے بیگارہ موٗزورو

چھکھ انقلابچ اکھ کتابہ اَتھرہ کیتمین منز
چھی تازہ ورقن منز گِندان ژِھیپہ ژھارہ موٗزورو

چھکھ پانہ سوٗدر پانہ لدر پانہ جواہر
چھکھ حسرتن منز پانہ ژِ خم دِتھ کارہ موٗزورو

پننِس سہ نس ہیُتھ پانہ کران چھکھ ژِہ بران چاو
غم چوٗن کمِس بادہ ژِ پہ کس کھارہ موٗزورو

چھکھ آفتابہ نوٗر پننُی ہادجہانس
سُنز ژوٗرہ سندی پاٹھ چھکھ پکان ژلہ لارہ موٗزورو

افسانہ پننُی پانہ پرن پانہ کروس رائچھ
ژِھیپہ ژوٗر نِوان چھی ورق تھپہ تھارہ موٗزورو

خوشباش عاشق دِوٗر تلان حسنہ گگراتن
آزاد عاشق چھا نہ لو رِچھ دارہ موٗزورو

صُبحِ صادق

صُبح پھوٗل مسوٗلو تھوٗد تُل نقاب آہستہ آہستہ
تُلن ہیوٗت بُلبُلو چنگ رباب آہستہ آہستہ

گنہٕ زٕجی بِگرو پتیٚ گاش آو ہاران نوٗر ژھٕٹی
ژھیپن زاو ظُلم نوٗن دزاو انقلاب آہستہ آہستہ

گنہٕ زوٗل راژ ہند ژفل گاش پھٔٹل آکاش گوٚو روشن
مُشتھ گوٚ سارِنی یارن ہِہ خاب آہستہ آہستہ

گنہٕ متر برم دِوان اوس سنگدِل شبرنگ جادوگر
گژھن تہند طِلسمہ ہیوٗت خراب آہستہ آہستہ

اُزن ددرزن تہٕ دده ریٚنز راتہ کریوٗراتہٕ مٔغلوٗبہٕ ہیوٗت
گیوٗن ہیوٗت پوشہٕ گُلو باحساب آہستہ آہستہ

دِوان وٗنی کسن بنگارس اُسی تارکہ نوٗرہ مشغول ہیتھ
یہ کمی سندہ جلوہ ستی بیوٗٹھک حجاب آہستہ آہستہ

امیرو خوش ہوا ہیوٗت چیوٗن غریبو یارہ بل ہیرٕ
مستہ چیوٗن عاشقو مُتی گیٚ مست خاب آہستہ آہستہ

جہانس تنبہٕ لادان میوٗن دِلبر جلوہ ہاوان دزا
پھولان دِل چھم ژلان اندرم حجاب آہستہ آہستہ

ڈیکہ پھولوٗن دہن اسروٗن تہٕ کھٔٹوٗن مٔارِی تہٕ یاوٗن
پھولان زن وقتہ وزہٕ پھوٗلوٗن گلاب آہستہ آہستہ

ولو دِلدارہ ساتھاہ روز تم کیاہ بوز تم زاری
بہ وایے سوزہ سان لولک رباب آہستہ آہستہ

فقیرن برہمن سادن پتہ پتہ راو رِٹھ آدن

ژہٕ پتھ نیرِتھ کوتر آزادن جواب آہستہ آہستہ

(۴ اکتوبر ۱۹۳۳)

جلوہ

دِلبتھ جامہٕ نوٚے نوٚے ژلتھ پرٛدہٕ ہاوُن پنُن جلوٕ ہیٚوت دِلبرن وارٕ وارٕ
برٛتھ لولہ پیمانہ دیوانگی ہِندی دِتنَس زندٕ دِل گوٚنڈرُن وارٕ وارٕ

سیاہ چشمہ شوٚبان برٛی برٛی خمارٕ کران مارہ ونجر ژھمن ہندی اِشارٕ
چھُ کیاہ چارٕ ینمبرٕ زلن بادمن ہند کڈُن کش ہیٚوتُن خنجرن وارٕ وارٕ

کوٚرُن فتنہٕ برپا کوٚرُن کوٚنہ پرواکوٚرُن نِندرہٕ بیدار شہہار یعنی
کوٚرُن شانہٕ پیچانہٕ خمدار زُلفَن کوٚڈُن واش پیچن دُرن وارٕ وارٕ

نوٚبہٕ گرمیاہ تہٕ نوٚ وُسے آب تاباہ چھُہ شوٚبان تَس حُسنہٕ کس آفتابَس
نوٚ وُسے جوش لوٚگ دردہ پوشَن منوشن نوٚبہٕ گرمیاہ بازرَن وارٕ وارٕ

پتھے پاٹھی پُدہ ہاوِہ دیدار دیدن چھُٹن طِلسمات غائبکِ فریبکی
کرَن دوٚرہٕ دوٚرے مسلمان برہمن سلاماہ تِمَن کھنڈرن وارہ وارہ

دِنتھ تھاوٕ مرشگا ٹلیورِ مشالاہ کمالس زوالاہ زوالس کمالاہ
ڈکھو سیتہٕ کوٚت کال اسادہ روزن پتھر پیٚون چھُ پرٛانین گرن وارٕ وارٕ

پیوان جوش جوین کوہلن ناگرادن ژھمبہٕ ژھکہٕ بنان تیز رفتار دٔریا

بران چاو بیون بیون وٕچھچھہٕ ناو بارک شریان ناوہ ڈکہ پیٚزدن وارہ

ژھلاٲنی کران امی یم ترانہٕ ہیٚنگے تمہ ہیوت پکُن بروٚنٹھ کُن روٗگہٕ روٗگے

تسلی گژھان آسہٕ پہ رنگ ڈیشتھ تشیدن بتھیہ مندرن وارہ وارہ

مرُن عاشقن ہُند چھُہ اوبرک نقابہ تہ تھہ زندگی پوشہ مُون آفتابا

مرُن تہٕ گلُن وانہٕ شمعن تہٕ ژانگن مرُان آسہٕ ساری مرُن وارہ وارہ

پرٛان میانی افسانہٕ آزادیٔ ہندی کران خندہ لبن سیتھاہ جانی بندہ

کرُن غور اقرار کینژو کرُن ہیوت تہ تھٔے پا ٹھٕ سٲری کرُن وارہ وارہ

۵ فروری ۱۹۳۵ء

وقتچۂ کَتۂ

"وۄتھو عِلمہ پَرٕ"[1]

تُراو غفلت غافِلو وۄتھو عِلِم پَرٕ — عِلم چھے دولتھ تہٕ عزت، عِلم پَرٕ

عِلمہٕ سیٖتی زانہٕ ہیٚن پننیٚن خص داہ — عِلمہٕ سیٖتی نیرِ پَرچون مطلب مُدا

عِلِم ییٚیمو پۄر تس چھُ دُنیاتس چھُ دِین — ییٚیمو نہٕ کیٚنہہ پۄر تس نہٕ دُنیاتس نہٕ دِین

ویرِ عِلمچہِ لاگ بُلبُل تے بۄمبُور — نیر گوشَن پھیر پوشَن تَل ژٕہ وِنیور

عِلمہٕ کِس باغس دۄہے ہیٚے آسان بہار — عِلمہٕ کیٚن پوشَن اندر چھنہٕ کنڈ نہٕ خار

عِلمہٕ کِس گنجس زوالا کُے چھے نہٕ ڈر — یُوت خرچ ہاوکھ تہٕ تیوٗت ییٚنیس بُریر

جلوہ عِلمہٕ کہٕ آفتابس کاسِس گرٕوٗن — دُورِ تامتھ واتہِ اُدہِ نُورانہٕ چون

بالغو ہا نوجوانو عِلِم پَرٕ — نُور کیٚیت تے یور کِیت سامانہٕ کر

لگ گِتھا کیٚنہہ چھے نہٕ خرچ تہٕ چھی نہٕ دیار — زانہٕ چھے دِیت یَس خودایِن گاٹہٕ جار

تھاوِ سرکارَن خزانہ ہٹانہ دُلھتی — زبنُن نہٕ وَرتاوُن نہٕ ہیوان جانہٕ اُٹھی

تراو غفلت عقل و ہمت پاٗدہ کر — عِلم پَرٕ وۄتھو عِلم پَرٕ وۄتھو عِلم پَرٕ

---

[1] تعلیم بالغاں کی تحریک کے سلسلہ میں سنہ ۱۹۴۷ء میں یہ نظم آزاد نے اپنے مجبور کی فرمائش سے لکھی تھی۔ اُسی سال "کاشُر" میں چھاپی گئی تھی۔ راقم اپنے مجبور کا مشکور ہے کہ انہوں نے آزاد کے ہاتھ سے لکھی ہوئی یہ نظم فراہم کی، تاکہ شاملِ کلیات کی جائے۔ (گنجو)

گِریسی نامہ

خوداین زُو دِتھم پرٛزی پاٹھی تہنزی مہربانی چھم

ولے باقی یہ آسُن گوزُھد سُتہ پنہٕ نِی جان فشانی چھم

وَنٕے کوتاہ تھوکھ کیاہ یاد برزکھ کیتہِ افسانہٕ

پنُنز مشکل کہانی یاد سر تا پا زبانی چھم

نہ چھُس شاعر نہ چھُس افسانہ لیکھن وول نَے عالم

نہ ہاوس بانٛتہ بازی ہُند نہ پیران شعر خانی چھم

گمتہ سوراخ سینس چھیم تہٕ نیٖہ ہندی پاٹھٕ نالان چھُس

نہ چھُس نوزُکھ طبیعت نے تگان نوزکھ بیانی چھم

غلامی ہندی زمانن سرفہ سندی پاٹھٕ نال وَولمُت چھُم

اُمی زہرن تہٕ خوفن پادٕہ کرُ مژ ناتوانی چھم

فقیری ناتوانی منز غریبی کمٕ زبانی منز

ویپان کتہٕ کانٛسہ ہنز زورآوری یا پہلوانی چھم

خمه داين پاڻ ڏي ڪري با رقي پهنجي رکي مازميونئي خون
پيوان آءُ سم نه ٿکمه بلبلن وسيڪن ودهڙي پياڻي جهم

ڏوجهان جهڇس پيتهه زمانس ڪڻ نظر ٿڙاوان پانس ڪڻ
رتيمي دشمن پيمن ڪرڻ وقت نڻاءِ مرڙ زندگاڻي جهم

عزيمن، گر پستين هنر ترجماڻي شوڀه آزاد تس
پسند ڪاڻ ڙاه پيوان تهندين خيالن هنر رواڻي جهم

●

آہِ مظلوم

غلامی منز اَپُز ایمان، غلط ہمت تہٕ جولانی

دِلَن اندر پریشانی دماغَن منز پریشانی

خوداوندن ہِندین تیرَن تہٕ نیزَن حُکم تقدیرُک

کرِن آہ دادِ لدِ بندن بغاوت کُفر شیطانی

چھِ آسَن وٲلی آسان بیوقوف اَسِہ تہٕ دانشمند

ڈیکس لیکھتھ غریبس کاٹہٕ جار اَسِہ تہٕ نادانی

کرِم کمَ لولہ گچھہ باغس دوٚہ چُھم دِل خوش کرِم آغَس

دِتھُم سنگٕ حرکِین پوشَن تہٕ پھیُلراوِم مُسلمانی

شہنشاہی تہٕ سُلطانی بنان میانِس رَتَس مازَس

بَنان چھُم دَردہٕ فریادَن تہٕ نادَن گردِ آسمانی

مہ گوو تقدیر ہادَن پانہٕ گو تدبیر ورتاوُن

یہ چھا فرمووُت دَہرِمَن وَنان چھا اتھ مُسلمانی

جہالتھ اُسی بتھے وارٲن جہانَن کرِمیہ آبادی

میٚیہ حاجتھ چھے نہٕ تمہ علمکٕ کرانٕ یُس خانہ وٲرانی

فِدا آزاد انسانَس نہ کُنہِ کعبَس نہ بُتخانَس

تۆوَے پرٕ یتھ کٲنٛسہِ انسانَس پسند آیی نہٕ غزلخوٲنی

(۱۷ اپریل ۱۹۴۶ء)

●

شاعِر، لیڈر، قوم

سوز و سازِ زندگی رازِ حیات — دِل سخنور، مغز لیڈر، روحِ حیات

تازہ رُوحَن تازہ سان دِل تٕہ دِماغ — نو بہارَن جوش دِتھ پھوَل پوشہِ باغ

رُوحہ سیتی رنگ تہٕ خوشبو یتھٕ گُلَس — عقل مغزَن گاشہ چشمَن حِس دِلَس

یانہٕ دِنٕی کُور والِتھ ذرّاتو ستی لیے — آفتابکٕ نُور گَو یا پٲدا تیلے

جمع گو ذرّاتو سیتی فیضِ نُور — آفتابَن باگرٕ ن ہیوت دُور دُور

جوش یوگ ناگَن، جویَن، آرَن، کولَن — لہرٕ ماران دراو دریا منزلَن

کوٚر سمندر پٲدٕ دریاوَو ڈلَو — ڈَل تٕہ دریا پٲدٕ کٔرۍ آرو کولَو

گنٛرکِس نقاشس سٟتۍ صورتگری   لیڈری پیغمبری یا شاعری

جذبۂ پیغمبری قومک حساب   عقلہٕ ہُند ہوشک جنونک انتخاب

لیڈری یا شاعری قوتچھ زبان   عقلہٕ ہُند ہوشک جنونک امتحان

اہل دل، اہل زبان، اہلِ کتاب   گنٛرکِس سمندرس وولقان موج و حباب

●

تقدیر

۱

چھکھ بنیومت کیا ژٕ تقدیرک شکار   ووٚلتھ پنٕن تقدیر پانے کر تیار

آزماونہٕ عاشقن ہُند ولولہٕ   ڈرایہٕ پَرٕ یا ہ غائبکیو پردو تلہٕ

عار برژٕن سٟتۍ رمیہٕ چشمن چھُس خمار   مارٕ زلفن چھُس مُلیتھ مُشک تتار

روے رنگین موے مشکین قد بلند   تھۍ رکہٕ چھانوٚ چرخہٕ گنڈ ہیتھ سٕتم اتر بند

سالہٕ اَنہٕ مردہ عالمچ سازہٕ گرے   نازمویس شانہٕ کرۍ ہیتھ سٟتۍ ندرے

تازہ نقش رنگ و روغن قسم قسم   پوٚختنہٕ کارن جود گارن ہُند طلسم

غارتِ ایمان ہم ناز و ادا   رہزنِ قلب و نظر سازو نوا

بُلہوس لولس دِتھ ژھنکھ فریب — ہاوَس نزدیک آسِتھ دُور نیب

نیزٕ ہِنٛدۍ تمۍ پھِندٕ اشارٕ تیز وتھُند — اُلفتس تہندس اثر آفیسٕ ہیٚند

آیہ لولک زَن تہنٛد یاوُن شباب — ژھیٚس بڑٕ جادُو گرو دِتھمُت نقاب

ویرٕ تمۍ ہٹرٕ زیر گۍ کم شیر نرٕ — بیٚٹھ ہارِتھ سخت جان لاوِ ستم جگر

دلبرن بازی گرۍ ہُند برم دِتھ — غازین سازندرۍ ہُند غم دِتھ

محفلن منز رقص کرۍ کرۍ بے حجاب — باگرن آئین ملٕ ناگرِتھ شراب

ہولہٕ سیٹھ گو لولہٕ والین خون سرد — جعفرکو پاٹھی گو گولابس رویے زرد

شراو نچہ ہیٚیہ یاوُنس گو اُڈری نٕ رنگ — شہسوارو نالٕ متہٕ رُوٗدۍ پوشہٕ رنگ

عاشقن ہُند سیٹھ رُود خون جگر — خلوتن منز درینہٕ لوگ ژانگیٚن اندر

گُنٛبر

دین برحق فطرتک آیینہ دار زندگی ہُنٛد پوشہِ دُن پوشہِ بہار
پانہ گُل، پانے چمن پانے پھلے لاگنے سونٛچ تہٕ ہردِ چو ما گنے
تہِس دِوان تقدیرہ کین آخین کھوٚرن دل دِوان دلگیر گمہٕ تین دِلبرن
زندگی ہُندین بہارن ہُند بہار نارہ دِژامت سعٕن بنیومت پوخنہٕ کاٗ
لولہ والین گاٹلین ہُند رہنما عاشِن حکمت ابتدا تا انتہا
سعٕن کران خاکس تزامُس کیمیا جسمہ کین تہٕ جانہ کین مرضن دوا
رازِ فطرت جوہرِ انسانیت جسمہ نشہِ پائدہ کرُن روحانیت
تازہ دم یاوُن دوہے بُجرک نٔنم حُکُم تدبیرک تہٕ تقدیرک قلم
لوٚب لپچے گیتا یہ ہُند سوز و گداز مغز قرانک وچھے ہُند اصلی راز
مذہبن دینن یقینن ہُند خُدا وحدتچ آواز یکسانک صدا

وحدتِ حق اوس گُنبرک ابتدا
وحدتِ انسان گُنبرک انتہا

آس گھنہ رس مشر گنبر یاد کورم سارِنی وچھن گمانن لاگورم

خاندان

نۄکتہ دانو پأدہ کرِکھ بڈٕ خاندان ‏ ‏ خاندانو کرِکھ نہ پأدا نۄکتہ دان

خاندانکۍ بندہ وأرِث دولتس ‏ ‏ زندہ دِل گاران لولس حکمتس

اوس کُس فوق البشر خیر البشر ‏ ‏ خاندانس سیتۍ یَس آمُت ہِشر

خاندان ییٚلہِ زایدالمیعاد گوو ‏ ‏ زٕوِ پہ اولادٕن ہُندٕے بربادگوو

بڈٕ بَن ہُند دِین مالین ہُند یقین ‏ ‏ قاطرَن ؤونٹَن گرٕن لاکم تہٕ زین

اُچھ وٕرٕچھتھ برونٹھ کُن پکان نُیس نوجوان ‏ ‏ برونٹھمین تیرٕن پیتہٕ تیوٕ راہ دوان

خاندانٕکی کأفرن ہِشٕن کأفری ‏ ‏ مِلتن ہُند ناز قومِچ رہبری

جُستجو لوٗچ تہٕ ایمانٕچ دلیل ‏ ‏ آذرس فرزند نافرمان خلیل

خاندانکہِ شوقہٕ ییٚلہِ غأزی بنکھ ‏ ‏ تنگ دامَن سنگ دِل نأزِنی بنکھ

خاندانکہِ سوزٕ ییٚتیم کوٗر جد وجہد ‏ ‏ پأنی پانَس کرِ کھٔنِتھ تمۍ تھأو لحد

وائے شورہ تہٕ گولہ یَتھ دِلس بنن ‏ ‏ لول ییٚلہِ گو زہرِ قأتِل کتھ ونَن

خاندانس قوم گوو قومَس وطن ‏ ‏ رٔٹ دِلَن منٛز جاے فورچی نفرتَن

خاندان اِنسانہٕ سٕنٛز انسأنیت ‏ ‏ پوٗز یقین پوٗز دین پزٕ روحأنیت

وطنیت

صُوَر نما صوُرت گرَن ہنرِ دلفریب
سبز باغاہ ماُری مۆند عاقُل فریب

گُنزرہٕ کین چالن کرِ تھ روغن تہٕ رنگ
کامہٕ دِلیو لاگِتھ دۆ گنیاُرک نہنگ

ٹھکی رتین تزیشہٕ ہتین کِتھ بوٗڈ عذاب
دُورہِ چھکھ حیوان بوزنہٕ سِکھ تہٕ آب

آرہٕ کوٗت موصوٗم بلبُل خستہ جان
پونیبہ رِفِ گِتھ کاغذی پوشُن کران

نۆ گنہٕ دِینُن قومس گُنزرک امتحان
دوٗرِ حدنیا اِنتقاماہ چھس ہوان

پیپھٹہ خزانس راُچھی بھاوان جاجا
خاندانک دیو تہٕ قومک اژدہا

زندگی ہندین خزانن یکطرف
گژھِ کران سرمایہٕ داُری ہندی شرف

راوہٕ راُوی یحسان گنیر یئیمی غاُرتن
گاڈلیو تِتھ ناو کوُر حُبِ وطن

قومیت، حُبِ وطن، عشقِ خدا
اَبجدا گنزرک تہٕ دردُک ابتدا

نارہٕ سیتی فولادِ شِستر کھوٗٹ بنان
نارہٕ سیتی شِستر س کرُکھ بنان

یِیمی یقینُن کینہ بوٗر دِینُن اندر
تِتھ یقینس سینہ داُرن شوگھ کرُ

اگہ یقینن زنجیرہٕ تراوان زاُلِ زاُلی
بیاکھ تراوان زال تہٕ زولانہٕ نالی

تھاوِتھ اہلِ وطن کُنہ رُک یقین — تُل وطنٕک چھکھ گٹہِ منز دٔدرہین

موج اولادن رچھان یُتھ باگران — پانہٕ وٲنۍ ژتم خانہ واٲرانۍ کران

مذہبس ایمان بنیومت انتقام — تھاوی ہیتۍ ورد زبان حبِ امام

اُلفتس وحشت بنان بیلہٕ ڈۆل حدٕ — تاو دِینک راوٕ ران مذہب زدٕ

اُمی مُدن کمۍ کمۍ مدن کرۍ مِتۍ خراب — حسرتیکھ خارن کوٚرکھ سینس کباب

اُمی شرابن کمۍ دلاور ہوشہٕ ڈالۍ — کھورنکھ اماس ترٲون ناٲلۍ زالۍ

باغوان لاگِتھ دِتکھ بیتھ گُلشنس — تاو پوشن، دژ وت مولن، سگ چمنس

ہوش حِس رُدگھ نہ لولکۍ مس خنک — دردٕ چشمن ہیچھ حبابک بردٕ چھک

اُمی جنونن دردٕ خونس گژیکھ دِژکھ

ہا پتوٚ انسانیت ژاپہٕ ہیرژکھ

انقلاب رُوس

زندگی ہِندے وِلولن بیلہ دِتیت ظہوَر — خواجہ پیئو بر خاک تختس کھوت موزوَر

کافری مزرہ دڑاو دینگ آفتاب — نوَر تمی سُند و حد نَنچی گُنی پچ کتاب

دِل پریشان بیقراری ہِند رفیق — بے کسن بے روزگارن ہُند شفیق

زندگی ہُند ذوق بے جانس دِتن — لامکانک راج انسانس دتن

ڈاو گنیرس مٹر گنیر یاددا کوزن — سارِنی و ہمن گماتن لا کوزن

حیس دِتن تقدیرہ کپن آفین خُدرن — دِل دِتن دِلگیر گمی تمن بندن

اختیارک تاج مجبوَرن دِتن

افسری ہُندستان مُزدوَرنا دِتن

مارکس اِزم

دین تمۍ سۅند فطرتک آیینہ دار
تازہ دژامُت سعٲن بہارن ہند بہار

عشقہ سوزاہ بے نیاز امہ سازہ نِش
تازہ حسناہ پاک سعرمہ تہٕ سازہ نِش

پاکبازو سعٲن سیٚکے منزہ ژورمُت
کأرتھہٕ کأریگرو بٔیِہ گۅرمُت

عالمِ خاکس دِتُن تمۍ وَلولہ
عالمِ غأبس اندر ووٚتھ زلزلہ

نیاے لانیک فِتنہ کژانیک دوٚر گوو
بأزی گر بازین چِھگیس سوٚرگوو

یِم خیال آسۍ عالمِ پاکس اندر
نقش کرٕہ کرٕہ نِم وٕچھِن خاکس اندر

ژٕن کوٚدُن جذبات کینٛہ پردٕہ تل
عشق موٗسیٖنی کوہِ طوٗر رٕچ مشعل

زندگی ژوٗل لن ترانی مٕنٛد تھکن
بروٚنٛٹھ کُن ہیوٚت عاشقو رِنٛدو پکُن

غافلَن بُٹھ راز تھاوِن کھوٗل کھوٗل
عاقلو ژاوِنٛز قدم ہیٚتھ توٗل توٗل

عقلہِ مٕنٛد جوہرٕ تہٕ عشقُک آب و تاب
زندگی ہِشرٕن گُلشن مٕنٛد آفتاب

دو ولو چیمو یقین عاشقن وصلچ برات
گاٹہ جارُک ہِشتُک آب حیات

کافرِ بیدار دل روشن دماغ
کُفرٕ سیتی روشن کران ژیٚنگ چراغ

اضطراباہ صبرٕ کیٚن جامن اندر
پوختہ گی پٲدا گران خامن اندر

پوشہ باغَن پوشنولاہ خوشِش آواز
تنگدل گاٹمٹن گژھِدن کیٚمِت شاہباز

موم دِل، شیٖرین دہان وۄپہ ختہ راے
نشترٕ وسیتی لۆرِ وِن شستر قلاے

مغز، نمرۆدن کھیوان لاگِتھ مۄھا
رامہ ہونٛین گالہٕ وُن پادر سِیٖہا

•

.... منزلاہ اکھ لامکان

میانہ سفرُک منزلاہ اکھ لامکان
شُری خیالاہ آسمانُک درمیان

تَن دِرژم نارَن سعٕ نکی پاٹھی دمبدم
صاٗفیاہ کم زیادہ اڈہ حاصل گیم

چھُشم مولوم اُتھ سعٕ نفس کرکرُ کرگنے
آسہ نیرن کائیتھ نارٕ وٗنے

پانہ تھاوِم پیچھ وتن لدر لدر قلاے
برق شُہہ پکنس پانسی آرام نہ جاے

پردہ ژٹھمہ ژٹھی بروشٹھ نیرن کار میون
گردِش بیکار چھِنہ رفتار میون

ہیچ نہ پچھے کا تہہ حد ہمے معبود میون — بے نیاز از بندگی معبود میون

دڑاو تقدیرن ستارن ہند ہمے — آو تدبیرن تہ کارن ہند ہمے

یُس شا بکچ اضطرائن دیتہ جواب — کیاہ گریس یارہی خضاین ہند ثواب

وقتہ ورزہ سونتک ہوا مرضس دوا — وقتہ ورزہ مرضس دوا ہردک ہوا

گا رِٹ جارس کھیزہ یس عاشق اُنج — زانہ تن بزدل مریضاہ لا علاج

زندہ عاشق داد تدبیرس ہیوان — بندہ بیکس تن چھ تقدیرس دوان

عالمچ دولتھ کران پادا موز ور — اہلِ دیوانس قلم چھانس چھہ توُر

مال ورتاوِتھ کران یُس جمع مال — دشمنِ انسانیت زہرِ ہلال

دوستدار آو دوستس خوان ہا پشنے — شراک ہیچھ دڑاو بوی باپس دِنے

ہیوت پشن گرہ مالی کو پانے موہا من — مالی پو ترو پانہ واونی ہیوت کتھ ژاہا من

حُسن گمہ ہارن تہ دیارن ہند غلام — فند بازو عاشقن ہیتر دِنی وولام

کاو چھادان باغِ بلبل دل ملول — ہولہ سیتی دم پھٹی سینہ ہتی پو نیرشول

گُکلہ پاٹی وول نال پوشن ششلن — مسولن ہندی ڈوری آو دیوار کھلن

باغہ وانن پانہ واونی بیلہ نیاسے پھو — دردہ باغک آسے گھسہ وٹن ضایہ گو

خارہ خارو سیتی سمسارک بساو   پانسی کھُری لد بیٚنکی پاٹھی ولنہ آو

یِژاٚت کال وۄڈر بیٚہنِس کُھر گاسنے   دِھیان تھاوِتھ کونہ نوٚو تھانہ وۄنے

پرانِہ لٔری روزان ڈٕکھس پیٹھ کاٚت کال   لوٚرہ وگِتھ کوندان نوِپن گوٚڑہ زال

شائنتی، گاٹُلی، زانَہ وِزی تدبیر دان   غایبہ کِس خابن پِچھ تابیراہ کران

عادتُک بیمار زانان اکھ دوا   چرُس، بھنگ، آفین، دِترٕتہ شینکیا

وہم بیٚلہِ عادت سپُد دوپہس یقین   آسمانَن دامنس تَل رٕٹ زمین

زندگی رٕتشہِ دوٚر زوٚال سایک سپُن   سوٚر مُلی مُلی قسمتُک مایک سپُن

گاٹہ جاڑک معرکن ییُٚس ہارہ نوو   عالم غایبن ملکُک مالِک بنوو

گاٹہ جاڑن ییُٚس کوٚرُن ہیوٚت نقاب   پردہ غایبن کوٚرُس غایبن ثواب

آسہ ییُٚس نازُک دِلس اندر دماغ
زانتن بے میوہ خوشبو پوشہِ باغ

عقلہِ بیٚلہِ دِلہِ کیو حُب بو لوٚد خمار
غایبہ کِس پردس اندر نقش ونگار

خوداہ

اَکھ سوالاہ صاف مُبہم یُتھ جواب
کاُنٛسہ نٕش افسانہ کینٛژن نٕش کتاب

کانٛسہ وُتان چھُس آتما پرماتما
کاُنٛسہ ہُنٛد یزدان کینٛژن ہُنٛد خُدا

کاںٛہہ جانہٕ کیہ تُلہ تارکٕ شیٚشے پٕرن
سوزٕ دِل یعنی خیالاہ ژھٕنٛدہٕ یون

سادٕہ مضموٗناہ چھُہ یُتھ ساُری پران
زیادٕ چھُس پُرٕ تَس مزٕ ژانہٕ نکرے تران

زانہٕ نے آسُن تَسُنٛد ناوُن یِیوان
کاُنٛہہ جانہٕ چھُہ اَچھ وٕٹھتھ مانُن یِیوان

تولہ ترداہ یُتھ گِنٛدُن ساُری یٕژھان
بٕڈی گِنٛدُن واُلی سٕتئ ہارتھ گژھان

اٗنِتھ رستیٚن حُسنٕچ جلون اِنتہا
ولہٕ چیٚن بے تاب نظرَن ہُند حجاب

غاگہٕ کیٚن پرٕدَن اندر سازاہ وَزان
مٔژ دِلَن مشعل حُبابن ہٕنز دَزان

زیرکی کیٚتھ قہر لوٗسِس جہربان
راٗچھ ارادن سیٚدِین ساوَن کران

نعمتاہ وَیہِ وٕنی دِلس پٔژِ یہِ وٕنی کتھا
پٔژھ کرَن والیٚن سیٚٹھاہ سیٚزٕ رٔچ وتھا

سنتھ غریبن اَن گوٗ ژھک شامَن بنٕن
یژھ امیرن ہٕنز بڈٕن گوٗ نژھ ہیٚون گنٕن

زندگی ہٕندِ کارخانک مٔژ تہٕ موٗل
مذہبَن ہُند شوٗغل دیٚنن ہُند اصوٗل

شان بُتخانک تہٕ کعبک وعبہ داب
بس نہٕ از تانی کاشرٕ وُچھ سے آفتاب

لۆرۍ وان پننۍ نیٚن خیالی دفترن
شتریاه ہیوٚ راچھ پانے کھنڈرن

پانۍ روٗزِتھ بندگی نِش بے نیاز
حکم تہندے بندگی پٔرزا نماز

مون دٔلیو ۆچھ پیٚلے پیغمبرو
تھوٚو لیکھِت گرٕی گرٕی کتیٚن پیچھ بتگرو

مستیٔ حافظ تہٕ سازِ بیخودی
حضرتِ اقبال سُند سوزِ خودی

مختصر وز کیٚوہ تہٕ کیاہ وَننۍ نَسَہٕ دار
زائمی جاراہ بہ چھَرَن کوٚرمت تیار

دوزہ باتے چون یاتمی سُند کُنیر
دارِ ۆچھ دلدارہ اَمہِ کارک سِنیر

مردِ ماگدان ترٔی یمِن پرٔدَن اَپور
حضرتِ انسان ۆچھکھ پانے زٔہ پور

پاڼه آګره، پاڼه جوړين مشــر پېران

رووړت ژهاران لوبمت راوړان

رُباعیات

و

قطعات

وغیرہ

میہ آدن راوُرُم ساون متیٖن سیتھ ‏ ‏ فقیرن صوٗفیین عاشہٕ متیٖن سیتھ

یرٕ ھان اوسم نہٕ دِل کُفرس وُتن دٟین ‏ ‏ گژھان چھم دُشمنی آرٕدیٚ متیٖن سیتھ

●

لدو پرٕدن مس کیاہ زہ باتن نوٖین منز ‏ ‏ برو خوان بجرُک جوانن نوٖین منز

خیالی قلاباہ لدن منز ہواوس ‏ ‏ پہ مضمون چھسہٕ امتحانن نوٖین منز

کرو کھ بادہٕ ساقی یتہٕ میخانہ نوٖی نوی

۱۰ ماگھ ۲۰۰۱ب

●

چھہ گاہ ہتی آرہٕ گاہ فرشکو سوالی ‏ ‏ بنے ہتی داتہٕ عرشکو لاو بالی

بدیہرش رنج کتھا معنی امیک سہل ‏ ‏ خیالی گلشنن بلبل خیالی

●

یران پرٕدن یس یس چھہ باتن نوٖین منز ‏ ‏ تھوان سنبہ لاگہٕ یتہٕ دُکانن نوٖین منز

زندن مو تچھے نہ ندرہٕ ساون ظالم ‏ ‏ یران خوان بجرُک جوانن نوٖین منز

●

نہٕ پوشینس کانہہ نہٕ پورتیس کانہہ بلایا ‏ ‏ نہ روزتیس کانہہ سینو جھگراہ ترٕنیایا

چھہ پانس سُم سینٹھاہ ہندوستانس ‏ ‏ کتن کیٖت یندراہ کھیٖون کیٖت خحہ دایا

●

غوطن منز چھکھ گژھان بڈی بڈی زِ مجبوٗر
وُچھان چھکھ پانسی کُن کر نظر دوٗر
مہ بَن گرداب، بَن سیلاب پکھ بڑو نٹھ
نژان یُس زیادِ پیوان زیادِ تَس گیوٗر

●

قلندر مست کُرِ سازو ربابو | جوانَن جوش دِیُت پرانیو شرابو
وطن دارو کرِو ہیتہ وعظ خوانی | یہ گُل پھوٗلرِو گمشتا بو کبابو

●

بہتھ بے کار نیکو کار چھائی | قلندر، پیر، مذہب دار چھائی
امیرس کھیون روا مسکینہ مُند خوٗن | وُچھتھ راوان چھُس یم کار جائی

●

دینک زینت چھ اقرار میوٗنے
کُفر چھُ حقیقت انکار میوٗنے
رنگِ زمانس روغن تہ رونق
دوٗر زمانس رفتار میوٗنے

●

سیٹھاہ مطلب چھُہ مذہب وأرِین منز — ستمگأری ہیمٚن غمخوأرِین منز
وطنہٕ دأرِی تہٕ بیٚلہٕ ہیٚچھناوِہ دۄگنیار — چھہٕ اکھ بیمأریاہ بیمأرِین منز

•

گُڈرُ پیٚٹھہٕ پانٚسی تٚس خانہٕ دارس — گرِس دہ دٕرمیتِس لٚقہٕ یُس ڈٕکھن پیٚٹھ
بُنلٕ گژِ اباہ پیٚٹھس پانٚس ہیٚتِس جان — کھسن تٚس خوٚن بأژن ہنہٕ کھٚن پیٚٹھ

•

خودأیی بندگی نِش کس چھُہ اِنکار — خودأوندس وٚنُن بندٕس تُلُن بار
ولیکن زندگی ہُند ولولہٕ یس — تِہٕمٚس نِش چھاریوان یِم فرِشتہٕ کار

•

پریشان دل پریشان عالمٚن منز — بوٚدِ لٚتہٕ گأمِتھ چھہٕ پٚن پنٕنٚین غمن منز
وتن پیٚٹھ ژوٚر تختن پیٚٹھ شہنشاہ — رٕہٕتھ افسر کلارک دفترن منز

•

غرِیباہ فاقہٕ، دٕۄ دمٚت نیٚرِ ڈیٚوٹھ — عدالتہٕ منز کران ژلنُک بہانہٕ
بجن لیٚتہٕ کھہٕ باحواس خمسہٕ دمہٕ وش — گژِتھ حأضِر دِوان مُلزم بیانہٕ

قیامت وحد تک گنور رک زمانہ — نہ روزان کٹر کرنہ ہیم وہم وگمانہ

الن جنگل پھٹن سگر، نٹن بال — قیامت بن قیامت تل جرانہ

●

ہیچھم کا تیاہ سہ خن صاحب دلن نش — سیتھاہ اسرار بوزم عاقلن نش

یہ سے دم نیرہ خیش پاٹھوسے گذاون — یہ کہتہ بلکل پسند آیم گلن نش

●

ژاپڑہل

معذور چھ، مجبور گمتو زندگئے نش

بلبل چھ بہتہ دور گہ لابس تہ ہیے نش

ژاران گنور رکی معنہ لا گیتہ شپشہ دوئی ہندگ

بے چارہ گمتو وارہ ینتہ گاشہ لیسے نش

●

عقلہ ہند راجہ یام تختس بیوٹھہ — مذہبن ہند تنازعہ سینس پیش

اورہ آ وعشق نوورہ شورہ دوان — سازی سی دفترس شہ دیتھ گو فیش

●

گژاو

سرمایہ دارن رۄدنہ وۄنی آب اچھن منز
پانے چھہ دوہلی گورہ ملہ تہ روت کفن زۄر

وۄنی چھم نہ ژالن بانہ صبر مکٚ ٹھالہ برہم آم
چھس چون گدا، میون خدا کرتہ وۄنی منظور

مجبور رنگتھ کیاہ نہ وَنان عفو خطا کر
چھس مست نہ مدہوش نہ گستاخ نہ مغرور

از تام گذاریوم تہ وۄنی پیوس سرِ راہ
لۄث واتہ گژھ بیوم بور تہ منزل چھہ سیٹھاہ دور

گژھ ساعتہ یم جیرہ ژھٹان نیرہ دلک جوش
کیاہ چون یہ سمسار گژھک پانہ زہ مجبور

یم خواجہ لگھی اتی زیوان ماجہ تہ مالِس
شاید چھہ پھٹان کنہ یہ مسکین تہ مزدور

اتھ واتہ میانہ شوقہ چمن زار یمو گو
زہ تہ وچھتہ دوہا آسہ فولان آسہ نمن سور

ق

یا تراو یمن سنگدلن رحم تہ انصاف
نتہ کاس میہ وسواس تہ غم بارخدایا

افسوس دلس چھم نہ یمن کیاہ زہ ژہ ٹوٹھیوک
چھم چارہ حلالک میہ قسم بارخدایا

افسوس پیوان چھم میہ بہ تہ یادہ کوڑ نقش
میہ تہ کر تہ پننہ فضل و کرم بارخدایا

چھم خارہٕ دِلس ییمی نٕز سرٕ ہا رتی میٚیہ نٕرون پٮ۪یوم

الماس اٚسِتھ شیشہٕ کھنجین نِشہٕ ڈٕرون پیٚیوم

یوٚت کال بٕنٕن یان نوٚ بُھم وارٕ ژالم ٹھٔری

بے جان کنٮ۪ین رنگہٕ کرٕین سجدہ کرُن پٮ۪یوم

یوٚت کال میٚیہ ییم پنجرٕ تہٕ نِدلانہٕ ژٕ ٹھٕتھ ژٕامی

سہہ یان اٚسِتھ پیٚہ ژٕچھ لاوُن سینہ دٕگن پیوم

●

پٕہ عمارٕ ک سفر بے کس مسافر زانہٕ کوٚ تاہ کٕژ یوٚنٹھ

گژھے ییٚس زانُہہ نہ درامت آسہٕ تس شوٚبیا وُنٕن حال

بچُن ییٚس پنٕنٮ۪ و چھٮ۪نبن چھارُن تہٕ نارُن گٕھے ٹھکُن زانان

نظر ییٚمہٕ ژٕ اٚوٕ ہٕنٕر رُو بیٚنٕٹھوٚ شہ زانیا کیتھ وُنان یوٚٹھ بال

●

طٕژال دِنُس عاقلو دادِ ہیٚیہ تس جاہِ ہلوٚ
زیٚوٹھ قصہٕ تہٕ کوٚ یوٚٹھ نیاے اوستہٕ افسانہٕ میون

نام پوٚز ژُے کڑ ام گیاہ درم تہٕ اسلام کیا
دید تہٕ قدر آن چون کعبہ تہٕ بُتخانہٕ میون

●

یارخوٗدایا

کوہ زانہ ونِتھ عاشِق متین سنگدلن کر — اَسہ موس ژلن پانہ وَلن رخصت شہانہ

چھم کیاہ خبر کُس ویدِ تہ قوٗرآن دِیان چھُکھ — ہیون خوٚن عزیبن تہ برُن گنج تہ خزانہ

تنہ واہ ورتاوان چھِہ قانوٗن کرُتھ ناوٗ — ییم ظلمُک ستم فند فریب حیلہ بہانہ

ساری چھہ دِیان رنگ چھہ بدلان زمانَس

پھیران فقط آسہ نہ زانٛہہ میٚون زمانہ

●

اکھ چھہ میون جان تہ انسان مرِس مٔژ

بے عار لاگُن یوٗت بے پرواہ روا چھا

پانسے زینہ کوٗر تھٔس یاد میہ ماکینہ تہ خبر چھم

سامانہ پنُن پانہ کرُن ضایہ روا چھا

گوڈہ چھُم نہ سمان روٗزے دوٚیِم چھُم نہ وَنُن رووار

بے وایہ ونہ ہے یُتھ بنُن بے وایہ روا چھا

●

ونہٕ ہے تہٕ ونُن ما گژھم دینہٕ ڈلُن میوٗ — ژٕ وُچھتھ زیٚنہٕ بے پرٛوایہٕ پھِتھر بانہٕ یِہن میٚیوٗن

وون کیاہ میٚیہ گژھم کینہٕ غرضمند وُوکُن منٛنہٕ — سٚتھ جاۓ میٚیہ آسم تہٕ زیٚنتہٕ چھےٚ سناثہ میٚیون

پرٛیتھ آنہٕ وُچھان بانہٕ زٕ چھکھ میٚیون احوال — یِم غم تہٕ سِتم کیتھ چھم ژالان جِگر میٚیون

کس باوہٕ کمِس ہاوہٕ بہٕ زانم تہٕ یِہنُن یان — کم تیٖر تہٕ کم ضرب رٹان سینہٕ سپر میٚیون

بے عار سِتمگار کران رنگہٕ رِنگین رنگ — طاقت چھہٕ جران چھانہٕ سہٕ زٕن لختِ جِگر میٚیون

ٹھوک یمن میانہٕ کھوتہٕ چھکھنہٕ تمن یاد — یُتھ کا قنہٕ لگان زہرہ یہ نابد تہٕ شکر میٚیون

لوکہ چار گذار یوم غمن متہٕ تہٕ دوہہٕ ژٕ چھم غم

کمہٕ حالہٕ تہٕ کیتھ پاٹھو سنانیرہٕ بجر میٚیون

●

غریبی

دِلہٕ ضربِ جگر نون چھکان چھم مے ستمگر — کس باوہٕ شُہتھ چھُس تہٕ ہیکان ہاے غریبی

ہے ہاے کمن آرہٕ ولن وارہٕ ڈلان رنگ — پھک مارہٕ کران غم تہٕ سِتم واے غریبی

ہے ہاے کمن سازہٕ ڈیکن تازہٕ جوانی — چاوان زہرکہٕ پیالہٕ ژاوان ہاے غریبی

اَمہٕ نارٕ دزٕن زانہٕ تشنہ یان تہٕ سے دوٗد ٭ چھی وارہ آتشخانہٕ گژھ ہُتی گرائے غریبی

نیوان کوہ بٹھن ہوش تہٕ چشمن نہٕ نوان گاش ٭ گاشس چھ کران گٹہٕ تاپس ژھائے غریبی

تھہٕ جایہٕ سمپھہ داگ دیہٕ تہٕ غم کیا زہ چھ یوان

ہے ہائے چھ یتھہ جایہٕ کران جائے غریبی

●

اَگھ شار

وَنان کیاہ تہٕ دیوانہٕ دیوانگی منٛز[1]

مَہ اَن یاد آزاد نے پرانہٕ گژاوو

---

[1] سنہ ۱۹۳۹ء میں راقم کسی وجہ سے آزاد کے دو ایک خطوط کے جوابات وقت پر لکھنے سے قاصر رہا تھا کہ تیسرا خط بھیج دیا جس میں شکوہ بیگانگی اور شکایت بے التفاتی خاص انداز میں درج تھی۔ راقم نے جواب میں صفائی پیش کی۔ اور شکوہ بے التفاتی کو مٹانے کی کوشش کی۔ آزاد نے اس کے جواب میں ایک پُر مذاق اور محبت سے بھرا خط لکھا جس میں یہ شعر لکھ کر اپنے شکوہ کو اور بھی مؤثر بنا دیا۔ (گنجو)

ایوانِ غزل

شوقہ سان مأژنِتھ لولہ فرمانَن
آزاد آو غزل خوانَن منز

زانہٕ وٕنی یانۍ معنہِ اَتھہ زانَن
روشہِ بیٚوٚٹھ پوشہِ ڈالَن مَنز

•

پیامِ آزاد

غزل

ہا لولہ رستیو لولکی افسانہٕ وَنے کیاہ — دیوانہ گٲمتہٕ بوالہوس نادانہٕ وَنے کیاہ

ہا پوشنولو سوزہ سان اَکھ بول بوشاہ کر — بے ہوش کری تھک پوشہٕ مُستی مستانہٕ وَنے کیاہ

فند بازِ یارِ بازی گارو باز پنُن زِنہ گوٚن — ہاوُن ژٕ یِہ تھو وہے کعبہ تہٕ بُتخانہٕ وَنے کیاہ

ہا مالہٕ مَتیو رُس لوٚگے ساگُن تتہٕ شکارَن — ریٚتہٕ کالہٕ مُشٹھی وندہ کِی سامانہٕ وَنے کیاہ

موٚلوم گژھان شیرہ سندی پاٹھی چھی ہیٚنزہ رو — پھیران چھکھ واغرانہ پِیٚٹھ واغرانہ وَنے کیاہ

ژالہ لارہِ چھنچہٕ وارہ ژٲن چھکھ ژٕ اڈٕ پھلی بوش — شَل چھُکھ ژٕ یِہ پھٹنے مَل بور کتہ وامانہٕ وَنے کیاہ

آزادہ وَنان آسنے کیاہ ہیندی تہٕ مسلمان — رندانہ سعہِ گن چھکھ وَنان نذرانہٕ وَنے کیاہ

ہا لولہ رستیو لولہٕ کی افسانہ وَنے کیاہ — دیوانہ گمتہٕ بوالہوس نادانہٕ وَنے کیاہ

(۴ اکتوبر ۱۹۴۲ء)

غزل

نادان لوگت پانہٕ صاحبِ خانہٕ وَنے کیاہ — ہمخانہ تھاوِ تھک خود غرض بیگانہٕ وَنے کیاہ

تاراج سپُن وارہِ چانے پوشہٕ چمن دَدی — چھکھ روشہٕ بہتہ پانہ ژٕ باغوانہٕ وَنے کیاہ

ہتو کھی سَروۃ گُو وسہ نی کاسہ تُلی رُؤ دِکھ زُلَن   گُو شالہ مارَن وارہ آتشخانہ وَنے کیاۃ

آکھ سوزۃ رسِنیو سازو ایان ژاکھ رِندن مغز   بیمار زَن لَرہ ساؤی تھک ارِیۃ جانہ ثِنے کیاہ

ژہی ڈہنگن سے تو جبرِہ ماران سوزۃ سامانہ   ژہی فوط پھلین چھکھ وَنان دُرگ دانہ وَنے کیاۃ

بینکہ شاطسی کُون چھکھ ژہ لاران کوت ماران بانہ   بیتاب گتہ تَریشہ ہتہ نادانہ وَنے کیاۃ

پاتالہ بیتھ ژھالہ نیتھ آسمانس تام   وَنہ پچھے نہ نیوان پان پتن پانہ وَنے کیاۃ

جانانہ پتن چھے زِنہ ژھاران خانہ بخانہ   ژہی پانہ کِنے چھکھ نہ ہا نادانہ وَنے کیاۃ

دیندارہ پہ ہیز گارہ وَنہ ہے چارۃ پتن کر   چھی نالی گتو ہمہ کی زہ لانہ وَنے کیاۃ

الھتہ ڈیڈہ چانے بناس وُ چھم لامکان تُس ہنگ   ھترہ شانہ کوتاہ ڈیو تھمک افسانہ وَنے کیاۃ

آزادہ ژہ اِستادہ کوہستان پتھر پیٹو
حائران چھس فولادہ کے افسانہ وَنے کیاۃ

غزل

بے سوزِ دل بنی کیاہ سوزۃ کہ ترانہ والے   لولس مخولہ مو کر لولکہ بہانہ والے

بتخانہ ژہی بناوِتھ کعبک بنا زِنیہ ژادِتھ   گینا یہ کیاہ خط کوز وَنتم قہرانہ والے

تقدیر ہنٛد ژٕہ پانٕے تدبیر ہنٛد ژٕ پانٕے   ژٕہی رنگ تہٕ ژٕہی زمانہ وہمہٕ تہٕ گُمانہ والے

نے دِل نہ سوز ہمت ڈراکھ دینیچی علم ہیچھ   امہٕ کھوتہٕ کیاہ قیامت آخر زمانہ والے

جاپان تہٕ چین گٔمی شُد مکہ تہٕ مدینہ گٔمی شُد   مجبوٗر زمین گٔمی شُد ہا آسمانہ والے

دا زِتھ غریبہٕ سُند آہ لرزان چھُ سور دنیاہ   سنگین یہٕ چھُن دل کیاہ رنگین مکانہ والے

یس چانہِ عائشہ باپتھ راتس دوہس ژھُنان رٔتھ   کوٚہ چھُی کھران تہنٛز کیتھ مغروٗر خزانہ والے

کم چھُ نہٕ گیچھ کران چھُکھ قانوٗن کٔس خلاف یس   عدلکۍ مکانہٕ لوٗہرتھ رحمکہ دُکانہ والے

آزاد اکھ ذرا ڈراکھ گستاخ شوخ بیباک   عرشک جگر کوٗرتھ چاک فرشکہ ٹھکانہ والے

بے سوزِ دل بنی کیاہ سوزکہ ترانہٕ والے

ولس تحولہٕ موکر لولکہٕ بہانہ والے

غزل

کیاہ روزِہ پرٛدن ژھایہ ژھایے سوزِ جگر میٚون

کرِ چھیرِ سبزی لولہٕ باغس نیرِ یہ شر میٚون

کُفر کٔر تہٕ دیٚپکھ نیرہ تہٕ اہریزہ تقدیر کۍ

بے کینہ اُمیتھ ژالہ کوتاہ سینہ سپیر میٚون

خونالہ ژٲو پِمہٕ نارٕ ژٲو لٮ۪گ خونِ جِگر چھم
وۄنہ تام ژٕ یہٕ روّس کٲشہِ برمہٕ شِہہ کُن پیٚیہ نہٕ پہٕ سرِ میٚون

ژٕ میأنی پانٕ سارہٕ سمیکھ بور کلس پیٹھ
ملکن تہٕ فلکن لرزہٕ دوٚتھ ڈیشتھ یہٕ جِگر میٚون

عالِم تہٕ جاہِل ژٕاس پزٕ کٕ پأٹھۍ پَچھیس نہٕ پأیس
چھُنہٕ کأشہِ خطا اُکھرٕ وَنُن نَنہٕ وانہٕ سَتیزر میون

ننہٕ راوٕ چھنے آیِس کُنِہ چون گُنہ رَس مشر
شستُرن تہٕ مِسترن زہرہ کھٹہٕ ٹیوٹھ لوٗگ یہٕ شکر میون

یِم عقلہٕ ہِندی زولانہٕ بہٕ کھٹہٕ پأٹھۍ ژٕ ژٹھہٕ ژٕراس
یا زانہٕ یہٕ میون پان نتہٕ زانہٕ مُرشدٕ میون

یِنیلہٕ لولہٕ چھُہ دیدوٕ میتہٕ محسوس تیز نظر تہٕ ژٕاو
لگہٕ پردہٕ چیران ژٕاو تیرکۍ پأٹھۍ اتھہٕ میون

شوٗبی تہٕ زانِتھ پانہٕ پننی شانِ خمہٕ دأئی
چھےٚ کیاہ ژٕ یہٕ موہوم زِمین مرُن یاوٕ تہٕ بحر میون

وُزہ نو وطنَس شہمارہ سندِ پاٹھو پانہٕ پیہ آزاد

تیلان چاینس خانہ مالین چھے پہ زَھر میٚون

●

غزل

سیٚتھے ولولہٕ پاۄدہ کرٕ نوجوانو

شکایت لوکَن ہِنز مہ کر نوجوانو
ژہٕ کر پاۄدہٕ پننے جگر نوجوانو

ژٕنیہ چھے وہمہ ہیٚومُت پہ تاریخ ہارِم
ژہٕ اکھ ژھایہ پننہٕ مہ ٹھر نوجوانو

ہقدین آسمانَن بڈین خاندانَن
چھہٕ چونُے ہُنر زر تہ بجر نوجوانو

یقین پاۄدہٕ کر انقلابک قدم تُل
طلسمات وچھکر فُتُھر نوجوانو

کمر گنڈ قدم تُل پہ دم چھی غنیمت
سفر زیٚوٹھ چھے وومُتھ سکھر نوجوانو

ژہٕ وومُتھ روز اِستادہ ہنین کوہٕ پیٚٹھ
پنُن نیّاے پانئے اُنزر نوجوانو

چھُپے زندہٕ رُوزن ژُوس گِٹہ ناکرہ
سبق زندگی ہُند ژہٕ پر نوجوانو

متوٚر سازہ سنطور سیتارہ مہ ہیم
پہ چھے زندگی گیٚت زَھر نوجوانو

چھُہ آزاد چانے دِلک ولولاہ اکھ
یتھی ولولہ پأدٕ کرٕ نوجوانو

غزل

پَزٕ شمشیرِ گنڈٕ ناکرٕ

پزٕ پتھ رزٕ لمٕ گنزرٕ چھ ویرے — پزٕ شمشیرِ گنڈٕ ناکرٕ
زندٕ مستانٕ زندگی پھیرے — پزٕ شمشیرِ گنڈٕ ناکرٕ

دٕلہ ویرہ لہ وزہ بیخ نو پھیرے — وٕلولہ تمٕ گنڈنٕلہ محشر
سہی گرٕ پزٕ شال بیہ ژورٕ تل جیرے — پزٕ شمشیرِ گنڈٕ ناکر

بڑو نٹمس پتہ پتر پکہ ورنہ تیرے — پانہ تر بروٹھ کنٕ نظراہ کرٕ
کھیہ منز ماگرٕ حکم نیہ منز ویرے — پزٕ شمشیرِ گنڈٕ ناکرٕ

مردی چھنہ سعدن وتمن ہیرے — ژندٕنچی لأگنز دارٕ تر بر
سعدنہ سیرٕ لاگنہ بتھرہ کنہ ویرے — پزٕ شمشیرِ گنڈٕ ناکر

گونہ چھے تو گمت شوبہ دار شیرے — بالا درہ پیٹھ ترأو ہش کر

اَمہِ سیتھ ہُرِہ کیاہ ژھرِہ کلہٕ ہیرے   پَزہ شمشیرے گیٖنڈہ نا کر

پھٕختہ کار محنتچہ ویرِہ تہٕ زیرے   وَسہِ منٛز سوٗدرس نیرِتھ شَر

اَرِہ کوٗت ژریشہ ہوٗت پھٕٹہ ماکیرے   پَزہ شمشیرے گیٖنڈہ نا کَر

دارِہ وچھ اُچھرن دبرہ تہٕ زیرے   پَزہٕ بکُ چھُنہ آزادس ڈر

موٗختہ چھُنہٕ شبنم قُطرٕ اکہِ زیرے
پَزہ شمشیرے گیٖنڈہ نا کَر

آسمانکی تارکھ وَنان اِنسانس

(یہ نظم کلکتہ کے تازہ واقعات سُن کر لکھی گئی)

ژٕہ اوشکھ گاڑٕ جارک نوٗار لوگتھ نار اِنسانو
کرُتھ اِنسانیت بدنام ہا بے عار انسانو

محبّت باگراوُن رِیٗت کریوٗنک قدرتن پادٕ دا
ژٕ یہٕ لوگُت دین وایمانس کرُن بابار انسانو

تھوٗ یہِ نے قدرتن ینینتن خزانن لٹان مرٕ راوٕ تھ
ژٕ یہٕ اوسے باگراوِتھ کھیتون بنیوک شہمار انسانو

کُنٕہ عالم، کُنٕہ آدم نمس ستی ماز مازس نم
یہِ کمہ ترٔاوِ ہی دِلس اندر دوہی چھنہٕ نار انسانو

بنیوک دَرمک تہٕ دِینک نتہٕ نہٕ دینک غم تہٕ درمک غم
کران انسانیت ماتم وُچھت چانٕی کار انسانو

پژیا دِیتھ سینہ انسانس تہِ تھس دینَس تہٕ ایمانس
کران کنٔہ رس تہٕ کیانس چھہٕ یس دوگنیار انسانو

کوٚرُکھ فِتنن فسادَن ناو دینہ آسِی وطن دآرِی

وُنان ییٚتھ چُھکھ ژٕہ بیدآرِی یِہ چھےٚ خمارُ اِنسانو

دِتےٚ برٕژم پنٕنیوی کارو دِوان چُھکھ قسمتکی بارٕو

ترٕان چُھکھ پرانِوی تارٕو لگی کتہٕ تار اِنسانو

دِلس منز اضطراباہ چھےٚ حُبابن ہُند حبابا چھےٚ

یِہ سورُے مِیوٚٹھ خابا چھےٚ ژٕہ گژھ بیدار انسانو

جگر یارَن تہٕ غمخوارَن رفیقن دوستن یارَن

جگر کیتھہٕ پائٹھو کرادن ژٕہ چھکھ خونخوار انسانو

دِوان چُھکھ یَنہِی باغس ژٕہ مولن دِروت پیٹھن سنگ

گرٕس پیٹہٕ پِس ژٕہ چھکھ پانٕے کران کُرہ پار اِنسانو

دِتےٚ ہاوِتھ ژٕہ تہٕ آزادن چھُہ کیاہ انسانہٕ سنہ آدن

ژٕہ نےٚ کَن تھاوہٕ ہس نادن گمہ بان چھےٚ بار انسانو

دِلُک ساز

دوان عالمَن ہُند غوصہ غم مُشراوِ دِلُک ساز
آوارہ گُمتین عاشقن سنبہ لاوِ دِلُک ساز

کُفرکی تر دینکی تیر لاگ میسر شکار ژو
صد پارہ گومت سینہ میون اُبلہ راوِ دِلُک ساز

غم چھُم میہ ییمی سِندہ شوقکہ پیہ سینا رہ وزان چھُم
کن نے سہ دِلبر بھاوِ میہ ماراوِ دِلُک ساز

اُمنین دِلہ پم نیندرہ مو تیچہ سادہ دِیندارو
سادِ نی اکی آوازہ سیتی وزہ ناوِ دِلُک ساز

تس پوختہ کارس پتھہ بہ کرہ ہا جان فدائی
یُس گاہ جارچہ نارہ گُنڈہ بھاوِ دِلُک ساز

مستی تیچ کرہ نیندرہ ہتین غافلن بیدار
ییلہ جوش لولک ہوشہ سان ورتاوِ دِلُک ساز

یُس ہوش تھاوِ حق روزِہ کنۆ بوزِہ دِلکٕ ساز
جوشس اندر یُس آو تمس راوِہ دِلکٕ ساز

ییلہِ پادِہ گژھن زندگی ہُند سازِ وائین وائلی
تُلہِ تراوِہ زیر و بم تمن ہیچھناوِہ دِلکٕ ساز

یُس تارِہ لورِ لچہ مِزب لابان کارِہ خم دِرتھ بِہۆ بِہ
تس بیخودی ہِنز مستی نِیندرِ پادِہ دِلکٕ ساز

آزادیے ہُند سوز لوٗکُت میوٗ بِہ آزادس
خاموش رُوزِتھ عالمس بوزِہ ناوِہ دِلکٕ ساز

غزل

روزِہ ہِے سانتھاشہ دِلبر بوزِہ ہِے افسانہ میون
بے وفا بیگانہ لاگان آدنُکٕ جانانہ میون

کیٚنہہ پران کُفرِکی ترانہ کیٚنہہ چھ دینکٕ دَم دوان
چائِ لولن روٗ چھ یمۆ دا غوٗ نِشہِ دامانہ میون

کُنہِ کیہہ باغس بیچہ ظلم اگُل چھُس وُچھان لولگ بہار

کُس میہ دُشمن دوست وُنہِ کُس کُس مِنن بیگانہ میون

چھُس گریبان دِلچسپن رگن منز خوانہ کنہ لولگ جنون

ہوشکین پوشن کران گمتھ بلبُلِ دیوانہ میون

قاہ میہ لائِم حُسنہ کین تے لو لکین سوٚدرن اندر

جُس نہ تیتہِ کُنہِ جایہ ڈیوٚ ٹھُم شُے موہلِ دُردانہ میون

چیانہِ ہاوسہ رنگہ رنگہ حُسنکو تہِ لولکو وہ کران

پننیتی ژھاین تہ گرایِن موٚت گوٚست گمانہ میون

کافری ہندی جامہ اگر خند کامہ دیو لوٚب عاشقہ

پردہِ میانین دردہ پشمن کعبہ تہ بتخانہ میون

دوٚرہ دوٚ چھچھ پچھد ٹورہ ٹوٹ چھُس چیوان خوٚن جِگر

میانِ نفسی پنجرس رفیقہ ہیوٚت ترن زولانہ میون

چھُن میہ نِش کُس باوِ فُسی پیمانہ نوٚی نوٚی نوٚو شراب

تراو ساقی پراگی مستی چھاو ادہ میخانہ میون

لولہ تیر لگو ظالمون اکثہ آب ڈیٹھوک زیرہ پیتر
زانہ آزادون جگر یا سینہ بریانہ میثون

غزل

یئس دردہ نیستانئن مردانہ قدم تراوے
اہ ریزہ، نیزہ، خنجر زن پوشہ پھلئے چھاوے

ڈلہ ویر گنبدان جانئس نیران مثہ مائدانئس
یتیلہ شمیر نیتانئس دم نیرہ گرژئن تراوے

ورتاو دلیرن ہمند کیاہ زانہ شہ بلے چارہ
یئس کراپہ لگان آئن ہمیفہ آسہ کھسیتہ کھتراوے

نمہ لولہ کھوتہ بہتر زوالانہ غولائی پسند کر
استادہ جوانردس یئس لول یخفر تراوے

یس پایہ بدئس ایمان انسان گنیر یکسان
سائلاب، ہوا، طوفان، تاران تھنرزہ ناوے

پیٚیہِ نارہ ترٹھن ہندی پاٹھی اُلراوِہ کوہ ہِن بالن
صُبحُکہِ ہواوِ کی پاٹھی پوشن دِل پھولراوے

یُنہ کنتھ دِیِیہِ انسانَس پنہٕ نِس کہو بیگانس
ہیٚندِس تِہ مُسلمانَس وَنہِ ماتہٕ وَنُن راوے

آزادؔ چھہ کمہ دِینہ آیینہٕ تُہندس سینہٕ
پزِ پتھ کانسہ شہ بے کینہ صورت پنُنی ماوے

غزل

دل ساَنی مہ کر غمگین تقدیر لِکھن والے
افسانہ پَرن والے دیوانہ کرن والے

تقدیر چھہ انسانَس تیٚرِ دن مشرِ ماَدانس
یَس توگ شِکندن جانَس بیچارہ گِندن والے

گِندہ کیتہ دِل کیٚس زارس اُدِہ گِنہ سیتی دِلدارس
ییٚتھہ شورہ و پکار زارس وزِہ پانہ بِنین زالے

وو، ہتھ پانہٕ پننۍ سَتٕر کرٕ بن پانہٕ پننۍ رہبر

اوتار ہیٚ پاٚغمبرٕ اِیوان اُسی یِتھ کالے

دوٚ گنیارٕ چھِہ یِتھ مطلب پوٗزا پۍ نمازَن ہُنٛد

سوزِس یہ پیٚہ بخشائیش یتیٚہ توٗرۍ لدِ ہتھ ڈالے

اَپزِس معلُم یُس کھالان یُس آسہٕ پزِس گالان

مردن نشہٕ نا انسان، شہ ترِ یُس ہۍ تمِس گالے

بائِس دُشمن گوژِ خوش خوژِ سیٚتۍ بد خوے

کیاہ وَنتہٕ ژہ پہ حاصل اوے دِینک دَم دِنہ دالے

انسانٕنس کرِ نعمت گژھتھ پانہٕ کران قمہ دَرتے

رفہ پہ کیاہ مۍ اَلقَن گیتھ ہیتھ اَندۍ اَندۍ سوزِنہٕ ہتھ لے

ہیندِس تہٕ مسلمانٕس شیرِ ہتھ اکی رسی بانٕس

ذانہٕ تِہ اِنسانٕس گٔیاہ معنہٕ چھہٕ مثالے

تَس در دِہ غزل خوانٕس صد حیف ہزار افسوس

یُس خام خیالن یِتھ زُد جان پنُن گالے

حاران گومُت حضرت پھیران خدائی ہمیتھ
تَرِ ہمتھ کانہہ چھُنہٕ بے غارت ایمان پَنُن زالے

کُس ساز دِلک وایان ییم نادکُس لایان
آزادن ہیو انسان اَتھ زیرو بمس تالے

غزل

دیرن سیتہٕ تھاوکھ لے گژھی دِل تہٕ جگر پادا
چھِہ صحبت بُرٕ دلن ہِشری کران وسوس تہٕ ڈر پادا

گُلن منٛز چھکھ ژٕ تَرامہِ تھ لرٕ بجیامِ تھ مخملک بستر
گُلن تہٕ گُلشنن اندر گژھان چھا شیرِ نرٕ پادا

ژٕ دوہ تھ تھاہ لاے سوٗ درس ہاو لولچی تیز جولانی
یمَن بے سوز لہرن منٛز ژٕ کر سوزچ لہر پادا

دُزتھ ییم پنجرہ تہٕ زولانہ ییٚن جانی اکی شعلہ
دِلس منٛز جوش ایمانک یقینک سوز کر پادا

غورلأمی تے گدأیِ ہُند محبت زہر قاتِل چھے
مہ بنِ احسانکے بندہ زِہ کر لو لکُ اثر پأدا

دُتنَ منز چھکھ نوہ دا اژھاران ژھارن رودمُت پانہٕ
وُنے یتیمہ سیتی یکھ پانس گوہ ڈن لر سودے نفر پأدا

غریبن ہُند جگر تہٕ دل بزان یم کیا زِہ سیخن پیچھ
امیرن ہندی خوہ داین تم تہٕ کری ہتہ آسی اگر پأدا

چھ قمہ درخته خاص انسانا تکلان ساسن کرون منز
زِہ وہ وہ تھہ لاگ پانہٕ آدم گر ہتو منزہ ساس کر پأدا

مہاراجن تہٕ راجن بیچھ یمہ کوز راج تہٕ شاہی
یتیمی منزِہ تہٕ زمینس وَنہٕ کری نا تم جگر پأدا

زِہ نیرے وأیہ اسے آزاد بے پرواخیہ یس ون
ہُنر مندکٔن ونی پانس کرِتہ یتیمہ بے ہنر پأدا

غزل

یُس نارہ تڑطنَ ہِندی پاٹھی پان سوزہ پنتہٕ زالے
تف کھارہ بیابانَ ژھوۄہ مارہٕ کوہَن والے

پیچھے قبلہ منٛن ھوان استادٕ گئے ہمند شان
برخاک ژیۂ ترٛوٚ کتہٕ پان چالاک نمَن والے

دِمِژ سجدہ چھُ ہتھچھناوان یوٚد بندٕ گئے ہُند فتنہ
"سوزسس بر یہ بخشائش بیتیہٕ توٗری لدِتہ ڈالے"

گرٛحد تژاو ژہِ یم دابہ گورَن تہٕ مُلَن بابَن
"دِل سائی مہ کر غمگین تقدیر تھکِمن والے"

قانون زبان بندی منز خاتھَن سوزِتھ
تتہِ پیچھے نہٕ سعہ خنداناہ قانون تھپَن والے

گوَ دورِ ستمگاری دزاسے عائشہ متین ہندی دمہ ہ
منحوس سیاہ تارک گئے ژھایہِ سنگر مالے

کیاہ ہاو جلالک نورٗ موختار بنٛن مجبوٗر

بے تاب گومُت آزاد کوتاہ پہٕ ستم ژالے ؎

؎ ایک مسودے میں مقطع یوں درج ہے ع

یا ہاو جلالک نورٗ امہٕ شانہٕ وٕسٛن مغروٗر

نتہٕ حکم دِہ آزادس حق چون ستہٕ نچھ والے

(دِگنجو)

غزل

محفلن منٛز خوش دِلاہ آتش زباناہ آسہٕ ہے

بوزہٕ ناداں سوزہٕ سان لولک ترانہٕ آسہٕ ہے

بُلبُلن مُہند آے ہر کتھ دل چھ تاہم خوش کران

ہردہٕ کاوو دردہٕ نیہٕ تمُت طُفاناہ آسہٕ ہے

ہیم وُنان اُسہٕ تمنِہ مسلمان بأی بارٕ پانہٕ وأنی

کیاہ تِمن نشہٕ بتیا کُھ کانٛہہ دیداہ فقہ رانہٕ آسہٕ ہے

قدرتس بیون بیون شوجن پیلہ آسہ ہن علت تہ قوم
پرپھ اکس بیون بیون زمیناہ آسماناہ آسہ ہے

قسمتس یا خاندانس پرپھ اکھاہ ڈیڈ ہٹم سوار
برونہہ پکان پتہ نیو کوہ ٹھوکانہہ نوجواناہ آسہ ہے

گاڑ جاراہ آزموؤم زاٹہ ہالن پھیری پھیری
واسے تتہ نیسان بنہ نک امتحاناہ آسہ ہے

لولہ دالین ہوش ڈالنہ لولہ رُسو کلہ وائل آسے
ژھرہ کھاسو امہ خہ تہ چاوان مہرباناہ آسہ ہے

زندہ دل عاشق تہ کرہ ہن بندہ نی سیتہ بندگی
بندہ گی منز زندگی ہند اکھ نشاناہ آسہ ہے

نیرہ ہا سنیاس لاگتھ فیرہ ہا تیمنی وتن
دوستن پیتہ دوستی ہشن یاری زاناہ آسہ ہے

کیتو بچھ تہ آرہ کتو گے آسمانس کن وچھان
لامکانس پیٹھ تہ دیارن ہند خزاناہ آسہ ہے

کیاہ وَنان آزاد کُس بوزان تمُو سِند یم ورِداکھ

زانہہ تہِ لیکھان زلفُو خالکُ داستاناہ آسہے

۴ جنوری ۱۹۳۲ء

غزل

دردُک ناریُس لحہ لہِ مشِز للہِ وان روزِ نہ پردن ژھایے

تیرن تہِ نیزن سینہ یُس داران کھوژ نہِ گزیکہِ وُنہِ کرایے

کس کیاہ کرِ ہُن پھند باز ترہ ہُن امِ خوتہِ زورِ تہِ شورہ

لوکہ آلو ضایہِ چھہ تَپسنان اَمہِ ڈولہچہ ہٹہ رائے

چھمہ کہ لَدِ پانَس نُوَن چھم ژادان زخمن خُوَن گوم جارٔی

زاہ کالی وَنس راہ چھم کھاران اُخرہ آہ تہِ کرِ نایے

ریتہِ کوال وائتن مُولہ موخہِ ویسَن تُلہِ کترِ چھہ مندورہ

شینہ کین بالَن چھلہِ چھلہِ والَن سونت کالہچہ گگرایے

نیہ نیبہِ کرِ وُن مال کُوت کال یکہِ درِ ہ گہِ مولہ ایزِ کِیوانہ

سُرتلہِ کھوَ چھہ بیچھہٹہ بنبلہِ کھالَن مُولہ تلہِ وَہ مُولہ ٹایے

لُوکٕٹ نار بییِلہِ شعلہ گرِتھ ماران ژھاران پیشنُے آدَن
ظُلمُک آرہِ پَل تمِہ نِشہِ تھارَن وارہ زَن بَر بُزی لایے

مندہ چھان کیا زِہ چھکھُ لولہِ دِچھلایَن تَتَ دار ہا وطن دارو
گٕمرہ کیٖن بیایَن سَرہِ گی لبٕجی بیبیِلہِ گیلان اَدہ ہمسا ئے

یِہم چاڑٕی پَرزن چانے دَمہِ سیتھ ژھوہ مارنہِ دڑایے یمیٖس
شُرِی سندی پاٹھٕی چھکھ ییٚنہِ ییٚن ژھایَن کھوژان بے پروایے

سمہ رگِچ دہ دہ کوٚلہِ زِتھ تہِ زاُژتھ دوندہ میون چھُینہ مشراوان
ییٚندہِ، رُنبیاَرس، دَچھتہٕ ویرناگس، گنگایہِ تہِ جمناے ئے

ییٚکہِ ماُدانَن پوشہِ وُنی پوش فوٚلی یمِہ درشنہ کے جوشے
لنکایہِ زاُلِتھ آو مژِ راوِن گوٚ پیِہ مشنہ متھراے ئے

عَرِتہِ گوم ییٚمہِ گاٹھِ جارِکہِ دفتہِ کعبہ چُھم نِشہِ بُتخانس دوٗر
لولکہِ ژاٹھالہ آبہ قوہ رانچو ڈیٖنٹھِم مشنہ گیتا ئے

وَطنُک سوز لوٚگ میوٗنُے آزادس ترازِن سارِی ہاوَس
بانجِہ مسولہِ کھاسی ہیتھ پژاران اسہ کُن بیٚنیہ بیہہ نا یے

۲۵ مارچ ۱۹۴۲ء

نوٹ۱:۔ ایک نسخے میں یوں درج ہے :- کعبک تہ بتیہ بُتخانک نیائے (گنجو)

غزل

بۂ ما لالہٕ وندے لال بۂ نو ژالہٕ جُدائی

بۂ ما ساس مُلبہٕ نیرہ کرَے کاسہٕ گدائی

کَس بادہٕ پنُنہ دأدی کَس مادہٕ دِلکی آخ

یَس سیتھ اوسُم وعدہ تمِس چھُم نہٕ وفائی

پرٛیتھ کانہٕ پنُنے کینہٕ چھُہ اَنہٕ دِلَس ژھالے

ہے ما مے روز ژھایہٕ پنُن سینہ صفائی

یمہ چانہِ بختاوار سأری مِیأنہِ زور اوار

کینہہ چارہٕ پنُن چھُس نہٕ وُچھان جبر و رائی

انصاف چھُنے ناوِیا بنہٕ یمہٕ موصوم عیالک

ہے ما سے بے پروایہٕ یہٕ کیاہ چانی خدائی

چھُم ژأٹھ جگر پارہٕ مَران خافرٕ اُچھن تل

بیگانہٕ کران عاشق کھوان میأنی کمائی

چھک چون زُوٹے اوت تہ باقی یہ تہ چھک میون

بنیہ وُچھتہ یمن خوش نہ یوان میانٕ بجائی

یُس کاشہ تہ بوزان لول تہ ہاوس چھ کُنی کتھ

سُہ چھُ ناز کران نازہ گلاہ مُشکہ ورائی

گُدرُن تہ بنُن بوز کتھاہ کُس تہ بنتھ آو

زانُن تہ وَنُن زانہ دُنیو زان عطائی

آزاد یہ کُس سنگدلس سیتۍ گیہِ کام

پزر یا کٹھ چھ راوان چانۍ سارۍ جان فدائی

لہ غیر کشمیری حکام اور حکومت کی شکایت ہے۔ (گنجورؔ)

غزل

یہ غزل ہموطنوں کو اپنے حال زار سے آگاہ کرنے اور غیر ملکی حکمرانوں کی لاپروائی سے متعلق ہے (گنجورؔ)

گژھنہ پرواز طوطس بُلبُلس کاوس تہ شہبازس

ولیکن وُچھ تفاوُت کیہ شہ پروازس تہ پروازس

عذابچ تیز طوٗفانہٕ ڈراں چھا لولہٕ دیوانہٕ!
مٔتِس زنجیرِ زولانہٕ چھ شوٗبان تارہٕ زَن سازَس

کھتن ہُندِ رس الگ چیزاہ دِلکو آلوَ الگ چیزاہ
ہِشر چھا گرٕ تہٕ گوٚندٕ اُسِتھ مہاراجَس تہٕ مہرازَس

دِریچھ آواز پانے سوز پانٕے ساز تہٕ سنطوٗر
سوٚخن بازی رٹان دامَن گیوٚن وائِلس خوش آوازس

بہان پیلہٕ زندگی ہُند سازوائِن وائِلی گوشَن مشر
گژھان مُشتاق بوزَن وائِلی سارنٕگَس تہٕ شہنازَس

کران عشقس ہوس بدنام لوٗ بیاٚ عاشقن ہُند دِل
دوہَن تارَن ہِیندٕین یارَن تہٕ سازس ناز و اندازَس

وُچھان مغروٗر پانَس کُنۍ زمانَس کُنۍ وُچھان قند باز
نظر یُتھ ساعتہٕ آسان زندگی کُنۍ رِند جانبازَس

ہمدانیری ژٕ نیۍ نرش پانَس نہٕ مشر کابَس نہٕ جُت خانَس
دوٚنوٚن ہِیندِس مسلمانَس وَننۍ گوژھہ محرمِ رازَس

ہُران کمزورن پشِھِتھ زورہ والین زور تہٕ ہِمت
کران تیز ہی تہٕ گرمی شرٛاکھ بیٚلہِ زمی وُچھان مازس

خطا کیاہ پچھے ژٕ یہٕ اے ظالِم ہٕ چھس پانے پنُن قاتِل
وٕرٛان ییٚلہِ جانوارن دوہن یوان وٕتھ تیٖر اندازس

ژٕ یہٕ نے خوفِ خودا او ستے خودایس کونہٕ ایوان عار
خوداوندی تہٕ جانِنی پائٹھی زاگان میانِس مازس

پیٚھِتھس بے عار تقدیرس نٕمن زانِتھ چھُم نہٕ دِل مانان
ژٕہ مارک خونِ دل وُدہی وُدی ہٕ لاگا چھٕ نہٕ دروازس

دِتکُ کمیٚ بازی گارن ژٕم پریشان دِل سپیٚن یک دم
حجازس، ملکِ چینس، رُوم و شامس، ہند و شیرازس

فریبی زال ترٛاوان آو اوٚن لیہِ[1] واو تہٕ درٛی یاو
پتہٕ پانس ہُٹھتھ گرٛھہ ناو بے انصاف فند بازس

گرٛھان آزاد گُلزارن تہٕ یوٚد سیرس چھُ یارن سیتھ
نظر تھاوِتھ تہٕ کن داوِتھ چھُم آسان دردہ کرِس سازس

۲۸ مارچ ۱۹۲۳ء

---

[1] اوٚن لیہِ واو تہٕ دریاو ...... ہوا اور پانی کو قابو کیا۔ (گنجور)

غزل

دُلو رندو چھُ مُس بَرِ بَرِ خُمن شیشن تہٕ پیمانَن
پیاپے اُلفتک مے چیٚیتہٕ کرو گژھتہٕ لولہٕ میخانَن

چھُ از جانانہٕ ساقی پانہٕ لولکٕ مس بران کھاسن
کرُتھ باُراو ناوِتھ پان ژٲوِتھ زُلف پیچانَن

قُمر، کستورٕ، جل، بُلبُل، ہترِن پیٹھ اَز چھوان بلگُل
گلوتہٕ مسوَلوَ دِتی چاک دامانَن گریبانَن

اَنِھَن کیٚتھہٕ پیالہٕ ہیٚتھ پٕراران کمہٕ تان حالہٕ ییٚمبرزل
چھو بر لوگمُت چھُ اَچھ پوشن بنفشن عشقہٕ پیچانَن

بہِتھ خوشبو گُلن اندر ترانہٕ نو بہارُک پٕرَ
وژے وائینچہ لولہٕ بَرَ نوَین باغَن گلستانَن

غمَن منز ژٲو دینداُرو، ستمگارو، دلآزارو
ییمو زولانہٕ تقاضٕی کرُی کُمَن شیٚر نیستانَن

کوٗرِ کھ تاراج ژٔروٗکھ زٔہر کیاں تہٕ یارانَس
دِلس منٛز کینہ تھٲوی بٔری بٔری ہینِدٕ دیٛنَن تہٕ ایمانَس

پٕران افسوٗن ہاوان رنگ تہٕ نیرنگ جادوٗگر
کران آے خار گُلزارَن سرف تہٕ گُنہ پیٛشانَن

یہِ تے دوٗگنیاٹُکے رنگا تہٕ یکسانک بہانہ بوز
نٔمن ہیوٗت برہمنو کابس مُسلمان ژٲلے مٔنتخانن

بہارٕکی دمہٕ تہٕ یاوُن 'عید' دیٖدن یارہ سُند دیدار
پیزِثیا ووٗذ کیٛن نٔمن سعرگس بڑمن حوٗرن تہٕ غلمانن

عذاباہ کٔر بیوٗپٹ روزُن زندٕ ظٲلِم بندٕگی اندر
کرُن قمہٕ ربان زُوٗ تے جان زنجیٖرن تہٕ زولانن

پیٖوان یاد اُلفتکی افسانہٕ بوٗزِتھ شاد پٕنُن دِل
چھِ سوزاہ یاونک آزادہ چانٛہِی تازہ افسانن

۲۰ فروری ۱۹۴۴ء

غزل

بوالہوس دیوانہ لاگن ؤلہ دیوانس پزٕیا
براٮ۪ری سِندی پاٹھو زاگ ہیٚنہٕ شیرِ نیستانس پزٕیا

بیٚیمہٕ گمانَن پھاس تراوِتھ پانہٕ واٮ۪نی زٕوٚٹ نمَ تہٕ ماز
نازٕ تَتھ بیٚیٹھ گاٹلس ہیٚندِس مسلمانس پزٕیا

بیٚیمہٕ یقینن کیٚنہ رستیٚن بارٕ نیٚن دوٚن کرِٕ جُدائی
سیٚنہ دارِن وَننہٕ تَتھ دیٚنَس تہٕ ایمانس پزٕیا

دیٚن یوٚد مُشراوِہ یکسان کافری تمہٕ خوتہٕ جان
ہاٮ۪ژٕ لاگِتھ داغ تھاوٕن پاک دامانس پزٕیا

کافری دوٚگنیار تھاوٕن دیٚن داٮ۪ری گوٚو کُنیر
نفرِتیچ اَتھیٚن مِلہٕ ورِنی دردٕ پیمانس پزٕیا

زندہٕ گی کیٚتھ زہرِ قاتِل بندگی شرمندگی
اَرکھلس دِیِتھ سنگ، بُرٕن گوہ ڈٕمٕنہٕ گُلستانس پزٕیا

کیٛاہ کرٛن گُنہٕ رٕسں تہٕ لۄلس بازٕ گارٛن ہِندی فریب

وُنزہ داوس ، گرٛدِہ کھورٕ ٔن مردِ ماٗدانس پزِیا

پنجرِہ طوطس بُلبُلس قُمرس تہٕ جلہِ سی کیٛتھ گرٛان

دل ہراوٕن سختییَن اندر سوخندانس پزِیا

اِہہ پکان بے واپہ بروٕ نہٕ کُن شال وُچھان پھیر کرٕ

موٗمتین پیٛٹھ مورٕ دِہ الگُن زندہ اِنسانس پزِیا

گاش اُسِتھ کیٛا زِہ چھُک اَنمانہٕ اَنمانہٕ پکان

دِہن بَرٕ ڈ بیمارٕ سِنِدی پاٹھو منز اُرس جانس پزِیا

لا مکانُکی قِصہ تھاوِتھ یاد موٗشروِتھ وطن

شِنیہن منز واو میٖنُن صاحب خانس پزِیا

داٗدی لد آزاد للہِ وان آسہِ کانہہ ضربِ جگر

زانہٕ نےٚ الزام دِیٖن پننس تہٕ بیگانس پزِیا [1][2]

(۲۰ رجب سنہ ۱۹۴۲)

---

[1] دوسرا مقطع بھی ایک جگہ درج ہے ؎ چھُے نہ کانہہ چیز اہ ہلمٕ داٗرِتھ منگان اے آسمان
بے سبب آزار دِیٖن آزادہ نس پانس پزِیا

[2] ایک مسودے میں غزل کے ساتھ یہ شعر بھی ہے ؎
قدرتن چھِے بخشمت پرواز کرنُک ولولہٕ تھاپہ روزن ماے ہیتھ گیتا یہ قفہ آنس پزِیا
(گنجو)

غزل

بے دردہٕ ژٕہ دِل سوٗردہٕ میٚیہ چھان غم صبر گژھیتم کیاہ

گوٗکھ مارہٕ ہا بیمارہ خبر پژھے نہٕ وَیم کیاہ

بے دردہ پہٕ کُس پَردہٕ بہتھ پژھے ژٕیہٕ اَچھَن پیٹھ

وُنہٕ پژھے نہٕ ایوان پَرہٕ تہٕ بٔنِتھ مازٕ تہٕ نَم کیاہ

انسان وُچھم لول بَران شکلہٕ تہٕ رنگَس

اِنسانیتَس نِشہٕ عرب کیاہ تہٕ عجم کیاہ

یُس دین بہتر تراوِہ نیٚندرٕ یادِہ بیدارن

تمہ دینہ خوتہٕ بھنگہٕ تہٕ اَفینہ چھہِ کم کیاہ

ہارِندہ ژٕیہ پژھے زندگی ہُند یہٕ سفر زیٚوٗٹھ

یَس یوٗت سفر آسہٕ سُہ ٹھہراوِہ قدم کیاہ

پٔتھ پَردہٕ ژٕ رٹھتھ بروٗنٹھ رٔٹھتھ پژھے ژٕیہٕ خدایی

پتھ برونٹھہ یہٕ اکھ پَردہٕ ژٕ رٹھتھ خوف تہٕ غم کیاہ

ماران سوّدرہ لہرہ، ہیوان غم نہٕ بڑھین یُنہ

سیلاب وُچھان کونہٕ چھُہ نیر تہٕ چھم کیاہ

دپیندارہ ییم جائی کارچھہ یوٚد اصل حقیقت

ادہ وَنہِ تہٕ آ یمن، بازی، فریب دھوکہ تہٕ برم کیاہ[1]

•

[1] یہ نظم "وتستا" میں بھی شایع ہوئی ہے۔ قلمی نسخوں میں مقطع بھی شامل ہے:-

مرنکو نہٕ زنیکر قصہ زانن پیرتے درویش

آزادہ بن آزاد مرن کیاہ نہٕ زنم کیاہ (گنجو)

عالمِ عبرت کا ایک لمحہ

گرٕ ھان پھم پارہ پارہ جگرس زٕ نیہ کُن وُچھت دِلقرارہ میانے

بہارہ میانے تہٕ باغہ میانے خمارہ ہیتہ لوکہ چارہ میانے

چھوان اُمیسں بہٕ چانہٕ آشے ہزار دستانہ میانہٕ کاشے

دُبارہ گرہ تارہ کرتہٕ باشے بہ وارہ چھولہ ہا بہارہ میانے

گُلا لہٕ ناوس لگے بہٕ پارِی کرٕ ڈ یمن گوٚسے زٕ نیہ گمہ جباری

میہ کوٚ بنیہ تھکتہ سوٚرمہ طاری ارامہ میانے قرارہ میانے

ژۄ عارہ برٚ ژۄو بیمار چٔشمو ژٕچھان کیاہ ژٕھک میٚہ وارہ وارہ

بہٕ کیاہ کرٕ بیقرارہ پانس لگے چھمٕ کیاہ اختیارہ میانے

وٕنٛدے پننٕ ژۄ لگے بہ پارٕی چھہ دیاروٕی سیتہٕ یار سارٕی

دُعا کرٕہ یمٕ یا دوا میٚہ کانٛژھ ہاہ دِیمٕ تہٕ کمہٕ اعتبارہ میانے

میٚہ اُچھ اَنے یمٕ وٕدان تہٕ رِیوان وِدا کھ دیوان تہٕ نالہٕ دیوان

چھُ کرخُدایس تہٕ عار اپوان ژھٕر بۄہ اَتھو زارہ پارہ میانے

ژٕکھتھ تہٕ جوٚر لتھ، کرٕلتھ کمٕہ وِلتھ، نصیبہ میانے پہٕ غم تہٕ ماتمٕ

شراب خانن تہٕ وازہ وانن چھہ زندگی کارہ بارہ میانے

برٕتھ یوان بانہٕ یتھ زمانس فرٕتھ غریبس تہٕ ناتوانس

ثنا بۆودِن مالکِ جہانس، ہُران کیاہ چھُس دزارہ میانے

نیٚن تہٕ وارِن پھٕلے چھہ بٕجمرٕ اما یہٕ تھرٕ میانٕی کونہٕ پھۄ جمرٕ

بہ زۄنہٕ ہندی پاٹھٕ کانژاہ بٕجمرٕ ژۄ کٕنہٕ پھٕتا بہارہ میانے

غریبہ سٕندہ دعوہ تہٕ کانٛہ فیرن ہوس تہٕ ارمان تہندکٕ نیٚرن

وےغمکی جامہٕ وٕلتھ سوسن پھولان آسن مزارہ میانے

وُ چھمنہ تیم دمہ غریب اسس غریب کیاہ بد نصیب اسس

ژہ وارہ آستمَ تہ وارہ وُ چھہک شفیقہ تہ غمگسا رہ میانے*

۴ جولائی ۱۹۴۳ء

* معلوم ہوتا ہے کہ غزل میں کئی اشعار پر نظر ثانی نہیں ہوئی ہے۔ (گنجو)

غزل

پایس پیتو انسانہ بے پروائے ژہ مولاگ"

مستانہ چشمن سرمہ کنۍ ہاے ژہ مولاگ

وہمو گمانو زرد کوڑ کھ دردہ گلا بو

شہبازہ لبہ ٹہارہ ہنز فڑکہ راے ژہ مولاگ

چھک شیر نیستان تلکھ لرزہ جہانس

ببرن بہٹین تل شالہ سندہ پاکھ ماے ژہ مولاگ

ییتیلہ سوز آسی کونہ مارکھ لہرہ سودر کی پاکھ

زانہ مہ پنہ سینہ گڑکہ دہ نی کڑاے ژہ مولاگ

چھک ابرِ رحمت تازہ کرن زندگی ہند باغ

اکیایہ کڑی کڑی ژھایہ ہتول ژھونہ نیاے ژہ مولاگ

چھِک سجدہ کران آسمانن خاندانن کوٚن

زو لانہٕ پانَس پانہٕ سرتا پاے ژٕہ مولاگ

دُنیا پنٕن و آران کوٚز تھٕنٕن شِنیہن لاریوٚکھ

موٚختس ترٕ مانگنہٕ گاڈٕہ ہنز بسلاے ژٕہ مولاگ

فٹ نوٹ:- یہ پنسل سے لکھی ہوئی نیم محو شُدہ غزل شاعر کی نظرِ ثانی سے محروم رہی ہے۔ (گنجوؔ)

غزل

لاے محبتچ کمند ملکِ خودا شیکار کر

روزٕہ محبتچ کتھاہ سوزِ دِلَس مہ عار کر

ہردٕہ وِزے ژٕہ دِل مہ مار یہ چھُہ پیام نو بہار

تازٕہ گُلن چھُہ انتظار تازٕہ دِلک بہار کر

بزم ترٕ فریب چھُہ زُلف وخم ناز و ادا ترٕ ماشٕرہ تُم

زندگیے مہ کر سِتم رندٕ ہنا ژٕہ عار کر

زون میٚۂ وارِ چوٗن شان، لون ازل تہٕ لامکان

زٔنہٕ محبتس ویٚیان؛ عقل تہٕ گاٹہٕ جار کر

عشق ژٔھٹان مٔلہ نار حُسن کران اِنتظار

ژھایہِ مہ لگاو پنٕنۍ خمار ضایہِ مہ لوٚکچار کر

ذاتہٕ بچارہٕ بندہ کیاہ لول بُرُن شہ وینہٕ کیاہ

بندہٕ گیین خوشامدن زیادہٕ مہ اعتبار کر

توشس ژہٕ "دیدہ" اُلفتس پوشہٕ ونس محبتس

"بۆزہٕ میتس" قیامتس زیادہ مہ اعتبار کر

نالہ رٔژھ ژہٕ بالہٕ یار زار ونس اُشس ژہٕ عار

وعدہ کرِی شہ بار بار زیادہ مہ اعتبار کر

گُرون فسانہ کفر و دین پادہٕ ژہٕ کر کُنہ یقین

زان زمانہ گرٕ تہٕ زین پان ژہٕ اَتھ سوار کر

عرش تہٕ لامکان چوٗن، دیر و حرم دو کان میون

نوٗ چھہ لگن مکانہٕ گرون اَزنہٕ یگاہ پہٕ کار کر

پردہِ ژٕنٹھم میہ لچھ تہٕ ساس چون بحر بہٕ وُچھنہِ اکس
اَز بہٕ ژٕنٹھتھ پہٕ پردہٕ دژاسس خشم ژٕ ہٕ کر خمار کر

از چھہ میہ یاونک حباب، از چھہ میہ لولہٕ اضطراب
کمیتو کرِم گنہ ناہ ثواب اَتھ ژٕ ہٕ نگاہ شمار کر

آزادؔن پہٕ ساز و سوز تازہ بتازہ وارہٕ بوز
شعلہ تہٕ نارٕ ژالہٕ وُن دِل تہٕ جگر تیار کر[1]

•

[1] طبع شدہ غزل صرف شعرا ۱، ۲، ۳، ۶ اور ۱۳ پر مشتمل ہے۔ باقی اشعار قلمی بیاض میں درج ہیں۔ نہ جانے کس وجہ سے شاعر نے ان کو قابلِ طباعت نہ جانا تھا۔ (گنجوؔ)

غزل

کنٕژرس معنہِ بیٚلہِ زون انسانٕ کتہِ روٗد نفرت وحشت کیاہ
یکسان زٕانتھ دوٚن گنیار تژاوِتھ دُنیا دارِی تہٕ غربت کیاہ

گرِہٕ یکہٕ نادٕن شوٗبہِ گرہٕ والین یَس ییتھ لاٗزم تس نتیجہ بوگ
بے انصاف بیٚلہِ لوگ خانہ داران شرکتہ بائژ کُس جس یرٔزت کیاہ

پوشہِ تھرِ توشن ٹھارِن تِہ پوشن، پوشہِ نول آسن پنجرن منز

باغ آسہِ چھاوُن پانژ اُلی کاوَن امہِ کھوتہ حسرت عبرت کیاہ

جگرکہ خونہ سیتی تنگ دِزہ پوشن گرمی زیچھ ادہ پوشنو لنہ گژھ

یتہِ سیتی ہول گژھہ لولہِ دیوانس تتھ یارانس لذت کیاہ

کلہ یتلہ ٹھاسن ہیوت ولہ ویرو براندن بتیہ بَر نیاسن ہیٹھ

گاٹل کیاہ منگہ اتھ گاڈ جارس غارتہ وول کرِہ غارت کیاہ

کتھ گوُر لاگُن گُنہ رُک دم دِیُن دو گنیار تھاوُن وہندس منز

سونہ کین پیالن رہ پہ کین تھالین بَری بَری گُنہ روس نعمت کیاہ

مینے دِیُت کُن اتھ درمس تہ دِنس مینے لوُد کابہ تہ بُت خانہ

گامژ ہوگاہ منز بازارن کرمژ یارو شہرت کیاہ

پتہ نے کرتوات جنت تہ دوزخ یعنی سوُرُے پانس تام

کانہِ ہُند احسان ہیون کوتہ بانچھ کھارُنی کانسہِ ہنز منت کیاہ

وطنک بزم دِتھ ہیوت انسانو ہارُن خوُن انسانن ہُند

گرید سندی پاٹھی موہ ردارس لاران لولہ شاہ پازن غارت کیاہ

بندن چانیَن بندگی ہند زر شرُ و ہمت بندن بندن مثر

چانِ ڈرہ چھک مرہ مرہ لو گمت کرہ یک زہ تہ چانِ رحمت کیاہ

۲۶ مارچ ۱۹۴۵ء ۔ وتستا

غزل

عاشقی ہند شور و شر چھا فتنہ بازار چھا

ماہ کن مثر شولہ ماران وَنتہ لو نکٹ نار چھا

شیر مردن ستہ چھک تیران ہیتھ جنگ ور باب

دردہ نے دستور دن چھا باغ شالیمار چھا

مردِ مادان ھشاوِہ کیاہ پیرن تہ سادن نش و مید

بندگی مثر نیزہ چھا اہر یزہ چھا تلوار چھا

کیاہ کرن ہم فتنہ گر یکسانکس شہرس اندر

کابہ چھا ، بتخانہ چھا ، زرف مالہ چھا زنار چھا

وۄلہ خنجر تُل پۄتُس پَتہٕ ہوٚلہ سیتۍ گوو دل خراب

عشقبازی منٛز پیوان آرام کرُن وار چھا

اُمہِ نگارن یِمہٕ خٔتہ کارن منٛز اِشارن دیٚت جواب

خشم چھا خُمار چھا اِقرار چھا اِنکار چھا

دل پریشان عقل حأران ضایہٕ گومُت لوٚکچار

بٔرم دِوان خوش باش یارن صورتک جردگار چھا

یُس غزلخوانس چھہ توٚشان دردہ باغچہ مسولہ

راوہ ران آگاہ پوشن پَتہٕ ییٚن لوٚکچار چھا

نارہ وُزملہِ ترٛاوِہ رَو اُلراوِہ جنگل کوہ تہٕ بال

ژنجہ سوزہٕ چہ ڈنجہ روزان خانہٕ مول گُلزار چھا

دردہٕ سوزُک مَس جُدا اگری گرٛی کِتھٕ ہُندرِس جُدا

موٚہ خٔتہ ہارس سیتۍ شوٚبان چوٚنہٕ جرٛی جرٛی ہار چھا

ضایہٕ گمٔتین دردہ باغَن آب دِنہٕ ہمدرد آے

کأشرِن ہُندہ بخت پیٚزی پأٹھ دوہ ژ گومُت بیدار چھا

پوشہِ موت آزاد بُلبُل دزاو چھاوِنہٕ لولہِ بارغ

پارٕ مین کٕیث گُل تہٕ سُنبُل کاشرِن کٕیث خارچھا

۲۵ جنوری ۱۹۴۲ء

غزل

برجستہ پھِلے لبجو درده گُلن از روشہِ بہھن جانانہ شوٗ بیا

روپوش بہھتھ یتھ پوشہٕ ڈلس تاہراج کرن نٕنہِ وانہ شوٗ بیا

مس پیالہ چَھمو ومہ بتھ ڈالہ زنمو از داد ہاہ چھمو یتھ سوزِ دلس

منز خانقاہن بے سوٗد کرن آلوٗدہ پنن دامانہ شوٗ بیا

گل جامہ ژٕرِتھ آسے لعلہِ اندر للہٕ وان پنن صد پارہ جگر

عار چھے نہٕ پوان منز داٗدی لدن بے درده کرن شاگردیا نشوٗ بیا

گاہ کابہٕ گاہ بُت خانہ وُچھُم اَمہٕ کینہ دِلکُ آیینہ روٗچھُم

یتھ جایہِ سہ میون جانانہ بہان تتھ جایہ کھوٗن بیگانہ شوٗ بیا

کمہِ آنہٕ لبَن جانانہٕ پنٕنؠ دامانہٕ رٚٹٕس بے وایہِ وَنٕس

زولانہٕ کٔرِتھ بے گانہٕ ٲکن اَتھ دِیُٛن پنُن دیوانہٕ شوٗبیاہ

آزادہ مہٕ رٚٹھ دامانہٕ ٲکن دِیہٕ تھ پانہٕ پنُن ژٕرِ سامانہٕ جن

مہٕ خمار ژٕرِ چھک مجبوٗر مہٕ گژھ بیمار بنُن ارِہ جانہٕ شوٗبیا

۱۵ بہادون ۱۹۹۷ ب

غزل

دوہتھ رندہ یوٗت کال زندٕ وٕنی آسو　　پانہٕ وٲنی کاسو پنٕنی رِنیا سے

باغ سون راوہ روو گٔرِی لد گاسو　　ینہٕ پیٹھ بازی گار باغوان آسے

پتی ہیتو چھہ عالمَس پتی کوٗر خاصو　　پانہٕ وٲنی کاسو پنٕنی رِنیا سے

پیرو تہٕ سادو بنیہ سٔنز یا سو　　حنایہِ کوٗر یاوٕن سون ہے ہاسے

خاکس سیتی ملہ نوو وسواسو　　پانہٕ وٲنی کاسو پنٕنی رِنیا سے

شیشس سینہ پیلہِ دور الماسو　　شیرن کھوژھ نادنہٕ برأری آسے

اَپزِ نس ڈِجہِ ڈِجہ کوٗر اِجلاسَو   پانہٕ واٗنی کاسَو پنٕنی نِیاسے

بَستی یَن شِنیاہ کوٗر دَفو اسَو   لورِ لچہ پھُلیے ترآوِکھ ماسے

زٔور ہاوی کرٕی یِمَو ہزر قوَ تہٕ عاسَو   پانہٕ واٗنی کاسَو پنٕنی نیاسے

تالِہ بیہِٹھ پادیٖلہِ کھاری لیتہٕ داسَو   شیرہ ہند اچھ پوش پُرٔ تہٕ آسے

وارِہ وارِہ بیہِٹھ ہنگٔن جاے کرٕ نیاسَو   پانہ واٗنی کاسَو پنٕنی نیاسے

گاٹلِہ اَمِہ کھوتہٕ موے وال پھاسَو   تِمَہ مٔنزہ گاہٕ رٔوس نیری کیاسے

وولہ یتِمہِ ظُلمکو کوہ تہٕ بال ٹھاسَو   پانہٕ واٗنی کاسَو پنٕنی نیاسے

اُسہ تہٕ آزادس یَژھ بران آسَو   شہ بران سائنس وطنس ماسے

یُتھ چھُ کاشہ نیران مٔنز لچھو ساسَو

پانہ واٗنی کاسَو پنٕنی نِیاسے

ہا وطن دارو

تن دارُو وطن دارہ، پنُن وعدہ وفا کر — تُل لولہ قدم شوقہٕ وتن پان فِدا کر

سیٚتھ روزِہ کمان یودٕ تہٕ لگیا تیر نشانس — کُنہٕ ساتہٕ پیٚہ سیٚتھ پان پنُن ہول تہٕ ذرا کر

راتس تہٕ دوہس چھکھ ژٕ وُچھان پنُن پان — اکھ لولہ نظر زندگیٔ کُن تہٕ ہنا کر

بلبل ژٕ بنکھ یُس لِہ اندر جاے کرنٔے گُل — یُودوے ژٕ گدا چھکھ تہٕ زبا بہتھ دورِہ صدا کر

مندورہٕ لدن عالی ودان آے برس تل — مندورِ چھاون والِہ ذرا خوفِ خدا کر

ہا رندہ یمن پیٚہ ختہ کتھن معہ ختہ ہران چھے — نِشہ زندہ دِلن زندگیٔ ہُنز تہٕ کتھا کر

اکھ کتھ چھ وُچھن پان بیاکھ کتھ چھ سرُن پان — تھوٚو چشمہ تلتھ یور، نظر دور ہنا کر

منصور تہٕ انسان نمرود تہٕ انسان

انسانیتس فرق ژٕ انسانہ ہنا کر

غزل

افسانہٕ جُدا ساز تہٕ سامانہٕ جُدا میون

مے خانہ جُدا شیشہٕ تہٕ پیمانہ جُدا میون

خُمار پنُن سوز تہٕ ساقی میہٕ پنُن دِل

چھُم ساز پنُن سینہٕ تہٕ سنطورہٕ صدا میون

دیندارہ ژیٚہ چھُے دین پنُن چھُم میہٕ پنُن دین

ایمان خُدا چون تہٕ انسان خُدا میون

مندرن مشیدن دَرم سالن چون خُدا خوش

لولس تہٕ کُنہِ رَس دردِ دِلس رامنی خُدا میون

پھیوٗرُس حکیمن یاد زٕخم بٕہہمن ساوَن

زخمن تہٕ دادن پانسی رٕنش وُچھ تہٕ دوا میون

نے رشک نہ چھُم کینہ نہ وسواس نہ چھُم خوف

یارَن رفیقن رو بہ رو آیینہ صفا میون

چھُس دوٗستی ہُند دوس یہ دُشمن میہٕ کریم کیاہ

یتھ دوٗستی ہٕنٛزٕ وارہِ منٛز دُشمن تہٕ گلا میون

یوٗت کال چھہِ انسانہٕ بندہِ کھوتہٕ معہ للہِ دیار

تیوٗت کال ہیہٕ پیٚھ راج کرہِ محتاج گدا میون

آزاد بنٕ ظُلمٕ گالٕن وہمہٕ کرٕن دوٗر

یِہ میون ہاوس یِہ چھُ صدا یِہ چھُ مدامیون

۳۰ ستمبر ۱۹۴۵ء

غولأمی

دِلک ولولہ راوٕہ راوان غولأمی
دِیما غمَس پننٕ دم نہ تھاوان غولأمی

کمن دِل ہُشارَن تہٕ بیدار مغزن
زِندے موتہٕ تیچھے نیندرِ ساوان غولأمی

کمن دردٕ باغن کمن پوشہٕ وارِن
چھُ زَن واو ہرُدُک ہراوان غولأمی

کمن نابکارن ہِندِن براندٕ نِی کُن
کمن گاٹلین سجدٕ دیاوان غولأمی

یِمن شوٗبہٕ ہے جاے ترٲوِ نی کھوٚرِن تَل
کلس پیٹھ تِمن کھارٕ ناوان غولأمی

وَسان نار یِہندِن دہانن تہٕ قلمن
تِمن کُن ہلم دارٕ ناوان غولأمی

کران فوطہٕ موختس لدٕر پوختہ لالن
سو نفس وارٕ سرتل بناوان غولأمی

چھہ یِتھہٕ پاٹھِ اُفیون ڈالان ہوشس
تِتھے پاٹھِ حِسہٕ ویسراوان غولأمی

بیکاری تہٕ غم دادی خاری تہٕ ذِلت
چھہ ساری رستم ژالِتھ ناوان غولأمی

ولیکن چھُہ ییلہ وقت واتان برابر   پنُنہ ناو پانے ڈُباوان غولٲمی

چھُہ ادہ شورہ وَتھران تہمی مندُرن   پیٚمن خوٚنہٕ پننہٕ سے سجاوان غولٲمی

چھہ ادہ توبہ خانن تہٕ جسنگی جوانن   زٕھری پانہٕ دم ہارہٕ ناوان غولٲمی

چھہ اَتھہ ظلٕمچی ناوِہ یتھہ بوہ سرس منٛز   چلاوان غولٲمی ڈُباوان غولٲمی

چھہ آسِر فلین سنگرن سیٚتھ اَخر   پنُن وقت دٲ تتھ لرٛاوان غولٲمی

گُنیر تے یقین ہاٚدہٕ سینتھ غولامن   بڈٕین مُنزٕ لکن داتناوان غولٲمی

غولٲمی چھہ پننے نہ زانن نہ واتن   زٕہ ناحق چھٕھن مندہ چھاوان غولٲمی

غولٲمی کرِنی شوٗہٕ تس یوہ خستہ کارس   چھُہ سمسارہٕ منٛزہ یُس مٹاوان غولٲمی

چھہ زانان ییم سورہ وِنی دوہ غنیمت   تَوَے کاشرین یرٛشی ستاوان غولٲمی

کران پاٚدہٕ رندن تہٕ آزاد رائن

چھہ بُنیاد ظُلمچی ہلاوان غولٲمی

غزل

فریبکہٕ پردہ زُسٹہٕ دزاو مردن ہُند حجاب اٰخر

یہٕ عالم اوس بیدارہی شہ عالم اوس خاب اٰخر

چھہ پیوٚمُت راتہٕ کرٛپلن راتہٕ معہ غلن غم تہٕ ماتم کیاہ

پھٕہندے عائشہ باپتھ نیرِہ ہے نا آفتاب آخر

وُٹھتھ کمہٕ زوٚنمُت از تاذ ساگلاباہ طنابو سیتۍ

ہیکیاہ سنٛز ژوٚر تھاوِتھ صُبحکس نوٗرس نقاب آخر

دوٚہَن تارَن ستمگارۍ دوٚہَن تارَن وطندارۍ

پنُن دوٚراہ کٕرِتھ گوٚو خاجہٕ عالی جناب آخر

چھہ کرٛوہرآرٕ ہندی کیٚنہہ ہردہ روزان زندہ ووٚہ ژٕ روزَن

ژٕیتس پیٚیہ تَن یمَن سرمایہ دارَن تمہ نوٚاب آخر

دُران چھا ملہ کِترہ مندورہ ہارس شراوٕنس اندر

خرابی آسہٕ یتھ لازِم شہ عالم گوٚو خراب آخر

رِوان دِل کیا یِزہٕ مظلومس رٕوان ظالِم چھہ رُسوائی

بنان مظلوٗم مینی ہُند آہ انصافچ کتاب آخر

توٚسے کرانیک تہٕ لانیک نیلہ ٹانٕسے پیوٚم اثر راوُن

کرٕن اوسہٕ ژٕیہ گوٚنہٕ تہ ثوابن ہُند حساب آخر

بجا تھاؤ بتھ یہ تقدیرچ حکومت خاندانک راج
کرو کیتھ ناو آزادی وَنو کیتھ انقلاب آخر

نرُبتھ جنت جہنم زندگی منز عساجزمی سرخم
خدایاہ بندگی ہند غم عذاب اول عذاب آخر

سزان ییلہ زندگی ہشر ن رگن منز بندگی ہند خون
کران انسانن ہندین جگرن کباب آخر

قیامت، واحدالقہار، دوزخ، محشرک مادان
اکس کمزور بند س بیٹھ یہ کوتاہ رعب وداب آخر

خداہ ییلہ گوو محبت کیتاہ خدائی چھا ستمگار رہی
پرزھن ییلہ ساعتہ دیدارن گژھن ما لاجواب آخر

چھ سازس زندگی ہندس ربابس سیتی کیاہ نسبت
ربابس تجرتھ سمہن وَنہ کس رباب اول رباب آخر

غلامی منز یہ آزادس چھ آزادی خیالن منز
پیس ماژ کیھ خداوندن پیس مادین حساب آخر

۱۹۴۶ء

غزل[۱]

پہ عالم حسرتک خاراچھ میٲنِس گُلشنَس اندر
سہ عالم وحشتک داغاہ چھ میٲنِس دامنَس اندر

کرِن چھُم نو بہاراہ یادٕ باغاہ تازٕ قولہٕ راوُن
گُلن ہندی پأٹھؠ انسانَن فولُن تتھ گُلشنَس اندر

چھم آزادٕنی غزل پرٕچھ کأنسہِ رِکتھ پأٹھ عامٕ آزادی
چھم کُنہ کُنہِ جایہ روزان فرق وننَس بوزنَس اندر

دسمبر ۱۹۴۵ء

۱؎ غزل نامکمل صورت میں دستیاب ہوئی ہے۔ (دگنجو)

امتحان

روزِ یاد افسانہ گاہ میتین زمانُک ہُند — تاج خاندانُک ہُند راج آسمانُک ہُند

گردِش زمانُک دِیت گردش زمینہ ہاوتھ — باگہ نے ستارَن ہِنز گردش آسمانُک ہُند

پوشہِ ڈوٗرِ مُشکہ برِتھ پھُلہ میتین گُلن ژھالے — بلبلن فریب نظر پردہٕ گُلستانُک ہُند

افسری تہٕ سرداری، نوکری تہٕ لاچاری — بے خودی جوانُک ہِنز عالمُک گمانُک ہُند

مسجدن کران بدنام مندرن چھہ تھاوان نام — منز گرن کرن آرام شوٗبہ ناتوانُک ہُند

بندگی کرِنی بندن افسری خداوندن — بس یُوتے چھ لب لبابِ دفترن فسانُک ہُند

ژھایہِ ہوٗل وونہ پہہ دراو نارہ وُزملن سیتۍ داد — روشہِ روشہِ یُزہ آہ آہ پوشہ کاروانُک ہُند

لچھ اُنتھ تہٕ گالِتھ ساس کاژہ فول بنیاو الماس — منزِ وُن بنیا سنیاس تخت پہلوانُک ہُند

دلہٕ کین دِلدارن آزمائشن ہُند ساعت
حُسنہ کین خریدارن وقت امتحانُک ہُند

۲۲ اکتوبر ۱۹۴۴ء

مزاحیہ غزل

یئمبرزل ژ یِہی پتےٚ مرٕہا بٔ کٕس تھاوٕن گرٕے بوٚمبرو
اٲمی غمہٕ سیتھ نیندرٕ چھم ہٕژ ایوان لولرے بوٚمبرو

یمنتھ لیس آوٕسے زانان چھم اولاد دود کیاہ طوفان
فدا ژیٚے پتھ بٕ کرٕہا پان شیٚہ ستھ شُرٕ چھم گرٕے بوٚمبرو

جچوٚہا ییچھی میانہٕ معہ کھ قونون خٕہ جوٚ زول چایہ خٕہ تٕہ نوٚن
جٕجس گرٕٹھی گرٕٹھی تہٕ میوٕےٚ خون کران گتھ تتھ لرٕے بوٚمبرو

نمازن کیٚت تہٕ میوٕنے پان نیازن کیٚت تہٕ میوٕنے پان
یوان ییلہٕ اوٚرٕ ماہِ رمضان بہان میانے گرٕے بوٚمبرو

وَنے کیاہ یارٕ کم کم نارٕ تیتھی یتھ اٲولس پانس
کرٕم رٕنہٕ کالہٕ اکتاین وَندٕس منٛز کانگرٕے بوٚمبرو

وسان پتھ کالہٕ اوس پاغمبرن جبرٕیل آسمانہٕ
سہ تھٕہو سانیو وطنداروٕ تہٕ درویشو گرٕے بوٚمبرو

اگر پأ غمبراہ کٔنہِ آسہِ کٔس باوِیس تٔسند پأ غام

غریبس بد نصیبس کٔس دوا دادِن کرِ بۆمبرو[1]

---

[1] ایک نسخہ میں ذیل کے اشعار کا اضافہ ہے :-

یہ ییٚلہِ موٗدُس جہاں مُرِتھ پٔرن واگٔی سوچھ مینہ متہٕ کٔرِتھ

یہِ مِیوٕ نۆے پوٚز دُنوٗ ژٔرِتھ یِمِس کولس ژرِ بۆمبرو

مُرون دوہی آسہِ ظاہر شیٹھ دٔہرس عشقہٕ مِسکینس

مشیدو ژووہ کہنی تام مدرسَن منز ما مَرِ بۆمبرو

بوہ چھہ ۂتی فاقہٕ پیم موصوم شُکہ سہی گاسہِ دٔگوس پیٚٹھ

ژُلیو تیٚو تنگ زَن آسان راگٔی راتس چھم لرِ . بۆمبرو

یہ کیاہ منگ آدمس آمس مینہ گٔژھ دیم ژرِ زٔچ فرشاس

رہتھ سارِی تچہ آرامس بہٕ گوز ہرس بانبرِ بۆمبرو

دِگنہ

مزاحیہ غزل

مدنوارو لگے پاٲری

بہٕ نو ذَرہ عشقہ بیماٲری

ژٕیہ سیتی گژھ فرصتھا آسنہٕ دِلس گژھم فرصتھا آسنہٕ

میٖہ گاٲمژ ناٲلی ناداٲری

بہٕ نو ذَرہ عشقہ بیماٲری

ژٕیہ پچھے عاٲشہ متین سیتی ژےٚ چھک جادان وصلک موٚے

میٖہ بیٹھ کر واتہٕ انواٲری

بہٕ نو ذَرہ عشقہ بیماٲری

ژٕیہ پچھے زُلفک تہٕ خالک غم میٖہ چھم موصم عیالک غم

بہٕ چھس مسکین ژٕہ درباٲری

بہٕ نو ذَرہ عشقہ بیماٲری

خزانن بٹھان مزراہٕ بختہ بیٚیَن رکیٔت سعوون ترٚدہ پچہ تھوٚدتھ

میہٕ کیٔت اوسے ہَرُد ہاٰرِی

بہٕ نو ذرہ عشقٕ بیماٰرِی

جَدس تۄس آلہٕ مُطٕ اوسُم   وُنِس تام سُے نکس پیٹھ چھُم

بہٕ کِتھاہ ہاوسے دِلاوارِی

بہٕ نو ذرٕہٕ عشقہ بیماٰرِی

ییم ییٚلہ راکھ فاٰرِشٹ   دِمکھنےٚ کیٚنہہ اَنِن رینجر

گژھیم دِرٕہٕ زیٚنِٛ تہٕ سرکاٰرِی

بہٕ نو ذرٕہٕ عشقہ بیماٰرِی

پکُن چھُم کارو بیگاٰرس   بَرُن چھُم جنس سرکارس

ییٚم وشہ گرایہٕ باپاٰرِی

بہٕ نو ذرہ عشقہ بیماٰرِی

پگاہ چھُم ہَہٕ یہٕ دِیُن پیٚرس   ہقہٕ ہیم کَن توبہٕ تقصیرس

قیامژ دہہ کرٕہم یاٰرِی

بہٕ نو ذرٕہٕ عشقٕ بیماٰرِی

ہُنڈِس کرِ ہۄن ہۄنِس ہۄنڈ کُنڈِس کرِ پوش پوشَس کۄنڈ

کرُن چھم راٰحتھ پٹھ اری

بہٕ نو ذرہٕ عشقہٕ بیماٰری

بہٕ کرہٕ پیشُن بلاین کیٛاہ گھرِ پنہٕ نیٛن تہٕ نیاین کیٛاہ

میَہ چھم جھکھ جھکھ تہٕ بیکاٰری

بہٕ نو ذرہ عشقہٕ بیماٰری

وَنان ییم دوٗرِ چھم جاٰہِل دِتھ انسانہٕ گُنڈ ہیٛوٗ دِل

دِہکھ سۓ اُچھ دِتھ ٹاٰری

بہٕ نو ذرہ عشقہٕ بیماٰری

●

صوےخانہ

وگنہ وَنہ وُن

لولہ باغس آوسے نوبہار ویسیے — نیرِی چھاوِنہ گُل تہ گُلزار ویسیے

آیہ پھُلی پھُلی پوشہ وُنہ پوشہ وارے — دزایہ چھاوان لُچھ برزِ اچھ دارے

(جایہ جایہ پھیری مُشکہ دار ویسیے) — نیری چھاوِنہ گل تہ گلزار ویسیے

تراوِی یہ آگُن قصہ تہ افسانے — تراوی زالی زالی بنجرہ تہ زولانے

چھاوِی یاونگ شراوُن تہ ہار ویسیے — نیری چھاوِنہ گل تہ گلزار ویسیے

کری پرواز لاگِتھ سوز کی پر — پھیری بُلبُل ورن پیٹھ چوُڑ وِرِہ ملہ کر

شولہ ناو تِتھ لولہ کہسار ویسیے — نیری چھاوِنہ گل تہ گلزار ویسیے

چھکھ زِہ توشان سازس تہ سامانس — داجہ مرُمن تہ بٹیہ روہنہ دامانس

(یہ چھُہ سورُے ناپائدار ویسیے) — نیری چھاوِنہ گل تہ گلزار ویسیے

پایدارِی چھہ ناوس تہ ورناوس — نہ زِہ سوہرس تہ سازس پاراوس

پوشہ وُن چھایہ جوشہ وُن ناروِ ویسیے — نیری چھاوِنہ گل تہ گلزار ویسیے

چھک زِہ حُسنک تہ لولک افسانہ — بن منہ اسہ نک تہ گیندنک سامانہ

پانژ گلشن پانہ چھک بہارو ویسیے نیرِی چھاوِنہٕ گُل تہٕ گلزارو ویسیے

پوشہٕ مالن چھہٕ عائشہ مُتہٕ لوگہ چھاوان موختہ ہارن چھہٕ پہ ختہ کازمولہ ناوان

توشی پوشن بن زِہ موختہ ہارو ویسیے نیرِی چھاوِنہٕ گُل تہٕ گلزارو ویسیے

گرہ یسی کوراہ اُس ژندہ ہرِچ زون شاہ یوسفنی معشوق حبہ خاتون

گاپہٕ جارِنے کرِ سہ نامدارو ویسیے نیرِی چھاوِنہٕ گُل تہٕ گلزارو ویسیے

سون چھہٕ نرمی نُتہٕ اوس پتہٕ مُترَل چھپتہٕ لالس نرمی سیتی معول

معنہٕ اَمہٕ کے زانہٕ دِل ہشارو ویسیے نیرِی چھاوِنہٕ گُل تہٕ گلزارو ویسیے

لولہ ناون گوش نشاد آزادس ← وونہٕ آدن اوسے پتہٕ سادس

چھے غنیمت یتھ وفادارو ویسیے

نیرِ چھاوِنہٕ گُل تہٕ گلزارو ویسیے

جنوری ۱۹۴۵ء

غزل

چھٹم ہوس نالہ رٹتھ لالہ بہٕ ژۄر سے ژۄرے

کیاہ وَنےٚ حال دِلک بال بہ دۄر سے دۄرے

بُلبُلن ہول سیٚن چانہِ فراقہٕ تہٕ لولہ

خوٗنہِ دِل نوش کران پوشہِ چھہ ٹۄٹھے ٹۄٹھے

پوسمن نظر بہ اُمی چانٔی فراقن زاٗ چس

چھُم یوٗہے نار ہیٚومُت یارہِ میٚہ مۄرے مۄرے

لاگہ بوٚ مبۄرہِ مَتیو زاگ ہیہےٚ دَردہٕ نَیَن

وارہ پکھتہ وارہِ وُچھتھ فیرہِ بہٕ ڈۄرے ڈۄرے

یَس یِہ قسمت چھہ ہُلان فوطہ گزھان چھُس معہ خَس

یَس ڈیکہ پوٗرہِ تمِس میٚژہ موٚ زۄرے ژۄرے

پٔرژھتہٕ چشمن تہٕ خنجر باز دُشمن کیاہ بہٕ ونےٚ

ژۄرہِ آزاد بیہان کیازِہ چھُ دۄرے دۄرے

غزل[۱]

کامہ دیو میون جامہ زری یے لولو — عاشقن کران دلبری یے لولو

آئینہ خانس منز وچھان پانس — بازندہ ناز کری کری یے لولو

دل شیشہ اوریل خوش باش بلبل — دل زیچھن بڑ دلاوری یے لولو

منز سنبل وارے گندان زھپہ زھارے — اژھ رژھ وگنہ تزبری یے لولو

مشکدار مستس منز شہابن کیاہ چھ قس — دردانہ چمکہ دوردہ ہرد یے لولو

حسنک بو ہر نوا کس سمندر — عاشقن ہنز قلندری یے لولو

زمہ دار لانس الحق ھو تس ملس — مولی ہیوان چھنہ جوہری یے لولو

دوگنیار ماران، تارو چھ تاران — گٹلین ہنز برادری یے لولو

مور دو گنیارن خشمن خمارن — دور کیتاہ کری سکندری یے لولو

گنز چھ فقیری پوشہ ورنی امری — پہ خستہ کار بختاوری یے لولو

تن من ناؤن حسنہ باغ چھاون — ولچھ بڈ بہادری یے لولو

ییلہ آزادن لوب پہن آدان — مشرا وز سوخن وری یے لولو

---

۱. غزل [illegible] لکھے ہوئے کاغذ سے نقل کی گئی ہے۔ شاعر [illegible]

غزل

تَس نہٕ وفا میٚہ اضطراب کیاہ زٕ پہٕ دِل ہراوہٕ ہا

داغ تھوُوُن میٚہ برجِگر باغ پنُن بہٕ چھاوہٕ ہا

تہٕ تہٕ رُماہ چھہٕ خوش گژھان نارہٕ گیتھ آوارہ دِل

سیٚتھ گُلَن تہٕ سُنبلن خوے بہٕ کیاہ زٕ تھاوہٕ ہا

یوٚد میٚہ اُمید آسہے روزہٕ کھُٹِتھ یہٕ سوزِ میون

دۄرہٕ بیہِتھ وَنَن اندر ژۄرہٕ بہٕ نالہٕ تراوہٕ ہا

ہولہٕ تہٕ ہندہٕ آم کیٚتھ ضرب جِگرس تہٕ لولہٕ تیر

کینہ ورس ستمگرس سینہ پنُن بہٕ ہاوہٕ ہا

چشمہٕ تُلِتھ ہیٚچھم نہٕ زانہہ خشمہٕ ہیٚتِس کرِتھ نظر

کیاہ چھم وَنان یِہ لوٗکہٕ موت مارہٕ سُتِس بہٕ باوہٕ ہا

ژٕ ژِ نَمن گُمَن کرِ پوشہ بدن زٕ پوشہٕ تُلی

نشہٕ تِتھِس ستمگرس ژۄرہٕ یہٕ دال بہٕ تھاوہٕ ہا

آدنہٕ یوٚد بہ زانہٕ ہا آزادس چھُہ یُتھ وفا

ویرہٕ تہٕ تہشرہ نیرہٕ ہا گرُون قبیلہ ژراوہ ہا

●

لولک باغ

لولہ باغکۍ بولہٕ وُن بُلبُل زوٚلم اوٚدٕ آے لیے

باشہٕ کریٚو کرٕنٕہ گوم نیرِتھ آم ترٕ فیرِتھ کاٗے لیے

باغ ژراوِتھ ییم گُلالہٕ ژاس ہاوِنہٕ دارغِ دِل

زن چھہ درمحشر شہیدٕن خوٗنہٕ جامہٕ ناٗے لیے

لالہٕ تیرٕن سینہ دور ... کیٛاہ خبر آیہم شہ یار

پاسنے کنٔ چھُم ٹھوان واے لیچہ کریٚو کرٕو آے لیے

میوٕن اوٚش ترٕ میاٗنی آلو چھس بینِہ نازٕ ادا

نیرہٕ ترٕ اہاریٚنہٕ ... لولہ نازٕن ... لیے

بُلبُلن ہیٚتہٕ سوزٕ دروٗکھ ساتہٕ نام بہار

ہردہٕ ... ساو ... ژرٕنہٕ بوزٕن بوزن واٗے لیے

حالہ اکہ سے آسی نالان حال وِ کۍ قس پہ ژھام

ہاوی نم سوراخ سینکی اندرہ ڈیٹھم خاے لئے

شبنمچھ[1] کنی ہیتھ آو صبحک واو گلزارس اندر

گل اسان، شبنم ودان، بلبل گومت دوا ے لئے

باغوانن شادی آتشبازی وارین مٔنز دزان

دردہ پوشن پھیر زردی بلبلن ودی اے لئے

جلوہ ہاوان دژاکھ یا میتھ وُژھ قیامت عاشقن

قتل عامس کیتو ژیتہ یم سامانہ کمو سنبا ے لئے

آدنکہ آزاد دردِل آدی آدی یاد پییم

کیاہ ہیکس با گلی ؤنتہ بیمہ ساعتہ ڈیشن گا لئے

۱۲ فروری ۱۹۴۵ء

[1] ابتدائی مسودہ میں یہ شعر یوں لکھا تھا ؎

"سروِ خوش، سنبل پریشان، گل اسان، شبنم ودان

کینہو [illegible] [illegible] [illegible] قوتن خبہ ٹھا ے لئے"

دیکھو

غزل[1]

جانانہ چھم نہ بوزان سوزُک ترانہ وَنیمو یے ۔۔۔ ہیم دادی کمس رٕفیقس باوتھ بہٕ زانہ وَنیمو یے

للہٕ دان یہٕ لولہ خنجر وائلنجہ چھم ژٕلان شر ۔۔۔ ببیہٕ سوزِ ناشہ دِلبر کیشر شاہ نشانہ وَنیمو

لاگتھ بہٕ نیرہٕ سنیاس فیرِس وَنن مُلتھ ساس ۔۔۔ تس روس یہ سون تہٕ اطلاس چھم چیلی نہ وَنیمو

بیلہٕ اوس تازہ اُلفت اُذ مس نہٕ روبہ کانہہ اُتھ ۔۔۔ کُنہہٕ ساعتہ گرتھ ھتہٕ پرزتھ تس قی غائبانہ وَنیمو

کیاہ تام خارہٕ اوس گوڈہ وا جنس تہٕ ناوے ۔۔۔ وعدٕ چھم کران ستمگر کمٕ کمٕ بہانہ وَنیمو یے

روم مئیہ بالہٕ یس پتھ باون ارام تہٕ راحت ۔۔۔ آسم تہٕ چھم نہٕ ہنر ستہ گنج تہ خزانہ وَنیمو

چھس مارتو منز ادارہٕ کرہٕ ناشہ سنین چارہ ۔۔۔ وَذ زیس زٕہ وارہٕ وارہٕ موت دیے دہانہ وَنیمو

کعبس اندر زٕہ مس میچھ ہمبرن چیان مس ۔۔۔ تمہ سوئہ مہ چشمہ ویشتھ سپنان گمانہ وَنیمو

کُنہ چھم نہٕ ڈیو خدمت زانہہ تیمتھ بیا کہہ نازنینہ ۔۔۔ راوان چھس مے کیاہ تمو سند نشانہ وَنیمو

یامیا نہٕ ستم تہٕ بیداد نہٕ آرہ کوٹت سہ آزاد ۔۔۔ کُنہہٕ ساعتہ چھم پوان یاد تمہٕ داستانہ وَنیمو

---

[1] ماسٹر جی پنڈت زندہ کول ثابت کی غزل "شمرن پنزو دراتم پریمک نشانہ وَنیمو" سے متاثر ہو کر یہ غزل اُسی زمین میں لکھی گئی ہے۔ مسودے میں کچھ اشعار سیاہی اور کچھ پنسل سے لکھے گئے ہیں، اور نیم محو شدہ ہیں۔ غزل شاعر کی نظرِ ثانی کی محتاج رہی ہے۔ (گنجو)

غزل

چھس شوقہ چانے بیقرار   معشوقہ یوان چھے نہ عار

ہا مارہ متہ رُود ہم کتے   یِکھنا رُٹھتھ نالہِ متے   ژٔلہِ ہیتیم دِلک غم تہٕ غُبار

چھُم آش چانی گاشرو   یِمبرزلے ہِندہ بُمبرو   چھوُٹھ نہ زانہٕ میوٗنے بہار

مِنز بول بوشُس کیاہ وَنان   یا زانہٕ عاشق خستہ جان   نتہ زانہٕ بہنجرک جانوار

چھے فتنہ خوشبو منز گُلس   یِیتھ لولہ زرہ میانِس دِلس   آوارہ داوو تُل مہ نار

کیاہ کرہ کوٗت کال ژالہ غم   اَندری گلان چھس دمبدم   چھُنہ لولہ تب مرنَس ازار

دوہ چھُم گژھان فکرن اندَر   راتس چیوان خوٗنِ جگر   یِژھہ زندہ گانی کیاہ بکار

آزاد چھُہ جایِل نوجوان   کاہے چھُم ہوشس یِوان   کاہے گژھان بے اختیار

غزل

پوشہ متہِ لالو ژٔاو روشنے   اَتی روز وُکنہ ونہ ووٚنیے بوز

ویرہ جیانہِ رودُم راجہ مالنیے   دائرِو بازِہ ہیتو تہم دوٗر   ژہ تہٕ یِیہ ژٔاو ہم نیرہ لوٗت کُنیے

پرزن شوٗ بیاٚ لول باگرٕ نیے   ہولہ سیتی گلہٕ میون دل بیاے   رُمہٕ دارِ شیشہ گرٕ چھ وارہٕ میون بیچھ نیے

ہا یِہ تہٕ ضنایہٕ گوٚو میون یاوٕ نیے   اوٚرہ کنہٕ دِل میون چھُنہٕ فِراُن   نادان کوتاہ پہٕ غرض افٕ نیے

شیٖنہ مانہٕ ہِندی پاٚٹھی یان چھم چھوٚنیے   خارہٕ کیاہ رُوٗدے یارہٕ ہے ہاے   دزہٕ دزہٕ ٹھوٚوٕ تھم ریتہٕ کالیٖنہٕ نیے

گرِشوٚن کرہٕ ہَس پوٚشہٕ وچھتھ وُنیے   کریشان زُو چھم ڈیشِن کر   چھاوُن ٹھکوٕ رہَس ٹوٚٹھ یاوٕ نیے

زانہٕ وَوٚنہٕ وُ چھہٕ میٚیہٕ آزادی گیٚنیے   تِہِندین سخنہٕ کَن معنے زانہٕ   تَس چھہٕ پاٚٹھی پانسَ تہٕ جواب دِتی نیے

●

غزل

چھُس وَندہٕ دِزان تیٚرہٕ تہٕ ریتہٕ کالہٕ بہٕ تاپہٕ

ژُ وُچھتھ ژِیہ بیٚیِن کیازہٕ پٹھ سایہ وَنے کیشٕ

کمہٕ ساعتہٕ گُدٕ ٹھ میاٚنی ہَوس میاٚنی تمنا

سورُے ژٕہ زانکھ پانہٕ بے پرواہٕ وَنے کیاہ

ییتھ پاٚٹھی چھہٕ برجوش آہ شہٕ پھٕلیہٕ پیٚوان ڈوٚٹھ

چھم لول تہتھے پاٚٹھی گزھان ضنایہٕ وَنے گیاہ

زِ پنتھ یہٕ جگبت دیٗت میہٕ یمن چھم میہٕ تمے لوکھ
یتھ زندہ مرِس وارہٕ تلان کڑایہٕ وَنے کیاہ

چھم خارہ یہٕ کم پیتو خطا میشانہٕ اَخر آسے
دمہ کھ داگہ ی تلان چھس توٗرے پڑنیتھ جایہٕ وٗنے کیاہ

شرمیاگی تہٕ ارمان دِلکو میاگی دزِتھ پییے
بے آب چمنکو باگھو ہارہ چہ کڑایہٕ وَنے کیاہ

غزل

لولہٕ وِیہ اکھ بادہٕ ہس اہلِ دِلاہ آسہ ہے — زخمِ جگر ہاوہٕ ہس داگہ ی لداہ آسہ ہے

پردہٕ ژٕ ژٹتھ نبرہٕ ہا دردہ نین پھیرہٕ ہا — تس نتہٕ میہٕ تاتی منزلاہ دوٗر وَتھاہ آسہ ہے

سے چھہٕ میہٕ دادین دوایس نہ سپین میون زانہہ — چھم نہ کران سیٗر کتھاہ دل میہٕ بجا آسہ ہے

لولہ اندازن اندر ناز و خیا زن اندٔ — تازہٕ گیاہ، ولولاہ، سادہ گیاہ آسہ ہے

تس تہٕ گمیتو یم ستم آسہ ہمنے زیادہ کم — حنایہٕ گژھان دمبدم میون صداہ آسہ ہے

نارہٕ میہٕ زولن بدن بیوٹھ گژھتھ ریزن — کاش یتھین ظالمن خوفِ خداہ آسہ ہے

وُچھ مینہ خوداداتہ ژرتہ ژرنی ساسہ بدی عقلمند　　پان پننی زانہ ون کانہہ تہ اکھاہ آسہ ہے

شاہ تہ گدا ذات کرون میون سرزنتہ چون　　آسہ ہینے کرہ لون ون تہ پہ ماآسہ ہے

اکھ چھ فران مہرہ دیار واے بتیس کوثرہار　　آسہ ہیے اختیار بیا کھ کتھاہ آسہ ہے

اَس خودائی کتھاہ جان وہتاہ نعمتھ　　بندہ گے مشرتہ بوُد زندگیاہ آسہ ہے

بوُڈ تہ لوکٹ پرتہ پان آسہ ہینے ہیو وندان　　ملک خودا با گیان خلق خودا آسہ ہے

سادہ پہ آزاد اوس وعدہ کرن کریوُٹھ پیوس

یس شہ ونان میون دوس تس تہ وفا آسہ ہے

فٹ نوٹ :۔ ایک اور مقطع یوں ہے :۔

"ژالہ پہ آزاد کرہ پیتھ ستم یوت شرُ　　زن پہ چھ کانہہ بے خبر تن بہ رضا آسہ ہے"
(گنجو)

غزل ؔ

بولہ خزبہ کونہ للاوتھ دل بے قرارہ میانے　　چھکھہ نا ژہ لولہ آتش للہ وان امارہ میانے

موصم خیال بلبل اوشکھ وچھان ژہ یم گل　　لگہ ظالمس ژٹھتھ پرژووہ کھ ژہ خارہ میانے

کتہ ژھارہ چون چارہ نالہ بانوارہ　　پرہ ژھیون ژہ گوکھ وارہ امیہ زارہ پارہ میانے

لگہ لولہ نارہ بوُز کھ بہم دتھ اداہ کورژھ　　غمہ چین وتن چھکرنک موختہ پارہ میانے

وۄدٕ نارٕ بہٕ دادہٕ چانےٚ دۄدہٕ پیالہٕ زن رٕچھیوٚم مےٚکھ   کمہٕ گژھ آیہٕ ضنا یہٕ کوٚر بہٕچھ ہا لو کجارہٕ میانےٚ

بلہ ہمن ہیٚ لولہٕ دادی گژھ ہا غمن ہیٚ شادی   تیٚتھہٕ گردشاہ کرکھ نادر دل ستارہٕ میانےٚ

بےٚ پردہٕ گل وُچھان چھکھ شمارہٕ دل اٚچھان چھکھ   کٔرم ستم اٚچھان چھکھ بےٚ عارہ خارہ میانےٚ

مدہٕ دٲےٚ جبھتس بہٕ مستوٚ ووہنی کیاہ زہٕ چھکھ واٚتیان دُور   رکھتھ تراوتھم کریتھ موٚر حد ... تہٕ یارہٕ میانےٚ

مستورہٕ غمہٕ ہیتہٕ تُم چون شُری یا زی لوگُم گُون   فیری دُبارہٕ شریہہٕ میون کمہٕ اعتبارہٕ میانےٚ

[3] بیٚتھہٕ یاٚ ٹھو لولہٕ گل سیاٚ زیٚتہٕ رنتھ پھتر ژیہٕ تراٚ ووتھ   سوسن تہٕ امہٕ ترایےٚ سوسن مزارہٕ میانےٚ

آزاد سونہٕ دل چون اوسُم تکان بزن

کرہ ہے دوا بہٕ دادین چھنہٕ اختیارہٕ میانےٚ   ۲۰-۲۳ ساون ۱۹۹۹ شراب

[1] غزل پر نظرِ ثانی نہیں ہوئی ہے۔ [2] موصُم سے مطلب معصوم ہے۔ [3] اس شعر کو بیاض میں ایک اور طرح بھی ادا کیا گیا ہے۔ (گنجو)

زندہ یانہٕ لولہٕ گل میاٚ نریتھ یاٚ ٹھو لُوسا ووتھ

سوسن تہٕ ما تیتھے یاٚ ٹھو لوسن مزارہٕ میانےٚ (گنجو)

غزل

مسول بہٕ کراہٕ وزایس گبلہ امارہٕ چانےٚ

چھم پارہٕ پارہٕ گمت بدنس امارہٕ چانےٚ

اَکِس چھوان بہارس یاون بہٕ ہاوہٕ یارس
ٹھکہ سٹور لوہ کچارس گوم لولہٕ نارہٕ چانے

بوٚمبرو ہُچھس بہٕ مستوٲرِ یِمہٕ گُلرہ چھَم کران گیٚوٚر
وٲلِنجہِ منٛز رٕچھتھ وِیوٗر بھاوِتھ ووم امارہ چانے

ہیمہٕ ہانہٕ کٲنسہِ ہنٛز کتھ لوٗکہ پامہٕ، ہانٛزہ، توہمت
کرٕہ ہا دِلس ملامت، سُہ چھُ اختیارہٕ چانے

دوٚہ یِمَس گیَس بہٕ دلگیر لایان چھُہَم غمکۍ تیر
دوٚہ بیٚنہ ڈلِتھ یہِ تقدیر اَمہ زارہ پارہٕ چانے

بےکَس یہِ زار وَنہٕ کَس مولوٗم تہٕ چھُم نہٕ پانَس
زٕے پتھ بہٕ بال مَران چھُس کمہٕ اعتبارہ چانے

زٕۍ میون اَزل تہٕ زٕۍ لوٗن ژٕۍ میون قبلہ زٕۍ کروٗن
اَدہٕ وَنتہٕ کُس مُدا میون چھُنہٕ اختیارہ چانے

آزادہ آسہِ سانتھاہ یَس پتھ زٕہ گوکھ شیدا
سُہ تہٕ چانہٕ کھمہٕ تہٕ فلواگہٕ خارہٕ خارہ چانے

(۳۱ جیٹھ ۱۹۹۸ ب)

غزل

تمنا او شمع تنہ تن رلہ ہے — ادہ سنبلہ ہے میونے دل

خشمہ ہوت مارہ ہوت چشمہ تھوڈ تلہ ہے — باغ زن فہ لہ ہے میونے دل

جگرس میائنس لولہ شر ژلہ ہے — ادہ سنبلہ ہے میونے دل

آدنگ یار میون وعدنے ڈلہ ہے — ساتہ اکہ بلہ ہے میونے دل

رشکہ سیستو دشمن شین زن گلہ ہے — ادہ سنبلہ ہے میونے دل

نشہ تقدیرس تدبیر چلہ ہے — ہوشہ ما ڈلہ ہے میونے دل

وکر موت کیازہ میون دامن چھلہ ہے — ادہ سنبلہ ہے میونے دل

ولس میائنس یوت نے لولہ ہے — کیازہ تنبلہ ہے میونے دل

اندری اندری ہولہ ما گلہ ہے — ادہ سنبلہ ہے میونے دل

آزاد صبر کہ جامہنے ولہ ہے — کائل ہیتھ ژلہ ہے میونے دل

آرہ کوت بیمار دارہ وارہ بلہ ہے

ادہ سنبلہ ہے میونے دل

۶، اسوج سمہ ۱۹۹۸ب

غزل

کتھ بوز سوزِ دل میون ژٕ مے راوٕ راو لٔگتھ یے
یِمبرزل چشمہ تھوٚد تٔل میٚہ مے وٕہہ کھیاو لٔگتھ یے

یِہ چونٕے سروِ قامت قیامژٕ ہنٛد علامت
کرِتھ برپا قیامت قدم ٹھہراو لٔگتھ یے

روخس پیٹھ زلفِ خمدار خزانس راچھو شہمار
کمَن گوو بخت بیدار کمَن اَتھِ آو لٔگتھ یے

چھےٚ راوان کٲلی یاوُن یِہ زانٕہ ہےٚ ج باوُن
نہ روزان مار شراوُن نہ سونتک واو لٔگتھ یے

بہٕ ژٕ سے یِتھ گوس بدنام بہرجا شہرٕ ترٕ گام
سہ کوٚسہ لَنٛڈ یِتھ نہ اَز نام چھےٚ لوٚگمت داو وٕنی یے

ژٕ پھیران دردٕ گامن بہٕ لوٚگمت لوٚکہٕ پامَن
چھلان یِم سون دامَن تِمَن کیاہ دٔراو لٔگتھ یے

تھوٗن گژھ پاک دامن ہسر کیاہ لۄکہ پامن

کتھن، ہاژن، وۄلامن ژۄسے کن تھاولتھ یس

گژھان بۆہ یاوٕ رنکو پوش بہان بلبل تہٕ خاموشس

نہ روزی حسن نے بۆشس یہ روزی گژاو لتھ یس

سۄ آزاد لولہٕ شیدا میہٕ بۄز گومت چھہٕ فلوا

یہ عشقن دود کو تاہ چھہٕ آدم کھاو لتھ یس

غزل

بہٕ مسوٗل خوٗنِ دِل ہارن سۄ پھیر یاہ تازہ یارن عشقس میہٕ کوٚرمت سوٗز اماَرن

اَتن سالہ زٹن نالہ بہٕ اَچھ پوشن کرس مالہ فلے چھم لولہ تگہ ارن

برس شیشن یہ لولک مس اَتھن کیتھہ پیالہ ہیتھہ روز پیم کہ بال چھس پژارن

سنیس ما پوشہ بدنس مس ملیتھ کیہٕ شوقہ تھاوان چھس مشکدار زُلفِ خمدارن

میہٕ کا تیاہ لولہ خنجر آسے سۄ قاتل ما کران پرواے مرس ہیلہ مارکس کھارن

دِتم دِل کیاہ کھوتہ تم تقصیر پگاہ روزس بہ دعواگیر ستم کرۍ تم ستمگارن

پہ تس کیٹ گلبدن یارا ن شہ بلبلاں بے وفا پھیران کمن رنگین چمن زارن

پری رویس زری شوبان وٕنے کیاہ حورہ چھس لوبان کتھن گتہ این تہ گفتارن

جرت کیاہ چھ بہ جانانس پھیرن نالس تہ دامانس زری جامن تہ شلوارن

پہ حضور چھ کہ عطا کرنس وچھتہ تس کن نہ روزان بچھت تہ آوس بہ شہمارن

گلے ڈیو ٹھم ہران وادہ گلے ڈیو ٹھم دزان تاوہ بہ یتھ گنڈ وچھ میہ شہجارن

گناہگارن دزن ییلہ آو چھ کس کیٹ رحمتک ڈرٹھو سنی گژھ لولہ اسرارن

کران آزاد نے تقریر اکھاہ خوش دل اکھاہ دلگیر

اکھاہ زود ل حسرتکی نارن شہ پھیریا تازہ یارن سیتھ

(۱۰ اسوج سے ۱۱ اسوج ۱۹۹۸ تک)

درد دل

پردہ سے تھاوِتھ زھاے دردِ دل نو ن میہ ڈیو ٹھم جاپہ جاپے دردِ دل

لولہ منز للہ وٕن تہ دام لنجہ منز ہیمن چھم رفیقاہ بڑہ پاے دردِ دل

دون جہانن منز میہ سر تلہ سون کرا ن آبرو چھم شا یہ شاپے دردِ دل

تَن تہٕ مَن دِت دردہٕ نَنہٕ منز کَن بھٕوِیوم — ہر طرف بوزَم نواے دردِ دِل

برہمنس گیتا مسلمانس قرآن — بوزہٕ ناوان آیہٕ آیے دردِ دِل

یار یارَس دُشمنی حِصدشمن کران — میون آدَن میون ساے دردِ دِل

سارِ نیٖ زخمن دوہ کھن دادِ دِیان — عاشقن ہُنٛد زُو دواے دردِ دِل

ہیکہِ سیٚپھن شورس تہٕ نارَس پانہٕ واگنی — صناے چھا سپنان صداے دردِ دِل

گا بڑجارَن روزِ محشر تِل زُہ یاد کر — روزہٕ کیاہ بیٚیہ روزہٕ ژھاے دردِ دِل

پانہٕ بُلبُل پانہٕ گُل پانے چھہ باغ — پانہٕ بوڈ کوتاہ گداے دردِ دِل

عارہٕ مَتہٕ کیٚنہہ چھُے تہٕ آزادس علاج

لولہ کین زخمن ہسو ژُے دردِ دِل (۳۰ اگست ۱۹۴۳ء)

فٹ نوٹ لہ اپنے وقت کی مقبول عام غزل "یا الٰہی مٹ نہ جائے دردِ دل" سے متاثر ہو کر یہ غزل اسی زمین میں لکھی گئی ہے۔ (گنجو)

غزل

کرٕ تھ بے وفائی وفادارہ میانے — ستمگارہ، بے عارہ، لوہ کھارہ میانے

کرٕے پونبرِن گِنھ بہٕ اُتھہ شمع روئس — دِ ماہ رو برو بیہنہ مہیارہ میانے

کمن سۄندٕرن سیتؠ یارانہ لوگتھ — تھوٚوٕتھ خارٕ للہٕ وٚن مینہ گلزارٕ میانے

بٔران شادی یم داد یر چھی ہا دِلس منٛز — ژٕ یوٚد یارٕ وٚنہٕ ہک میتہ بیمارٕ میانے

یہٕ چھے میون سرٕ تہٕ یہٕ چھے میون سینہ — ٹُلان کیازِ تلوار چھک خارٕ میانے

چھہم وعدہ کرِی کرِی کران زندٕ مرِی مرِی — پیوان پٮ۪ٹرِ کیاہ چھے ژٕ یہٕ آزارٕ میانے

مدنوارٕ ژٕ وٚلہم بدٕن نارٕ زالِتھ — خدا رحم کرِی نے مُدا وارٕ میانے

شہ جانانہ مُشتاق جانانہ پانس

وٚنان ییس یہ آزاد غمخارٕ میانے

غزل

بٔرہا ناد لایے یاوٚن را یے — ولہ سازوایے یاوٚن را یے

کرِ قفس ضایے یاوٚن را یے — ہا یہ تٔر ضایے یاوٚن را یے

مینہ جانانہ کیاہ گوٚمی وٚکانہ — تیتھ پرانہ مایے یاوٚن را یے

مَس پیالہ بٔرہ ہے لولہٕ منٛز بٔرہ کرہٕ ہے — لولہ مینہ لایے یاوٚن را یے

کمہٕ وٚتہٕ ژٕ وٚلہم کوٚہٕ زانہ وٚلہم — کمہٕ شرٕ مایے یاوٚن را یے

ہمیشانہٕ دۄرہ پھٕے کمہٕ حۄرہ ماران گرٛایے یاوَن را یے

دِل میون لۄبان پھٕے کیاہ شۄبان ژھایہ ترٛگرٛایے یاوَن را یے

شوقہٕ چانہٕ حۄرہ بیٚیہٕ ہا مستۄرہ دٔیہ وان دِرٛایے یاوَن را یے

ژٕے پتہٕ گیم خاک ژٕہی بیوفا دٕراکھ کیاہ میون پایے یاوَن را یے

سفرن بڑاہ جھس شٕتیہ ہا تاپہ ترٛا جھس ژٕہی میون سایے یاوَن را یے

میٚنے نٔشہٕ دۄر یہ دیکھ کس بالہٕ ڈوٗٹھیہ بے پروایے یاوَن را یے

تصوٕتھم نٔشانہ سوزِک ترانہ بوز جایہ جایے یاوَن را یے

از تام ژٕاجیوم ٹٔنیاس لاجیوم کمہٕ تام رایے یاوَن را یے

ہ مترٕ لالے وونی نوبہ ژٕالے ییٚمہٕ وٕچھلاے یاوَن را یے

ییہٕ ناشہ دِلبر ژٕلہٕ ہم دِلگ شرٛ بوز تم خودایے یاوَن را یے

لولہٕ چانہٕ آزاد درمۄلہ شاہ باد

پھیوٗر جایہ جایے یاوَن را یے

(سنیچر وار ۴ کاتک سنہ ۱۹۹۷ب)

غزل

از روز سانے آدنہٕ میانے آدنہٕ میانے از روز سانے

تن من نادان پان پاٚرادان پان پاٚرادان چھس شوقہ چانے

آدنہٕ میانے آدنہٕ میانے

بٔنیہٕ کرڈیشتھ لولہٕ منز للہٕ وٕتھ لولہٕ منز للہٕ وٕتھ ہانگدہٕ بانے

آدنہٕ میانے آدنہٕ میانے

مجنون لاگتھ دِل نیوٚتھ زاگتھ دِل نیوٚتھ زاگتھ لاگی مرجانے

آدنہٕ میانے آدنہٕ میانے

کتھ لیجہ بیوٚ ٹھک بلبل رُوٹھک بلبل رُوٹھک شلہ پدمانے

آدنہٕ میانے آدنہٕ میانے

کن کمیوٚ بیرینے تاوپیرہ کرینے تاوپیرہ کرینے کمہ دُردانے

آدنہٕ میانے آدنہٕ میانے

مُسوٗل چھہ پیالہ ہیتھ پڑاران اُتھن کینتھ پڑاران اُتھن کینتھ کمہ شوژہ شانے

آدنہٕ میانے آدنہٕ میانے

نُندہٕ بوٚن آدن ترٛاوٕ آزادن   ترٛاوٕ آزادن معشوقہٕ چانے

آدنہٕ میانے آدنہٕ میانے

غزل

شیٖن زن گائب جنےٚ   درہ زوٚن لاۓ جنےٚ   کرہٕ کیاہ ونہٕ کنےٚ   درہ ,,

پھیرہٕ ما میانہٕ وتے   رٹہٕ ہن نالہٕ متے   حالِ دِل باوہٕ ہسے   ,, ,,

سونہٕ چھم پامہٕ دواں   کامہٕ دیہ چھمنہٕ ایواں   میون کیاہ غوصہ چھسے   ,, ,,

گرہٕ گرہٕ گرہٕ چھم جادگر   لالہٕ ونی تھاوہ چھم داگر   مولہٕ تلہٕ واۓ جنےٚ   ,, ,,

قدمن لال جرہٕ مس   پادن بوسہٕ کرہٕ مس   تس نشہٕ ادہٕ کنےٚ   ,, ,,

وتھرس گُل عباسی   دودہ ہرہ زرہٕ سے کھاسی   نرہٕ بال آلہٕ وسے   ,, ,,

ییتہٕ آزادُن پان   تتہٕ میون زوٕ تہٕ جان

دلہٕ سیتھ مارنے   درہٕ زوٚن لاۓ جنےٚ

غزل

چھُم خارِہ دردِل بێیِہ کرِ شموٗ دٕ بارٕہ

بێیہ گردِشاہ ییٚتھے کر، کرٕہ قسمتٕک ستارٕہ

بہ روبرو ژٕلیم شرٕ شیٖتھٕلاوٕہ لولکے زر

گاہ نازٕ، گاہ تغافُل، گاہ رمزٕہ، گاہ اِشارٕہ

شوقچ نظر پوٗتُس ہیٚتھ ییہ اُلفتچ خبر ہیتھ

ہوٗلکُھ غبارٕہ سینَس ژٕلِہ وارٕہ وارٕہ وارٕہ

جانانہ کیاہ خطا چھُم کیاہ تام وعدٕہ اوسُم

دعوہ چھُم گژھان کوٚہ ہَس شمبٕ امہ چانہِ انتظارٕہ

برٕہٕ ہَس بہٕ لولٕ پیالہ رٹِہٕ ہَن سہ یار نالہ

وَنٕہٕ ہَس مَہ تھٕو ملالہِ کرٕہٕ ہَس بہٕ زارٕ پارٕہ

بلبُل کرَن گُلن گتھ گُلشن پھولَن پوٗتُس ہیتھ

لولکُ پیہ نامہ پاٚغام آیہ اُلفتُک نظارٕہ

گاہے بہ سوزِ آزاد بوزِتھ چھُ دِل گژھان شاد

گاہے کران تسِندی ناد جگرس چھ پارٕ پارٕ

غزل

بے عار بلبُل ہیٚیتھ کتھ گوشس وَنی تس دیدار ہاوے

دۆر بِرٕ تہٕ ہندے داغ چھُم جگرس نوتُک باغ میون چھاوے

ییٚمبرزل سندِ ہاو سہ ڈرایس کرانے حیل پیوم ژالُن لالی مرجانے

سُنتہٕ نے تھاوِہم گوش فرِی یادَن آدَن میون ماراوے

رٹِہس دامن وَنِہ ہس وارٕ مارٕ متہٕ بوت کیاہ اسے خارٕ

موصوم لائے جھتھس یتھ گرداب بٔرم دِتھ وائے جھتھس ناوے

باغچہ مسولہِ تن من نادان کیاہ تام لولہ چھک شعلہ ناوان

آرٕ کوت سوسن کمی ہنِدِ ہاوسہ سنہ میہ تہٕ ساز باگراوے

سُبحان اللہ بے پرواہی دانا مردَن شوبِیا گدائی

نادان ڈیٚوٹھم لال تہٕ جواہر جرِی جرِی سنہ ہنزِ کھژراوے

تعشِقہ چانسے ترِوو آزادن گرِدن قبیلہ ترِ ندہ بون آدن

جگرِ کی خوئہِ ترِ آشہِ کے آبہ سیتو کوٹ کال دِل شہلاوے

غزل

باگی وُنتے بالہِ یارس وارہِ دیدار ہاوہ ہے

روزہ ہے ساقھاہ مقابل سودِ دِل شیہلاوِہ ہے

دُور گرِ یُمس پیالہ بُرِیمس بوسہ کرِ یمس ٹوِ نے

چُشمہ تُہ ہے شرمیہ ژلِہے زانہہ ترِ وُٹھ کُملاوہ ہے

میانہِ سینہِ ترِ داگ ہینہ سیتو رُود یتھ باغس ترِ شر

مُسوُلن توُ لِراوِہ ہے دِل بلبُلن بگراوِہ ہے

پُتہ نیرس اپوٹ نہ فیرس ریزہِ ریزہِ یود کرِ ہم

بازای ہے ہیتھ یہ خنجر مازمیون ازماوہ ہے

کیاہ بنیئا ژدرہ دِل پانس ہوُسے کانہہ دلبراہ

زانہِ ہے دیو قد رِ تو یوچھ دردہ گُل میانہ چھاوہ ہے

لولہٕ وَتہٕ وُچھان وُچھان تَس تہٕ ییٚلہٕ لبہٕ لوسہٕ ہَن

نزابہٕ ہے دۄرِ سرٕ وَنان کَتھ سۄرہ تارٕ ی للہٕ ناوہٕ ہے

بوزہٕ ہے معشوقہٕ سُند راوُن کران کیٛاہ عاشقس

راوہٕ ہے کتہٕ میون آدَن گوش نادن تھاوہٕ ہے

تس تہٕ ییٚلہٕ بیداد گاٗہتہٕ آسہٕ ہَن ایوان یاد

ژۄرہٕ ژۄرے دۄر گَژھی گژھی خوٗنہٕ باران ژاوہٕ ہے

گاہ نَمان آزادؔ لولس گاہ کران جنتس طواف[1]

عارفاہ شُنہٕ اوس یودوَے ییم ہوس مَشراوہٕ ہے

[1] مقطع کا پہلا مصرعہ اس طرح بھی ادا ہوا ہے: "گاہ نمان آزادؔ کعبس گاہ نمان بُتخانہٕ ہیے دگنجی"

غزل

جانانہٕ کرٕ ے جان قدا لولہٕ صدا بوز   دامانہٕ رَٹے خُمارہ ہتیچہٕ میٚون مُدا بوز

دِلدارہ ہوس چھُم نہٕ جدا باہ ژہٕ دِ ہکھنا   اُنِتی روز یہٕ میٚون سوزِ جگر پاس خدا بوز

چھس کیٛا زہٕ وَدان نالہٕ دِوان باکہٕ ژھٹان ال   مستوٗرہٕ دِلک شیشہٕ فُٹمُت چھے یہٕ صدا بوز

دیوانہٕ وَنان کیٛاہ نہٕ چھُم دیوانگیے منٛز   لہٕ کچار جُدا۔ سۄزِ دِلک نار جُدا بوز

فولاد ژھنگ آب پٕنٕنان لولہ نارس نش   یم میانٕہ آشکی داہ پٔنٕنژ ناز و ادا بوز

آزاد دِتھ وعدہ اکس سادہ منوشس

کیاہ ہتام لیکھت چھے ژٔ یہ گومت لانہ مدا بوز

غزل

"دوٗر مو ہیم دوٗر وانے ننٛدہ بانے آدنو   ژٔ سے پتہ دژ ایس چ کرانے ننٛدہ بانے آدنو"

ژوٗنٹھ کنہ ژرِتھ یہ بقاے داے دی لدِ سینچ کتاب   بے وفا بہرہ باجہ میانے ننٛدہ بانے آدنو

بال چھس اندری گلان ڈیشتھ یہ چون بلبل مزاج   کیاہ ہیہ اوشم کرمہ لانے ننٛدہ بانے آدنو

دوٗرہ بیوٗٹھم شورہ پانس کاژھہ کوژھم ہاژ نو   مارہ پان امارہ چانے ننٛدہ بانے آدنو

کیاہ ونے ہا مارہ متہ ہیہ کیازہ سینم ازنہ رنگ   ژھوٗکھ کتھا یتھ زیوٗٹھ مانے ننٛدہ بانے آدنو

گاہ چھُ لولس یتھ مران گاہے چھُم حُسنس گژھکران

"کم فریب آزاد زانے ننٛدہ بانے آدنو"

غزل

وٕتیسی یِے دِل ہے آم لولہٕ سیتی برِنس   دیدار کرنَس وۄتھمُ دوہ

بوٗزِم تَس چھہٕ میانی دُشمن پرِنس   غمہٕ پیٚے اُکھرے کوٗرتھم تعوہ

اَمہٕ شرہ دَمہٕ دَمہٕ چھس ہیوان مرنس   دیدار کرنَس وۄتھمُ دوہ

وعدہ اوس بادام پھلیے ترہٕ نس   یاد پیوس وآتھ سورہٕ وگن پوہ

یارِ ہی یارِ نگہ زیس یہٕ وفا کرنس   دیدار کرنَس وۄتھمُ دوہ

چشمہٕ میانہٕ چمن جویہٕ آب فرنس   لولہٕ نشاطس مارہٕ نا ژھوہ

اَشہٕ کے ڈلہٕ منزٕ ناوِ ہیتھ ترنس   دیدار کرنَس وۄتھمُ دوہ

کرہٕ کیاہ دِلہٕ کس بیتاب ہرنس   باغ چھس ایوان بوزنہٕ کوہ

تمی تہٕ کیاہ باقی تھوو رادرنس   دیدار کرنَس وۄتھمُ دوہ

نازکیاہ چھم کران لول باگرنس   تاب یوٗد روزہٕ ہم وچھ ہا بہٕ

میانہٕ خمہ تہٕ لولہٕ وآلی لول کیاہ برنس   دیدار کرنَس وۄتھمُ دوہ

وُچھتہٕ آزادنس وِلہٕ زار پرنس   ساتھاہ آسہٕ ہیلہٕ واتن دوہ

شوقہ وآلی کتھ نیے تاو پیرہ کرنس   دیدار کرنَس وۄتھمُ دوہ

غزل [۱]

توہہ ماڈِیو ٹھُوٗن آدن متیو نے
غم چھُم گوٗژھنہٕ راوو نوٗ ییے

لیہ چھُم لوسان ییہ نا سونے
غم چھُم گوٗژھنہٕ راوو نوٗ ییے

گوشَن کرِہ ہَس پوشہٕ وتھرونے
کاژہٕ زوٗنہٕ ژٕلہٕ ہیٚم گرُو نوٗ ییے

کیاہ سَنا ییہ نا دِیہٕ درشونے
غم چھُم گوٗژھنہٕ راوو نوٗ ییے

کَس سیتھ لوگتھمَ نازہٕ دیسہ پونے
رٕوٗدُس کونہٕ ستریہٕ میونوٗ ییے

لوٗت ہیکہ ژٕ الیتھہ لُکہٕ گیلونے
غم چھُم گوٗژھنہٕ راوو نوٗ ییے

[۱] غزل ناتمام رہ گئی ہے۔ (گنجو)

غزل

کیاہ وَنے مارہٕ متیو نارہٕ وزِن ہے ہے
زانہٕ سعہ کر جاے دزان نار پیوان یتھہ جاے

آرسہا پردہ ژٕ ژٹھتھ یارہٕ بہٕ دژا مژ ژیٚنے میچھتھ
حالِ دِل ژوٗرہٕ تھویوم بالہٕ میٚہ کمہٕ تام راے

کربہٕ دوبارہٕ وُچھتھ خارہٕ گیتے چھُم دردِل
دمہٕ نی پنُن حال ونے نالہٕ ژٹھتھ ہیوائے

پھیر کر پھیر ژٕ دٕرٕ وُچھت حوٗرٕ ہتوٗ وُتھ دارٕ کَرب
گوگُھر بے عارٕ چھِہ کُنِ کَزٕ رٕتی ستھ بے ہاے

کیاہ وَنے نعبہ چھُہ زن موختہٕ برٕتھ حرٲ بس
گمہ ہارٕ نازٕ نٔنجر بمہ شوبان چھس کیاہ ے

زانہہ تہٕ سوریم پٕرٕ مدفوارٕ محبت چو نے
میأنی ہاوس تہٕ پنٕنی غنچہ کران چھک سنا ے

اَدٕ کَر بارٕ ژٕ ٹیبہ تے اوس نٔر زٕ وٕ وفا
یہٕ زٕہ میأنی سزِب ہمکر تازٕ کرِتھ بے ہاے

چھُسے بے اندیشہ کران فتنہٕ گران چھُک بیدار
نیرٕ بیٚلہ بیرٕ ہیم نالہ زٕ ٹھتھ بے وا ے

ہولہ سیتہ بال سوندر مال کلان چھس اندری
از میٚنہ کنی لولہ نٔنجر چھکنہ تُلان تہ آے

سوز کر یادٕ وٕ ژٕ آزادٕ لَبکھ آزادی
یِی چھہ فرقان وَنان تی چھُم لیکھِت گیتا ے

غزل

آدم محبت عالم محبت
شانِ محبت سبحان اللہ

لولس فدا چھس لولک گدا چھس
الحمد للہ الحمد للہ

لولچ فقیری چھم بڈ امیری
لولک گداگر بڈٕ بوڈ شہنشاہ

مرد محبت ژھاریاہ یہ دولت
استغفر اللہ استغفر اللہ

درد چھ یہ گرمی یئد چھکھ دردال ⠀⠀ عالم تہ گمراہ عاقل تہٕ گمراہ

بردار کھوکھ در نار زونگھ ⠀⠀ شیر نیستان مردِ خود آگاہ

از قول زاہد کریو تمُو توبہ

در فعل عابد استغفراللہ

نوٹ :- بیاض میں غزل ناتمام حالت میں لکھی پائی گئی ہے۔ (گنجو)

غزل

"جانانہٕ لرِ جان فدا لہ صدا بوز" ⠀⠀ ؤنہٕ چھے ژٕ یہ آدن کرتہٕ پُن وعدہ وفا بوز

بیھم درد باغس تازہ چھٹے تازہ چمن زار ⠀⠀ دوٕلہ سوزہ والین بلبلن ہند تازہ نوا بوز

نٕر لولہ نارن حسن کین اہر یزہ بھلیں آب ⠀⠀ یمہ میانی اشک دانہ پنُن ناز و ادا بوز

گُگزُرک تہ دینک غمے اندہے فتنہ گژھ دور ہے ⠀⠀ نوٕن جلوہ پُنُن ہاو مدنوارہ کیتھا بوز

لہ نکار یاون ہار شراوُن زان غنیمت ⠀⠀ نہٕ چارکی پا گھو شراونگ وَن تہ ردوٕ بوز

کر بول بو شاہ پوشہ ونن درد پوشن مغز ⠀⠀ آزاد جبیں دھیانہ ڈلن چھے نہ روا بوز

۱۹۴۶ء

دُوَیمُ دَور

منظومات

وُزہ مَل

یہ کوتاہ یاوُنَس پَچھِے باو | کران چھکھ وُزہٕ مَلیے داو

زُوان کمہٕ ژھالہٕ چھکھ پدماٗنی | پری زَن چھکھ وُنان اسماٗنی

شبان کیاہ پچھے زری پاٗراو | کران چھکھ وُزہٕ مَلیے داو

غنیمت لوہ کرِ چار کر دمہ | کران چھکھ باشہٕ ماران ژھوہ

بران آتھ شورِ یانس چاو | کران چھکھ وُزہ مَلیے داو

چھوان روٗپس کھوان چھکھ ظاہر کر | گچھے رُو مال گاہے نرٗکر

چھُم کیاہ ننہٕ بون یہ چون ورناو | کران چھکھ وُزہ مَلیے داو

یہ کُس دِلبر چھہت گوٗسے ہوشس | شہت زونتھ ہہٕ اَندر یُم جوش

وانتھ زانیا بُنِنہٕ نیس آو | کران چھکھ وُزہ مَلیے داو

کَمی گندرَن کرِکھ وُدُ باٗلی | گَمی سیندرِ ژیہ سندر ماٗلی

ژہٕ زاٗج نکھ نارہٕ تَس کیاہ دزاو | کران چھکھ وُزہ مَلیے داو

کسندے ہولہ چھکھ بیتاب | بران لارہٕ لارہٕ نارین آب

کران لولہٕ وَتنَ چھِ سرکاو   کران چھک وُزہ مُلیے واو
گچھے کُنٹھ شوٗبہ یک اَچھ دارٕ   گُجلکھ کاوَن اندر وَنہہارٕ
لُگی واوس اندر زَن ناو   کران چھک وُزہ مُلیے واو
ژیٚہ یِیلہٕ اکھ جلوہ ہو وُنتھ پوٗر   تہٕ سرٕ موٗسأی تہٕ کوہِ طوٗر
تتھے [illegible] بلواہ دوبارہ ہاو   کران چھک وُزہ مُلیے واو
ژیٚہ چھی شا[illegible] [illegible]   چمن بے تاب جلوٚن منز
[illegible] سوزاہ اسے ینچھ ناو   کران چھک وُزہ مُلیے واو
بُرِتھ اَمہ سوزہ سیتۍ یمہ دِل   سپنہٕ آسان تہنزٕ مُشکل
یِمو روٗٹ والہ واشے واو   کران چھک وُزہ مُلیے واو
کَمَن تھَزن ژیٚہ کو شُنتھ شر   یمن سِنزن تہٕ نظراہ کر
یہ کرشمہ ستے خاک زأنتھ ژاو   کران چھک وُزہ مُلیے واو
وُنان دِلہٕ زار پچھے آزاد   وَژھے وأنتھ لایان ناد

یگہ [illegible] جگر شہلاو
کران چھک وُزہ مُلیے واو

بٹہٕ کوٗر

دٲم پھوُلرِ وو لچھن شرم کرٕ کرٕ یے   بٹہٕ کوٗرِ ماَرِی مَتٕز سٕنہ درِ یے

زمی بخشنے پرمیشور سٕیے   بٹہٕ کوٗرِ ماَرِی مَتٕز سٕنہ درِ یے

درود شاہ کولہٕ ہتٕر پانژادرِ یے   آکھ کمہٕ آگرِ ی سٕیے

اَسہٕ وَن سوزچون رسہ بَرِی بَرِ یے   بٹہٕ کوٗرِ ماَرِی مَتٕز سٕنہ درِ یے

لوٗرِ کٕہ مُشک دار بانٕز بہٕ رِ یے   پھولہٕ گُژ یاسمَن کھتَرٕ سٕیے

کستوٗر نافہٕ سینَس کردٕ کٔہی ثُبہٕ رِ یے   بٹہٕ کوٗرِ ماَرِی مَتٕز سٕنہ درِ یے

مومتس شمس گتھ کرٕ کرٕ یے   پان زولُکھ ژٕیہٕ لولہٕ سٕیے

یہٕ یہٕ چھا کوٗرِ ست کاُنہٕ پونپرِ یے   بٹہٕ کوٗرِ ماَرِی مَتٕز سٕنہ درِ یے

واَروِ کھوتہٕ چھے مالِنِچ ژٕرِ یے   رنگہٕ رنگہٕ ناما وٕرِ ی سٕیے

موٗل چھےٚ حاکم بأسے دفترِ یے   بٹہٕ کوٗرِ ماَرِی مَتٕز سٕنہ درِ یے

پٕروٕ زٕ ہمچ چھےٚ ژٕیہٕ یاورِ یے   کرٕمن ہِشنہٕ بہودٕرِ ی سٕیے

یہٕ زٕنٕم دِتنے اَدہٕ ایشورِ یے   بٹہٕ کوٗرِ ماَرِی مَتٕز سٕنہ درِ یے

نامہ یتھو رامُن ناو بتور سوزریے   سپتایہ کُن وُچھی سونہ دُرییے

یدوناک راوُن بیتھ راوری یے   بٹہ کوُری مارٔی منز سونٛدُری یے

بۄ اتھال دِرایِتھ منز باذری یے   بوہن تھاوِتھ شلوار نرُد یے

تن چانٛی زد تان دوتہ اندرٔی یے   بٹہ کوُری مارٔی منز سونٛدُری یے

تازہ گُلزارن کر ہوا خوری یے   ہوشہ ژوز پوشہ گونٛدُری یے

گٔرہ تہ بوٗمبر چھی گٔرٔی دٔری یے   بٹہ کوُری مارٔی منز سونٛدُری یے

ہتہ گند اُنکلیسی ہرژہ لاگ گرٔی یے   ساعت وُچھہ مژراو تہ ہتھری یے

بٹہ کار گیہ کار چھُنہ مرمری یے   بٹہ کوُری مارٔی منز سونٛدُری یے

دوُرہ ہرِی چانٛی کیاہ نوُرہ برری برری یے   نر کروار چھرٔ جری جری یے

گوڈہ گوڈہ جامن دامن ذری یے   بٹہ کوُری مارٔی منز سونٛدُری یے

باگہ وان مالی ستنز کوری ہیہ ٹھری ری یے   لوُکہ بانٛچھ دٔیدر یے

بدبلبوش چھان کیاہ سوزہ برری برری یے   بٹہ کوُری مارٔی منز سونٛدُری یے

حارتن منز گرتھن چھاد لاوری یے   غارت بٔد ہو بہو دُری یے

دردس نشہ کیاہ پردہ تہ ٹھٔری یے   بٹہ کوُری مارٔی منز سونٛدُری یے

وړه وړی مخه ببه یمه ډه ببه مړی ... اطلس کمخاب ژړی یے

تاپیدا اوړی تر بانسی گرځی یے ... بڼه کوڼی ماڼی منځ سوځدی یے

وریجو جامه وال غیر بازړی یے ... توبه نے دکنه تر پړی کی یے

شوږبه نے سره گچه خوږه نوکړی یے ... بڼه کوڼی ماڼی منځ سوځدی یے

گټه وزړه پاوے یاد سوځدی یے ... آزدی ... سوځن وړی یے

کاڼشرن مانان چھپنه کاڼشری یے

بڼه کوڼی ماڼی منځ سوځدی یے

استاد (عرفی) کا یہ شعر ملاحظہ ہو:

"چون زن ہندی کسے در عاشقی مردانہ نیست

سوختن بر شمع مردہ کار ہر پروانہ نیست"

گنجو

پہٲلۍ کوٗر

آیات تصویر دیکھکر

اَتھ روزٕ وارٕ بوز میأنۍ دِلہٕ زاری — پہٲلۍ کوٗرۍ لولہٕ وَن ہاری یے

سروٕ خوتہٕ شوٗبان چھے قدا واری — سگ دِتے کمہٕ وَنچہ یاری یے

نگہ نس تہٕ ہندِس لگزہٕ پاری پاری — پہٲلۍ کوٗرۍ لولہٕ وَن ہاری یے

جامہٕ چأنۍ شوبی کمہٕ شامہ سوندٕ آری — ہاری مَندی زُلف کمہٕ پاری یے

وگنیٚن سیتہٕ مالاچھہٕ دوس داری — پہٲلۍ کوٗرۍ لولہٕ وَن ہاری یے

دود کیناہ گُدرِیوے یتیمہٕ سہ ساری — پتھ وَنن بیٹھہٕ چھری ہاری یے

جود ما کوٗرنے ما تسہٕ جود کاری — پہٲلۍ کوٗرۍ لولہٕ وَن ہاری یے

سوز کمہٕ سازک کن داری داری — بوزان تہٕ چھک اُچھہ داری یے

کتہٕ چأنۍ ساز ندر تہٕ سیتاری — پہٲلۍ کوٗرۍ لولہٕ وَن ہاری یے

اَسرو تہٕ ہو نچہ تہٕ قصہ اتھہٕ تلہ ہاری — دوندٕ کیناہ چھے زٕیہ سوندٕ ری یے

بادہٕ تمہٕ بر کرے پَرہ تمہٕ خماری — پہٲلۍ کوٗرۍ لولہٕ وَن ہاری یے

پوشہ مادہ چھئے بُمبہ چارہ چارہ   رُمبہ رُمبہ گمبہ گوٗسے جارہ ییے

دمہ دمہ پوشنے پئے شرمدارہ   پہلو کوٗرہ لولہ وَن ہارہ ییے

حارتن کوٗرنس چانی خمارہ   خاب چھا کنہ بیدارہ ییے

مستی چھا کنہ یہ چھہ ہشیارہ   پہلو کوٗرہ لولہ وَن ہارہ ییے

لولس چانس چھہ خریدارہ   لولکہ لال بازارہ ییے

ینیتہ نادارو لوگ بابارہ   پہلو کوٗرہ لولہ وَن ہارہ ییے

دنیا ڈیوٹھم برم تہ بازی گارہ   دیارن متہ گمتہ سارہ ییے

یارن منز چھنہ رونہ مرشہ یارہ   پہلو کوٗرہ لولہ وَن ہارہ ییے

کینژن گرہ تہ گوند جامہ سوختہ ہارہ   کینژن سر تہ مرد ارہ ییے

کینہہ پگان ووڈہ نئی کھریہ ننہ وارہ   پہلو کوٗرہ لولہ وَن ہارہ ییے

ازلہ لانس تن دِت سارہ   اورے ئن ژھہ وَن ہارہ ییے

سارہ حارات تمہ بازرہ ییے   پہلو کوٗرہ لولہ وَن ہارہ ییے

سورمس تہ سازس چھنہ پایدارہ   دردس چھہ وفادارہ ییے

سابہ بوٗد گنج لوہ چانی رنجکارہ   پہلو کوٗرہ لولہ وَن ہارہ ییے

کمینول ہا سیقہ دزایکھ اُری اُری — روشہ روشہ آمہ انہاری ییے

پان وتھر ووُے پوشہ سبز اُری — پہلِی کوٗری لولہ وَن ہاری ییے

کارہ پیٹھ یاری تےَ بنیہ دیوداری — چھی ژیَیہ ژرہ آلوان ساری ییے

پوشہ وَن چھی کران پیالہ برداری — پہلِی کوٗری لولہ وَن ہاری ییے

صنوٗرتس جاَیس معنہ ژاری ژاری — دِل میون ہیُوٗ ہاری ہاری ییے

یچھہ پٗاٹھی ہارتھ چھہ بہان زاری — پہلِی کوٗری لولہ وَن ہاری ییے

بلبلہ یار میون بنیمہ گلزاری — ڈیشہ ہَن یودہ تہ ہنجاری ییے

میانہِ کنہ دُنی زیس زاری پاری — پہلِی کوٗری لولہ وَن ہاری ییے

آرہ دلہ ہنگرس کنڈی ٹھوٗن لاری — ییٖمبرزلہ بیماری ییے

سنگدل کور تاہ نو گنٗ بے عاری — پہلِی کوٗری لولہ وَن ہاری ییے

پان آزادَن لولکہ ناری — شین زَن گولن ہاری ییے

دُنی زیس چھا روا اِی دلازاری

پہلِی کوٗری لولہ وَن ہاری ییے — ۳۰ اسوج ۱۹۹۹ ب

لہ ابن مہجور نے آزاد کو "پہلِی کوٗری" کی ایک تصویر پیش کی تھی۔ اور فرمائش کی تھی کہ اپنے تاثرات تصویر کے دیکھنے کے بعد انکو بتا دیں۔ یہ نظم وہی تاثرات ہیں۔ (گنجو)

ایوانِ غزل

پیامِ آزاد

غزل

پایس پیتھ انسانہ دیوانہ ژہٕ مو لاگ
برہم پیٚٹھن میخانہ مستانہ ژہٕ مو لاگ

بانو ہٕ ژر پیٚٹھ روز ژٕ و رچھ نصیحت بوز
شمعن اندر چھٕنہ سوز پروانہ ژہٕ مو لاگ

چھٕنہ دوہ ژٕ گلن خوشبوے گژھ بوٚ فاگرو
بد خوینے سیتھ خوے حارانہ ژہٕ مو لاگ

چھاوان روٚین پان گوو زلف پریشان
آمہ ہاو سہ حیوان انسانہ ژہٕ مو لاگ

دُنیا چھُ مردن جیل جیلس اژن چھا کھیل
گژھ دوستس سیتھ میل بیگانہ ژہٕ مو لاگ

رنگدار گُل رتی رژ تیت گُلشنس پھلکر کیتھ
ناپائدارن سیتھ یارانہ ژہٕ مو لاگ

تھف کر میہ دامانس پنس تر بگیانس
اَتھ محہ کلس پانس زولانہ ژہٕ مو لاگ

ژھانڈان تمم جوہر ہیتو ٹُٹ دِلس چھے شر
گچھکھ پانہٕ سمندر خس خانہ ژہٕ مو لاگ

گز مو للے تھانگ چھُک پوژہ دوکانک
حیس کر کھٹے وانک پرمانہ ژہٕ مو لاگ

خوش زندگانی ہندی نشانہ جانی ہندی
چھی دوہ جوانی ہندی غمخانہ ژہٕ مو لاگ

مردی چھٕنہ پارادہ دماغ دل شیراد
کاراہ ہینٛن رُت ہاو سامانہ ژہٕ مو لاگ

آدن چھُ آزادس کیاہ پیٚنہ پاسادس
وُنی توس دلدارس، دیوانہ ژہٕ مو لاگ

غزل

تُلن قلم تہٕ لیکھُن سراپا نتہٕ خوش آمد سعہ خن وری چھا
زٕلمِٹھ کرِتھ بَرتلے سونہٕ نگ سادہ لوٗکھ ٹھاوٕنی بہودری چھا

تُلِتھ حیاتہٕ مُلِتھ یہٕ خوشبو دٕلِتھ زری کانہہ بہان طاقسَ
چھُ نَنبہ لان تَس وُچھِت جہانا ژٕہ ونتہٕ اَمی ہے ونان پَری چھا

نہ سوز در دل نہ شور در سر نہ چاک جامن نہ پاکدامن
یہ عاشقی چھا، گداگری چھا، یہ شاعری چھا، قلندری چھا

مہ بوز وَنان اَسی بہٕارتہٕ وارِلی چھُ کتھ نا پیٹھ چھوان بُلبُل
یمَن ضعیفن تہٕ بے زبانَن حریف لاگُن بہودری چھا

کران گاٹٕلی محبتُک سٕتھ تھَوان جامَن وٕلِتھ ژٕھتو رٕ ہے کرٕتھ
وَنان اَلتھ جنگ زرگری چھا یہ رہزنی چھا یہ رہبری چھا

پزٕر کڈان نوَن اَپزٕ دٕباوان یہ پوز وَنُن کیازٕ مارٕ ناوان
وُچھِت نظر باز توٕ ے تچھ راوان یہ دلبری چھا ستمگری چھا

زبان دراز چھی بان پٔ مطلب پننٕ خودائی ہٕ بندگی منز
ہمن یوان زانہہ برادری تہٕ محبتس منز برابری چھا

وَنے نہ بوزتھ پیام رُومی دَپے نہ زونتھ امام رازی
سونے چھےٚ آخر وزان پیہم ژُھہ پاری ساری گُمتو زری چھا

ژہٕ لامکانس اندر یہتھ خوش میٚنہٕ کیُٹ جنون تہٕ یہ خون آتش
یہ بندٕ چون فِتنہٕ گر تہٕ روکش ہیتھ ایمان یتھے یاگھٹی برادری پچھا

وُچھتھ سیٹھاہ ونی درتھم ژُھہ پاری وَنان ساری چھےٚ دیندار سی
ژیہ تقاوہ مرٕ لولہ وانے کرٕ رچھتھ تہٕ ژاہ رتھ یہ کافری چھا

پران آزاد چھےٚ یم ترانہ ہیچھتھ تہٕ زانتھ وُچھتھ زمانہ
نہ گُل نہ بلبل نہ شمع نہ مطرب تہٕ شاعرن نش تہٕ شاعری چھا

غزل

غفر یاشہ ما کُن ژہٕ انسانٕ کرتو — ستو رٕٹتھ دین و دنیا پننٕ پان سرتو
ژہٕ چھکھ از لکے نوٗرہ گژھ پوٗرہ پرتو — تمی نوٗرہ ہیتین زہٕ عالم ژہٕ برتو

چھُہ تقدیرِ تعمیرن والین مُبارک	ژٕ پننے نصیبک قلم پانہٕ گرتو

کرِتھ دورٕ دوراہ مرٕژھ زورٕ پننے	طلسمات ییٚمہٕ آسمانکی پھُٹرٕ تو

پہ تسبیح تہٕ زُنّار زٕد لانہٕ کوٚر ہے	یکھن واش نیری ژٕ پیم گنڈ مُژرٕ تو

ژٕ ییٚمی زندٕ کوٚر نکھ برِتھ لول تہٕ یرٕژ	نہ چھارتییتھ ستمگرونی زانہہ تہٕ مرتو

ییمی شمشیر تہٕ برٕور لاگِتھ یہ وسواس	ژٕتھ ہمتکۍ نیرٕ تس ریزٕ کرتو

دِماغن کھوان عقلمند چھے رٕوٗمالہ	ژٕ شودن کتے چرس تہٕ بنگہ برٕتو

بنیوکھ عشقہ مسکین لاگِتھ سعہ خنور

دِلن زندٕ کرٕنی غزل تازٕ پرتو

غزل

دین و دُنیا ہاوسن پتھ راوٕ روٗدُتھ تی پزِیا

مُشکہٕ رُستین پوشنے پیٚٹھ دِل ہرودُتھ تی پزِیا

ہا وطن دارو ژٕیہ وطنس کنڈی ہا چھکراوِتھ وتن

ہے کمن پوشہٕ وٕتن دٕدون بنودُتھ تی پزِیا

بلبلن چاینن ہا کوٗر پانژائی کاوو آلی ماشس

لول یمہ نِے لوٗز رٔتین بائگرووٗتھ تیٚ پرٚزیا

خدمتس مردی کیٚنژھ تہٕ ئلی یہٕ بامردی ہیٚنژتھ

ناو مرٚدن ہٕند ژٔیہٕ ہے ہے مندہٕ چھوٗتھ تیٚ پرٚزیا

منز بہانن اکھ بہاناہ خدمتک زونژتھ یہٕ علم

عالمن عزت تہٕ حرمت راوہٕ رووٗتھ تیٚ پرٚزیا

شاند تھاوٗتھ غارہ نِے ہشرہٕ برٚاندہٕ کنہٕ چھک کیاہ چھون

غارتس نیلام کرٚی کرٚی نام یووٗتھ تیٚ پرٚزیا

یس ڈیکہٕ آلی راوہٕ عرشس فرش ہیٚتھ وقتِ نیاز

سے ڈیکہ دروازنِے بیٚنٹھ کیٚادہٕ ترووٗتھ تیٚ پرٚزیا

دربغل تدبیر تہٕ تقدیر چھے تیر و کمان

برونٹھ کنٛ وائتتھ نکاراہ کونہٕ یووٗتھ تیٚ پرٚزیا

بنگہٕ تے افیمن بلہٕ دِتھ جووٗ ہکھ مس پیالہ پوٗر

دوٗرہٕ کیٚن بنگانہ نِے ہٕند تکیہ تھووٗتھ تیٚ پرٚزیا

وارے پننٕس ماجہِ ملکس چھکھ کمو چشمو ڈیچھان
ناخلف اولاد لاگتھ کھیاوٕ نوٗدٕتھ پیٚ پرٚژیا

بس مرٕن اوتے ژٕ یہٕ زونتھ پینڈ پرٕن میراث ملک
زندگی ہند خوٗن ناحق بارٕ ٹھوٗوِتھ پیٚ پرٚژیا

بارِ ٹھاوان چھکھ ژٕ اے آزاد یارن دوستن
پان پننے کونٕہ اٗز تانٕ سنبلوِتھ پیٚ پرٚژیا
(دسمبر ۱۹۳۸ء)

فٹ نوٹ :- غزل میں پہلے غیر کشمیری حکمرانی اور حاکموں کا ذکر ہے۔ کشمیریوں کو اپنی حالت زار سے آگاہ کیا جاتا ہے۔ اور ہوشیار ہونے کی تلقین کی جاتی ہے۔ (گنجو)

غزل

یہ عیش و عشرت چھہ بوٗد مصیبت ارام تہٕ راحت چھہ محنتس منٛز
کامہٕ تھ شینہٕ رُت کیاہ لوٗبتھ ژٕ رُت پھل گژھت بذاتہٕ چھکھ ندامتس منٛز

درین پلن بارٕ سنگرن منٛز چھیہ خوٗن جگرٕ تہٕ بن جوابٕ کٔر
تھوٗی ژٕ یہٕ راجاہ ہمیشہ تاجس ژٕ امان اٗیہ چھے ژٕ یہٕ قسمتس منٛز

ژٕ گُلشنس منٛز فوٗلکھہٕ بُنِتھ گُل میٚیہ مٕرن سارٕنیٖ ژٕ دل کرکھ خوش

اسان بِہِکھ شیرِ بِنیٖتھ تہٕ ساقہ ہیٚتھ کھان بِنِہ پیکھ ذِلتس منٛز

شِہلِ گُلبن تَل تہٕ سرحدن منٛز بِہان چھہٕ تسبیح تہٕ مالہ پھیرِ نے

خودا رٕچھِنہٕ پٔز چھہٕ یوٚدسہ گرمی بِچارٕ کرٕن کیاہ قیامتس منٛز

بٕ منگہ پنٕنِس خوداے پاکس بروز محشر الگ مکانا

بِہٕن تہٕ کھیٚون چیٚون شونگُن تہٕ عشرت اگر مےٚ تہٕ اوٚ چھُم جنتس منٛز

غزل

مُبارک تازہ دورانس مُبارک — مُبارک سازو سامانس مُبارک

سہٕ پٔزانیومُت سرٕ لیومُت ہمہ گوٗہ دوٗر — نٔوِس دٔہنس تہٕ ایمانس مُبارک

گمِتو اُسی عِناپہ کم گُل ژھاپہٕ ژھلیے — شوبِکھ اَلحمد پاک دامانس مُبارک

بِن جنگی سِپہ دوہ ذٕ عشقہ مسکین — ذرا کرٕ تو غزل خانس مُبارک

سپُن وومہ ذٕ شانہ سازٕن بخت بیدار — مُبارک زُلفِ مردانس مُبارک

نہ ڈیوٗنہٕ کٔر توپ نے بندوق نے بم — چھُہ سامُس تہٕ نہ پیمانس مُبارک

گیہِ گیہِ دوُر نوٗ نوٗ روشنی وائِژ
نوٗس ژٕندرس تہٕ اسمانس مُبارک

تہٕ زانٕن تِم ییموٚ عبرت امیٚک روٗٹ
چھُ اَتھ گاشس اندر کوتاہ اِنہٕ گوٗٹ

غزل

بے دردہٕ لوٚلِکو بہانہ کٔرِتھ کٔرِتھ ترانہ لولک پٔرن روا چھا
محبتس منٛز بکار چھِ ہمت ڈٔرن تہٕ غم ہیٚتھ مٔرن روا چھا

زبان زاوٕرِ ج مثالِ بُلبُل دِلس اندر چھےٚ نہ سوز ہلکُل
مخولہٕ کٔرِتھ کٔرِتھ یہٕ لولہ گلشن لٔرن تہٕ برہم کٔرن روا چھا

دُنِکھ ژٕہ اَزلٕنِ محبتُک کُل ہمیشہ نوٗلِنےٚ محبتکو گُل!
نہ پیٚچھ ہرُد تے نہ سونتھ ہلکُل ژٕ یہٕ کٔرِتھ یِنکو یاگی ہٕرن روا چھا

ژٕہ ہاوس ٹُھک ونان محبت محبتُک خوٗن ہیوان بگرٕن
لطیف تہٕ شیرٕن یہٕ ناگہ چشمہ کثافتو سیتی بٔرن روا چھا

شہ چون دِلبر چھُ جانہٕ لولہ کران سنٛز تہٕ بران بیٚیالہ
شہ آشہٕ رٔدِتھ خیالہ جانےٚ ژٕبیٚ نول بٔتیٚن باگرٕن روا چھا

ماک دِنئے سجدہ اُکھ جنونس طواف کرنئے ژٕیہ سوئہ گو حورہ

یہ لولہٕ آتش رٔبے ہٕتہٕ رٔودس اندر قسطنطنہ راوہٕ زُن روا چھا

ژٕہ کالہٕ زُلفن ہٕنٛز کاکلن چھُکھ رٔچھان لمہ لولہٕ اُکھ لعلے منٛز

بہان یُسّی آسہ چون دِلبر سُہ خانہ مرفوٗ بٔرُن روا چھا

ژٕہ زاکھ انسان بڑٕ یہ کمہ انسان کتےٚ جنیو کمہ پیوند کتےٚ مُسلمان

چھُ چون مذہب گُنیرٕ تہٕ ہکیان ژٕہ اکھ بہٕ اکھ گنٛزرُن روا چھا

یہ دردہٕ نیہٕ ہند فضاء دِلکش وُچھت چھُم آزادہ دل گژھان خوش

ژٕہ نیر گنڈٕتھ لولہ تیروٕ ترکش سہن تہٕ شالن ڈٔرُن روا چھا

غزل

آرہ کتہٕ لارمو نِشہ بیگانس پننٕس پانس معنے ژار

یُس چھُہ ژھاران چھُے نِشہ پانس پننٕس پانس معنے ژار

ناو چھُے کوٚر مُت سوٗد نوقصانس دین بنز روان زینت دیار

جاوہٕ کمہ ماہ سینہٕ اکھ منز گٔبا خانس پننٕس پانس معنے ژار

اَکھۍ چھِک داران دوَرِ آسمانَس — یہِ چھُہ انسانَس خدمتگار

گیتھ کران چاَنِس یَتھ دیوان خانَس — پننِس پانَس معنے ژار

ژہی چھک باغوان یَتھ گلستانَس — چاَنۍ گُل تہٕ چاَنۍ گُلزار

ژہی کیاہ زہ حاَران منز واَرانَس — پننِس پانَس معنے ژار

شیرہٕ رَٹندم دِوان چھیر نیستانَس — دَمہٕ دَمہٕ دَمہٕ ہے پچھے نمسکار

دَمہٕ سیتھ بہ سپوش چھمہ لیرِ واَرانَس — پننِس پانَس معنے ژار

راَچھ کر پننِس عہد و پیمانَس — پننِس یارَس روز وفادار

کیاہ چھہ منز کعبس کیاہ چھہ بُتخانَس — پننِس پانَس معنے ژار

حق پننۍ نِکھ وال حقِ سُبحانَس — ادہ حق ژھانڈنک چھُک حقدار

پانہٕ کر حق حساب وانَس دانَس — پننِس پانَس معنے ژار

گَتہٕ ڈِہ دامانہ رَٹھ جانہٕ جانَس — دَمہٕ دَمہٕ لاگَس ناز بردار

شوٗبہ ادہ لاینہٕ تقصٔ گریبانَس — پننِس پانَس معنے ژار

کیاہ چھُہ غم دردہ کَس مردِ میدانَس — ملکن تہٕ فلکن ہُند چھُہ تاجدار

حوٗرہ تھِکس تاج کران رَتہٕ شاہانَس — پننِس پانَس معنے ژار

آب مُبترا اَژ ہُند کھال اَسمانس — ناساز روزی یوّد ستمار

ناز کر پننِس تازہ دورانُس — پننِس پانَس معنے ژار

شیرخار زانان تدبیر دانُس — فتدہ باز تقدیر زور آوار

بندگی چھ کران رندمستانس — پننِس پانَس معنے ژار

بیٖہہ نا آغر چون بیٹھ دیوانس — تھوونچھ مالک بیٖیہ موختار

دونوے ذمہ دار پانَس پانَس — پننِس پانَس معنے ژار

وُنہِ کیاہ آزاد نِشہ غاًر زانس — چھُنہ وھہ نی رُود مُت وُننس وار

وُنہِ ہا پوز لگان ٹیوٹھ انسانُس

پننِس پانَس معنے ژار

غزل

مہ الگ پان پنُن ژالہ ہستم ژالہ وُنہ یو بوز

ستمگار چھے وُنبالہ ستم ژالہ وُنہ یو بوز

یہ چون یوت ژالُن چھ جائی خانہ خرابی

غارت پھِٹے نہ ژہِ مثقالہ، ستم ژالہ وِنہ یو بوز

رباب چنگ تہٕ زُٹان پھُنو وردہ نیے مثنز

یتیتے پچھ شیرماران ژھالہ، ستم ژالہ وِنہ یو بوز

وسان پچھے نہ یہِ خمار گرنہ ھان گچھک نہ ژہِ بیدار

چومُت پچھے ژیہ یہ کُس پیالہ، ستم ژالہ وِنہ یو بوز

چھُہ یس سوز جگر تشنہٕ ئہ بیٔیہ روزہِ سوٗدرٕ چیتھ

ژہِ گو کھیپرہِ اَکی پیالہ، ستم ژالہ وِنہ یو بوز

ژیہ کمہِ حالہ گنداں ھالہِ چھی فند باز گِندان واکی

بنتھ اوسے اُنتھ سالہ[1]، ستم ژالہ یو بوز

چھوان دژلو یہِ آزاد ھیوان سوز دِلس داد

ریوان واکی دِوان نالہ، ستم ژالہ وِنہ یو بوز

•

[1] غیر کشمیری حاکموں کی طرف اشارہ ہے جن کو کشمیر سے باہر کے اطراف سے لایا جاتا تھا۔ (گنجو)

قطعات

قطعہ

پنُن پان زان ہا اِنسانہ پانُس پانہ عزت کر

شمع بنیہ نوٗر چھا۔ پانےٚ ژہٕ پانس پوٚیرٕ گژھ کر

ییٚتھےٚ عاشق چھُہ معشوقس کران ہیم اُلفتکی زنجیر

تیٚتھے پاٹھۍ نیر بے پروا ژہٕ معبوٗدس عبادت کر

قطعہ

اَکتہٕ سیاہ زُلفس تہٕ خالس پٮ۪تہٕ سیاہ کوٚر تھَن ضمیر

وُچھ کمَن زالن اندر موصوٗم دِل سیٚنئ ژٕ یٮ۪ گیر

بُلبُلس تہٕ کالہ سرخس چھُکھ کینہہ بوزان فرق

شہیٖدس چھےٚ ناو کوٚر مُت لولہ خنجر عشقہ تیر

گوپچن تہٕ غارن تہٕ جنگلن منز بہتھ پتھ دِل ژہٕ تنگ موکر

چھکھے ژہٕ انسان رہن تہٕ شالن تہٕ ہانگلن ہند پہ رنگ موکر

بساو خانہ کماو پانہٕ ریا کرِتھ مو لوٹاو عالم

شریک موان ژہٕ لاشریکس بیٖین نشہٕ منگہ ننگ موکر

•

وَنوکیشاہ مغربک پرتو تہنزے روٗحمت چھہ سمٲران

اپارِ ژٕ زٔدنہٕ اکھتابس بہودرِ سأنٛی ما کھارن

یہ زور آورِ کشش کأژاہ چھہ تتھ زنگس تہٕ رویس منز

بہٕ چھس کھوژان نوم صاحب کرن ما مأنز رہ خسارن

•

دوس سأری گےٚ اسہٕ مِتھ شیطانس دۆہس ژہٕ وَن

مۆدی تیلہٕ مۆزدٕر فاقہ کیاہ کرن ییم سۆد خار

نورہٕ دۆپنکھ تۆہۍ تہٕ منگو توٚ الحق جماعتس نِش نجات

ییم کفن ژور تھاوہٕ نکھ قبرس اندر کرِ کرِ مزار

زیٹھو لاگتھ پھیرِن تہٕ تھاوِتھ ریش

مندرن مسجدن چھہ رٕژ رٕژ کوٚن

چھا خٕرہ شاد کران خٕدا صابس

چھا بناوان بیچیٖنکو قوٗن

●

پیرِ مرداہ وَنان اوس ارکِس

حسدِس ہیوٚ وُچھم نہٕ کانٛہہ عاًدِل

زاویس تَس کران خار و ذلیل

یُس رچھیس تَس بزان جگر تہٕ دِل

●

ییٚمِس یارِی کران چھےٚ بخت تَس سارِی چھہ آسان یار

ییٚلی شوٚب آسہ دوٚکانَس تیٚلی ییٚن ماًلہ مُتہٕ بازار

ییٚلے اوٚر جان آسِی یارہ وُچھہک لارہٕ ورٕنی سأری

ییٚلے گُدری زوٚس کینٛژھاہ لوٚکہ نہٕ کانٛہہ نِش کھنڈہار

وعظ خانہ پران اوس لوکن   ژُنتھ دِیَن ٹوٹھ چیزاہ راہِ خودا

اتفاقن زنانہِ تمہ سنزِہ بوز   دوّیمہِ دۄہہ تس نِشہِ پوان چُھم گدا

دوَن تمہِ ٹوٹھ چیز کیاہ تامت   خانہ دارن کورُس بخشم صدا

جاہلن صدقہ دِیُن چھُ جُرمانہ   عالمس ہُند عاملہ چھُ جُدا

پانہِ ابلیس اوس تی بوزان

ژوَل بیچارہ پران پیناہ بخودا

●

نصیب ـس چھکھہ وَدان نادانہ لاکان ہانزھ تقدیرس

یہِ جنّت تہ جہنم چھےَ ژھیہ پنہ نیّن کارنے ہُند پھل

ژہ زیادہِ نرم یوَد روزکھ میژے ہندی پاٹھی ژاوِتھ زر

کری پامال اکھ دُنیاہ ہمیشہ جاے چھےَ کھوَرتل

بنکھہ فولاد یوَد وَے یاد تھوَ ژتہِ آبہ اکھ ساتھا

بنکھہ زنجیر شیرن ہُند تہ یا خنجر نتہِ کرتل

موئے خانہ

غزل

سرو آزاد آوے پژرہ نانے — تازہ تازے لاگس پوشس

بیبرک تراوان خاصہ اندانے — تازہ تازے لاگس پوشس

سوز واٲے توس لولکہ سازے — روزہ دماہ تھاوتھ گوشس

بوزہ وِگنین ہنزہ آوازے — تازہ تازے لاگس پوشس

وپسنے منز سوسمہ تہ سازے — پوشہ پمنن ہاوان بوشس

زن چھہ پرین سیتی نیدرانے — تازہ تازے لاگس پوشس

ہا کینخاب نالہ پیشوازے — مانزہ اتھ زن اُدری پوشس

خوبرویَن شوبہ مہرازے — تازہ تازے لاگس پوشس

لالہ اَتھہ تو سانہ دروانے — کرتہ پیالاہ مس کٔر نوشس

برو مارے لاگتھ وازے — تازہ تازے لاگس پوشس

بانی روہ خسار کیاہ چھہ سرتانے — پژدہ تراوان لوہ ہتی نوشس

معشوقن ہندہ ممتازے — تازہ تازے لاگس پوشس

آزادنہ سوز و گدازے	مینوشن آو کیاہ جوشس
وزنہ تراُوکی توٚ دارہ دروازے	تازہ تازے لاگس پوشس

غزل

عاشقن ہنز عشقہ بازی کُفر چھا اسلام چھا
عالمس بدنام گومُت پوختہ عاشق خام چھا

نیب ہیتو تمس جایہ جایے وُچھنک بھوونم فرب
تراَل چھا گُلمرگ چھا ہندوارہ چھا مُقام چھا

تمی نگارن پوختہ کارن منز اشارن دِیت جِناب
رمزہ چھا حُسنک ادا چھا وصلکی پیٔغام چھا

ہر شرِ چشمن سورمہ لاگِتھ نیوان زاگِتھ میون دِل
یمبرزل چھا کھاسی چھا مس پیالہ چھا بادام چھا

عشقہ ماودانس اندر صد پارہ دِل اُستھ گژھان
شیر چھا رُستم جِگر چھا عاشقن بدنام چھا

جلوہ ہاوان گاہ ژاوان تمبلاوان عاشقن
نارہ وُزہ مَل شاہ پری لاگِتھ زٔرِی بر بام چھا
تیرہ کُس کے تاثیر زن تقریر آزادن کران
درد چھا خونِ جگر چھا شعر چھا الہام چھا

غزل

یاوُنہ میانے یاوَن راوِیے
مایے چھس یو وَنہٕ وانہٕ

پارٕ پارٕ لگہٕ یو ژھایہٕ تہٕ گژھایے
مایے چھس یو وَنہٕ وانہٕ

چانی دٔژِی چھم میانی گژھایے
عالم کوٚرمُت دیوانہٕ

میون دِل دولت چانی مایے
مایے چھس یو وَنہٕ وانہٕ

کوہ پچھ منز ژچھنس لوپچہ دایے
دٔمہ دٔمہ تی چھس ژالانہٕ

بلہٕ نے میون دل ووتھ مانیائے
مائے چھس یو وَنہٕ وانہٕ

ناساز ازلہ میانہ ہے ہاسے
کس پتہٕ کرہٕ تھس دیوانہٕ

ژالان کاژاہ چھس بہٕ دیکھلایے
مایے چھس یو وَنہٕ وانہٕ

ژٕ مبرو یمبرزَل کرٕتھس صنایے   دِل رٔٹتھ لوگتھم دیوانہٕ

کھسہٕ وُن لسہ کچار کورتھم ہایے   مایے چھس یو وَنہٕ وانہٕ

لسہ تہٕ لسہ تہٕ پہیری تہٕ او بے پروایے   ڈٕنجہ دِل اسہٕ چھُنہٕ روزانہٕ

نالہ متہ رٹہٕ ہے لالہ توت ژھایے   مایے چھس یو وَنہٕ وانہٕ

مُشکدار مویس لتھاوِتھ ژھایے   دُرہٕ ہتور چھُکھہ اَلِہ راوانہٕ

روے چون صبحکہ نورٕک آیے   مایے چھس یو وَنہٕ وانہٕ

چالاک دِلبرہٕ دِژاکھ تھرہٕ گژھایے   حورہٕ مندہٕ چھاوتھ نورانہ

نارہٕ وُزہ حلہٕ رٔنے تھَرہٕ تھَرہٕ ژایے   مایے چھس یو وَنہٕ وانہٕ

کاژہٕ زوٗنہٕ کاژھ گوم ناگیر اے   ہی مألی کرٕتھم زولانہ

چانہٕ ہِژِھ کمہٕ کمہٕ ہانژہٕ میٚنہ آیے   مایے چھس یو وَنہٕ وانہٕ

ژٕنے پتہٕ نیرتھ اُسم رایے   پوٗر ریر کرہٕ ہا ہم جانانہ

اٰخر بیوفا دِژاکھ ہے ہاے   مایے چھس یو وَنہٕ وانہٕ

سوز ہیتھ آزاد دِژاو بوایے   شمعس گٔتھ کرہٕ پروانہٕ

مُزہٕ اَتھ لولہٕ کس دَرنس کیایے   مایے چھس یو وَنہٕ وانہٕ

غزل

ییکھس نا لولکی نامہ — میہ نیوٗ نَم کامہ دیون دِل

کرِ ڈسیتم دمہ زِلجامہ — میہ نیوٗ نَم کامہ دیون دِل

خنجر بُمہِ روبرو چھائے رِتھ — ژوٗلُم کوٗت بے وفا ماگرِتھ

چھوکُس کوٗز نَم نزِ ہَلامہ — میہ نیوٗ نَم کامہ دیون دِل

کنِن گوم سَنہِ وُن سنطوٗر — وُنَن اُسس بہتھ مستوٗر

چِیان خوٗن جگر دامہ — میہ نیوٗ نَم کامہ دیون دِل

ژُلے لَدہ مَنہِ دِتھ اَن تَن — بہٗ لاگُس تنہِ سیتھ ہیہ تَن

چھُہ روشان میانہِ پاغامہ — میہ نیوٗ نَم کامہ دیون دِل

شوٗبان کیاہ چھس گُلن کاٹے — کران دِل بُلبُلن تارے

پرِی رودِیس زری جامہ — میہ نیوٗ نَم کامہ دیون دِل

بہتھ بالادرے طاقن — دوان چھک زمرہ مُشتاقن

پھولِ دِینہٗ ہا گُل اندامہ — میہ نیوٗ نَم کامہ دیون دِل

چھہٕ آزادن چوٗمت کُس مُس   پہٕ مستی چھُس نہٕ روزان ہیس

دَنَ کیاہ شہرِ تہٕ گامہٕ   میٚہ نیوٚنَم کامہٕ دیوٚن دِل

لیکھس نا لولہٕ کی نامہٕ

میٚہ نیوٚنَم کامہٕ دیوٚن دل

غزل

میٚہ اوسُم نہٕ دردِل گُمان دلبرو وے   ژہٕ آسکھ میٚہ نامہربان دلبرو وے

وونُے ماسہ کأتیس دِلک حال میونُے   توے زیادہٕ لوگُتھ اَزان دلبرو وے

ژیٚہ پیٚتھ صاف دِل میون زَن لولہٕ کافر   چھہٕ بُتخانہٕ ہے کُنُن نمان دلبرو وے

تُلان ہینہہ چھُہ چونُے پہٕ خاموش لاگُن   کتھاہ کر زہٕ شکر دہان دلبرو وے

وُچھت موے خوشبوے چونُے پریشان   سیاہ مُشک ماتم ہیوان دلبرو وے

مُقابل ژیٚہ آینہٕ وُچھمے اتھٕ کنہٕ کیتھ   میٚہ چھُم دَورہ غارت یِوان دلبرو وے

مودُر خندہ کوز چھُم ینہٕ دَورہ دُوے   تہٕ حورہٕ وو تمُ رِوان دلبرو وے

چمن زار حُسنکی کمن رُود تازہ   بہارس چھُہ آخر خزان دلبرو وے

دوٗدُم مینہٕ ژالان تہمت پتہٕ ہانژہٕ   وۄدُم یس نشہ کے اسان دلبروٗ

یہ دِل خستہ آزاد دِلشاد کرِتن

غنیمت چھِ یُتھ خوش بیان دلبروٗ

غزل

جامہٕ چھی نیلی تہٕ شلوار چھُتھ یے   پتہٕ لوٗہ ہتھ یے لاگے پوشس

ساٰنی دِل خستہ کرِی جاگنی مارہ مُتھ یے   پتہٕ لوٗہ ہتھ یے لاگے پوشس

کنہٕ واٰلی سوہ نہٕ ہندی نوٗرہ برٛنی یے   ٹاٹھی قمیصے سبز رنگہ پوشس

رہ نہٕ داماٰنس ریشمہٕ فیتہ یے   پتہٕ لوٗہ ہتھ یے لاگے پوشس

وسہٕ نے منز باگ ڈُچھ تسے لتہ یے   کھسہٕ وُن یاوُن اَسہٕ وُن پوشس

زن چھہٕ منز شمعن بجلی بتہ یے   پتہٕ لوٗہ ہتھ یے لاگے پوشس

جامہٕ بدلاٰیہٕ وِتھ دراکھ شامہٕ پتہ یے   بوش ترٛاو تشراو یہ فراموشس

چھوٗنہٕ تری گرشہ جن نئے زوٗنہٕ تُلتہ یے   پتہٕ لوٗہ ہتھ یے لاگے پوشس

اَسہٕ ترٛاوی جانہٕ پوٗژھ آردِ متھ یے   مارہٕ متہٕ لوگتھ ژیتہٕ تہٕ خاموشس

وتہ وتہ نیرن ملا مُتو ییے   ییتہٕ لوٚہ ہُتو ییے لاگے پوشس

بگہٕ تہٕ دِلہ زار سوزس رُتی ییے   نیرِہ شُر فیرِہ بیمارن ہوشس

پوشہ کھعہ تہٕ اُدِلی مُشکہ کھعیتہ لوٚتی ییے   ییتہٕ لوٚہ ہُتو ییے لاگے پوشس

سوزنم گرادوٚ تہٕ بوٚزم ییتو ییے   ژھینہٕ کاٗس میانی ییہ مینوشس

ییہ تہٕ اُسی یار دوس آردیو مُنتو ییے   ییتہٕ لوٚہ ہُتو ییے لاگے پوشس

کرہ کیاہ ازلس ماٗرنس لتو ییے   بوشہٕ ییتھ کرُنس برہٕ ہمپوشس

دیارہٕ محولہٕ ساٗنی زوٗ چھس پیمتو ییے   ییتہٕ لوٚہ ہُتو ییے لاگے پوشس

ولہٕ میانہٕ جگر کہٕ خوانہٕ ییکھمتو ییے   شوٗ بہٕ ہن لاگنو شیرہٕ زن پوشس

لاٗنس ژارہ کُس کرِیہ ہینو تہٕ چھیتو ییے   ییتہٕ لوٚہ ہُتو ییے لاگے پوشس

بگہٕ آزادنی نارہ کھعیتہ تہٕ تُتو ییے   دِلہٕ زار تمہٕ کھعیتہ وارہٕ پُرجوشس

وُچھتہٕ کم شاہسوار ییترہٕ کھیمتو ییے

ییتہٕ لوٚہ ہُتو ییے لاگے پوشس

غزل

وۄلو لاگہ ہوٚ دوس دأری نِگارو   دِلس کاسِتم بے قرأری نِگارو

وۄلو چنگہ وایان بیہوٚ رنگہ نادے   گژھو نیل بل گُلکأری نِگارو

تغٕافُل
وۄہے وعدہ بھاوِتھ پزیادِ یُن   توٚے چھا یہِ نامدأری نِگارو

زرٕی جامہٕ لاگِتھ چھے کامہٕ دیوو   وسہ راوٕ ھتس پرأری پہ آری نِگارو

زن ابریزہٕ ژھٕلی تیر ہیمیرٕ جاٗنی   ژٕتُس یِتھ دِوان دأری دأری نِگارو

یژھے زیادہ چھے بیوفاٗیی نژ شوخی   تژھے کم ژیٛہ مژ غمگأری نِگارو

وۄلو ڈالہٕ ڈالے گِندو لولہٕ ھٕلے   چھہٕ گُلزار پھٕلی ہتہ ژہ پأری نِگارو

وٕرجس مایہٕ جانے لِجس لولہٕ زالے   مران چھس کران دم شمأری نِگارو

اٗنان مالہٕ کرہٕ کرہٕ چھہٕ آزاد ڈالے

جواہر ہمہ دِلہٕ ژأری ژأری نِگارو

●

غزل

راوان یُس چھُہ آون تَس کتہِ قرار آسے

کیاہ زانہِ دِلکۍ دُدوَن یُس تازہ بہار آسے

چھُے خوٗنِ جگر چیوٚنے رندَن ہُنہ گنڈُنے

مے زانہ یُس للہِ وُنے منز لوہ لہشہ نار آسے

تدبیر چھُہ کیاہ مردس تقدیر کسہِ کردس

پی گوم لیکھت فردس تی کوتہِ میہ یار آسے

کرِ لولہِ غزل پَرِم دُردانہ دھانہِ ھرِم

سوزس میہ طومار کرِم بوزان تُہ یار آسے

چشمن ہِہ بنزہ ناگہ جوہ سگ دِیُت میہ دردہ چہ ہاہ

یوٚد ہردہ وُچھنہِ پیے زَن تازہ بہار آسے

بوزان ہیم میاِنۍ دِلہ آیس نہ نیندرہ زنہ لہ

بالی اَستہ کرۍ زٕیس نکہ تَس وُڈِنہ خمار آسے

وُچھ لالہ کم کم مدن کھیبے میترٕہ وَدن وَدن

دمہ ہہ اکہٕ بیم ساگنٕ بدن سوسن تہ مزار آسے

منز لولہٕ کیٖن اخبارن آزاد چھہٕ موختہ ہارن

منظور خریدارن یُتھ نامہ نگار آسے

راوان چھہٕ یس آدن تس کتہٕ قرار آسے

کیاہ زانہٕ دِلکٕ دَدوَن یس تازہ بہار آسے

غزل

تمنّا او حسم ترادِہ غارزائی
کرہ ہَس چشمہ نوٗرانی جاے

بلہٕ دِل ژٕلہٕ کرہ پہ پریشانی
کرہ ہَس چشمہ نوٗرانی جاے

وِتیسی یے اَسہٕ کرٕکو سہٕ نادانی
بے تاب لہ لہٕ منز کرمس جاے

پھٕر بیکہٕ وُن سینہ اوس گریکہٕ ویرانی
کرہ ہَس چشمہ نوٗرانی جاے

سوزِ دِل اسہٕ دِیٖت حق سُبحانی
تہ ہہ کنٕ اَدہٕ لارانی آسے

نہ چھہٕ زنّار تہٕ نہ مسلمانی
کرہ ہَس چشمہ نوٗرانی جاے

دوہ تارِ گُذراوی زُھرہ مارأنی — دوہ تارِ سیتی گُلروین وژاے

زِیوُن اَسہِ دُنیاہ ژِیوُن ییتہِ فأنی — کرِہ ہَس چشمہ نُورأنی جاے

دِلہ چھنہ بوزان وِلہِ زار میأنی — اَدی اَدی وُچھِہ مس ژاے

ژھاپہ ژھاپہِ ڈیوٗٹھم گژایہ مارأنی — کرِہ ہَس چشمہ نُورأنی جاے

وُزہ مَلہِ کرِی کرِ ترٹرِ والأنی — کھسہِ وُن یاوُن جوٗنے کیاے

تاب کیاہ کرِہ بے تاب جوأنی — کرِہ ہَس چشمہ نُورأنی جاے

ژِیہ تہِ ییلہِ وُچھے لولہِ حارأنی — میہ تہِ کوزُ دِلہ مَنز لولہ تہٕ ہے ہا ے

اَمہِ روٗس وَنتہِ کیاہ نافرمأنی — کرِہ ہَس چشمہ نُورأنی جاے

زندہ دِل رندچھ مُرژِہ مازہ کھوأنی — کعبس بنیہِ بُت خانس ژاے

کُنہِ چھک نہ آزاد دِنہِ پوأنی
کرِہ ہَس چشمہِ نُورأنی جاے

غزل

تِمس روٗس بادہ کُس تمُہ سُندفسانہٕ — دِ ژھتہ غارُن پَتھ سِرزانہانہٕ

بہارس جلوہ دِیُن ادس بالہ یارسوٗ · چھُہ گُل افسانہٕ تےٚ سُنبل بہانہٕ

تِہ چھُنے چیٖتھہ بےبہا دُردانہ معشوق · یہ دِل لوٗد قعدرتَن تَس کیٚتھ مکانہٕ

یہ دِل میوٗن زُلفہٕ خالس بستہ گوٗمُت · چھُہ زَن تتیہ رَنیشہ کران تیٚسی شبانہ

نُنیر تراوِتھ سنیر بیٚلہٕ ژھور آبن · لوٚبُن بانَس اندر دُردانہ دانہٕ

خبر آسہِ ہیٚمہ انجام آسہِ، ییٚتھہ کرِتھ · پتہٕ تَس قولہ سائرس نیرِہ ہانہٕ

سیٚٹھاہ زائہ نِتھہ میہ زوٗنم کینہہ زوٗنم · لبیٚتھ تیرو کمان رووُم نِشانہٕ

چھُہ آزادس یوان خاموش لاگن

رچھتہ پردہٕ وُچھیت رنگہِ زمانہٕ

غزل

اُسہِ وُن بےوفا دلبر اسےٚ کُن بے حجاب پیٖہ نا

لوٗلے مَنز لولہٕ سان للہ وَن سلےٚ پھوٗلمُت گُلاب پیٖہ نا

یہ میوٗنے تنبہ لیوٗمُت دِل چھُہ بالی سنبلُن مُشکل

پھٔریکھ پرٛنی یہنزس منزگل بہ تھاوُنس دِ عذاب پیٖہ نا

یہٕ میانٕی دُورہ ہرٕہرٕ گژھاے کمن حوٗرن وُلان ماے
اُلان چھم کاکلن ژھاے تٕلتھ ہاوس نقاب پییہٕ نا

پییم نا اَنہ ہوس اوسُم بہٕ چھاوُن تھاوہس گرم گرم
میہٕ حوٗرے شورِہ پانس چھُم یہٕ لوکچارُک حُباب پییہٕ نا

ژٕ وُچھہٕ ہے میانہٕ سینکہٕ آخ گمتہٕ چھم بالہ کم شوٗراخ
کرٕتھ بے وایہٕ جامن چاک پرس لوالچ کتاب پییہٕ نا

ہمتے لتہٕ گژھتہٕ وُنتس میون ژلیس ناکینہٕ پییہٕ ناسون
میہٕ ژٕلہٕ ہے کاژہٕ زنٕنے گژون تہٕ اوٗسٕت ثواب پییہٕ نا

گُھٹان آزاد اُندرٕے جوش چیٖوان خوٗنِ جگر خاموش
سُرس منز آرہٕ کوٗت پمپوش وُچھان گنہٕ آفتاب پییہٕ نا

غزل

بازٕ پییہٕ نا سروِہ آزاد ونیس ییے | تنبہٕ لیومت دِل ہیے گژھہٕ شاد ونیس ییے

وٕژھ وائِلنجہٕ لاٗیس ناد ونیس ییے

طوٗطارٕ چھم اَندی اَندی سنگارَس   طِلّہ چھاًوی چھاًوی ریشمہٕ شلوارَس

نیٖلہٕ جامہ تہٕ اَندرِم لادو ویٚسیے

تورشہٕ ناوِتھ افسوٗس کھیاوٕنس بہٕ   پیالہ چاوِتھ بے ہوش ترٛاوٕنس بہٕ

بار صاحبس کرٕ فریاد ویٚسیے

دَکھ میہ دِتی مَس باغَن تہٕ سبزارَن   ژھانڈٕ ناوِم گامَن تہٕ شہارَن

پیر فقیرتہٕ برہمن سادو ویٚسیے

چاو اوسم گژھ اوٕ کرٕ جانانَس   روے ڈیشِتھ تَس گُل خندانَس

چھُمنہٕ روزان تِمہٕ کِتھ یاد ویٚسیے

دوٗرٕ دوٗرے چھم ہاوان اشارٕ   چھس زٕ خمدار گمٕ ہٕژٕ بمہٕ وارٕ

ژھٹٕ ماران ترٛٹہٕ فولاد ویٚسیے

سون وَنہٕ وَن تہٕ متو دے سازِچ تار   سوزٕ والین چھ ترٛاوان شورس نار

یِتھنہٕ بوزان آسہٕ آزاد ویٚسیے

غزل

پایہِ بُڈ سوندراہ دژایہِ لمہِ چالے   کرُہو توس رنگہ رٗو مالے واو

حُسنہِ مٲدانس چھِہ گندان ہالے   کرُہو توس رنگہ رٗو مالے واو

دوزلی جامہِ کیاہ نالی ہس مالے   بجیہِ لوہ کجاژک خاصہِ چکہ چاو

مندہ چھِس حورہ تہ نورہ مشالے   کرُہو توس رنگہ رٗو مالے واو

کزلی جُمہ ہِنے خم کیاہ بالے   وارہِ زَن دوان تلوارن چاو

اِشارہ اکہِ سیتہ نبہِ ناروالے   کرُہو توس رنگہ رٗو مالے واو

سُنبل تہِ کاکل ییلہِ سنبالے   شوقہ بُلبُلہ ہِنے لگہِ تُلہِ تژاو

ولہ پوشہ نولن ہوش ماڈالے   کرُہو توس رنگہ رٗو مالے واو

آسمانہِ حبانا وارن والے   نارہِ دُزہِ کلہ ہِنے اَلرِ اَلرِ تژاو

خُمار کرُہو کرُہی پریرین زالے   کرُہو توس رنگہِ رٗو مالے واو

خندہ ییلہِ کور اَمہ سوندر طالے   ہولِ دِل لولہ بیمارن دژاو

قندزُن باگران ہتالے ہتالے   کرُہو توس رنگہ رٗو مالے واو

یٲری یٲری لگو زیس مٲری منزہ ڈالے ڈِیِ توس ساقاہ کرہ ٹھہراو

آو نٕک وعدہ آزاوُن پالے

کرِی توس رنگہ رُوٗ مالے داو

غزل

ولہ پوشنولو بئیہ ٹھہم گوشن بہٕ کرے تازہٕ اچھ پوشن گزاو

ہوش ویسہ روونمٕ چانی بولبوشن وٕنہٕ چھس للہٕ وان چوئے سوز

زَن تیمے آلوٕ چھم گژھان گوشن

بہ کرے تازہٕ اچھ پوشن گزاو

شوق میون حنایہ کوٗر چانی خاموشن دمہٕ دمہٕ خونٕ دِل چاوتھس بال

پانہٕ چھک مَس چیوان یتی مینوشن

بہٕ کرے تازہٕ اچھ پوشن گزاو

سوندراہ زامجتس اندرم جوشن لوکٹس پانس کوٗر نمٕ سور

زردی چھیرم ارغوان پوشن

بُہ کرے تازٕ اُچھ پوشَن کژاو

مانہٕ زَن تانہٕ ہینتھ ہیٹھِس گوشَن   نازَن شوٗبن نازٕ بردار

روشہ کٔس مَنٕہ ون واٲلِس روشن

بُہ کرے تازٕ اچھ پوشَن کژاو

شاد چھک رٔوزِتھ ہتو گلگوشن   مارٕ متہٕ ذانہٕ آزادَن پان

بیداد کیاہ کرِس چاٲنی فراموشن

بُہ کرے تازٕ اُچھ پوشَن کژاو

غزل

میہ یاوَن ہبرٕ کوٗر تھَم وینہٕ

یہ کمہٕ آولنہٕ بُہ لاٙگ جھتس بال

ژٕ ذراکھ اَمہ حسنہٕ اَمہ یاونہٕ

یہ کمہٕ آولنہٕ بُہ لاٙگ جھتس بال

دلو میانہٕ ولہ بِگہ ژوٗرے

رِہو کُنہٕ پَتھ وَنَن دوٗرے

دُرِسس مسُول بہ یتیمہ دُدُوِنہ

پہ کمہ آولینہ بہ لاؤ جھتس بال

ژوُ لمُ کوُت لوُڑے بوُمبوُر

ٹھرے پیٹھ بولہ وُن کستوُر

دِھس وِنی لولہ وُستیر ونہ

پہ کمہ آولینہ بہ لاؤ جھتس بال

ودو بھاوُ بھتس عذابس مشن

گلان چھس اضطرابس مشن

میہ سیتمہ یئ وعدہ چھا آدنہ

پہ کمہ آولینہ بہ لاؤ جھتس بال

کمان ناز چاگر بھ گُوم

اشارہ سیتر ماگر بھ گُوم

میہ جنس رووُم نہ تی کسس ونہ

پہ کمہ آولینہ بہ لاؤ جھتس بال

چھم نۍنز پادھی ژنہٕ کس کعبس
ژٕرِتھ دٕردانہ محرابس

زہ گمہٕ ہرشہٕ بمہٕ دونے کمو سنہٕ
یہ کمہٕ آولنہٕ بہٕ لاجھس بال

چھ دِل دیوانہ موت یاون
خطا گژھنہٕ یارہٕ گذراون

ژٕ یہ نے بادے ادہٕ کس ونہٕ
یہ کمہٕ آولنہٕ بہٕ لاجھس بال

کرن یم چانہٕ لوکٕ سنز
برن بے چارہٕ کمو شند ٹنز

تمن مرنس تہٕ فرصت چھنہٕ
یہ کمہٕ آولنہٕ بہٕ لاجھس بال

مینہٕ پنہٕ نے سوز چھم کیاہ تام
نتہٕ کم تولہ ہاوس درام

دِلکۍ اُلفت ژٕ یہ سیتھ گوم ینہٕ
پہٕ کمہٕ آولینہٕ بہٕ لاۓ جھس بال

ژٕ لمُ تراُوِتھ شہ یاون راے
گیُیم سرتَل سونس ہیے ہاے

وژھس مولہ تلہٕ شہ رووُم ینہٕ
پہٕ کمہٕ آولینہٕ بہٕ لاۓ جھس بال

ژٕ یہ روس میۍ گو زندگانی کیاہ
پہٕ لو کچار ستۍ جوانی کیاہ

بہٕ بلہٕ ہا چانہٕ آکہٕ ورشنہٕ
پہٕ کمہٕ آولینہٕ بہٕ لاۓ جھس بال

شہ میونۍ بلبلِ آزاد
تسنزہ تمہٕ باشہٕ تہٕ فریاد

مینہ نے بالی زرہ مس تمہٕ ہنہٕ
پہٕ کمہٕ آولینہٕ بہٕ لاۓ جھس بال

غزل

سرا آوسے بہٕ پادن پأٹھ پٔتیتھ نگارو
ژاوِ ھتہ میٔہ بالہٕ ژونٛہم ھتاوِ ھتہ ستم نگارو

کوہٕ زانہٕ کمہ خشمہ ژونٛہم کرٕ یتہٕ کرشمہ
کٔس کٔن وُچھان چشمہ وونی لوسنم نگارو

اندری گژھس بہٕ ھولہ دل چھم دزان لولہ
شُری باشہٕ تےٚ مخولہ کیاہ ژاو تم نگارو

کرٕ تن کنتھ وتہٕ کنھ معشوق میون ژھپے چھُکھ
اَسہٕ دوان چھُم یاد اتھ کُنےٚ دُزپے تےٚ قسم نگارو

وٕنہٕ یوٗد کمہ ہَن تہٕ بالن تم ہیانہ خہ شہٕ نالن
میونے جگر چھُ ژالن ہیم چانی صدم نگارو

کاژاہ ہیٛنٛرم ملامت کاژاہ چھُم ندامت
تم ساتھ تا قیامت کرِمشنم نگارو

زانِہ چھُم نہٕ ژھین وٕدرِ نس ونہٕ ہا بٕرتس مدہ نس
دِنی نیزٕہ ریحتہٕ بدہٕ نس کٔمتہٕ ادے سہم نگارو

تیز کیاہ چھُہ شولہ نارس آتش ہوٗران گُمارس
حُسنس تہٕ لوہ لجارس کینہہ چھے نہٕ کم رنگارو

آزاد آو نالون وۄل چانی زُلفِ خالن
چھس لولہٕ موے والن گرسو مہ تہٕ قلم نگارو

●

غزل

خندہٕ بانہٕ دِلبر چھُہ مے تتبہٕ لاوان
وندہٕ میون یار سنبلاوان کیاہ

دٕرہٕ چھُم دٕرہٕ ہوٗر ژٕورہٕ اُلراوان
وندہٕ میون یار سنبلاوان کیاہ

کھالی مالٕ سوزس نالی چھینہ تراوان
بالی یوٗت گیاہ عسالی جاہ

کالی پکہٕ بیاوٕ کی دمہٕ تہٕ ماراوان
وندہٕ میون یار سنبلاوان کیاہ

گلالہ ڈیوٹھم گمہ شہلاون　　چمنن منز باگ تراوان گاہ

رنگہ رۆمالے واو کرہ ناوَن　　وندہ میون یار سنبلاوَن کیاہ

لہ تہ لہ تہ کوکلہ پاری بیلہ تراوَن　　گراپہ سیتی مایہ ولناوَن کیاہ

سونہ کرہ چونہ نرہ زۆنہ زرہ تراون　　وندہ میون یار سنبلاوَن کیاہ

جوش خمارک ہوش چھنہ تھاوَن　　شعلہ کیاہ تراوَن بے پرواہ

اُسہ ونہ قہرہ زہر بیلہ پاوَن　　وندہ میون یار سنبلاوَن کیاہ

سوندری دیپہ چھس پنندرہ ورزہ ناون　　خشمہ ہرشہ چشمہ مژہ راوَن کیاہ

پوشہ وارہ جوش دِیت چھبکی واوَن　　وندہ میون یار سنبلاوَن کیاہ

گرہ کار یاونک ترٹہ زن تراوَن　　بوشہ سیتی ہوشہ وائلی گے پھلواہ

ورزہ مَلہ حسنچ فتنہ وزہ ناوَن　　وندہ میون یار سنبلاوَن کیاہ

خمدار بمہ چانہ محراب ہاوَن　　نوُرانہ روئیک خاصہ درگاہ

عاشقن قبلہ تہ کعبہ منزاوَن　　وندہ میون یار سنبلاوَن کیاہ

کمہ انہارہ بیوٹھ رنگہ ناوَن　　شوبان ماری موند یار کوتاہ

نچھ ساپہ منزہ دورہ پرزہ ناوَن　　وندہ میون یار سنبلاوَن کیاہ

نازنین یارو باز چھے نژاوَن   آزاد عاشق تازہ شیدا

کہوچہ کھائِتھ سعدن چھُ پرکھاوَن

وندہ میون یار سنبلاوَن کیاہ

غزل

چھُہ مے لولہٕ چی بیمارٕ یے   ساقھاہ ژٕہ بولہِ وَنہارٕ یے

ودِلہ اَز کرو بیدارٕ یے   ساقھاہ ژٕہ بولہِ وَنہارٕ یے

رفتار تمی سُند دِل رَوان   گُفتار دِلہ ہے خوش پَوان

اَتھہ یادنَس پارٕ پارٕ یے   ساقھاہ ژٕہ بولہِ وَنہارٕ یے

مستوارٕ ئیپنہ وُچھام   اَنہار تمی سُند وَنہ آم

مخمور چَشمہ چارٕ چارٕ یے   ساقھاہ ژٕہ بولہِ وَنہارٕ یے

کرہ دوس پننے پہ لبن   بوسہ کرس شکر لبن

اَدہ غوصہ ژَلنم سارٕ یے   ساقھا ژٕہ بولہِ وَنہارٕ یے

آیت بہٕ تھاوَس تاہٹھ چینہ   بیٚیہ ہیٚیتھ پئیمس جانِ عزیز

غم چھمنہ چھم نادارہی ییے
ساتھاہ ژہ بولہِ ونہارہی ییے

ییلہِ گوم کنن کس تام نش
حسنس چھہ فتنچی ملہِ مش

گوم اشک چشمن جارہی ییے
ساتھاہ ژہ بولہِ ونہارہی ییے

ییت تام تھاوتھ زندگی
چھم یارہ سیتھہ شرمندگی

کرمس نہ بندہ بردارہی ییے
ساتھاہ ژہ بولہِ ونہارہی ییے

تنہِ مژرتھ ہاوہ ہس بدن
کمتہ پاٹھو گیژ میانی ہیہ تن

خون جگر ہارہی ہارہی ییے
ساتھاہ ژہ بولہِ ونہارہی ییے

باغن تہ ناگن ہیتھ میہ زاگ
ژھانڈان دا ژرس ویرناگ

نیب آم نوشہارہی ییے
ساتھاہ ژہ بولہِ ونہارہی ییے

مژ تیل بل نالہ تران
دامن بوڈم پیالہ بران

ڈوانگس تجم شکارہی ییے
ساتھاہ ژہ بولہِ ونہارہی ییے

چون اکھ سوخن اے فتنہ گر
آزاد زانتھ مشراوہ کر

وردس چھہ یاداوارہی ییے
ساتھاہ ژہ بول ونہارہی ییے

غزل

نٮ۪وُ وُلھ اَسہٕ پٮ۪ٹھ بار دوشن   ژٕہ گوشَن پانہٕ بے پرواہ

گگہے روشن گہے توشن   ژٕہ گوشن پانہٕ بے پرواہ

تُلھتھ پٮ۪ٹھہٕ لولہٕ بیمارس   مُلِھتھ آکھ غازہ روٗخسارس

ہٮ۪یرٕن رٮ۪تھہٕ نبضکین جوشن   ژٕہ گوشن پانہٕ بے پرواہ

دِلس آم غمزہٕ کٔے اکھ تیر   لِجِم درپردہ زخمَن زیر

اوٚنٛتھ کوٚہ جیرٕ خاموشن   ژٕہ گوشن پانہٕ بے پرواہ

سگُنٔے اَکھتابہ گاہ مارَن   چھُہ آئینن تہٕ دیوارن

صفایُس پانہٕ سٔے روشن   ژٕہ گوشَن پانہٕ بے پرواہ

مُرٕن وَحشت پچھہٕ کیٚاہ یارہ   بمنزِل وانہٕ آوارہ

ژٕہ مرنَس کونہٕ چھُک توشَن   ژٕہ گوشَن پانہٕ بے پرواہ

چھُہ رٔوزِتھ اصل پوٗشیدہ   ژٕیہٕ دیدَن چھُے سُہ نادیدہ

کھٔٹِتھ نوٗن مُشک منز پوشَن   ژٕہ گوشن پانہٕ بے پرواہ

لُبس یوٗد عکس منٛز نارس　　کرِس گنٛڈ لولہٕ یان مارس

بہٕ منگہٕ کیاہ سۄدرگہ کین گوشن　　ژہٕ گوشن پانہٕ بے پرواہ

نشہٕ مردن میۆ اوسم باو　　بٔچھم نا مردٕ نے کنٛ ناو

سمندر زانہٕ کیاہ پوشن　　ژہٕ گوشن پانہٕ بے پرواہ

کریامس گژاو آہستہ　　گومُت آزاد چھُ دلخستہ

دِپن چھس کنٛھ گرِث گوشن

ژہٕ گوشن پانہٕ بے پرواہ

غزل

یمبرزلہٕ گژا سے لچھ سۄنہٕ کنہٕ ڈورس

کالہٕ بزمبورس للہٕ ناوان

ہول گوو اندری لولہٕ رنجورس　　کالہٕ بوٗمبورس للہٕ ناوان

کینہہ لگی تاوہٕ تہٕ کینہہ تنٛدورس　　کینژن مینژہٕ سیتی گوو یکسان

وۄنٛ توس کرِ کیاہ مینژہٕ تہٕ سورس

کالہٕ بوٚمبوٗرس للہٕ ناوان

ٹاۓ ہٹس دوستس ووندہ منظوٗرس شمشیرہِ ضربن گژھہ دِیُن جان

گلزار دٕرینٹھ آو دار منصوٗرس

کالہٕ بوٚمبوٗرس للہٕ ناوان

یُس نوٗر صُبحک سوٗرسنز ژوٗرس سُے نوٗر عالمس پرٛیزہ لاوان

تھاوان عاشقن شرٕ کھُورہ کھوٗرس

کالہٕ بوٚمبوٗرس للہٕ ناوان

رٛیتھہ دِتھہ نارس گاہ دِتھہ نوٗرس ماہرو دلبر رُود پنہان

لچھہ بَدی ناو چھم تَس بہودوٗرس

کالہٕ بوٚمبوٗرس للہٕ ناوان

گاہ لولہٕ حُسنک پیوم کوہِ طوٗرس زلزلہ عشقنہ سَپنس خان

نار گوم دارس سوٗر گوم کورس

کالہٕ بوٚمبوٗرس للہٕ ناوان

ہیتھرِ بوہ شرٕ مخمل فرش مغروٗرس ازلہٕ مخموٗرن نیتھہ نوٚن پان

نمرود وُ چھےٚ آگر منصورس

کالہِ بوٗمبوٗرس للہِ ناوان

ازلےٚ گیس گیس اوس بوٗمبوٗرس — ازلےٚ بُلبُل نالہِ دِوان

آزاد دایان آو سنطوٗرس

کالہ بوٗمبوٗرس للہِ ناوان

غزل

اَز چھَم دِلَس خوش حالی یے — دُنی توس پیہِ نا سالی یے

ہیہ یان بہٕ وَتھرس بالی یے — وُنی توس پیہِ نا سالی یے

آیَت تھَوس سوٗنہ کٕنہِ دوٗر — روزِس پیرِتھ سودرگہ حوٗر

سوزِس بادام کھالی یے — وُنی توس پیہِ نا سالی یے

اَنتَن بہٕ لاگَس تِنہِ تَن — وَتھرس وَتَن مُشکہِ خَتَن

لولہٕ مالہ ترٲوِس نالی یے — دُنی توس پیہِ نا سالی یے

میئہ تہ تس یئنہ گیئہ دؤ ستی ۔۔ بند زئن ژھنم آرد رہتی

ہیس نیئوم تسندکو صائرلیے ۔۔ ؤئی توس پیپہ نا سائلی یے

شُرکو پانہ بو سنہ وَرِش ۔۔ دژائیس ژیۂ پُتھ قبیلہ نِش

شوبیا گرشھن وُبالی یے ۔۔ ؤئی توس پیپہ نا سائلی یے

یار آدنک آرد مُتے ۔۔ پھُلوا کرِتھ ژولمُ کھوتے

وُشراونس ہانژالی یے ۔۔ ؤئی توس پیپہ نا سائلی یے

عاشس تہ آرامس گئے ۔۔ چھُنہ عاشقس دِل پنہ نئے

زانن تہ زانن وا لی یے ۔۔ ؤئی توس پیپہ نا سائلی یے

آزاد ہیتھ سنطورہ یے ۔۔ وَنہ زار یاون ژورہ یے

ہیتھ نوومُت ازالی یے

ؤئی توس پیپہ نا سائلی یے

غزل

ہانژلہ یارہ بوزو کنئے ۔۔ زار وَنہ یو

زاجھس تہ لاجھس آوہ ہلئے زار وَنہ یو

ڈونگہ ڈونگھتھَم ناگ تھو تھَم داغ سوندری
ہی مالہ ہیندے ناگ اَرزنے زار وَنہ یو

وَنہارہِ مُڑرِم لارِہ لارے دارِہ بنجرہ
تھرِہ کارِہ ژاہم آنگنے، زار وَنہ یو

مستوٗر دژایس میانہِ لالو کژانہِ قبیلہ
آیس بہٗ چانے آکِہ سعہ خنے زار وَنہ یو

تھوومُت ژیہ اوسے وعدہ کسو سادہ منوشو
مَس دِتھ بہٗ کرُتھس پنہِ پنے زار وَنہ یو

ما کامہِ دیوو پامہِ تھاوِتھَم گامہِ شہارہ
بدنام کرُتھس ہیرہِ بونے زار وَنہ یو

ژاویوتھ زُلفک زال کمَن دلہ وپرنہ گیتھ
بدنام آزاد آوہ ہینے، زار وَنہ یو

غزل

میٖنہ دو گامرژ چھہ چاٗنی کل — مَسہ ژٕل پان مارہٕ یو

مینہ چاٗنی کل گیٚم ہانکل — مَسہ ژٕل پان مارہٕ یو

کنٛن لاگِتھ کنہٕ دوٗروا! — پیٚہمَنا کالہٕ بوٚمبوٗرو

چھسہ بو تازہ پیمبرِ زٕل — مَسہ ژٕل پان مارہٕ یو

پہٕ چون اندازہٕ کوتاہ میوٗٹھ — اَکی نظرے کران چھک لوٗٹھ

چیسہ وسراوتھس نازل — مَسہ ژٕل پان مارہٕ یو

تمی حُسنہٕ تہٕ خُمارہ — تمنا چھُم وُچھت وارہ

بُچھت عاشق ہیچھت کمہٕ ژھل — مَسہ ژٕل پان مارہٕ یو

چھوکہ لدَ لوکٹس پانس — زوٗس نہتہٕ زو گتھم جانس

پھرِتھ ژوٚلہم کرِتھ وُزہ مل — مَسہ ژٕل پان مارہٕ یو

نٹان کاکُل تہٕ گیسو کیتہ — پریشان چانہٕ خشمہ سیتہ

روٗٹھم ژھیے شرمہ واٗلنجہ تل — مَسہ ژٕل پان مارہٕ یو

ژٔیہٕ منز ڈیٹھمنہٕ ہمدردی   تیٚمی ہولٕن پھیرِم زردی
رعہ پیٖر بدنس گیٚیم سرتل   مَسہٕ ژٔل پان مارہ یوٚ
عشقہٕ مُتہٕ بے وفا یارہ   عشقہٕ مُقام گژھتھ پژارہ
وُچھنہٕ رو زٔے بہٕ روحنہ بل   مَسہٕ ژٔل پان مارہ یوٚ
یژھ سان یارہٕ چھے آزاد   دژِھ وأِلنِجہ لایان ناد
مَنَس بلبُل تہٕ چھُس نہٕ مَل
مَسہٕ ژٔل پان مارہ یوٚ

غزل

وُنی میہٕ دِتمے دارہ تہٕ بُرو یے   پاتال ماگیکھ شاہ پُرو یے لو
مُشکہ جامَن او سے زرٔی یے لو   پاتال ماگیکھ شاہ پَرو یے لو
شوٗرہٕ پانس گژایہ ماران یے   دوٗرہٕ وُچھمکھ دوٗر اُلہٕ ران یے
ناُگی مخمل چوٚنہٕ جرٔی جرٔی یے لو   پاتال ماگیکھ شاہ پَری یے لو
رنگہٕ عنبر مُشک دار چھونے موی   تشنہ تھاوِتھ بلبُل ہاوِتھ روے

تازہ فصلہ پھِنی گولاب ٹھَرِیے لو | پاتال ماگیکھ شاہ پَرِی یے لو
لال جوہر پَرِی مے سعینہ ٹھالَن | گرہ نوؤم شوقہ چانہٕ دوہن لالَن
کینہٕ دُور تہٕ مرٕحہ بند کرِیے لو | پاتال ماگیکھ شاہ پُرِی یے لو
سازوایان پَرِی مے اَفسانہ | خندہٕ گرِی گرِی روٗٹ مے دامانہ
نازنینَن دِل تہٕ کیاہ سَہ دزِی یے لو | پاتال ماگیکھ شاہ پُرِی یے لو
گرٕدھ نیر پتہٕ یہ عاشق اوبٲلی | رنگہٕ بُلبُلہ پینہِ پاٹھو اُوڈالی
بوش سوٗرنِے اَدہ پوشہٕ ٹھَرِی یے لو | پاتال ماگیکھ شاہ پُرِی یے لو
ساس مُلی مُلہٕ سنیا آسہٕ آس دیوان | پچھمنہٕ دِلبر کُنہٕ کینہٕ وَنہٕ پیوان
بار صاحبو کا ستم ٹھُرِی یے لو | پاتال ماگیکھ شاہ پُرِی یے لو
خوش تہٕ آزاد آزاد زھوپہ مارن | دزاو کھیاونہٕ پینہٕ نے اَتھ یارن

قندہ میٹھا یہ ٹھال بَرِی بَرِی یے لو
پاتال ماگیکھ شاہ پَرِی یے لو

غزل

فُلیاہ لُجو سو لولہٕ بادِ صبا آیے   لالہ کو سیمنے کرہٕ یو کڑاو

پوشہٕ گوندی سوزٕے وَنتہٕ اَتھِہ کمنے   لالہ کو سیمنے کرہٕ یو کڑاو

رُمہٕ رُمہٕ گُہ چھُے فِترٕ دُن بُتُمنے   اِشارہ ہاوی ہاوی تیر موتڑاو.

رس کیاہ چاینن اُولین رُمہٕ نے   لالہٕ کو سیمنے کرہٕ یو کڑاو

جوش لوگ زٕبہٕ زٕبہٕ مَرکین خُمہٕ نے   پوشہٕ مَتہٕ بوزُم چون آو آو

بوشہٕ ہَتہٕ ہوش وِنیسرٕاوی بتُم شُمہٕ نے   لالہٕ کو سیمنے کرہٕ یو کڑاو

پانہٕ پِیتہٕ وندہٕ ہے سر قدَ مَتنے   سوُد کہیاہ غارٔن کرہٕ نی کڑاو

چھُنہٕ غم دادی کرلدہ شُندہ بے غمنے   لالہ کو سیمنے کرہٕ یو کڑاو

زُعوُ نجہٕ اکہٕ کا ستمُ داغ لنجہٕ برمنے   کہتہٕ لنجہٕ لوگمت آسنہٕ واو

اُسہٕ کرتھ رحمت نِتہٕ ادہ کمنے   لالہ کو سیمنے کرہٕ یو کڑاو

سونہٕ سیرہٕ لاجایہٕ ہیرہٕ مجمنے   بوزُم ڈٕیہٕ تل رَو قَس ڈراو

کتہٕ رُود وَتہٕ پیلہٕ ڈول منہمنے   لالہٕ کو سیمنے کرہٕ یو داو

عشقُن نار چھٕنِہ عاشقن ہمہِ نے   رَسہِ پاٹھو اَسہ وُن ماہ رُوے ہاو

دَمہِ دَمہِ دِل گرٚژھ رَچھُن آد مِنے   لالہ کو سِمنے کرِہ یہ کڑاو

مالِہ مَتِہ مالن سیتو گوکھ کمہِ نے   روشہِ وُنہٕ یٹت کیاہ بوش تہٕ چاو

میٚانہِ خوتر ہاوس چون چھا تمہِ نے   لالہِ کو سِمنے کرِہ یو کڑاو

لولہِ کس باغس بیلہِ پھولو چمہِ نے   آزاد سون اَدہِ وَننے دڑاو

"قُلیاہ لجُمو لولہ بادم نے"

لالہِ کو سِمنے کرِہ یو کڑاو

غزل

کیٚاہ کرِہ لولہِ نارس زاٗ جنم میٚہ تال وِسری یے

یٚژکال ووت یارس میون ملالہ وِسری یے

وَنہ کیٚاہ بہٕ تنٛد خوٗیس تراوِتھ سیاہ موٗیس

دڑاو اَسہِ کُنہ شہ رویس تھاوِتھ رٛمال وِسری یے

چھُس فوز کی رُمن کیٚاہ برجستہ یو سمن کھیٚاہ

ہبروٲل کرِتھ بُتن کیاہ بدول جمال وٕنِسو یے

رویس چھُہ کعبہ کےٚ مَد چھُس خال سنگِ اسود

ﷲ سے قبلہ میون مقصد ونده هس بہٕ لال وٕنِسو یے

اُدی میہٕ ساز بوزُم سوز و گداز بوزُم

دَر پردہٕ راز بوزُم رٲدُم میہٕ حال وٕنِسو یے

میوٹھ کیاہ یہٕ لوله آتش چھُم جگرس پیوان خوش

اَمہِ تیز خنجرٕک کھَش یمہٕ کرٕ بحال وٕنِسو یے

یتہِ شوقہٕ تہٕ خیالہٕ کوٚرمُس میہٕ دِل حواله

بوزُم تمِس ملاله چھُم سے خیال وٕنِسو یے

بوزِتھ یہِ خونِ جگر فکرن وُچھُم شہ کافر

زانان چھُہ پیٚتھ دلاور فیرُن محال وٕنِسو یے

مَس شیشہ کمہٕ حالہٕ عاشق رُمان تیچھُم ناله

تَس عارفس یہٕ پیالہٕ تھوو کمہٕ حلال وٕنِسو یے

اُسی آسے آزماوِتھ بُتخانہ کعبہ ترٲوِتھ

برطاق دزا ے تھاؤتھ سأری خیال ویسویے

دو ٹمٹ کمس میہ کیاہ چھم معشوقس خطا چھم

سوزِ دلس گواہ چھم دامن تہٕ نال ویسریے

چأر یتھ کمان چھُ قأتل آزادگوٗ مقابل

ژٕ چھیتھ جوانِ جاہل چھس ما خیال ویسریے

غزل

ژٕ چھم دورے بران شیشن شراب آہستہ آہستہ

کران لب تشنہ مُشتاقن خراب آہستہ آہستہ

تسند رمزہ ژٕ چھم یا متھ قیامتھ سیتم تامتھ

کنوٗ بوزم میہ کیاہ تامتھ جواب آہستہ آہستہ

ژٕ چھم خنجر بجمرہ چاران گمہٕ ہوت عاشقن ماران

پوٗزم بلبلیتھ کشتہٕ ثواب آہستہ آہستہ

مدفوار و لگے پأرمی شاہ اکھ بوزتم زارمی

چھ روزان دۄر ہیتھ سارے حجاب آہستہ آہستہ

کینہہ ملالہٕ چھے وونس نتہٕ چھے چوٚمتن پرٚ مس

تران چھک دۄرہٕ مہٕ رویس نقاب آہستہ آہستہ

فقیرن برہمنن سادن پتہٕ پنتہٕ رادہٕ رٹھ آکن

ژیٚہ پتھ نیرِتھ کور آزادن جواب آہستہ آہستہ

غزل

مس پیالہٕ بزمِ جانانس کلے دۄرہٕ پھلے لو
از یتہٕ کرے لمالہٕ لولے دۄرہٕ پھلے لو

کمہٕ بوشہٕ ہرنتہٕ ژھالہٕ نیتھ پوشہ باغن شرٚ
پھلی پوشہ چمن ولہٕ ولے دۄرہٕ پھلے لو

چھک ناگہٕ لی جامن چوٚنہ جران زۄرنہٕ مقابل
ڈیکہٕ زۄرنہٕ ہندے کونہٕ چھتولے دۄرہٕ پھلے لو

دۄرہٕ بیرہٕ جانہٕ گنڈھ شوٗرٕ پلن بال وٗنی وشنو
الماس نوٗ زنکی باٹھی گلے دۄرہٕ پھلے لو

آیینہ و چھان اوس وونان سینہ بسینہ
بے کینہ پرٚزکہ پاٹھی دینہ ڈلے دۄرہٕ پھلے لو

تھزہٕ کارہٕ خم دِتھ شانہ بکف چین بجبین یار
پیچانہ زلفن مشک ملے دۄرہٕ پھلے لو

شرٚ مہٕ ذٕ پرزہٕ نوٗ وم یارہٕ ہندے رفتہٕ ردا نگ
کتھ پوشہ باغس لرزہٕ تلے دۄرہٕ پھلے لو

کمہٕ نازہ سہ مخمور وونان تازہ یارن اوس
آزاد بوٗز نِتھ فتنہ تلے دۄرہٕ پھلے لو

مَس پیّالہ بَرِم چیاڑہ کلے دُورہ پھلے لو

اَز یتہ کرے لو لہ لو لے دُورہ پھلے لو

غزل

مارہ کرُ تمس نارہ وزہ مُلی یے لو
چارہ میونُے زُہ کرتہ نازُلی یے لو

باز پکھنا تازہ موئُلی یے لو
چارہ میونُے زُہ کرتہ نازُلی یے لو

تُراد خاموش مُرُشہ راو لب شکر
تشنہ گاہُ میتو چھ مُشتاق انصاف کر

تھاو لاڈن چاو تُریشہِ گگُ یے لو
چارہ میونُے زُہ کرتہ نازُلی یے لو

دُورہِ وچھمکھ نیوان ڈالہ مخمور
اُلہ راوان حالہ اکہ سہ نہ کنہ دور

تیز مہمیز اہر یزہ پھُلی یے لو
چارہ میونُے زُہ کرتہ نازُلی یے لو

درزہ وُن نار لو کچار مزہ دار کیاہ
شولہ ماران گرہ تارہ بے پروا

اُمی چھ ڈاکُلی میتو ہوشہ کاٹگی یے لو
چارہ میونُے زُہ کرتہ نازُلی یے لو

کاُلی سمسار باُزی گار شب تارہ
ہولہ تب تہ لولکہ آ زارہ

گرشہ یاونگ شمع گگُ گگُ یے لو
چارہ میونُے زُہ کرتہ نازُلی یے لو

کمۍ سنا وارِلی نیوٗم اَسانی   یِیہ نا چھم مہربٲنۍ سیٚے

قندٕ دوہ دٕر رحمت رندٕ نورانی   زندہ دل خندٕ پیشانۍ سیٚے

وُچھان وُچھان گوم رادانی   یِیہ نا چھم مہربٲنۍ سیٚے

ژالِ منز جانباز باز نیوانی   ہالہ ہیندی پاٹھی نیولانۍ سیٚے

آزاد وۄن ننس شاہ ہمدانی رحمۃ

یِیہ نا چھم مہربٲنۍ سیٚے

غزل

ہا عشقہ متیو ہولہ چانے تھوٗرِ مہ دَشے میٚہ

پیرن فقیرن کھوٚر چھلم لولہ اَشے میٚہ

ننڈر بون یاوَن چون اُچھن بر و شنط کنے چھُم

شرنیہ آدنکے پچھے نہ مشان حہوشے میٚہ

دلولہ تلان دِلہ دیرن تیر مژگانہ چون

تکبیر تورُم پانٕی پانس لایو کشے میٚہ

اندازٕ لولکہ رازٕ وُنی سٕے تازٕ بَستانٕ

سُئے ناز خنجر بُمہٕ نیٖ ہُند نزاشہٕ نہ کُشے میٚہ

مَس پیٚالہ چاوِتھ نِندرٕ یاوِتھ لِرٕ ساوِتھ پان

اَرمان تھاوِتھ ژوٚکھ تراوِتھ اوس رٕنشے میٚہ

بیدار گژھتھ پیٚیرِ ہیٚوتم زٕژھ زٕژھ نار

چھیکُم یاد بیٚتھے ناد لایان آو غشے میٚہ

اَمو سنگدِلن ہیتیہ کوٚر نم اَرہ نہ ہُندُے رنگ

گنزران کم گل ڈوٗرہ سیرِ یا مجبورٕ دِشے میٚہ

مینوش یہ آزاد کو ناہ جوش اَمو سُند تیز

مدہوش یا اَٹھیٚن آو ساتھا ہیٚوٚتھ تشے میٚہ

●

فٹ نوٹ لہ استاد (غالب) کا شعر ملاحظہ ہو:-

"دل میں آ جائے ہے ہوتی ہے جو فرصت غش سے

اور پھر کون سے نالے کو رسا کہتے ہیں"

(گنجو)

غزل

دوٗرہٕ دوٗرے میٔہ نیوٗنم یارن دِل
ژۄرہٕ بیٚوٹھُم تہٕ کتہٕ ژھارن دِل

عاشہ موت زوٗنہ دراو چوٗنہٕ ہجران
خوٗن ناحق چھُم کیا زِہ ہارن دِل

اَلِہ راوان کنہٕ دوٗرن کیاہ
بَہ راوان دِل فِگارن دِل

بُلبُلن کوٗ گُلن گُلن یِکبار
پھۄلہ رائوی حُسنہ کی بہارن دِل

غش میٔہ گوو خنجرس چھُہ کش باقی
ہاے افسوس معدل نہ پاون دِل

تازہ چھُہ کھلو ییتھم میٔہ اے ظالم
اوس پرائی سِتم سندارن دِل

ژۄرہ نازک اِشارہٕ ہو ووتھ کیّاہ
گو وسنان لولہ زاوی جارن دِل

خشم چونے چھُم محشرک ماحان
محشرس منز ولی تہٕ ہارن دِل

ہرنہ عاشق چھُہ اپنے ہتھ پیٚو ر
یارہ لوگُت کمن شکارن دِل

پیٚنہ فُٹ جانہٕ بے سبب اپنہ
دَنتہٕ آتھ سعنہ کیتھ زارن دِل

خارہ چھُم وارہٕ کر سموتتھ پاٹھ
بُلہوسی دوٗرہ دوٗرہ ہارن دِل

دراسے آزادنے غزل مخموٗر
ہورُتت ماچھُم امی ہشارن دِل

غزل

مُبارک جلوہٕ دِلدار ڈِیُوٹھُم
وُدأنی سی بُلبُلن گُلزار ڈیُوٹھُم

لوٗلس اندر ہیتھ تمُ نیٚندرِ پیٚنس میٚتھ
پنُن طالع گوٗمُت بیدار ڈیُوٹھُم

سُگنِے حِس چھُم نہٕ زَن تعویذہٕ کَرِتھ مَ
تھر بی کَرٕ اسِے سُہ خوش رفتار ڈیُوٹھُم

دِلس اندر تُسند خمدار کاکُل
خزانس پیٚٹھ بِہِتھ شہمار ڈیُوٹھُم

کھُٹِتھ اُسِس اشارَن معنہٕ ژارَن
سہ خن پیوٚمُت سرِبازار ڈیُوٹھُم

نیٚن نہٕ خوش ہوا جایَن دِتھم وُنی
توٚتے وأرِس ییٚتہ سبزار ڈیُوٹھُم

پرستانَن اندر بوٗزِم تسِنز ہوگ
گُلستانَن تُسندُے خار ڈیُوٹھُم

یہ دِل میون کوہ کھنان فرہادِ زن اوس
ولیکن از سیٚنٹھاہ بیمار ڈیُوٹھُم

تسِنزِ بے مہربأنی زندگأنی
تُسندُے مرگ ناہنجار ڈیُوٹھُم

ہِجر دِتھ سے بِجر ییٚمہِ ترٕووُ بر خاک
تُسندُے سروقد لوٚکچار ڈیُوٹھُم

خبر چھینہ تھاوِہ کم افسانہٕ آزاد
سِنتھِے تس عاشقس خمار ڈیُوٹھُم

خارہ خارہ تر آزار چوئے چھم ۔۔۔ وَنتہ کرہ کیا ہ ناساز کرو نے چھم

راز میأنی چھ پرٔ اُولیے لو ۔۔۔ چارہ میونے ژہ کرتہ نازٔ لیے لو

لأز ژؤرن لوگنم بے پرواے ۔۔۔ بار صاحبو اُتھ راو میونے نیاے

یار دوس تر کار میأنی ۂلیے لو ۔۔۔ چارہ میونے ژہ کرتہ نازٔ لیے لو

مُفت آزاد ژیے پتہ پھلواڈ راو ۔۔۔ مارہ متیو زانہہ کھہ میونے باو

ییلہ پیمہ ہے دیارن ہُلیے لو
چارہ میونے ژہ کرتہ نازٔ لیے لو

غزل

متیو چھے سازو سامانس مُبارک ۔۔۔ مُبارک تازہ یارانس مُبارک

پھولان رفتارہ چانی گُل تہ گلزار ۔۔۔ صنوبر سرو تہ روانس مُبارک

پران کعبس اندر کُفرُک فسانہ ۔۔۔ پریشان زُلفہ پیچانس مُبارک

گومت دیوانہ ژے پتھ کُفر تہ دین ۔۔۔ پیتھس مخمور جانانس مُبارک

ہمہ کمانہ ہند کشس گوو کرتھ کار ۔۔۔ شوبی ناتیر مژگانس مُبارک

دِتُھکھ مَس عاشقَن مستانہٕ چالے　　کرن نا حوٗرہ میخانس مُبارک

بیٚیلہِ بوٗزُتھ فراقَن مارِ عاشق　　کوٚر ُتھ کیٚاہ چیٚلہ گر پانس مُبارک

کمَن زیرو بمن موٗت گوٚ دشمن بو　　تہٕندِس عہد و پیمانس مُبارک

چُھ یُس دانا کران عشقس ملامَت　　تسُندے کھوتہٕ نادانس مُبارک

جوانی حسن و دولت دِیار فانی　　یہِ دردِ دِل چُھ انسانس مُبارک

نہ مَنز کعبس نہ بُت خانس چُھ آزاد

بہِتھس مردِ مُسلمانس مُبارک

غزل

فراق ہتاوِتھ گوٚے یِکہٕ بالی　　لاگس سوٚ نہٕ کنہٕ وائِلی سییے

اَتھ موٗران گوم وَنہٕ ڈالی ڈالی　　لاگس سوٚ نہٕ کنہٕ وائِلی سییے

تیر ژَن تیرِ ہتھ گوم او ڈالی　　بالی سیر چھٔنہ خالی سییے

حالہ آکہٕ تارکھ مالہ چھُس نالی　　لاگس سوٚ نہٕ کنہٕ وائِلی سییے

لولہ رنگہٕ بُلبُل بولہ ووٚنی کالی　　آسان کینہٕ اوبالی سییے

مہر ینہٕ پانَس طعنہ ہیتۍ ہاؔلی   لاگَس سۆنہٕ کنہٕ وآلی یے

پنہٕ نۍ پان چھُے جان ہی ماؔلی   نازہٕ تھَو ہوشس متوآلی یے

سرہٕ کر نیرِتھ گرہٕ گرہ وآلی   لاگَس سۆنہٕ کنہٕ وآلی یے

لوزہٕ تہٕ بادام سۆزی مَس ڈآلی   سوزہ نَم کتھہٕ کوہ کآلی یے

یَری یے وآلنجہ کَری نَم آلی   لاگَس سۆنہٕ کنہٕ وآلی یے

رژھہ رژھہ وُچھنم پۆژہٕ انزآئی   نیٖندرے ہَرژہ ہانژآلی یے

پَنہٕ پنہٕ کرٕ نَم سۆنہٕ سِنز جآلی   لاگَس سۆنہٕ کنہٕ وآلی یے

تعویزہ کَری بۆے ژھۆلُم پاتآلی   جودُو گار بنگآلی یے

وَسوسہٕ دِلہ کی کرہٕ کَس حآلی   لاگَس سۆنہٕ کنہٕ وآلی یے

سوز ہیتھ دردل ساز ہیتھ نآلی   آزادٕ دژاو منزٕ نزآلی یے

رنگہ بُلبُلہ سِندی پاٹھو اَڈ ڈآلی

لاگَس سۆنہٕ کنہٕ وآلی یے

غزل

(یہ غزل مرثیہ ہے جو آزاد نے اپنے معصوم سالہ اکلوتے بیٹے کے اچانک بیمار ہو کر فوت ہونے کے بعد لکھی تھی۔ آزاد اُن دنوں گھر سے دُور ترال میں افسروں کے قہر و غضب کے باعث تعینات تھا۔ اور اپنے بچے کا خاطر خواہ علاج بھی نہ کرا سکا تھا۔) (گنجو)

ہیہ پان کرِہ ہَس بَیِیہِ قہر بأنی　　ییہِ نا چھمَ مہربأنی ییے

لیہِ چھم لوسان دٕتہٕ مُچھأنی　　ییہِ نا چھمَ مہربأنی ییے

وأرلیٖخ اَمِسم ڈٔنجہِ روزٲنی　　تتمٕ شُندرِ وُچھأنی ییے

چھُم نٕہ حیٖس تَتہٕ یَتہٕ گوم راوٲنی　　ییہِ نا چھمَ مہربأنی ییے

بیٖرن تہٕ سأدٕن یاد رٹأنی　　کرٕ کرٕ خاک دأمأنی ییے

اُکھی یتھ کمِہ دَتہٕ گوم نیرأنی　　ییہِ نا چھمَ مہربأنی ییے

فِرِیے ژندرس تَس بہٕ تونأنی　　قدمَن چشمہ وتھرأنی ییے

بالہِ مرہٕ شامے گوم لوسأنی　　ییہِ نا چھمَ مہربأنی ییے

ہیش ویسہ رأوٕ نم یو شنولأنی　　روُم باشہ کرأنی ییے

غزل

یارہ بے پروایہ رُدوہ ہم تر وَ نے لو
یان مارہ چانے مایہ دیدار بنے لو

روہ خسار موتھاو ژھایہ چھے آفتابک نور
وچھنس ژیہ کن جیوایہ کس تاب انے لو

وچھان ژھایہ ترگڑایہ چھے ریر یہ تر حوا رہ
پاراو کرئی کرئی آیہ گلالہ تنے لو

اُیل بدن کمہ رایہ آیت تصویرم یارس
زونم نہ پنہ نے شایہ ترس مایہ سنے لو

ژور ے وُ جسم تھرہ گژایہ ژاوِتھ پریشان موے
کوُر تم یہ کیاہ خودایہ دِل چھم نہ گنے لو

رُو شِتھ سر بجو ہٹ کتھ شایہ رُو دعا شقن خارہ
بییہ حُسن ہینزِ عنایہ گوس ہنر ہنے لو

تنہا رِوان تنگ جایہ ہیو تم ڈلن ینہ رنگ
ترنہ یار دوس ہمسایہ لگی دور ہیئے لو

گاہ روبرو گاہ ژھایہ ژھایئن وچھان آزاد
محرم دِلک ہمسایہ چھس ژونٹہ کنے لو

غزل

دیٹھیو بار صاحبن آ ے اَسہ نو ماے مَشان چانی
لگی کیا نہ دِلس گژا ے اَسہ نو ماے مَشان چانی

ژھنڈِتھ بال تَل پاتال وُسِتھ زالہ ژیٖرٕ پچھ پان

بٕہ ہی مال ژٕہ ناگی رائے اَسہِ نو مائے مَشان چاٗنی

باقِر خانہٕ بٕہ شیرمالہ رُچھم چپانہٕ خیالہ

لذیذ میوہ لطیف چائے اَسہِ نو مائے مَشان چاٗنی

بٕہ وَنہٕ ہے بٕہ ضبحکہ وادہٕ للّٰہ گژِھ وادہٕ نہسَ نا

پیٖ آسم بٕہ دِلس رائے میٖہ نو مائے مَشان چاٗنی

شُہتھ چھُس نہ ہیکان لولہ رُگن شولہ کھٹِتھ کیتو

پتو سینہ فٹِتھ دژائے اَسہِ نو مائے مَشان چاٗنی

سوٗرُم وُمرِ ییٖمے حالہٕ وُنیتھ زانہٕ کُنیس بال

اَسیس بندہ چھُم خدائے اَسہِ نومائے مَشان چاٗنی

ہرنہٕ ژھالہ نیتھم لالہ پران حالہ چھےٗ آزاد

دیتیو بار صاحبن آئے اَسہِ نومائے مَشان چاٗنی

غزل

وچھن کر گُلبدن گُلفام لُٹو یے
پری صورت پری اندام لُٹو یے

سروک سروپش تے نازن خریدار
کنگ سومن تہ منگ آرام لُٹو یے

پُسوزس لولہ نابد آلِ شیرین
خصر جلغوزہ تے بادام لُٹو یے

قسم دزِ یے ہپتھ دِتمو تس کافرس دل
خبر چھینہ آسہ کیشاہ انجام لُٹو یے

ہوس پچھم تِتہ تن لاگتھ وَنس حال
بُنہتھ کافرا نیتھ اسلام لُٹو یے

اچھن تل ساترسا تے چھم تسند رُعے
نہس نابس تیتے پیغام لُٹو یے

رَشھے رُس ہرشے نیو تم کڈِتھ سوَن
یِرشے لولس یہ کیاہ چھل ڈرام لُٹو یے

دَرشہ گندِتھ ناوِنس تِہ تیتھ آستانس
جہانس دِرشرا وُنس خام لُٹو یے

چھُہ نادان بُلہوس کافر گنہگار
ملامت عاشقس چھا بام لُٹو یے

وچھم بیلہ یار صورت ادس آزاد
رواں ہیُو از میہ بوزنہ آم لُٹو یے

غزل

ہول چھم کوزمت لولہ بیمار ہیے — بولہ نا طوطہ ونہارے سیتو

ژوبرِتھ روٗدُم پنجرہ تر دارے — بولہ نا طوطہ ونہارے سیتو

ذرہ ذرہ ژھونڈُم بادام وارے — تھرہ چھم وائہ لنجہ تھارے سیتو

کستوٗر لنجہ پیٹھہ کرُنس تارے — بولہ نا طوطہ ونہارے سیتو

نسیم باغ منزہ واٗژس لاے — آیم گژایہ شکارے سیتو

تیل بل ڈرایس ڈوٗنگہ سوارے — بولہ نا طوطہ ونہارے سیتو

وہ لہ ویسی لارو ژژارہ برتیوارے — آسہ نا کاٗنسہ اَچھ دارے سیتو

نظرہ کرہ ہوس دوٗرہ تُلہ ماٹرے — بولہ نا طوطہ ونہارے سیتو

موٗدیی دودہ کھاسی بھرہ ہاس دارے — یژھ چھہ نتے لو نچہ نارے سیتو

قوسہ وتھراوس زاگو جے تارے — بولہ نا طوطہ کوٗن ہارے سیتو

سینہ داریومس خنجر دارے — مارنس مہ بنجہ تلوارے سیتو

پھریکہ ورزی ژراونس چھوکہ لدکارے — بولہ نا طوطہ ونہارے سیتو

زاگ ہیتہ باغ منزہ پترمے پیارے — بالادرہ ہشرہ دارے سیتو

نیندرے مٹو لہ چھم پوان ہاٹے — بولہ نا طوطہ ونہارے سیتو

چمنن منز باگ یوسمن وارے　　　ماران گژ ایہِ تھزِہ کارے سیتو

دۄرِہ دۄرِہ آزاد کوٗر تھَن تارے

بولِہ نا طوطہ وِہارے سیتو

غزل

(ایک خاص عید کے دن ایک واقعہ سے متاثر ہو کر یہ غزل لکھی گئی ہے)
(گنجو)

عید چھم نہ کرِہ نا شادی ییے　　　دیدو وُچھم آدی آدی ییے

بادی مَس بنے میتو داگی ییے　　　دیدو وُچھم آدی آدی ییے

سر تازہ تمی سند سرو قد　　　تھَکھ دور آسن چشمِ بد

گو رمت چھہ کمی اُستادی ییے　　　دیدو وُچھم آدی آدی ییے

رنگیس پہِ تمی سند لوکہ چار　　　برجستہ چھو لمُت زَن بہار

وُ چھتھے گژھان کیاہ شادی ییے　　　دیدو وُچھم آدی آدی ییے

دِل آمتہ خمارس لوٗبہ نا　　　والنجہ منز ہیۆن شوٗبہِ نا

دردس دوا ییم داگی ییے　　　دیدو وُچھم آدی آدی ییے

جامہ ژٹان گُل در چمن — مُژراوی ہیتھ کُمی سِندی غمَن

ہم بے زبان فریادی یے — دیدو وُچھم اُدی اُدی یے

ینہٕ چانہٕ یارو سٟتھ گییم — غمگین دِلس فرحت گییم

کاژاہ لبم آزادی یے — دیدو وُچھم اُدی اُدی یے

خوش ابرِ نیسان تازہ دم — آزاد چھُ آزادُن قلم

کرِ دُ وَنَن آبادی یے

دیدو وُچھم اُدی اُدی یے

غزل

رونہٕ تو دَماہ بیٹھ لالہٕ — مس پیالہٕ برٕ یو

خمارہٕ کڈ سوالہٕ — مس پیالہٕ برٕ یو

ماران ھرن [illegible] ھالہٕ — ژاکھ سانہٕ آنگنی

پچھے [illegible] دِل حوالہ — مس پیالہ برہ یو

ہ دردِ [illegible] اقبالہ — طالعہ ژیہ گومے [illegible]

وہ تھوا نیسر استقبالہ مَس پیالہ بَرہ یو

تُل چشمہ شُرہِ خیالہ پرانی سوہ خَن مُشراد

ژاو حپلہ تڑ حوالہ مَس پیالہ بَرہ یو

کھُٹو کھُٹو مَس تھاو لالہ اَتھ سبز پانچُور سے

ژٹو تے جواہر مالہ مَس پیالہ بَرہ یو

حیائی غمزہ کَم کَم لالہ وائی لیجہ منز للہ دان

الماس کی پَر کالہ مَس پیالہ بَرہ یو

ییتہ دردہ لائم زالہ اُسمائی جانا دار

ژیے نو اثر گوے لالہ مَس پیالہ بَرہ یو

وُولتھس بہ گُھر کرِ زالہ اے کافر بدخوے

نائی تراو ختم زلف حالہ مَس پیالہ بَرہ یو

کافور شمع زالہ اطلاس وتھراوے

پرنگ تے پلنگ سنبالہ مَس پیالہ بَرہ یو

صاحبو آمی خط و خالہ نیرن پیتلہ گُل رُوے

اَدہ کس نِمَن متوالِہ　　مَس پیالہ بَرہ یو

آتش بَرٕ دیدٕن زالہ　　ہے ہے وُچھا یار سس

اغیار نائِلی نالہ　　مَس پیالہ برہٕ یو

جادُو ہاٹیچھتھ کمالہ　　آزاد سِرنے انداز

آو سوزکہ بنگالہ　　مَس پیالہ بَرہ یو

غزل

دُور موہیم دُرہ دانے ننندہ بانے مدہٕ نو

ژے پتہ دژایس بَرٕ کرانے ننندہ بانے مدہٕ نو

دُورہ دُورے ہمہٕ چاران ژُورہ مو پیم تیپرلائے

ہیتھ پیمے دِل اَتھ کمانے ننندہ بانے مدہٕ نو

یاو نکی دوہ چھی غنیمت یتہٕ محبت روزہٕ پُورہ

زانہٕ کُس کس کیاہ چھُ لانے ننندہ بانے مدہ نو

ساسہٕ بدکر اندیشہ ہیم زانتھ ییٚ چون شاہانہ دِل

اوس کیاہ نصیب میانے ننندہٕ بانے مدہٕ نو

خوشک لب خستہ جان تشنہ کیتھ لبہ نے   کریشان دوہ ووت ڈیشنس گژاے

دزہ وُن مزہ دار آہ تہٕ چھُنہٕ کھسنے   تنہٕ ہاوس نے تراوی نمَ ہاے

فند باز خندہٕ اکہٕ بُل ہاوسنے   دلولہ تھاوان دِلہٕ نے کیاّ ے

گاہ منز خوشیہٕ تہٕ گاہ وسوس نے   تنہ ہاوس نے تراوی نمَ ہاے

بلہٕ دل میونے یتیلہٕ چیتھ مسنے   لولہٕ منز بہٕ کرس لولہ متہٕ لاے

پردہٕ کرہٕ صاحب دردہ بے حسہ نے   تنہ ہاوس نے تراوی نمَ ہاے

یان ییلہٕ سعہ مَن گول تل گنے   اَدہٕ منز دیہ ن کرہس جاے

یخلاص سعن کرہٕ گاسہ کیتھ خستہ نے   تنہ ہاوس نے تراوی نمَ ہاے

سنگین رنگہ مندورہٕ ما تہٕ سنے   سیلاب عشق بے پرواے

تاب کیاسہ روزہٕ ادہٕ میترہٕ ویتہ زدہ سنے   تنہ ہاوس نے تراوی نمَ ہاے

خاموش آزاد بُوزی بُوزی آسہ نے   چھُنہٕ مینوشَن پوشن پاے

تہٕ تہٕ ییم گفتار ہٹہٕ چھاوسنے

تنہ ہاوس نے تراوی نمَ ہاے

غزل

پوشہِ مَتہِ روشنس بہٗ لگےَ یارٔ ری ۔۔۔ ژاوسہ کپنا دارٔی سیے

دوہ تارہٕ ژھوہ دِنہِ یُوری آسے سارٔی ۔۔۔ ژاو سہ کپنا وارٔی سیے

لوٗکہِ ہارٔزہ کمتھ چھےٚ ساگر مکارٔ ری ۔۔۔ دوس چھا آسان سارٔی سیے

پتہ وُترہ آمرش دُشمن دارٔی ۔۔۔ ژاوسہ کپنا واری سیے

پوشی تنے حُسن تر شرمدارٔی ۔۔۔ صاحِب کری تنے یارٔی سیے

دِلہ سے ژاوی نےٚ وفادارٔی ۔۔۔ ژاوسہ کپنا دارٔی سیے

لاٗلہِ مجنوٗنَن لاٗجہ دوس دارٔی ۔۔۔ تھاوِرکھ ناما دارٔی سیے

بدنام سپنتھ گامہ شہارٔ ری ۔۔۔ ژاوسہ کپنا وارٔی سیے

بٔلہ کرزیہ ہوا لولہِ بیمارٔ ری ۔۔۔ چلِہ کُس زوراوارٔی سیے

اورہ کنہ اُسی تَن بالہ ہزارٔی ۔۔۔ ژاوسہ کپنا وارٔی سیے

نارہ یود زالہم آب گژھ جارٔی ۔۔۔ سئور میون وَسہ اَری اَری سیے

پھیرہ گلزارن جیہ ژھارٔی ژھارٔی ۔۔۔ ژاوسہ کپنا وارٔی سیے

دوره دوره ونسقم ہمہ جاری جاری　　ییپرشکس پیالہ برداری یے

گنہ وزه یزه ہے چیزه ہے ساری　　تڑاو سہ کپنا واری یے

جیره چچم پیوان نیره بازاری　　بھتره چچم چانی بیزاری یے

چیلہ تہ بہانہ قبیلہ داری　　تڑاو سہ کپنا واری یے

اگرک سالاب پیلہ گوه جاری　　ابس چچنہ اختیاری یے

کنہ نے دیہ نا کلہ داری داری　　تڑاو سہ کپنا واری یے

کیتنہ گے فریتہ کیتنہ چچہ ہیتہ واری　　بیره اس لولہ بازاری یے

ژیری آزادس آیہ افواری

تڑاو سہ کپنا واری یے

غزل

باغ نسیمہ کے گلو　　باشہ گران گران ووہلو

ساز گران ووہلو　　ناز گران گران ووہلو

روشہ ژه آکھ در چمن　　موختہ جوڑے ژیہ شبنم

توسہ بران چھہ یوسمن — مُشکھ ہَران ہَران دوہلو

چون موس چھہ مسولن — سنبلن تہ زنبلن

ہول گونٹ چھہ بلبلن — لول بران بران دوہلو

چھاو چھلے ژہ گوشنے — کڑاو کرے یہ پوشنے

پوشہ متین منو ششنے — ہوشہ پھران پھران دوہلو

چھے ژیہ فوہلہ ون جبین — دلفریب و نازنین

زلفہ شوبان چھی نگین — چوٗنہ جَران جَران دوہلو

مارہ متیو یہ خوبے ژاد — ماہِ دو ہفتہ روے داد

سوز دِلکہ میہ ششیہلاد — روز ہُران ہُران دوہلو

سون فراق طوٗل گو — شہرہ تہ گامہ شہرہ گو

تازہ بتازہ نو بہ نو — قِصہ پَران پَران دوہلو

آزادو[1] غرض مہ تھاو — اصل تہ عکس یہ زہ ناو

غور کرتھ قدم ژہ ژاو — یور ڈران ڈران دوہلو

[1] مہجور کی مشہور غزل "باغ نشاط کے گلو" کے تتبع میں یہ غزل لکھی گئی ہے۔ آزاد اس کے لکھنے کے کئی سال بعد اپنی اس کوشش کو محض طفلانہ تقلید سمجھتا تھا (گنجو)

غزل

قدمن ہٕ چشمہ وٕ ہتراوَسے مدہٕ نو — لالَن ہٕ مالہٕ کرہٕ ناوَسے مدہٕ نو

گرِہ گرِہ لرِہ پان ساوَسے مدہٕ نو — پوشہٕ ہترہٕ نرِہ آلہ ناوسے مدہٕ نو

چھی میانی بوسہٕ یاد لوسہٕ ناوان — گرم آبہ اشہٕ کے ناوسے مدہٕ نو

نظرے نیرسے ہترزَن ہٕ پھیرسے — وِگنین سےنتہ وَنہٕ ناوسے مدہٕ نو

تازہٕ یارانَس عہدو پیمانَس — آدنکہ لولہ ہٕ ترہٕ تراوَسے مدہٕ نو

ہتاوَسے ژارہٕ ژارہٕ آلہٕ تہٕ سوٕ یارہٕ — رنگہٕ رنگہٕ پان منگہ ناوَسے مدہٕ نو

گمانہ موبرَ ہمہ ضربِ جِگر — واوسس تہٕ کاوَس ہٕ وَسے مدہٕ نو

ژسے میون قاتل ژسے ہٕ میون دردِ دل — ژیتے نتہٕ ادہٕ کس باوَسے مدہٕ نو

عالم ہٕ کرہٕ یاد آزاد آزاد

گتہٕ ساعتہ وٕ چھتہٕ یاد پاوسے مدہٕ نو

غزل

بٲلۍ کیاہ گمٕژ نہٕ بوزٕ جانانَن — روشہِ بیٚوٹھ پوشہِ ڈالانَن منٛز

گوٗش نے تھوٚو نَم لولہٕ اَفسانَن — روشہِ بیٚوٹھ پوشہِ ڈالانَن منٛز

اَسہٕ وۄنہٕ ڈیکہ سیتۍ غنچہ دہانَن — مَس چیٚنہٕ ژاو گلستانَن منٛز

چاک کیاہ مۄلو دِتیت گریبانَن — روشہ بیٚوٹھ پوشہ ڈالانَن منٛز

رشکہٕ سیتۍ داغ رۅٹ ماہِ تابانَن — ریٚہہ گنٛڈٕ نٕ آتشخانَن منٛز

جیرہٕ ییتھ آفتابہ کھوٚت آسمانَن — روشہِ بیٚوٹھ پوشہ ڈالانَن منٛز

خندٕ ییلہِ کوٚر تمیٚ گُل خندانَن — مندٕ چھیتۍ لال بیٹھو کانَن منٛز

ہولہٕ سیتۍ لولہ رَتھ باندہِ گوٚو پانَن — روشہِ بیٚوٹھ پوشہِ ڈالانَن منٛز

خُمار کیاہ چھُس چشمہِ مستانَن — ہرشہٕ ژٲلۍ کوہ بیابانَن منٛز

محشرُک شور و شر ووٚتھ شرابخانَن — روشہِ بیٚوٹھ پوشہ ڈالانَن منٛز

ییٚنہٕ رُچھے ہاونم موے پریشانَن — تنہٕ بال چھُس نہٕ انسانَن منٛز

دل چھُم پھیران سُنبلستانَن — روشہ بیٚوٹھ پوشہِ ڈالانَن منٛز

شوقہ ساں یٲنِتھ لولہٕ فرمانٕن آزادؔ آو غزل خانٕن منٛز

زانہٕ ورٕنۍ پاسنۍ معنہٕ اَتھ زانٕن

روشہٕ بیوٚلہٕ پوشہ ڈالانٕن منٛز

غزل

از بیتہٕ مدن وارو بینہٕ چانہٕ گژھہِ چھم شادی
ورنہ ہے یہ جگر پارہٕ اندرٕم نیٚبرٕم دادی

کرہ کیاہ یمہٕ جیلخانہٕ کرۍ کرٕ چھم زولانہٕ
دوٚ پہم گیہ دیوانہ روٗزٕم نہٕ سعۍ آزادی

ہی تھرہ چمنٕن اندر لیہِ چھم لوسان بیٚیہ کر
کرہ ہُس پوشن اشیر بہ ہُس لول تہٕ شادی

سوزہ ہُس نندہ پان ڈالے بندہ پژھہ اَکہٕ سم بالے
لولہٕ نارہ یمتہٕ مازالے زونم آدمی آدمی

تھاوہ قفس اَرہ دِل سعہ اندر تلرین توٚمبرن
بلبلہٕ ژیٚیہ رٹِتھ بندر بہ کسو ونہٕ ہم دادی

لرہ پان سأوِتھ وارہ کرٕ مسن ال زارہ پاٚرہ
کیاہ تشارٕ ودُس خارہ بے سود گرمی ژمہ جادی

ہندس تہٕ مسلمانس چھیہ وتھ پانس پانس

منٛز دردٕہ نیشانس آزادس چھم آہ آدمی

غزل

یمبرزل چانہِ اماره گمرٕ چھس بانبرے بوٚمبرو
ژٕ ژٹم جامہ گیس پھلوا بہ چلنے لولرے بوٚمبرو

محبت مالے ژٲوِتھ پوٚر مدنوارو ژٕ یہ ہیو تیتھم دوٚر
میٚہ سوٚمبر بوم ویره چانے وئیر نوان چھم تگرے بوٚمبرو

ژٕ کمیوِ سو ندرے ووٚلہم وٕ پھے گیس گیس کرا ژٕ وٕ لہم
میٚہ یامت نظرے ڈٕ وٕ لہم پئیس بے خودٕ لرے بوٚمبر

ژٕ یہ شوٚرے پانہ ماران ژھوٚ میٚہ گوٚمت لولہ ہارس بوٚ
میٚہ ووتم لوسنس پیچھٹ دوه ژٕ چھکٕ ژٕ نندٕرے بوٚمبرو

تھوویم کھٹہ کھٹہ میٚہ گوٚ پالے یہِ آتش گوٚ ژٕ ژھتہ تالے
اڈٕ دزی ژٕ فی گیم بالے دزان منز تھرے بوٚمبرو

چھوان چھکھ ماہ تابانہ پیوان گاہ چانہِ نوٚر رانہ
کران گیتہٕ کینتہ جانانہ چھہ اتھ بالا دٕرے بوٚمبرو

ژھکیۍ نو زیورس حُسنس ویسکن ہیتھ فریبا چھس

ہوس چون میانہِ کھمہ تہٕ کس دلاورسنہٕ دِرے بوٚمبرو

نہ وُ چھمۍ تیرنۍ تلوار چھ ترٛپان ہر طرف شکار

یہ کیاہ تاثیر تہٕ خمار چھ چانے نظرے بوٚمبرو

کوٚرُتھ عالم ژٕیہ دیوانہ گنڈِتھ ییم سنز تہٕ سامانہٕ

بدن چون زن پری خانہ زری پردن لٹرے بوٚمبرو

رٕٹِتھ مٔژ حُسنہ باغس شاد بران پوشہٕ لم آزاد

ہوان شوقس تہٕ لولس داد کھولن کیاہ ڈرے بوٚمبرو

غزل

یارہ ماہ رخسارہ لگہٕ یو خارہٕ تھاوِتھ ژوٚلہمو

تنبہ لاوِتھ پیالہ چاوِتھ چھوٚہ راوِتھ ژوٚلہمو

پوٚرہِ دِنکھ ماہتابو نوٗر چھ نۍ پیوٚدو ژٕھ یارہ

سعد گہ خوٚرسۍ دوٚرہِ دوٚرۍ ورغلاوِتھ ژوٚلہمو

بیب زُلیخا لقا مہِ کرُ ہتس راجہ مصرکِہ یوسفو

یاونک مزہ دار ہاوِس راوہِ رأوِتھ ژوٗلہمو

نامہ سوزِ ے ژاگہ روزِنے باغِ نشاطس اندر

گوشوارن گژ اپہِ ماران پوش چھأوِتھ ژوٗلہمو

چاک دِتھ جامَن یہ آیِس چیرہ دامن رٹ تہِ مے

دوٗرہ ہُری مخموٗر چالے اُلہِ رأوِتھ ژوٗلہمو

لانہ اوشم چانہِ شوقہ کژانہِ دِرایس بُل ہوس

کامہ دِیو گامہ شہرہ پامہ ہتأوِتھ ژوٗلہمو

ژالہ کوتاہ کالہ سرفو نال وو لہتھم سہندرے

پوشہ تنہِ ہنہ ہنہ جوشس ترأوِتھ ژوٗلہمو

دوٗرہ بلبل باشہِ کرُ ہو تھتم اُلفتک تاثیر گوم

آرہِ وَلے مصرکَن منز دِشرأوِتھ ژوٗلہمو

پوختہ کارو بازہو گارہ رازِ دل وو نتھم نہ ژانہہ

اچھ دارسے نِشہ غارَن شیچھی ہتأوِتھ ژوٗلہمو

ناد لایان تس گُلس آزاد گُلزارن اندر
گلعذارو بلبُل دِل تنبلاوِتھ ژوٗلہو

غزل

شالہ مار بارِغچو یوسمن بتھر کریے — ساز کرِی کرِی یے ہاوِہ روٗہ خمار
مائِہ مُنتر وُ چھنے لولہ سان ترُ کریے — ساز کرِی کرِی یے ہاوِہ روٗہ خمار
شاہ یندرازِنی تازہ شاہ پرُ کریے — دل چھُم تنبہ لاوان چون خُمار
چھے ژیِہ مس چومُت شیشہ برُ کر بر کریے — ساز کرِی کرِی یے ہاوِہ روٗہ خمار
رُوٗ رِچھ ہیٚنز یاگنی شارِچھ پرُ کریے — شیخن تہ شاستن چون آمار
شوٗبہ دِنی مائنزِہ نم چھی ژیِہ اَدرِ کریے — ساز کرِی کرِی یے ہاوِہ روٗہ خمار
عطرے گوٗلاب مُلی سوندری یے — آب زمزمہ سیتی چھلی روٗہ خمار
کستوٗری نافہ سیتی گمہ ڈکی برُ کریے — ساز کرِی کرِی یے ہاوِہ روٗہ خمار
رنگہ روٗمالہ سیتی واو کرِی کرِی یے — صُبحکی واوَن کرِتھ بیدار
نِندرے اَمِیتھ مس سوندرے — ساز کرِی کرِی یے ہاوِہ روٗہ خمار

اَدَرُ یے وَتھرُن شبنمَ کوریے — ترّاوان مخمل فرش سبزار

چمنوَ تھاؤی ہے پیالہ بَرِی بَرِی یے — ساز کرئی کرئی یے ہاوِہ روہ خسار

ٹوارِی چاٹی دوُرہ پھلی نورہ بَرِی بَرِی یے — جامہ چھی نیلی تے سبز شلوار

ژونہ زرزہ ترّاوان چونہ جرِی جرِی یے — ساز کرئی کرئی یے ہاوِہ روہ خسار

لالہ مندہ چھاؤتھ خندہ کرئی کرئی یے — سوسنوَ جاے رُٹ اند مزار

پارہ کرئی مَسوَلوَ نال تہ نرِی یے — ساز کرئی کرئی یے ہاوِہ روہ خسار

یمبرزل چھے وُچھان دارہ تہ بَرِی یے — ہاوِیہ جانے مَس گلزار

گِل اشر فنے لو گمت زرِی یے — ساز کرئی کرئی یے ہاوِہ روہ خسار

لولہ واٹی اٹہ چندہ آے بَرِی بَرِی یے — وایان چنگ ونے ساز و سیتار

حالہ اکہ تیسل بل نالہ منز تَرِی یے — ساز کرئی کرئی یے ہاوِہ روہ خسار

یار تے یار اکھ واس کرئی کرئی یے — پانہ واٹی باوان لولہ اسرار

ترّاوان کوٹکلے پھیری گرئی گرئی یے — ساز کرئی کرئی یے ہاوِہ روہ خسار

معشوق عاشقَ تھاوان ٹھری یے — زاگہ زاگہ ماران لولہ شکار

دوُرہ دوُرہ کران ژوُرہ دلبری یے — ساز کرئی کرئی یے ہاوِہ روہ خسار

ہندوستانچ ماہ پیکر کریے — مشہور کوتاہ چھن اَنہار

فند باز لسند نکر آسے تڑی تڑی یے — ساز کرٕی کرٕی یے ہاوِہ روٗخسار

شاد گوٗو آزاد ژاو بیلِہ برٕی یے — یاد پیٚوس آدنک ننندٕ بون یار

توشی اَحد یوشش پوشہ گوٗندری

ساز کرٕی کرٕی یے ہاوِہ روٗخسار

غزل

بر جوش آیہِ پوشہ وارِہ گُل — وُچھ بلبلو در بارِ گُل

دیدن چھُ از دیدار گُل — وُچھ بلبلو در بارِ گُل

شاہانہ شوٗبان کیا گوٗلاب — زن تارہ کنٛ منز ماہتاب

سوسن سپہ سالارِ گُل — وُچھ بلبلو در بارِ گُل

کوٚکُل تہٕ روٗنیلٕ سو بسو — سوٗنبل چھُ ہٕلہ ہٕلہ خوشبو

ماران گلن نقرِہ کارِہ گُل — وُچھ بلبلو در بارِ گُل

یمبرزلن کیناہ سورِمہ ناز — ہی نقرِہ کرٕی کرٕی آیہِ ساز

ادفر چھہ ہاران دارہ گُل — وُ چھو بلبُلو دربار گُل

سیّدی سادہ سروِ دلپسند — شمشاد وُ چھتن قد بلند

استادہ بر سر کارِ گُل — وُ چھہ بلبُلو دربارِ گُل

گڑھ آبشارن بپنھڑ تڑہ روز — فوّار نے ہمّند سوز بوز

حاصل بنی اسرارِ گُل — وُ چھہ بُلبُلو دربارِ گُل

کر سیرِ ڈل گڑھ شالمار — وُ چھہ باغِ نسیمک بہار

اپّارِ گُل ییتّارہ گُل — وُ چھہ بُلبُلو دربارِ گُل

شوٗبان کیّاہ پوشہ تھرے — اَتھ بارغچہ بالا درے

دروازہ گُل تتہ دارِ گُل — وُ چھہ بلبُلو دربارِ گُل

لائگی لاگی اطلس کیمہ خاب — زائگی زائگی یوان بارِ حساب

چھاوان کمہ اچھ دارہ گُل — وُ چھہ بلبُلو دربارِ گُل

مارہ متیو پھنا تڑہ یوٗرِ — دارہ وُ چھکنا پوشہ ڈوٗری

چھُم خارہ کوٗر ہتھم تارہ گُل — وُ چھہ بُلبُلو دربارِ گُل

چھے خندہ گُل بنیہ گُلدہن — چھے جامہ گُل بنیہ گُلبدن

انہارہ رِسے اطوار گُل — وُچھُ بلبُلو دربارِ گُل

اے بُلہوس کر جامہ چاک — دامن پنُن تھاو وارہ پاک

ادہٕ نیر در بازارِ گُل — وُچھُ بلبُلو دربارِ گُل

گیلان میہ چھُم اکھ عالماہ — آسُن گوژھُم کانٛہہ معہ حرماہ

وَنہس پنُن آزارِ گُل — وُچھُ بلبُلو دربارِ گُل

وُچھتو یہ آزادُن حضوٗر — منز حُسنہ باغس زن چھہ ژوٗر

ہَلمَن بَران لارِہ گُل

وُچھُ بلبُلو دربارِ گُل

غزل[۱]

میہ شامہ دِی اُمیم ژٕیہ داُدِی باوَسے یہِ جادُی ہا نکل گیُم ہا لالو

ژٕیہ کینہٕ روٗٹھتم یہِ سینہ ژوٗٹھتمَ میہ لولہ کرتَل پیٚیم ہا لالو

پھوٗ لیتھ وَنَن منز گُلالہ لاگتھ وُلیتھ یمے خوٗنہ جامہ پانس

میہ داغہ جانے ہا باغِ غنچہٕ منز قرار یہِ دل نو ہیٚیم ہا لالو

میٚہ یارہ لوگُت چھُ ژیٚنے پتے دِل پہٕ اورہ پھیرُن سٔتھاہ چھُ مُشکل

ژٕ یہٕ روس یمن سعہ گہ خورٕ نے منز آرام زانہہ نو ییم ہا لالو

بہٕ وتہٕ وُذ چھان پھکے یمبرزل ژٕہ بیوفا بومبرو ییم نا

میٚہ خارہ چانے بہار وُچھنے برہ پہٕ ہسی تن گییم ہا لالو

وُچھنہٕ ژٕ ایس بہٕ وارہ ہُندٕ گُل تتہٕ پہٕ سینہ دودُم ہا بُلبُل

وُچھتھ گُلن سٕتی چھوان بُلبُل سٔتھاہ کیتھ یاد پییم لالو

ژٕ یہٕ ٹُکھتھ خنجر کمان تہٕ نیزہ بہٕ تنہٕ مُشرِتھ پہٕ سینہ دارے

بدن میٚہ دودمُت چھُ سوزٕ چانے پہٕ سوزٕ ہم تی دییم ہا لالو

ژٕہ دلبرو یاد پاوٕ آدن شہ وعدہ آزاد ییہِ وفا کر

میٚہ سرٕشی کران مارہ مُرشی جوائی ہرِتھ پھلے زن پییم ہا لالو

لہ مہجور کی غزل "ملالہ ترادِتھ ژٕہ سالہ یکھنا..." کے تتبع میں لکھی گئی ہے۔
(گنجو)

غزل

ستمگارہ خمار تھاوُن روا چھا — یہ میون شیشہ دل پھٹراوُن روا چھا

یمن سورمہ چشمن تہ شیرین کرشمن — خُمارک [illegible] بیلہ ناوُن روا چھا

لگے دوستدارو ژہ کر میون چارہ — عذابس اندر دوس تھاوُن روا چھا

لگے شرُی پانس تہ شیرین دہانس — جوانس غمک نار تراوُن روا چھا

پنُن کانہہ سوخن یاد یاوا اے ستمگر — مخولُن سُکنی گوش تھاوُن روا چھا

لو نہ یا کھڑو وادہ نتس میانہ گژراوُ — شہ یار آدنک راوہ راوُن روا چھا

کرہس زارہ پارہ وُنس بالہ یارہ — بہارس اندر کینہ تھاوُن روا چھا

ژہ وُنتس لُتی بلہوس تازہ عاشق — اُسی روبرو ممنہ ناوُن روا چھا

کھسہ وِنی جوانی ہوا آسمانی — توُسے عار و انصاف تراوُن روا چھا

چھہ آزاد خوگر تُلان شورِ محشر — یُہتی فتنہ بیدار تھاوُن روا چھا

ستمگارہ خمار تھاوُن روا چھا

یہ میون شیشہ دِل پھٹراوُن روا چھا

غزل

ژٕیہ پَتھ راوٕر رآوٕم جوآنی ہا لالو
جُدائی کرٕنی چھےٚ نہٕ جانی ہا لالو

کمن خوش گفن پیٹھٕ رُو شَٹھ کینہ درد دِل
شُوٗ بیا ییٚپہٕ ناحق ہا نی ہا لالو

میٚہ یوٗد روٗے سمہٕ ہُم تہٕ بے وایہ ورنہٕ مے
کرٕتھ ضنایہ میانٕز زندگانی ہا لالو

میٚہ یوٗد روزہٕ ہَن یاد جانٕز ضرب جگر
وَتَن آسہ ہے ماگو چھانی ہا لالو

زٕ کتہٕ ذُور جھٕنکو تہٕ لولکو زٕہ عالَم
ژٕیہ چھی دمن رمہ خن گتھ کرانی ہا لالو

کھٕستھ لولہٕ کس کوہِ طورس میٚہ زونم
ترانا زبر لَن ترانی[1] ہا لالو

کوٚرتھ شانہ زُلفن لوٚ رہتھ آلی سَرخن
تہمو گالی کم نُندہ بانی ہا لالو

کران لولہ زخمن چھہٕ آزادؔ تازہ
پَران دردہ افسانہ جانی ہا لالو[2]

[1] جگر کا یہ مصرعہ "نئے طور کی لن ترانی تو دیکھو" راقم نے ایک ریڈیائی مشاعرہ میں سُن کر پسند کیا تھا۔ آزاد کو غزل کے چند اشعار سنائے اور اسی وزن میں کچھ لکھنے کی درخواست کی۔ جس کا نتیجہ یہ غزل ہے۔ (گنجو)

[2] بہ تعمیل ارشاد ڈاکٹر پدم ناتھ گنجو نوشتہ شدہ
"شکایت نیست سر دادن چو فرمایش ز یار آید"
(آزاد)

غزل

روشہِ روشہِ پوش چھاوان کوٚت ژوٚلُم بے عار دوست
خوش طبیعت خوٗ بصوٗرت خشمہ ہوٚت میخار دوست

آفتِ جبین غارتِ دل راحتِ جان سرورِ ناز
شاہِ خوٗبان ماہِ تابان حیلہ گر عیّار دوست

جامہ زیبا دِلفریبا گُلبدن شیرین دہن
پاک داماں جانِ جانان پھولہٕ وُن گُلزار دوست

تارہ وُزہ مل نوٗرہ مشعل حُسنہ کرتَل در بغل
تشنہ قاتل سخت جاہِل فتنہٕ بیدار دوست

شُری پانس نشہ کیٚاہ چھُس دوٗرِہ لاگِہنم کشہِ تیر
گژاوِہ نِہتوس، عار اُنٛز توس دژاو کس لوہ کچار دوست

نیرِہ ہا دِتھ چاک جامن پاک دامن آرہ دل
رادِہ رأوی نم یاد نکھ دوہ تھاوِی نم اغیار دوست

وعدہ کھاوِتھ مشراوِتھ ژول میہ ژاوِتھ بے وفا

وَتہ وُچھان پنہ لارس جان فدا ہیسار دوست

خوش بہتھ اناد نے دِل یوت کوتاہ بے ہراس

زُلفہ کیت [illegible] مارنے منز مشراوِتھ یار دوست

غزل

اَغاوِفل ژارِچکھ بے وفا سوندری لو — ژِیہ رُود نے نہ یادِ خودا سو ندری لو

کمن محفلن بلبلن مسولن منز — اُچھن تل چھیم خوش ادا سوندری لو

وُچھم کم مدن گلبدن آفتِ جان — اثر چانہِ حسنک جدا سوندری لو

دِلک ژوُر مستانہ زن دوُر چائی — چوان شبلہ بانمک ہوا سوندری لو

پریشان دِلن منز یہ زُلف پریشان — یمی لوُکھ تھیچھ بادشاہ سوندری لو

یمن آسہ ژبت پیر ستم دیہ نے تل — تمن بُت پرستی روا سوندری لو

دزان لوِ لولرس [illegible] شعل — پژحن ڈیکہ ٹکہ چھ ماسو ندری لو

اُسہ جو جنہ زاتھ راز منز اکھتابہ — تکہ ہان سہ یہ تل کیاہ سنا سوندری لو

جُدا پارسائی تہ پرہیز گاری — دُ چھم عشقبازی جُدا سنہ ندری لو

کھتن گوش دُوئے کھوُاتہ ژُورہ ژدئے — چھُتہ آسان چشمن حیا سنہ ندری لو

صفا دِل وفادار یارن تمنا — گگاہ، خہ ش کلاماہ کھتھاہ سنہ ندری لو

یہ آزار شیدا چھُتہ دردس تہ سوزس

دِلس منز تھئہ تھہ صنوُر تھاہ سنہ ندری لو

غزل

دِلکس آرام رنئیہ تھم ژھلہ — وہ لو ھانژلہ بوٗمبوُرو

یمبرزل وَنتہ کیھو ستمبلہ — وہ لو ھانژلہ بوٗمبوُرو

وُنے ژدٕ لیھم تہ اوے نوعار — ژٕ ٹھم حامہ گیں بیدار

وَفا رُودے نہ موٗلہ تلہ — وہ لو ھانژلہ بوٗمبوُرو

بہٕ وُتھرے پوشہ باغن ژنگ — تھوُے چھاوٕ نی ژٕیہ ببرے لنگ

سیاہ زلفو کرے موٗہ چھلہ — وہ لو ھانژلہ بوٗمبوُرو

ژٕچہ رودٕ ہم شہرِ خیالن ستہ — منیہ گنجہ تھم موہٕ والو ستہ

ژمبہ ژمبر لو ہچہ ہانکہ — دلو ھا نژلہ بوٚمبوٚرہ

ہمن ہندہ آکہ اشارہ — کمن رندن تھوٚو تتہ خارہ

خندہ کرٛی کرٛی تجِھتھ کرتلہ — دلو ھا نژلہ بوٚمبوٚرہ

روٚ چھم درسینہ مژگان چون — گوٚژم آیینہ ہے پتھون

امی الماسہ کی پینسلہ — دلو ھا نژلہ بوٚمبوٚرہ

وچھتھ چانی کاکل خمدار — دہن زہرہ زبان شہمار

دلہ ویرن چھم سئے ولولہ — دلو ھا نژلہ بوٚمبوٚرہ

پیتم شاہ یوٚسفنہ گژائے — ژلن پاہر زلیخائے

پرٛیشان چھم مصرچہ مسولہ — دلو ھا نژلہ بوٚمبوٚرہ

یتن میانی گنجہ امی کاژہ — ہتن پینٹھ لا جبتھم ہانژہ

کھتھن ہندہ ہولہ چھم الہ آلہ — دلو ھا نژلہ بوٚمبوٚرہ

گوٚمت فلوایہ موت آناد — چھ کس شپرینہ پتھ فرہاد

کھنان سنگر انان دمہ دمہ کوہلہ

دلو ھا نژلہ بوٚمبوٚرہ

غزل

خوش روز یہ سوز عشقُک بوزا اے صنم غنیمت

دُنیا چھُ دارِ فانی اَکھ منز چھُ دم غنیمت

کیاہ لاگ ساز و سامان تراو زُلف تا بدامان

کر سیرِ گُل خرامان چھی مانزِ نم غنیمت

منز لولہ وارِ پھیرَو یم پوشہ ڈُورِ کر شیرَو

وونہ تھ شُلہِ شُلہِ نیرَو چھے صُبحدم غنیمت

صحراتہ گُل وُچھتھ آس زانِہم فقیر سُنیاسی

زانِتھ بہ زِ یتے پتہ دراس جانی ستم غنیمت

ترائوم قبیلہ داری لاگتھ زِ یہ یار ماری

ناوُس لگے بہ یاری جانی صدم غنیمت

یُس پھوٗل نہ دِل تہ جگر ہیتھ لولہ نار کُے زر

سُے بوزِہ روز محشر باغِ ارم غنیمت

کیاہ کرہ اَتھ خمُارس ہیتھ ننِدِ جان بَر لارس

بیدردہ رشوہ خارس دِیُن کاشہ رقم غنیمت

نادان دوستن ہِنز منّت مہ کھار پانس

تمہِ کھوتہ ترٛ دُشمنن کُن دارُن ہلم غنیمت

آزاد بےٚ کتھاہ کر یوٚد چھُس نہٕ زور نہٕ زر

اُمِو تشند ہوس مہ راور چھُے بازِ ہم غنیمت

غزل

بُالی زِہ وَنتہٕ دِلبرس وعدہ پَنُن وفا کرے

ژاوِہ ملالہٕ ہاوِہ رُے تھاوِہ قدم کتھا کرے

وَسمہٕ کرِتھ خنجر یمن ژاو بناز درچمن

یِنبرزِلن تہٕ بادِمن فضل پَنُن خدا کرے

رحم ترٛ عار چھا یمن سنگدِلن تہٕ ظالمن

زانہٕ خدا کمَن کمَن مانزِہ یمَن فِدا کرے

اَمہِ اندازہ اے صنم تل مہ نقاب ژٕہ دمبدم

بندہ پَرٕن صنم ستم قبلہ تہٕ کعبہ کیاہ کرٕے

آزادِ بے چھُہ لولہ زرتشنہ ژٕہ تھاوہ ہن اگر

وٕچھتہ شہ عالمس اندر تازہ قیامتھ کرے

غزل

حالِ دل روداد مُشکل یارِ جانانس ونیوم

کیاژِہ روٗٹھم کینہ کَس خاطرس تہٕ بیگانس ونیوم

باغلِہٕ تمی سُندِ پہ روشن خالی از معنی مہ زان

یاد ما چھُے یادِ نے تَل کیاہ میٔہ جانانس ونیوم

بلبلو وۄد گُل ہرِتھ بیتھ سروہ گُو گے رٕوزی رٕوز کر

چاک جامن دِتھ میٔہ کیاہ سترٕ پاکدامنس ونیوم

شور تَل پاتھرادرَو رود دَری یاوَن آرام

تنہِ مُژراہِتھ پہ دردِ دل کوہستانس ونیوم

دژایہِ نےَ بیوایہِ نالان لولہ سوٗ ختنَ گژھ ونیر

کیّازِہ ناحق رازِ دِل ہیٚے ہیٚے نیستانس وتیوم

یورِہ آزادس وۆنم کیّاہ وۄہ نی مہ کرِ دیوانگی

تورِہ دۆپنم کیّاہ وَنےَ پرّیتھ ساتہ یتھ پانسی ونیوم

غزل

ماہ تابان آوَے لۄتیے وُ چھتےَ نوٗرِنی پھتییے

دژاوَے لاگِتھ جامہِ چھۄتییے وُ چھتے نوٗرِنی پھتییے

وُ چھتے بأِلی نأِلی کیّاہ چھس خأِلی مالہِ شۄبان

یتھ تشبہ لَن مأِلہِ مۄتییے وُ چھتے نوٗرِنی پھتییے

نازنینس زن چھہ کاکُل تازہ سنبل دستہٕ

پرٕیوہِ ژراوان لوہ ہۄتییے وُ چھتے نوٗرِنی پھتییے

کیشہِ بندنے کھیشہ وُٹھان رنگہ ناوے ہیٚوٹھم

وُٹھ چھہ پیشان ژیشہِ ہۄتییے وُ چھتے نوٗرِنی پھتییے

پوشہ باغَن منزِ بہٕ ژایس ہوش راوِم ہوٚرے

پوشہٕ ہٲلمَ بیٖیم تتیٚیے وُچھتےٚ نوٚرنی پھٕتیٚیے

گجھٕ میٚیہ ہَن ہَن کاژہٕ زوٚنے ہانزہٕ آیم کاژاہ

دُشرٲونس لوٚکہ مُتیٚیے وُچھتے نوٚرنی پھٕتیٚیے

تتہٕ نالچہٕ وَژھ ژٲوِتھ باغِ نسیم گژھہٕ ژےٚ

دیوہٕ شیٖہلن نارہ تتیٚیے وُچھتے نوٚرنی پھٕتیٚیے

آزادٕنی دِلہ تے زار شِلہ یدہ ہٲنی سوزس

رتھ چھہ مَزہٕ دار بتیہٕ توٚتیے وُچھتے نوٚرنی پھٕتیٚیے

غزل

دیرہٕ جانے چھَس یا بے تابو لو — پتہٕ لاگِتھ شیرہٕ گوٚلابو لو

نو بہارکہ لَبِ لبابو لو — پتہٕ لاگِتھ شیرہٕ گوٚلابو لو

چھُم نہ مَسوٚلہ قرار گرہِ ساتس — چھَس بہٕ گنزران تارکہ ہٲتی راتس

لولہٕ الیہ وَتھ گُل آفتابو لو — پتہٕ لاگِتھ شیرہٕ گوٚلابو لو

گمہ شیٖتھلا و بٹھہ راو ساتھا کرٕ — پوش چھادان روشہ روشہ باتھا پرٕ

پوشہ چمنن ژٕلہِ حُبا بو لو — پیتر لاگِتھ شیرِ گمہ لابو لو

دارِ دارہ شیٖنہ ناٗنی گاٚجہِقس یو — پیرِ آرن ترٕ جوین واتِھقس یو

عار و انصاف چھُنے نہ اکھتا بو لو — پیتر لاگِتھ شیرِ گمہ لابو لو

رحہ نہ لاگِتھ اُنیمے کمہ حالہ — چوانہِ جٕری جٕری سعہ نہ ہشزہ تنہ مالہ

لاگ اطلاس چھاد کیمہ خابو لو — پیتر لاگِتھ شیرِ گمہ لابو لو

واتج مرٕبدچ تھاٗو تھم نِشانہ — تھپہ نیو تھم اُتھرِ منزِ دامانہ

ژھیٚنپہ ژٕولہم لالہ سیمابو لو — پیتر لاگِتھ شیرِ گمہ لابو لو

خط و خالن جاۓ تنہ لاوُس — برٕ مراوُس بینپہ مُژ راوُس

رادہ رود تھم آرام و خابو لو — پیتر لاگِتھ شیرِ گمہ لابو لو

اَمہ دعہ پیٚلہ بانہ دانہ الفت گوو — دۄرہ دۄرے مۄرہ نار ژالن ییو

شُرُ پانن روٗد حُبا بو لو — پیتر لاگِتھ شیرِ گمہ لابو لو

ژٕو کُھ ترٛاوِتھ ساماہ منبارہ — کُمیتھ تاوِ یرہ کرٕ گرُنے دندارہ

پیچھ نہ روٗد مُست یوت آب و تاب لو — پیتر لاگِتھ شیرِ گمہ لابو لو

عائنِ فرُقان پیٚ رُخسے چھن گاہ ژادان   زُلف کاکُل تہٕ گیسو کُفرستان

چشمہٕ کافر تمہٕ محرابو لو   پیتہٕ لاگِتھ شیرِ گوہ لابو لو

عاشقہٕ وونمس ژٕورہ آزادن حال   تورہٕ دۄ پنٕم مُشراوِیم خیال

یوٚرسی پانسےٚ واتہٕ بے تابو لو

پیتہٕ لاگِتھ شیرِ گوہ لابو لو

غزل

پیالہ دِتم ژٕہٕ ساقیو تازہ بتازہ نو بنو

حال ونےٚ بہٕ روبرو تازہ بتازہ نو بنو

پیالہِ پنُن یہ ماز کھیوم خوٗن جگر ہمیشہ چھوم

تازہ سپُن یہ گفتگو تازہ بتازہ نو بنو

بیٚیلہِ بہٕ یاد پیہ کورتُس لولہ کہٕ نارہٕ بوٚزتُس

شعلہ ہیوان چھ سو بسو تازہ بتازہ نو بنو

عشق میہٕ ژٕوونم دِلس گُل چھ بٕژان بُلبُلس

دژاے سازِی میہٕ آرزو تازہ بتازٕہ نو بنو

نارہٕ منزٕ ہٕ وُچھُم میہٕ نوٗرٕ چیوم یینٕہٕ پہٕ مس موٗدوٗر

پوشہٕ چمن چھہ خوشبوٗ تازہ بتازہ نو بنو

آم پھوٗلِتھ پہٕ لولہ باغ تازہٕ میہٕ سینمُ دماغ

نازکران چھَ نازہ بو تازہ بتازہ نو بنو

مارِہ منتیو ژٕہٕ اُتی روز پاس خودا زٕہ کتھ بوز

چون فراق بہٕ ژالہ نو تازہ بتازہ نو بنو

میم دہانہ سیمتن بوسہٕ کران چھی دُتن

توسہٕ بُران چھہ خوٗبرو تازہ بتازہ نو بنو

یاوُنکۍ پیہٕ نو بہار زان غنیمت اے نگار

روشہٕ ژٕہٕ پوش چھاوتو تازہ بتازہ نو بنو

آزادو غزل ژٕہٕ وَن پاک تھوٗرِتھ پہٕ تن تہٕ من

ادٕہٕ لبکھہ ژٕہٕ آبرو تازہ بتازہ نو بنو

غزل

عشقن کوٚرُم بیداد ہے فریاد ہے فریاد ہے

کرتمؔ لُتی امداد ہے فریاد ہے فریاد ہے

تس آفتابس کیاہ تژھر آتشہ کھوتر تیز تر

گرِژھ وچھنگلیتھ فولاد ہے فریاد ہے فریاد ہے

شوٗبان چھس کارے تھزر شمعس تہٕ آسنہٕ تیٚتھ سیزر

چھس قد بلند شمشاد ہے فریاد ہے فریاد ہے

چھس زُلف کاکل پیٚتھ روخن گنجس ہیتھ شہمار زن

کافر ستم ایجاد ہے فریاد ہے فریاد ہے

میم دہن بر برگِ گُل لیٚو کھمت بخوانِ بلبل

خۄش خط یہِ کُس اُستاد ہے فریاد ہے فریاد ہے

معشوق میونے دوٗرہ پھول کس حورہِ سیتین زورہ زول

رۄدُس نہٕ آدن یاد ہے فریاد ہے فریاد ہے

راتس تہٕ دوہس سُتھ کران — چھس یارہ مُژ تنہا مُران

وَنہٕ کَس پننہِ روداد ہے — فرٕیاد ہے فرٕیاد ہے

مُژراوٕنس چھوٗرٕ راوٕنس — مس دِتھ بہٕ افسوس کھیاوٕنس

نی تَوس مُبارکباد ہے — فرٕیاد ہے فرٕیاد ہے

بے رحم کوتاہ وٕلرٕ وپھر — حوٗرے میہٕ لوٗین دوٗرہ تپھر

مارِتھ ژوٗلُم صیاد ہے — فرٕیاد ہے فرٕیاد ہے

یم تپھر ہے دِتنم بُرِتھ — رتم گے میہٕ جگرس منز تُرِتھ

کوٗرمَس تہٕ پھیرِتھ داد ہے — فرٕیاد ہے فرٕیاد ہے

پیرن فقیرن بوگیس — سادن منتین یادن پیئیس

شیرینہٕ روو فرہاد ہے — فرٕیاد ہے فرٕیاد ہے

ژاس خارہ چاسنے درپہ چمن — اِشارہ ہو دُتھ محرمن

آزاد ہے آزاد ہے — فرٕیاد ہے فرٕیاد ہے

عشقن کوٗرُم بیداد ہے

فرٕیاد ہے فرٕیاد ہے

غزل

بأ‌لی شہٕ ہےٚ چھُہٕ بیوفا میون اُمار کیاہ کرے

سورہٕ وٕنِس محبتس زور تہٕ زار کیاہ کرے

نار بییمِس ہیۆتھٕ منس دار تہٕ چھُس نٕہ وَنہٕ نس

نالہٕ دِنس تہٕ ویہہ کھیٚنس وَنتہٕ شہٕ عار کیاہ کرے

ناز چھِ دارہٕ مشر چِلن تازہ گُلن تہٕ سُنبلن

یارہٕ وَنن تہٕ رأیلن پوٚہ تہٕ ہار کیٚاہ کرے

نیرِ بُہٕ سینہٕ دأری دأری زندٕ بہٕ پان مأری مأری

تیرِ کمان چأری چأری میرِ شکار کیٚاہ کرے

پوشہٕ چمن چھِ در خُمار بادِ صبا چھُہٕ بے قرار

نیٚندرِ ہیتین اندر بیٚدار آخر کار کیٚاہ کرے

آزادٕ بہٕ ہولہٕ نب بأ‌لی ہُران چھُہٕ روز و شب

زانہٕ خدا بہٕ تشنہ لب لولہ بمار کیٚاہ کرے[۱]

ﻟﻪ ابن مہجور صاحب کا مشکور ہوں جنہوں نے اس غزل کی ایک قلمی نقل آزاد کے ہاتھ کی راقم کو دکھائی۔ اس نقل میں ایک شعر کا اضافہ ہے اور مقطع بھی مختلف ہے۔ ملاحظہ ہو ؎

سینہ سپر تھوس نیار پایہ بڈس چھ اختیار
مائے بر باہ کریا شکار شہسوار کیاہ کرے

تازہ غزل پران آزاد آسہ دین بران
شادی غمن اندر کران چُھس نہ قرار کیاہ کرے
(گنجو)

غزل

مسول یہ کرنس ضایہ بلبل مایہ ڈلتھ گوم — خمارہ ہرشے آرہ کرشے نیندرہ تلتھ گوم

زاگی زاگی آم جاسوس لاگتھ ملک دلس منز — دم دار بازی گار کم کم فتنہ تلتھ گوم

چھم برکہ رستی تس بالہ پانس ورگہ داوک زار — بے عار گو زیلی یار وَنیچھے یارہ ٹھلتھ گوم

کمہ شوقہ آس سنز کران کیا ہتام زیتس پیوم — بے تاب اوش بادام چشمن سعہ مہ چھلتھ گوم

پینہ بخت اوشم یاسمن آم شورہ زمینس — کُنڈ کو درام اکھ کہ نگہ وارہ قسمت ہم ہلتھ گوم

تس آسہ فراموش گومت بائی یاوتس یاد — تتہ چھے یہ یتیمی حالتھ ینہ زالہ ڈلتھ گوم

ماران چھِم آزادُن آزارِ محبت
ہیٚ ہاے شہ دیوانہ کمن سیتھ ژُلِتھ گوم ۵

غزل

اَن تہٕ مالیُمُن سانھاہ یادو یٚسو یے
تنبہٕ لیومُت ڈٕال گرِتھ شادو یٚسو یے

نِرہ نوز جک داُر ہودِہ گرِہ لو سَم
روز میاٚنی بوز فرِی یادو یٚسو یے

ژوٚلمہٕ یادُن ترٲوِتھ ہٲوِتھ غم
یوٚرِی چھیرِہ نا لایس نادو یٚسو یے

تاپہٕ تیٚلمہٕ آیس مالا مال
جاپہٕ پنہٕ اُسس شادو یٚسو یے

چھُنہٕ بائی کائی نہٕ شِہ ہُندلول
ہشہٕ تہٕ زاٲم روزان یادو یٚسو یے

چھیٚنہٕ لوہچہٕ ہیہٕ گوم اُری نہ رنگ
قدمیٚہ ادُھم سرورِ آزاد و یٚسو یے

ہاپہٕ کرِی نمہ شوٚبہ قہرہٕ گرایہ سیتی
نیل جامہ نہٕ اندرِی لادو یٚسو یے

کھہ چھ اندر رَچھنہٕ آمرِژ بال
ژالہ کوتاہ گوم بیدادو یٚسو یے

چھُم میٚہ ہاوَس باوَس اندرِم داگر
ژوٹھ یادُن باوس یادو یٚسو یے

ہمژِہ نوٚ متمہ نیٚندرِی ہمژِہ سوندرِی
بار صبا جبس کرہٕ فرِی یادو یٚسو یے

باز پیہِ نا سرور آزاد ویسی یے

وزِھ واگلِنجہِ لایس نا دِویسی یے

غزل

روزِ بوٗمبرو یمبرزَل کرتھس ہا یہِ تہٕ ضا یے

وِچھان وِچھان لِیہِ چھم لوسان کیاہ تہٕ ناگُنہِ ییہِ نا یے

بے عار لاگِنس زوردار کرا گِنس دیتِ کیاہ وہنہِ گوم ببرے

ہییہِ پان ہیتہِ آم منزِ گندِ زالِن کرِتھ توم موکلن پا یے

تاریتھ لولہٕ شہلابس ژھاران سونہٕ رال چھندریس

گُندہ بون یاوَن پوشہِ پھوٗت نَن انِتھ منزہ پیوم ہے ہا یے

سینس منز چھس تیٖر جایَن لِلہِ دان وَدہٕ نامیرِ شکار و

جگر کرِ خونہٕ تہٕ تورِ چھیرِ چھیرِ تھاوِم دِلہٕ کیٖن پردن ژھا یے

شیٖن زَن گاٗ جِتھس جوین ہا لاگ جتھس ہا نزلہ اکتابہٕ ہیو

یانس اوسمے دُچھنگ ہاوس پنہٕ نے ژھاپہِ تہٕ گرا یے

کوٚرت کال چانِس مُصحفِ رویس بال وُچھ دوٗرے دوٗرے

لوٚلہٕ منز ہیمہ ہٕن تَن مَن ناوِتھ پرٕ ہس لولکہٕ آبے

کالی یِم بوزَن وٲلی بوزَن آزادُن افسانہٕ

دُشمن آسن دوستَن تہندین دیوان کمہ دِچھلاے

غزل

بے دردہ مدنوارہ چھُلو دردہٕ نیے بوز

اُتی روزُو یہِ مٹیون سوزِ جگر تازہ کیے بوز

میتہٕ ہا یارہ دوہ ہیٚ زار وُنی وُنی پارہٕ پارہٕ کاٚم

بے عار لوگُتھ کیاہ وُنے دِلدارہ بیتیے بوز

بوزتھ ژیہ میانی آدہٕ نکیے لولہ ترانہ

وونی کیاہ بہٕ دونے میانہٕ یِیمہٕ دیوانگیے بوز

کیاہ زانہٕ بُلبُل میانہٕ دِلکی حال تہٕ رُوداد

میانی لولہٕ ستم نِشہ گُلالن تہٕ ہیے بوز

دارِسس کھسٕن نارٕ درٕژن زندٕ مرٕن کیٛاہ

اَمِہ کھوتہٕ مشکل رِندٕ نِے ہِشزٕ زندگیٖ بوز

شمشیرٕ دارٕ بیٚیٹھی چھ پکان بارٕ ہیٚتھ کوہسار

بِیم کار سنگین عاشقن ہِشزٕ عاشقیے بوز

آزادٕ اَمِہ حبابہ دردٕ کٕہ آب گژھ فولاد

تمِہ کھوتہٕ سنگین دِل تٕہ دِلک پردٕ چھیے بوز

غزل

وٕنیسویے شہ لالہ کرٕ یِم غوصہٕ ملالہٕ تراوِ ہا

چاوٕ تہٕندِ یاونکہ پوشہٕ چمن بہ چھاوہ ہا

مُشک مَلِتھ یِہ پوشہٕ تنٕ روشہٕ تھوٕس بہ آیتن

دیرٕ تہٕشزٕ ہیرٕ بوٕن پرٕنگ تہٕ پلنگ سجاوہٕ ہا

رحم نہٕ عار ماییس وعدٕ پنٕن ژٕتس پییس

آدنکی سیٚٹھاہ سوخن یاد تمس بہٕ پاوِ ہا

چھم میٚہ دِلس یہ خارہ خار باغ اندر نمتی شہ یار
حُسنہ بہار کیٚ بہار پوشہ ہترین بہ ھاوہ ہٕ

بینہ ژُوٹم شہ جانِ جان گوز مُلہٕ کرا ن کہ ات
تنہٕ پیٹھ قرارہ سان زانہہ تہٕ آرام ترٛاوہ ہٕ

یا چھُ یہٕ پھل محبتُک نتہٕ قصور قسمتُک
لُکہ ہنٛدٕ سے ملامتُک کیا زہ ملالہ ہٕاوہ ہٕ

آزادہٕ نٕ غزل چھہ زَن دردٕچہ دارہ ہندی چمن
بآلی دِلس تیندی سہ خَتَ وارہ لیکھِت بہٕ ہٕاوہ ہٕ

غزل

امارے چانہٕ گونڈ نم جوش — دہ لو مو روش بہ مارے پان
ژہٕ چھک میٚانیٚن سرن سرپوش — دہ لو موروش بہٕ مارے پان
وَندَے پیٚتمہٕ شرُی پانکُ نشر — بہٕ للہٕ وُتھ لالہٕ دیدن مشر
شو بکھ ژہٕرے اَتھ ڈلس پموش — دہ لو موروش یہ مارے پان

ژٕہ گوٚمُت ناوٕہ سألَن مَست   ژیٚہ پٔراران پیالہٕ ہیتھ در دست

نشاطکۍ شالہٕ مارکۍ پوشس   ولو موروشس بہٕ مارَے پان

پہ بدنکہٕ جوشس تہٕ آندریوٗم زر   پہٕ چھُم دِلدارٕ چوسنۍ گُشر

ڈکنَ ہِشزٕ پامہٕ چون خاموش   ووہ لو موروش بہٕ مارَے پان

بہٕ کیاہ ہاوَے قبیلہ تہٕ کرٛن   ژٔیتس پاو یارٕ یاوُن میون

لگَے یٲرِی کمیک پچھے بوش   ووہ لو موروشس بہٕ مارَے پان

پوتُس پیٚتھ حزب چھکھ لایان   پہٕ میون منظوٗرہ دِل وایان

بِہِتھ پرٛدَن اندر روپوشس   ولو موروشس بہٕ مارَے پان

یوٚہے چھا بُلبُل آزاد   چھُ گُس منز لولہٕ باغس شاد

یوان ہوشس گژھان بے ہوش   ولو موروشس بہٕ مارَے پان

اَمارَے چانہٕ گوٚنڈنمَ جوش

ولو موروشس بہٕ مارَے پان

غزل

سنہٕ ووٚن سنطوٗرینہٕ بوزم یے   تنہٕ زونمُ یے بینہٕ سنۍ پان

سوزٕ دِل عالم بوزہ نوُم یے   تنہٕ زونمُ یے بینہٕ سنۍ پان

سوز و گدازُک خوان پوٚرُم یے   صبرُک سرپوش تھوٚوُمس ٹھان

صاحب دِلہٕ نِے اَتھہٕ کھیوٚوُم یے   تتہٕ زونُم یے پنہٕ نۍ پان

تل پاتالکٕ سامُل کوٚرُم یے   سوٚنہٕ دار اوشم رٕٹہٕ نہٕ دامان

پاکباز گیند رازہ پتہٕ ووٚلمُ یے   تتہٕ زونُم یے پنہٕ نۍ پان

شیوہ تَس یارہ سُند دارہ زونُم یے   سُہ چھُہ بے پروا نا اِنسان

عِشے چھُہ میون آدن سے مِیہ آرزُم یے   تتہٕ زونُم یے پنہٕ نۍ پان

مہتاب روین پرتو وۆچھُم یے   آفتاب صورت گاہ ٹراوان

چشمہ تھوٚوُ تلنکُ تاب کتہٕ چھُم یے   تتہٕ زونُم یے پنہٕ نۍ پان

میرِ شکارَن تیر لویُم یے   جاۓ جگر شوٚ بیس ترکستان

تتہٕ مُژ راوِتھ سینہ دورُم یے   تتہٕ زونُم یے پنہٕ نۍ پان

آتشہٕ کھوٚتہٕ گرم ڈیوٚٹھُم یے   خشمہ ہوٚت خمار عالی شان

محشرُک اعتقاد ازمِیہ بیوٚٹھُم یے   تتہٕ زونُم یے پنہٕ نۍ پان

غافر ذات لاگٕ لاگٕ دوٚرہ بیوٚٹھُم یے   زاگٕ زاگٕ لائینم تیرِ مژگان

بُسہ بُسہ گوشت بدنس چھُم یے   تتہٕ زونُم یے پنہٕ نۍ پان

گُفرس ژٕ دِہنس کیٛتھہٕ وُچھُم یِیے فتنہ مشرٕ سفرس چھُھنہٕ شایان

نورٕ کیٛہ رویس نورٕ میہٕ لگاوُم یِیے ننہٕ زونُم یِیے پیٹھٕ سنٛے پان

یینہٕ آزادُن سوز بوزُم یِیے تنہ چھس نیہ ہندی پانٕ ٹھونالان

پوشنوٗل بولبوشن ہیٚچھنوُم یِیے

ننہٕ زونُم یِیے پیٹھٕ نیٛے پان

غزل

لولہٕ ژٕ ڈورٕ میون دل ژٕ ہے جان ژٕ ہے جانانہٕ ژٕ ہے

آشنا ژٕ ہے بیوفا ژٕ ہے یار ژٕ ہے یارانہ ژٕ ہے

یاونگ دیوانہ ہاوسس شری پانٕک موٗرہ نار

فتنہ ژٕ ہے بازار چونے قصہ تہٕ افسانہٕ ژٕ ہے

آرہٕ ؤلنے خارہ چانے پارہ پارہ گے جگر

نارہ عشقہٕ بُلبُلن ہندکہ دل کران پرِیانہ ژٕ ہے

راز بادان سوز چینے سازہ کہن پردن اندر

پردہ ژے آواز چانی ساز ژے سامانہ ژے

کس وَنہ احوالِ دِل یِم زالہِ لگی ہیتھ جانوار

والہ واشہ نہ زال چھُنے والہ بر ژے دانہ ژے

جیرہ چانے شیر دِل نیران مادانَن اندر

راج ژے تاراج ژے زنجیر ژے زولانہ ژے

کیاہ چھُ فرقان کیاہ چھ گیتا کیاہ چھُ پوزا کیاہ نماز

دھرم تہٕ اسلام چھُنے کعبہ نہٕ بُتخانہٕ ژے

گاڑہ یاوان گاٹلین چھُنے یہ سودا دِتھ فریب

عاشقن ہندِس جنونس دولتک سامانہ ژے

ولولا سوزک ملان آزادنس سینس اندر

گاہ نیران پردہ نٹھوی ٹھوی گاہ یوان ننوانہ ژے

منگل وار ۸ اسوج ۱۹۹۵ ب

غزل

ولک باغ ہیون آو بر جوش   پوشہ مَتہ لالو چھاوا اچھ پوش

باغ میون نندہ بون ساز کرِی کرِی   کستوٗرِی نافہ سیتی گوہ ڈبرِی برِی

کوہِ ہِتو سُنبل پھولِتھ ڈرِنی پوش   پوشہِ متہِ لالو چھاو اچھ پوش

باغَس میانِس پھلیاہ جان   غم چھم دمہِ دمہِ کم چھاوان

سنگدل بے عار سادہ منوش   پوشہِ مَتہِ لالو چھاو اچھ پوش

بُلبُل ہِنزِ گُل چھینہِ بانہ وائنی دوٗر   دوہ نوٗنی پھوٗر مُت عَشقُن زوٗر

بلبُل نالان گُل خاموش   پوشہِ متہِ لالو چھاو اچھ پوش

یاد پیچھم دوہ یہ اکہِ باغ ییلہِ ژاکھ   پوشہٕ دِیُت گریبانَن چاک

اَسہِ وِینہِ مَسوَلہِ گیہِ بے ہوش   پوشہِ متہِ لالو چھاو اچھ پوش

چھَسہ باغوانس باغس مٹنہِ   ہیمنہ آسے کستوٗرِی کاوَن منز

ضنایہِ گوہ و بُلبُلن مُہند بولبوش   پوشہِ متہِ لالو چھاو اچھ پوش

تیر چھُم لایان تیر انداز   خاموش لاگان محرم راز

سیرس کِنتھ یاگھٹو رودِزہ سر پوش   پوشہِ متہِ لالو چھاو اچھ پوش

زُلفن ژھایہِ رودی بیم دوٗرہ پھٗلو   گرایہِ اکہِ حوٗرن دِل ہیتھ ژٗلی

سَن دِلہ تھ سُو ژوٗرِ ہیتھو رو پوش   پوشہِ متہِ لالو چھاو اچھ پوش

آزاد یارن ہُند غم خار   نازنینن ہُند ناز بردار

کنڈِنے منز پھولان مشکدار پوش   پوشہِ متہِ لالو چھاو اچھ پوش

● ½۱۲ بجے رات، ۱۱ ماگھ ۱۹۹۹ب

لہ مطبوعہ کلام میں اس شعر کو کسی وجہ سے نظرانداز کیا گیا تھا۔ (گنجو)

غزل

لولہٕ کِس باغس پھوٚ جمرٕ ژٕ تھَرِ چھَم

شادیٖ سعہ ندرِ چھم واتیَم یار

بولان بُلبُل بُبیہِ رنگہِ ژرہ چھَم

شادیٖ سعہ ندرہ چھَم واتیَم یار

نژپان واٴرلیٖ گرِ کھہ تہٕ گرِ چھَم

تس ما ڈالیَم کاہہ باٴزیٖ گار

تھَرِ تھَرِ پانس متیہ سیاہ سرہ چھَم

شادیٖ سعہ ندرِ چھَم واتیَم یار

ہیہِ نَن گاٚمُژ لولِہ بانبرِہ چھَم
نالہِ مَتہِ رَژہَن لالہِ روہ خار

تۄشان کاٚژاہ پیمہٕ پوشہِ نرِہ چھَم
شاٚدی سعندرِہ چھَم واتیٚم یار

پوش و تھراوِتھ بالا درِہ چھم
روشہِ روشہِ پیہِ نا خوشس رفتار

پژنگ پاٚراوِتھ کمہِ رنگہ لرِہ چھَم
شاٚدی سعندرِہ چھَم واتیٚم یار

نازنین پانَس پیمہٕ سازہٕ گرِہ چھَم
پاٚران واٚلی کَن ساٚلی سنگار

دوٚرن چھُنہِ زاٚلی واٚنکن لٹرِہ چھَم
شاٚدی سعندرِہ چھَم واتیٚم یار

رنگہٕ بلبلہ ہیے پھُچھ مژہٕ یرِہ چھَم
سنگہ دِل سینمُ آدنُک یار

کتھ آزادنہ یاد گرہ گرہ چھم
شادی سعہ ندرہ چھم واتیم یار

غزل ۵

بوٚمبرو بیٚمبرزل نیٚندرہ ووزناوتھس — پوشہِ مَتہِ ہوشہِ وٚیسہ راوتھس بال
دوہ تارہ وُز ملہِ داو کرناوتھس — یاونہِ مَسہ چھوہ راوتھس بال
وَنہِ رَس خاکس سیتی مِلناوتھس — پوشہِ مَتہِ ہوشہِ وٚیسہ راوتھس بال
نازنین پانس ساز کرہ ناوتھس — حیلہِ گرہ دتہ وچھناوتھس بال
ژھہ نہ ورِنی بیہرَن بیدار تھاوتھس — پوشہِ مَتہِ ہوشہِ وٚیسہ راوتھس بال
مالنز کرانس نشہ راوہ راوتھس — وارہ دین منز ہا دوشہِ راوتھس بال
آرہ کرتہ کرہ کیاہ ژیتہِ پیلہِ تراوتھس — پوشہ مَتہِ ہوشہِ وٚیسہ راوتھس بال
ولہ کین جامن چھونہِ جرہ ناوتھس — شوقہِ سان کھاسی برہ ناوتھس بال
تلہ بن بوٚمبرن اتھہ بچھہ ناوتھس — پوشہِ مَتہِ ہوشہِ وٚیسہ راوتھس بال
پانے فتنکی پاٹھو وُزہ ناوتھس — پانہ منز مارکن تراوتھس بال

مارِہ مَتہٖ پانسے کوٚنہٕ اَنٛز راگٛو تھَس

پوشہٕ مَتہٖ ہوشہٕ وَتیہ راگٛو تھَس بال

سلہ غزل پر شاعر کی نظرِ ثانی نہیں ہوئی ہے۔ معلوم ہوتا ہے شاعر نے غزل کو ادھورا چھوڑا ہے۔ (گنجو)

غزلؔ

لوٗلہ رستیو لوٗلہ زر چھُم کیاہ وَنےٚ
خارہ چوٚنےٚ در جگر چھُم کیاہ وَنےٚ

مےٚ ہَوَس چھُم یَتھنہٕ زانہہ تھوٚو تَم زِنہٕ (گوٚش)
مےٚ محبت سےٚ اثر چھُم کیاہ وَنےٚ

کیاہ میٚہ نیرِیَم حالِ دِل وَننٕکھ اَثر
بالہٕ سورٕ ے در نظر چھُم کیاہ وَنےٚ

سلہ غزل کو نامکمل چھوڑا گیا ہے۔ (گنجو)

غزل

آرہٕ کتہٕ لوٗبان چھکھ ژہٕ افسر یے
شوٗب ہا چھےٚ برادرٕ یے میتو

چارہٕ کر بنہٕ سےٚ ژھار بہتر یے
شوٗب ہا چھےٚ برادرٕ یے میتو

پَرٕزٕ کے لَرزٕ ہیم عرضکٕ ٹھُرٕ کٔرِ یے — کاسان چھِکھ سِتم گٔرِ یے عِشقو

کٔرِتھ کال نیرِ اَتھ چانہِ بازیگری یے — شوٗب ہا چھُے برادٔری یے عِشقو

یمہ بوٗزٕ سَرٕ کے تارٕ ہیم تٔرِ کٔرِ یے — درٕدٕ تہٕ لولٕ دِلبٔری یے عِشقو

پَنُتھ روزٕ تہنزٕ بے ناماوٗری یے — شوٗب ہا چھُے برادٔری یے عِشقو

سَرتلہِ چھُکھ تھوان چوٗنہٕ جٔری جٔری یے — سوہنٕ مُلہٕ ماینہٕ تہٕ زٔری یے عِشقو

حاف زٕیتِہ چانہِ اَتھ کارٔی گٔری یے — شوٗب ہا چھُے برادٔری یے عِشقو

وِیہ ران کوٗہ تہٕ بال اُسی ڈارٕ ڈٔری یے — دمہ ہہ اکہ چانہِ بہوٗدٔری یے عِشقو

شاف دِتھ تھوُکھ کمِیو جوٗد گٔری یے — شوٗب ہا چھُے برادٔری یے عِشقو

ژاڑ ہالہ سپنِی زان پٔری پٔری یے — گاٹلین پِھنزٕ رہبٔری یے عِشقو

لولہ عِشقہ کاس ہیم زانہِ نکی ٹھٔری یے — شوٗب ہا چھُے برادٔری یے عِشقو

زندگی سَنٛبہ لاو زِندٕ مٔرِ مٔری یے — دِل تھوٗن خوش دِلاؤری یے عِشقو

عاشہ موت لاگِن چھا بہوٗدٔری یے — شوٗب ہا چھُے برادٔری یے عِشقو

تھاو آزادن ناماوٗری یے — دردٕ چہ آدم گری یے عِشقو

کیتھ گوٗر لاگن چھا سوٗخن ؤری یے — شوٗب ہا چھُے برادٔری یے عِشقو

غزل

میہ ہا چاۓنی لولہٕ تیر آسے مدنو   دۄرہٕ رکی نیزہ مولاسے مدنو

دیدن منز کرسے جاسے مدنو   زانہہ تہٕ نو سوریتم چاۓنی ماسے مدنو

للہٕ وان یہٕ لولہ نار کمہٕ کمہٕ مدن وار   کاٗشہٕ ہند تہٕ چھے نہٕ پرواسے مدنو

بۄمبر نہٕ خارہٕ دۄراکھ لولہٕ کرہتھ خاک   ہی مالہٕ لو گۄتھ ناگراسے مدنو

چھم خارہٕ خارہٕ ۄچھ ہا دوبارہ   دۄرہٕ دۄرہٕ چاۓنی یہٕ دۄرہ گراسے مدنو

لولہٕ نارہٕ برقس آوارہ کرتھس   خارہ کیناہ رودۍ سے ہیے ہاسے مدنو

تھوۄتھ نہ زانہہ تہٕ کن آزاد بین کتھن   آمہٕ حالہٕ کیاہ چھہٕ میون پاۓ مدنو

غزل

"میہ ہا چاۓنی لولہٕ تیر آسے مدنو   دۄرہٕ رکی نیزہٕ مولاسے مدنو"

"دیدن منز کرسے جاسے مدنو   زانہہ تہٕ نو سوریتم چاۓنی ماسے مدنو"

بۄمبور لاگتھ لولہٕ آکھ   بلبل لاگتھ باغن ژاکھ

ہیٚی مالہِ لوگُتھ نٲگر راے مدٕ نو — زانہہ تہٕ نو سورِیم چاۓ نی ماے مدٕ نو

آفتابکو پاٚ ھٹو چُھکھ تابان — ژھاے چاۓ نی عالمس پرزہٕ لاوان

زوٗن تارکھ ژھپین ژلے مدٕ نو — زانہہ تہٕ نو سورِیم چاۓ نی ماے مدٕ نو

باغ چھاوٕ تہِ دٕراکھ سیتی یارن — مُشکہٕ دار پھپرکو گُل زارن

زمہٕ زمہٕ پوشن گمہٕ آسے مدٕ نو — زانہہ تہٕ نو سورِیم چاۓ نی ماے مدٕ نو

یاسمن اچھ پوشش یمبرزل — بلکہٕ ٹوٗرکو ارغوان بیتہٕ مسوَل

شوقہٕ چانے پھلتھ آسے مدٕ نو — زانہہ تہٕ نو سورِیم چاۓ نی ماے مدٕ نو

ییم چیاۓ نی رمزٕ تہٕ اشارٕ — جگرس چھم کران پارٕ پارٕ

امہٕ کھعہ تہٕ کرتلہٕ واسے مدٕ نو — زانہہ تہٕ نو سورِیم چاۓ نی ماے مدٕ نو

کرٕ انس قبیلس روزم کتھ — شہرن تہٕ گامن گیہ شوہرتھ

یامن تھاؤ تھمہ جاسے مدٕ نو — زانہہ تہٕ نو سورِیم چاۓ نی ماے مدٕ نو

چونے سوزتہِ چونے ساز — متٕر خاص و عامن گیہ آواز

آزادٕ نی غزل دِتہ اسے مدٕ نو

زانہہ تہٕ نو سورِیم چاۓ نی ماے مدٕ نو

غزل

گُرِوِ یہ بلبلَس نِشس نفاوُن حجاب شوٗبیا

یُس لولہٕ چانہِ تو شان سٕے درعذاب شوٗبیا

بے دردہٕ بازِ گارہٕ زولُتھ بدن میہ وارٕ

اَمہِ خشمہ تہٕ خمارہٕ سورُن جواب شوٗبیا

کمہِ شوقہ چھس کران سٕنز زانہہ بَرِی نہ ہے اَمیک ٹھنز

لاگن محبتس منز یُتھ بے حِساب شوٗبیا

تہٕ اَوِ بتھ ژوَلمُ شہ کستوٗر یاوَن بھرِ سے ٹِلیتھ وِیَ

پزہ ہے نظر کرِنی دوٗر یوٗت اضطراب شوٗبیا

دِنہِ کیٛاہ ہمن تہٕ چشمن نازُک ادا کرِشمن

در کعبہ ممبرن بیٹھ دورِ شراب شوٗبیا

تَس شوٗبہِ حال باوُن یُس زانہِ دوس راوُن

بے سوٗد راوِ راوُن پنُنہ سے حباب شوٗبیا

یُس ژالِہ غم تہٕ بیداد، تُس کرِٕ چھ شادی تھوٚاید
آزادہٕ روز دِلشاد لاگُن بے تاب شوٚ بیا

غزٔل

بے وایہِ ژوٚ لگھ ترٛاوِتھ نائگ رایہِ میٚیہ ہی مالے
آوارہٕ کرِتھ گوہم ہا چارہٕ کرٕن والے

وُنہٕ چھم نہ بلان تمِ اکھ، بیٚیہ نازہٕ خنجر ہیتھ اکھ
وُچھ وارہٕ میٚیہ کُن کوٚت دٔراکھ آوارہٕ کرن والے

جانانہ لگےٚ پأری متہٕ تُل تہٕ چھ کُن کرٕ آری
مےٚ زانہٕ یہِ بیمأری یُس غم تہٕ ستم ژالے

نیرِتھ ژہٕ گژھان پانس چھیرِنہٕ پرِستانس
مستوٚرہ میٚیہ شرمی پانس بیگانہ گِندان ہالے

غمہٕ چانہِ بہٕ دیوانہٕ، ژیٚیہ نہ میون ہوٚس دانہ
راہ چھےٚ نہ ژیٚیہ جانانہٕ چھم بالہِ پنُن تالے

رُم چاٹنی وَنان وارِہ ادِ چھے نہ سہ دِل یارہ

کوٚہ زانہٕ دِیتے خارہ کمہٕ تازہ سوندر مالے

آزادؔ وَنان یارَس چھےٚنہٕ یورہ گِنداں زارَس

"ینیلہٕ شورہ وُچھان نارس دزہ پانہٕ بئین زالے"

[1] غزل پر نظر ثانی نہیں ہوئی ہے۔ (گنجو)

غزل[1]

عاشق پوختہ کار یوٚد یارہ سِندٕے رضا کرے

پوٚشہٕ وُنئین گُلن اندر عاشق تہٕ عشرتھاہ کرے

جامہٕ وَلِتھ محبتکو گنڈٕ تہٕ کمر زٕہ ہمتکٕ

کیاہ چھےٚ مجال قودرتکٕ چانہٕ کھوتہٕ سہ کیاہ کرے

[2] عرش تہٕ فرش کوہ تہٕ بال سوزہ یقینہ کے زٕہ ژال

یتھہ سہ خوداے ذوُالجلال چانہٕ دِلکٕ رضا کرے

لولہِ کمند ہیتھ ژٕہ نیرزیر کرٕ کھ گزندہٕ شیر
یامہ دِوان چھِہ تَس دلیریُس نہ یہِ حق ادا کرے

پیر اُمیر نوجوان اکھ چھُہ بَنیِس جِگر کھیوان
وارہ میٔہ چھَم نہ یَژھ یِوان یادٕ یِمَن خودا کرے

حُسن چھُہ طفلِ شیرخوار لاگ ژٕہ ہنا پۄختہ کار
وُچھتہٕ سہ یار گلعذار پان ژٕیہ پتھ فدا کرے

آزادس چھُہ کاروبارِ سوزِ جگر تہٕ لولہٕ نار
رِگلہٕ تہٕ گژاوہ دِلہٕ زار تارہ گوٚمت گدا کرے

●

لہ غزل پر نظرِ ثانی نہیں ہوئی ہے ۲ہ علامہ اقبال کا یہ شعر بھی ملاحظہ ہو ؎

خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے
خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے

(گنجور)

دورِ اوّل

غزلیات

غزل

دیوانہ کرِتھ سہ یانہ کوتوٗ گوم ‏ گُل روے سہ گُلستانہ کوتوٗ گوم

چھم یاد پتھَن دِلس یُتھ تیر ‏ کیاہ سَنہ سہ دوستانہ کوتوٗ گوم

ساقی و صُراحی و مے و جام ‏ غوغاے شراب خانہ کوتوٗ گوم

اُسس بہٕ کتے پرِند آزاد ‏ ہے ہاے سہ آشیانہ کوتوٗ گوم

از تابِ فراق میٖہ دوٗدم دِل ‏ کَس وَنہٕ سہ سائبانہٕ کوتوٗ گوم

سُہ ژوٗر منکُ کنکُ سوہ نکُ دوٗر ‏ آرامِ جہاں سہ یارہٕ کوتوٗ گوم

گوٗ تَب سُنزِ ریتھ چھُ گُل پھُٹرِتھ گوم ‏ خوش بادِ صبا روانہ کوتوٗ گوم

اے بادِ صبا شبانہ گرٕ ھک نا

اَحدٕ[ص] ذٕ وَنہ ہَس فسانہٕ کوتوٗ گوم ‏ (ابتدائی مشق)

ص ابتدا میں احد تخلص تھا۔ ‏ (گنجو)

غزل

مَس چیتھ گیس مستانہ ہے دیوانہ ہے

چھوم عشقُنے نمے خانہ ہے، پیمانہ ہے پیمانہ ہے

دِل از جنوٗن تھوٗونَم بَرِتھ جابے نصیحت آورِتھ

چھُس زندہ اُسِتھ یا مرِتھ دیوانہٕ ہے دیوانہ ہے

پےٚ ژھارہ تمیٚ ہسے دِلبرس پرٚیتھ جایہ پِتھ نٲہر کرس

آخر رٹس منز محشرس داماںہٕ ہے داماںہٕ ہے

دِید و ہمو وُچھ ہٕزِ نگاریس دل سپُن نہ کامگار

از وصلِ جاناں کیٛاہ بکار آسانہٕ ہے آسانہٕ ہے

احدٔس ہۄیٚن غنچہ دِلَن گمہ و کیٛاہ فُلےٚ لبجٕ دو گلَن

شاید یہِ گُل زانٛہہ نو چھولَن بُتانہٕ ہے بُتانہٕ ہے

ابتدائی مشق کا نتیجہ ہے۔ (گنجو)

غزل

کَس وَنہٕ ژوٚلمُ بالہ یار ہے وٚنیسو یے — تھوٗونَم لٕلہٕ وُن نار ہے وٚنیسو یے

ابرو چیٛار رِتھ مِژہ تیر دارٕ رِتھ — چشمن سخت خُمار ہے وٚنیسو یے

سُبحان اللہ سُبحان اللہ — ہینی خنجر دار ہے وٚنیسو یے

اَن تسِنی سالہِ سیٖتہٕ میٲنہٕ لالہٕ — وَتھرس مُشکِ ناتار ہے ویٚسیہ یے

روٗٹھمس دامَن لاگِنس پامَن — سینٛمہٕ تُند گُفتار ہے ویٚسیہ یے

زونمہٕ ہٕر زاٲنتھ گُفتار تمہٕ تُند — لوکہ چار پچھے تُلہٕ نار ہے ویٚسیہ یے

بے دردہ وُچھتو تَس نازنینس — میٲنۍ اُچھوا نہار ہے ویٚسیہ یے

کوزنمہٕ تمہٕ بازی گَرَن یارَن — اقرارس اِنکار ہے ویٚسیہ یے

تَن مَن زالُن شب و روز نالُن — آخرس تھاوی نمہٕ کار ہے ویٚسیہ یے

(ابتدائی مشق)

غزل

دوٗر مو ہیٚمہٕ ہا دوٗرہٕ بَلے — وعدہ لالہٕ وُچھ لعلہِ منزٕ بلے

ژٕہی میٚنہٕ آدَن ژٕہی میٚنہٕ مُدا — ژٕہی میٚنہٕ ہاوس ژٕ بیتے پٮ۪تھ بہٕ فِدا

خارہٕ چونۍ چشم آرہٕ وَنے — وعدہ لالہٕ وُچھ لعلہِ منزٕ بلے

جانانہٕ فراقہٕ وَدَن وَدَن — نوٗنہٕ پھلِک پاٹھۍ گوٗل میٚنہٕ بدَن

گوم جعفری پوش رنگہٕ وَنے — وعدہ لالہٕ وُچھ لعلہِ منزٕ بلے

وننہٕ میٚہ کر ویٚنتھ ہیٚتھ گُے — وعدہ کیاہ اوس اَسہِ آدن گُے

تس تہٕ پۆر یائس وعدٕ ڈلے   وۄلا للہٕ وۄتھ لۄلہٕ منز سلے

ینہٕ ژیٚہ سیتھ سودا کۆرُم   چھَم نہ خبر کیشاہ کیشاہ میٚہ لۆگُم

کیشاہ میٚہ ہۆرُم کیشاہ بیوم پلے   وۄلا للہٕ وۄتھ لۄلہٕ منز سلے

چھُم نہ ہوس وۄنی مٹہٕ ہیٚتم   میٚہ چھِم فریب چائنی لولہٕ ستم

میانہٕ کھۄ تہٕ لال کمٕی لۄ لے   وۄلا للہٕ وۄتھ لۄلہٕ منز سلے

پھٕک ژہٕ مارہٕ مارہٕ بیٚیہٕ زندہٕ کران   یہٕ نہ تمیک پیدا سے بران

زورٕ والین یور کیشاہ چلے   وۄلا للہٕ وۄتھ لۄلہٕ منز سلے

از چھُ آزاد منز دردٕ نیے   بیٚیہٕ کران دیوانہ سے گیے

زانہٕ خۄدا کیشاہ فتنہ تُلے

وۄلا للہٕ وۄتھ لۄلہٕ منز سلے

(ابتدائی مشق)

غزل

اَتھ ماہ رویس گتھ کران چھُمے زُلفہِ پیچان یکطرف،

گیسو پریشان یک طرف کاکُل ادیزان یک طرف

اَندر اَندر رۄخس زُلفن اندر سامانہٕ سنز چھی کیاہ زبر

نارٕ کھ چھہ پرٕ بزلان یک طرف افتابہٕ چمکان یک طرف

ہا ؤ ہتھ یہٕ مسجد یا مندر بے خم دکرٕ ہتھ کم کم گندر

پیمہٕ تو چھہ گرہابس اندر از دپن وا ایمان یک طرف

مارٕ متیو عارِ بیہٕ تَتھے زٔلہٕ ہَن میٖہ غم چانے پینے

گوم سینہ بریان یک طرف تن یک، طرف جان یکطرف

پھلوا یہٕ دل گوم اے صنم پٔتھ تنبہ لاوان دمبدم

چانٕہ عہد و پیمان یکطرف میانٕہ لولہ ارمان یکطرف

منز لولہ ماٗدانس چھوان شوقکی نٔنہ ذوقکی دٔم دوان

آزادٔ تنہا یک طرف سارٕی سۄ خندان یک طرف

(ابتدائی مشق)

غزل

باد صبا رۄشہٕ آدَے لُتیے | پوشہٕ نوٗتیے دۄتھراوس

دُزہ ناوی تو کھ نیندرے ہُتیے

راتھ دأژم پژاران ییتھ ییے   لوسہٕ ناوٕنس کتہٕ سنہٕ اوس

اَتھ بیہہٕ ہیٚم تہٕ کرس نالہٕ مَتھ ییے

نہ چھہٕ روپوش نہ چھہٕ نون لگتھ ییے   خارہ ٹھٕوتھم زارہٕ کرِی توس

وارہٕ وُچھہٕ ہن روزہٕ نا بیٚتھ ییے

سبزارن ہندی بَرِ ہیتھ ییے   معہ ختنہٕ ہمَہ وارہٕ ہاوی توس

ستارہٕ چھکھ تنبہ لاوی ہیتھ ییے

سارہ ٹھوٕنس کمیٚ مارہٕ مَتھ ییے   تارہٕ زُلفچہٕ مُژرتھ گوس

دارہٕ مُشکنہٕ پھیرِی کیٛاہ رٕتھ ییے

پھولراوان باغ عائشہ مَتھ ییے   توشہ ناوَن دُشمن دوس

اَسہٕ ناوِن پوش گُمہٕ ہیتھ ییے

رُمہٕ رُمہٕ چھس اَہرِنے ہیتھ ییے   رنگہٕ رٔو مالہٕ واو کرِی توس

مَس پیٚالہٕ ما چھس چےٚ ہیتھ ییے

گُل تہٕ بلبل دزاے ہیتھ ہیتھ ییے   مُشراوِتھ ننگ و ناموس

کیٛاہ یہٕ باگہٕ غام اَنہٕ پوشہ مَتھ ییے

آزآدٕن زار ژٕنۍ مہتر سیٖے --- مۆدرہٕ حلقے پرٕ نادوس

شیٖہلادٕ ناسیٖنہٕ دُدۍ مہتر یٖے

(ابتدائی مشق)

غزل

گُل پھۆلۍ مہ لولہٕ باغس آمے بہار لٔگتھ یٖے --- بُلبُل چھُہ پوش چھاوان دِل بیقرار لٔگتھ یٖے

عشقُن حریف جاہِل ازلہٕ مییٚہ گوٚ مقابل --- مَکہِ تحمل دِل کوٚرنم اُدجار لٔگتھ یٖے

پوٚزھہ آم عشقُنۍ غم تھاوٕن بسیٖنہ مرہم --- جگرٕکۍ کباب پرٕدم کرٕنۍ مس تیار لٔگتھ یٖے

دِل زولنم مییٚہ لولٕن شِل نیٚوم دردہ قولن --- غارٕن ہِندیٚن مخولٕن کیاہ اعتبار لٔگتھ یٖے

یا عاشقان بے زرا ٔسن مہٕ عالمس منٚز --- یا دِلبرٕ ستمگر دِل سنگِ خار لٔگتھ یٖے

اُنۍ توٚ غُبار دِلبر تھوٚہ ہا بدیدہٕ تر --- آیینہٕ سکندر کیٚاہ چھُم بکار لٔگتھ یٖے

چاٚرِتھ کمانِ ابرو ماران دُچھہ مییٚہ آہو --- برٕ اسپِ ناز ماہ رو دراٚمت سوار لٔگتھ یٖے

رویس نقاب تھاوٕن چھُم یار تشبہ لاٚون --- بے پردہ رُئے ہاوٕن یارس چھُم یار لٔگتھ یٖے

یس پتھ مییٚہ رو دآدٕن پرٕواتمس ازمن --- تمۍ کافرن مییٚہ دٕدٕن کوٚرنم بہار لٔگتھ یٖے

کھاٚرِتھ شکن جبیٖنہ روٚٹھنم مییٚہ سخت کیٖنہ --- سیماب زٕن بسیٖنہ چھُم انتظار لٔگتھ یٖے

ر جانباز آزماؤتھ نوّن دژاو پردہ ژاؤتھ
یارن دوَن چھ ہاؤتھ در پردہ کارٕتی ییے

غزل

پینہٕ مس پیالہ چینہٕ سعہ ندٕری ییے کاستم ٹھرٕ ییے آس لاچار
پوش وتھراٹے پوشہٕ گونڈری ییے کاستم ٹھرٕ ییے آس لاچار
ہولہ تب چونے گوم اندٕری ییے چھینہٕ نشہ غارن ونہٕ نس وار
چھعہ کہ لد عاشقن فژیکہ وژنی پھرٕ ییے کاستم ٹھرٕ ییے آس لاچار
سالاب عشقن گوم ہیتھ سٕرٕ ییے ذرینیٹھ چھم پوان سُم نترٕ تار
آب گوم شٕرہ پیتھ نار اندٕری ییے کاستم ٹھرٕ ییے آس لاچار
یاد پیم آدپی جاٹی ذدورہ ہٕرٕ ییے بُلبُل باشہٕ ترٕ گُلِ روہ خسار

ا ہ ٹوبال تل کا شعر ملاحظہ ہو سہ "مفلسی اور یہ عاشقانہ مزاج
دینے والے یہ کیں دیا تو نے"

۔ جامی کا یہ شعر ہے "الٰہی زمم گردان از کرم دلہا ے خوبان را
دگرنہ عشق را نابود کن یا عشق بازان را"

ے ۲ اخمس کے ابدا جانباز تخلص کچھ دیر کے لئے تھا۔ (گنجو)

گاٚمِ منز جگرس تیر ترٛکٕ ترٛی یے — کاستمٕ ٹھرٕ یے آس لاچار

وستوٗر وٕنِچی مستوٗر پرٛی یے — کستوٗر پدٕنس دِتھ دیدار

دردٕ ہی لاگے پردہ کرٕ کرٕ یے — کاستمٕ ٹھرٕ یے آس لاچار

چاٗنی انہارن تہٕ چمہٕ خنجر یے — دٕمہٕ دٕمہٕ دِولنس زالہ بیمار

دٕمہ دٕمہٕ غصٕ غم تھاوی نم ژھرٕ یے — کاستمٕ ٹھرٕ یے آس لاچار

کرتسی حاٗلی ماہ پیکر یے — باٗلی کنہٕ یٕ ٹھی اَنتس عار

دٕن تیٚسی موٗدرے کیتھ گرٕ گرٕ یے — کاستم ٹھرٕ یے آس لاچار

سروٕ آزادس ناو کرٕ کرٕ یے — آزاد عاشق دٕراو بازار

دردس نِشہٕ کیشاہ پردہ تہٕ ٹھرٕ یے
کاستمٕ ٹھرٕ یے آس لاچار

غزل

ہی مال دٕرائیس دِوان ڈٕنٕ یے — راجہ ارزٕنی یے کوٗرتمٕ سوٗر

پھیران ڈیٚوٹھم کمہ یہ دامنٕ یے — راجہ ارزٕنی یے کوٗرتمٕ سوٗر

نیرہ بیٹھ سعہ نہ پوش لاگس گنڈ یے — ذاگ ہیتھ روزس باغ مستوٗر

ییرِہ موٗست ژھارن ہیرہ تر بونیے — راجہ ارزٗنی یے کوٗرنم سوٗر

تِچھ ہُسند بلبُل گوم کمہ ونی یے — چھوہ لنئ اوسُم دِرِ کئ ٹوٗر

رائلنچہ تھاوِہ نم کتھ کھنڈ کھنڈ یے — راجہ ارزٗنی یے کوٗرنم سوٗر

ییر خمارکی نیرہ آم سُنز یے — ژھالہ چھُم نوان لالہ مخموٗر

تارہِ دِل کوٗر نم کارہ وو گُگنیے — راجہ ارزٗنی یے کوٗرنم سوٗر

لوشہ سان لائیتھ پوشہ تازنی یے — ماے مُشرائوِتھ گوم سُنز ژوٗر

تھاوِہ کس یاوِہ نکہ پوش چھاونی یے — راجہ ارزٗنی یے کوٗرنم سوٗر

حائلی کرتھ حال سُنز سُنز یے — بالی دُنیا زانی ہیٚیر دوٗر

کائلی خار تہ شر چھ بارنی یے — راجہ ارزٗنی یے کوٗرنم سوٗر

اُدرے کریو مس لولہ وتھرنی یے — آدن باجہ وعدہ کر پوٗر

دُچھان دُچھان لوستم مونی یے — راجہ ارزٗنی یے کوٗرنم سوٗر

ناز مُشرائوی نم راز دنی ونی یے — لوکٹس بانس گوم ژھہ کہ سوٗر

دوٗرہ دوٗرہ ہاوی نم تازہ در شُنیے — راجہ ارزٗنی یے کوٗرنم سوٗر

رمزہ تہٕ اشارہ ہاوی تم نٹوٕ یے   وسواس تھاوِتھ ہیتھ تمہٕ دور

تھاوی تم دارین تارٕی تہٕ پٕنٕ ہٕ یے   راجہ ارزٕنی یے کوز نم سور

مورِتھ اَتھ گوم کتھ دٕنی دٕنی یے   روزٕہ ناوایَس سازو سنطور

بوزٕہ نا آلوٕ حبا نبازٕنی یے

راجہ ارزٕنی یے کوز رنم سور

غزل

گگجٕ سو کران چانے سِرٕ یے   آرٕہ کرٕ یے بدوَل جمال

رِہ پہ تنَ کرٕ یے برٕ آکٕرٕ یے   آرٕہ کرٕ یے بدوَل جمال

کاٰلی سورِہ یاوُن باٰلی یے   آدنٕہ پٕیہٕ نا سأٰلی سِیے

یاد اُنٕ تنے یاوَن مٕرٕ یے   آرٕہ کرٕ یے بدوَل جمال

دوله ویٚسو گژھو بٕیسوارِہ زٕرار   ژاجہ بل کرو تَس اِنتظار

پٕیہ نا تہٕ روزَس آیٕرٕ یے   آرٕہ کرٕ یے بدوَل جمال

سنیاسَس لاگِتھ نیرِہ ہا   شہرَن تہٕ گامَن پھیرِہ ہا

کیاہ کرہٕ بہٕ لٔکہ تھمرٕ ژٕ پے — آرہٕ کرٕژٕ پے بدوٕل جمال

سنگدل یارس وٕنہٕ کیاہ — ساگری ہوس گرٕی ژٕ نم روا

رنگہٕ رنگہٕ تقاوٕی نم منزٕ پے — آرہٕ کرٕژٕ پے بدوٕل جمال

پوٗریوم نہٕ بالی ڈیکھ لون — ناساز پیوم قبیلہ گرٕدون

اُہس ببر لوٕرٕ ہُرٕژٕ پے — آرہٕ کرٕژٕ پے بدوٕل جمال

پھرٕی ہیتھ یہ عشقٕن ولولہ — سمندری پے مرٕژ اُسم زولاہ

وُزہٕ ناگوٕنس نندرہٕ ہُرٕژٕ پے — آرہٕ کرٕژٕ پے بدوٕل جمال

وٕنی بہٕ دِمس یارہٕ بلن — ژھارن منز آرہٕ ولن

لارس پتہ مارہ مرٕژٕ پے — آرہٕ کرٕژٕ پے بدوٕل جمال

ناگراے گوو پاتالی یے — زولتھ ژٕیہ پان ہی مالی یے

پاٹری پاٹری چانے ہیمرٕژٕ پے — آرہٕ کرٕژٕ پے بدوٕل جمال

یٔندرس بہیتھ دوٗن کاکُلن — ہیٔنز یأنز چھکھ ژٕلہٕ کلن

ییٔندرہٕ ڈیکس میل کیاہ پرٕژٕ پے — آرہٕ کرٕژٕ پے بدوٕل جمال

ہانکلہ ٹھس بوزم برس — پزاران اُسس دِلبرس

نیندرے وُژھس چھُندریمژے ۔۔۔ آرہ کرِژے بدوَل جمال

گوشن وَتھرس پوشہ پرنگ ۔۔۔ چھاوِہ ناسہ میٹھانی ببرہ لنگ

لولہ سان رَنمس نیامژے ۔۔۔ آرہ کرِژے بدوَل جمال

حیتہِ کُنہِ بیتہ میٹھا سنے وَتے ۔۔۔ وُنتو چھُہ کیتھاہ لارُن ییتھے

اوّل میژے آخر میژے ۔۔۔ آرہ کرِژے بدوَل جمال

جانباز گرہ کاٹتِھاہ قلم ۔۔۔ ہاوسہ چانہِ برِی برِی ہالمَ

یارِ زمہ تراو آرز مژے

آرہ کرِژے بدوَل جمال

لہ فرض کیجیے کہ غزل کسی ذاتی واردات سے متاثر ہو کر لکھی گئی ہو۔ تو؟ (گنجو)

غزل

اُلفتک ہاوِتھ اِشارہ دِلقرارہ دِلبرو

جود کوٚرتھم جادوٕ گارہ دِلقرارہ دِلبرو

دایہ کمہ تکی ٹارہ وچھتھم مایہ دوٚلتھس اے نگار

ذارہ تصوٚر تھم خارہ دِلقرارہ دِلبرو

شرمہٕ دادے حالِ دِل یٔژھ کاٚلۍ کرہیٚوک مےٚ وٕنِتھ

گاٚمہٕ اَندرۍ پارٕ پارٕ دِلقرارٕ دِلبرو

کن تھٔوِتھ ناساز قولن کیشاہ مخولن اعتبار

اَزلہٕ آسہٕ دتھان گژھو دٔوچارہ دِلقرارٕ دلبرو

ٹوٚسِتم دتھ یاونِچ نوٚن دژاو واٚتِتھ شامِ غم

چانہٕ آمارِک سِتارہ دلقرارہ دِلبرو

دٔورٕ دٔورے مست عاشق ژٔورِ ژھایَن چھی وچھان

پھیر چِمنن وارٕ وارٕ دلقرارٕ دِلبرو

سورنو کاٚشہٕ چھےٚ روزان لوکہٕ چارٕک چکہٕ چاو

دِل شِکستن کر مداراہ دِلقرارو دِلبرو

ژٔرۍ پانہٕ ٹوٗرِہ ٹوٗرِہ چاٚو تھٔس خوٗنِ جگر

یور پھیر کھنا دوبارہ دِلقرارہ دِلبرو

نازٕ کےٚ چادٔو پیٚرِتھ جابنیاز کوٚرتھٔس بیقرار

برٕ گُل سٕپنم بہارہ دِلقرارہ دِلبرو

غزل

اَسہِ وۄن بے وفا دِلبرا اَسے کۄن بے حجاب پییہِ نا

لوٗرے منٛز لولہ سان للہِ وۄن مُسلے پھۄلمت گولاب پییہِ نا

لیکھِت ہیٚتھ کے رٔتہٕ نامہ یہٕ سوزٔس صُبحہٕ تہٕ شامہٕ

زٕ ژٕن بے تاب چھس جامہٕ خطس اَکہِ سہِ جواب پییہِ نا

ژٕ گژھتے اَسترٕ پأٹھۍ دٔنتس یہٕ کوتاہ منٛیوٗٹھ لوٚگس یہٕ مس

عُمرٕ سۄرم کران تَس تَس بران شیشن شراب پییہِ نا

سَمۄ نا از ہوس اوسُم بہ چھاوٕنی ثرٕہ ہس رُم رُم

میہ حوٗرے شۄرٕ یانس چھُم شباب آبٕ ناب پییہِ نا

گِچھہ کُنٹھٕ بال چھس یژاران اچھ دأر آرٕ گژھتاران

وُچھنے دارٕ بُرکاران شہ حُسنٕک آفتاب پییہِ نا

یوتَن چھم اَچھ گژھن وۄرے دَتہٕ دوچھان مستوارے

نظر بازن ہیٚوٚن ژۄرے تُچھ مرنٕ انقلاب پییہِ نا

برس پیتھ سر تھوِتھ بالی کرِس بہ حال دل حالی

سوالن دردہ کیتن کالی بہ نرمی اَکھ جواب پیہ نا

وزن چھم زیر و بم سوزس گژھن مشر ژارنے روزس

غزل جانبازنے سوزس سیتھاہ چھم اضطراب پیہ نا

غزل

کس بادہ پیم افسانہ تے ژؔورے ژؔولم جانانہ تے

حورے تھوؤن ارمانہ تے ژؔورے ژؔولم جانانہ تے

مایے وُلیتھ ترأوِتھ ژؔولم داغِ جگر تھأوِتھ ژؔولم

بأوِتھ کُس بہٗ زانتے ژؔورے ژؔولم جانانہ تے

شیچھی سوزہ ہس اَچھِ واوہ ہیے لأگتھ ژؔولم کوتہ داوہ پیے

صنایہ کرِتھ شری پانہ تے ژؔورے ژؔولم جانانہ تے

پیمہ ہس پتہ کنہ چھم نہ تاب مستور کرِ نس بے حجاب

نالہ رٹن نالانہ تے ژؔورے ژؔولم جانانہ تے

مَس چاوٕنَس وٕیسہ راوٕنَس بےہوش از خود تراوٕنَس

از عقل چھس بیگانہٕ تےٚ ژٕورے زۆلمٕ جانانہ تے

ژراوِتھ ژالتھ یمبرزلے یاوِتھ میٚنہٕ نندرِ مسوٗ سے

چھس بوٚمبرس ژاران تے ژٕورے زۆلمٕ جانانہ تے

رٕشتھ زۆلمٕ تراوِتھ کمن بلبُل جُدا گوو از چمن

گُل گےٚ میٚنہٕ خارستانتےٚ ژٕورے زۆلمٕ جانانہ تے

پیٚپہ نابہ وٕتھرس فرشِ زر بادس پٔنٕٹ سوزِ جگر

ہاوس دِلک غمخانہ تے ژٕورے زۆلمٕ جانانہ تے

ژراوِتھ پریشان سُنبلن خالِ سیاہ مشن کاکلن

دامِ بلا ہیچانہ تے ژٕورے زۆلمٕ جانانہ تے

دِلبر چھہ مادر سائرِ ڈل یاش لمار نتہٕ تیل بل

بلبُل چھُ گُل چھاوان تے ژٕورے زۆلمٕ جانانہٕ تے

یا اَچھہ وَل نتہٕ ژرار گوو یا چھاوٕنے گلزار گوو

در باغ چمنستانتےٚ ژٕورے زۆلمٕ جانانہ تے

پرادان لوٗ سپس لارہ کوت دیدار دِیہ نا مارہ موت

ژھاران بہٕ عشقیتہٕ دانہٕ تے ژوٗرسے ژوٗلمُ جانانہ تے

جانباز بہٕ دوٗرٕیر کرذٕرس خہ رشید رویس گیتھ کرِس

شمعس پتہٕ پردانہ تےٚ ژوٗر سے ژوٗلمُ جانانہ تے

غزل

مُبارک لولہ کِس باغس پھوٗلمُ پوشہ چمن اِمشب

سموٗلب تشنہ مُشرادِتھ ملالن تےٚ غمن اِمشب

دُچھم موٗیس گرِتھ شانہ پرِی رو مست مستانہ

کوٗرمس بہٕ یوٗت دیوانہ تمی زُلفِ خمن اِمشب

پیمَ از روشہِ پوشہ موٗتے پیٹھ سونتک ہوا لوٗت لوٗ

دِلک دیرینہ تب سوٗت سوٗت بظاہر چھیم ہمن اِمشب

پھوٗلمُ دل نئے ژوٗلمُ کینہ مُنوٗر گوم آیینہ

دُہہ ووٗن آتش سینہ گژھیم نا یاسمن اِمشب

طبیبس لولہ کِس ؤنی توم کوتاہ ژالہ وعدٕنی دوٗرِیر
تھو ہم دستِ شفا برنبض مُشراو ہم غمن اِمشب

وٕنِتھ اُیُل یہِ افسانہ نٕنِتھ دِن یامہ بے گانہ
چھُ عاشق سوٗیہِ بُتخانہ حیا ترأوِتھ نمن اِمشب

پچھُ عُشقُک جذبہ زور آور ونیم سُے کینہ ور کافر
ژلیم میہٕ سرِش کراُمنی شر لو لے اندرہ ہیمن اِمشب

یمُنتِھ سُے داد ہمرازن وٕنِتھ اَدہ زون حبانبازَن
یمن مخموٗر اندازن سہ خنور چھِس نمن اِمشب

غزل

یاوَن رایَن گِندُنم پرژھنے
بتیہِ آلژنے تھاوس پان

دوٗرہ ہوٗر اُلران کوٗر نمَ ورژنے
بتیہِ آلژنے تھاوس پان

فتنہ گر چشمن خمارہ ہرژنے
روبرو وُچھنس دٕرِہ کس جان

وٕسہِ کُس مشہ تیلہِ کڑاین ترژنے
بتیہِ آلژنے تھاوس پان

ہنبرہ بیٚلہ ڈیکہ ٹھم ہیٚرہ کٔن اژہ نے   سُنہ پوشہٕ اَسِس شیٚرہ لاگان

ہوش ویٚسرِو نم گوم رِفیُر کژہ نے   بنٔیہ آلژنے ٹھاوس پان

ماچھ ملناوس لول شر بژہ سے   گُلاب عطرے ناوس پان

کھیٚنیہ نامیانے اَکھہ نیامژہ نے   بنٔیہ آلژنے ٹھاوس پان

کرہ کیشاہ بالی لگچھ تِہ ہمژہ نے   دودن ہنند سودا چھُنہ پھیران

کھُرِ مَتِہ آسی توم شُرِی حرکژ نے   بنٔیہ آلژ نے ٹھاوس پان

خارہ میٚنہ ٹھادیوم مارہ مَژہ نے   سورہ سامانہ جورہ ماران

رژھ رژھ کم رِگلہ میٚرژہ تل معژہ نے   بنٔیہ آلژنے ٹھاوس پان

عاٗب کیاہ مَردن لولہٕ غاٗ بژ نے   ژالہِ چِس کتھ ئے بنہٕ اِنسان

ہنچہ کتھہِ کرنس چھینہ لوکہ پژہ نے   بنٔیہ آلژنے ٹھاوس پان

ژاگرِ ہتھ آزاد آو حَرِی فژ نے   زانُن زاٗنہِ تھ ماٗنہِ تھ آن

چھاگُن پرِی کرنے پان منزرژہ نے

بنٔیہ آلژنے ٹھاوس پان

غزل

سنیاس لاگِتھ پھیرِس وَنَے   ٹاٹھؠ یاوَنے کرُنم گرٹاے

حالہٕ اَکہٕ حالِ دِل کرٕہَس کَیِنہٕ نے

ٹاٹھؠ یاوَن نے کرُنم گرٹاے

عشقَن تیر یَس واٹِلِنج تَسِنہٕ نے   کرٕ تَس عالمَ قِصہ تہٕ نیاے

برٕ کیاہ چھوکہ لَہ دِلہٕ کین کھسِنہٕ نے

ٹاٹھؠ یاوَن نے کرُنم گرٹاے

ہیہ تھرُ وادہٕ سیتہ آیِس چھِٹہٕ نے   پائیَس پیٚیہٕ نابے پرواے

پھولنمَ تازہ گُلزار دَد وَنہٕ سے نے

ٹاٹھؠ یاوَن نے کرُنم گرٹاے

پرٕنگ وَتھراوَس ژندَن وَنہٕ نے   مُشکہ تہٕ کونگہ سیتی ناوس جاے

پوشہٕ مۄت چھیرٕ نا پوشہٕ آنگن نے

ٹاٹھؠ یادن نے کرُنم گرٹاے

مینِہٕ تَس دۄرِیر پوودُشمن نِے   چھیٚلی چھیٚلی، رحمہٕ ہتھ تمیٚ سِندر باے

کرِہ یُس پیوند آمین پننہٕ نِے

ٹاٹھو یاوَن نِے کرٕ نم گرٛاے

گامَن تہٕ شہرَن بیٚتیہِ پرٛگن نِے   جاپہِ جاپہِ ژھانڈَن یاوَن راے

بُلبُلہ سِندی پاٹھو پھیرِہ گُلشنہ نِے

ٹاٹھو یاوَن نِے کرٕ نم گرٛاے

پیرن تہٕ ساڈَن بیٚتیہِ برہمن نِے   پھیرِتھ آیَس شیرِتھ راے

ژھنہ پہ چھےٚ رنہ پہ شرٛز دۄپہم منہٕ نِے

ٹاٹھو یاوَن نِے کرٕ نم گرٛاے

دَمہِ دَمہِ تمیٚ شرٛز راے چھم گنہٕ نِے   مایہِ سیٚتی کرہ ہَس لولِہ متہ لاے

بے پرواہَس کرٕہ توم کنہٕ نِے

ٹاٹھو یاوَن نِے کرٕ نم گرٛاے

دِنہٕ کیاہ غازَن بیٚتیہِ دُشمنہٕ نِے   پننہ نی دوستن تھۄوِ کرنم نیاے

دۄرِ پیٚتھو آزاد ژۄر رٕژن وَنہٕ نِے   ٹاٹھو یاوَن نِے کرٕ نم گرٛاے

غزل

لگہ یہ سائلہ متہٕ لالہ یارٚاوس　　کتہٕ بوز واوس وَنتہٕ یہ زار

تُندرٕ بون یاوُن وندیہ ناوس　　کتہٕ بوز واوس وَنتہٕ یہ زار

کرٕ یہ حالی دِلہٕ کی ہاوس　　اَستہ پاٹھی وَنہ یہ وِلہ تہٕ زار

پان وَتھراوے جان درتاوس　　کتہٕ بوز واوس وَنتہٕ یہ زار

وائے جیتھس مولہ تلہٕ لاگہ جوتھس داوس　　گاگہ جوتھس سعہ نہ کی پاٹھی درنار

مینزہٕ معدل کوز تھم دزوگی ہے باوس　　کتہٕ بوز واوس وَنہ یہ زار

عشقہ سنز ژوٗرس آدم کھاوس　　عاشقن منٛد چھتہٕ ایوان عار

ژھوہ دِذ پنہ نی دمہ آکہٕ ہاوس　　کتہٕ بوز واوس وَنتہٕ یہ زار

خونِ دِل پنہ نے زوٗنہٕ وَتھراوس　　تی چھم آدن تی چھم کار

تازہ تازہ ماز کھیون پننے ہاوس　　کتہٕ بوز واوس وَنہ یہ زار

لہ کچار پننے آیت تھاوس　　چھوہ کہ لدٕ وائے لنچہ ژلہٕ ہیم بار

مرٕ ما کرٕ کیشا یتھہ چکہ جاوس　　کتہٕ بوز واوس وَنتہٕ یہ زار

یاوَن ببرسے واو کرِہ ناوَس تاوَن دُنیا برتھ باگزی گار

سورِہ ییلِہ یاوُن سورَن ہاوَس کتہِ بوز واوس وَنِہ یو زار

ژھیپہ ژھیتپہ لاگِتھ ووچھ منشر واوس نالہِ متہ رٹِتھ ہَن لالہ روخسار

وِلہِ تہِ زار آزادنی باوس

کتہِ بوز واوس ونیو زار

غزل

لگیے لول آم بیٖیہ وُچھہَن ستَے وَن تےَ کتہِ بیوٚٹھ یار

بیہ نا اوسُس وُنِہ آدَن ستےَ وَن تےَ کتہِ بیوٚٹھ یار

حبسہ دیسہ راوُنس بیٖیمی سوخنن تےَ تِی چھُنہِ وَنِہ نَس دار

وَنہ ہا بالی دزِہ ماوَن ستےَ وَنتےَ کتہِ بیوٚٹھ یار

وِلکہ شبہ ییلِہ میچھ اسہِ تَن ستےَ ژٲوی نَم زُلفِ شہمار

زِہ شاندھاوِہ مَس رِہ سرفن تےَ وَنتےَ کتہِ بیوٚٹھ یار

ژھ یہ ہمیو کرُکی نے ہَم پرہ یَن تےَ یوٚت کُس جو دو گار

ژیٖنہ ترٛ میٚہ اَز رٕچھ اُس ملٕوَن تےٚ ‏ ‏ وَ ننتےٚ کیتہٕ بیوٚٹھ یار

بُمہٕ چھُس خمدار سورمہ چشمن تےٚ ‏ ‏ گمہٕ ہُتھ لولہ گُفتار

چمہ خمہ کھُتھ ہتھ محرابن ستےٚ ‏ ‏ وَ ننتےٚ کیتہٕ ریوٚٹھ یار

مائلہٕ مُتھ عاشق دژاے سائلن تےٚ ‏ ‏ بوزان ساز و سیتار

کھتھ تارہٕ آسہٕ تُس یارہ رٕنزہ وَنہ تےٚ ‏ ‏ وَ ننتےٚ کیتہٕ بیوٚٹھ یار

دِتہ ہے میانی کیٚنہٕ کےٚ سوٚن تےٚ ‏ ‏ ہیٚنتہ ہے وعدہ قرار

رٕنمہ ہَس یانہ چھُس اندیشن تےٚ ‏ ‏ وَ ننتےٚ کیتہٕ ریوٚٹھ یار

فندہ اکہٕ بازندہ باز اَنتن ستےٚ ‏ ‏ نازنین خوش رفتار

چھاوِہ نالولہٕ کیٚن پوشہٕ ہلمن تےٚ ‏ ‏ وَ ننتےٚ کیتہٕ بیوٚٹھ یار

آواز ژاکہ بیتلہٕ آزادن ستےٚ ‏ ‏ ہوشہٕ آے خوش گُفتار

مُشکدار پوشہٕ دارہٕ جوش لوٚگ زَن تےٚ ‏ ‏ وَ ننتےٚ کیتہٕ ریوٚٹھ یار

غزل

مدائنو یردہٕ روٚیُس جُل ‏ ‏ بہٕ لاگےٚ دردہٕ ہی ترٛ گُل

مَسائےٚ لاگ بے وفا رٕبلُل ‏ ‏ بہٕ لاگے دردہٕ ہی ترٛ گُل

ووہ لو میانہِ کالہٕ بوٗمبوٗرو
اُچھَن ہِندہٕ گاشہ ترٕ نوٗرو

سُلے پیٚمبرزٔلے وِیوٗر تُل
بہٕ لاگے دردہٕ ہی ترٕ گُل

ووہ لہٕ مَتہ بیم بہانہ ترٛاو
سوہ کمہ سپہٕ لٔنڈ پیٚتھنہ لوگمُت واو

سہٕ کُس گُل بیچھنہٕ وُچھہ بُلبُل
بہٕ لاگے دردہٕ ہی ترٕ گُل

ووہ لو میانہٕ لوہ کچاروسے
زُلہٕ وِینہٕ نو بہاروسے

دَماہ ژھوہٕ ماردوہٕ پچھے سُل
بہٕ لاگے دردہٕ ہی ترٕ گُل

سَرسے پیٚتھ پاٹھی مٔیترہٕ منزِ تیٚل
نتہ پیٚتھ آب پیالس اپیٚل

رِتھے پاٹھی تس ترٕ میٚیہ گوو میٚل
بہٕ لاگے دردہٕ ہی ترٕ گُل

میٚیہ اوسُم دُشمنی ہُند زر
خبر آسم نہ اسے دِلبر

چھہ ماران دوستی رِبلُل
بہٕ لاگے دردہٕ ہی ترٕ گُل

بدن زپے پوش تُلہ چھے پوٗر
نتہ حُورِ عدن مشہوٗر

قدن چانی روزِ محشر تُل
بہٕ لاگے دردہٕ ہی ترٕ گُل

میٚیہ چانے وِیرہٕ ژالِم تیٖر
اُرِم تاو پیرہ ژھانڈِم پیٖر

پھیوٗلِم بیٚیہ مُشکدار کاکُل
بہٕ لاگے دردہٕ ہی ترٕ گُل

درے کنہِ لایتھم زورہٕ چھٹر تھم شیشہ مند
مدائنو دِل چھٹن چھنہِ گل بہٕ لاگے دردہٕ ہی ترٕ
کران آزادنے تقریر چھِ زٕن وائلِنجہِ یوان تہ

چھ پیٚزی پائِٹھ خستہ جان بلبل
بہٕ لاگے دردہٕ ہی ترٕ گل

غزل

کامہٕ دیہٕ لاگِتھ جامہٕ گولابی وٕچھتہٕ بے تابی سانی
خاصہ زربافتہٕ نالِکمخابی وٕچھتہٕ بے تابی سانی
نازنین یادن تازہ گرگابی کنہٕ دوٗر ہندوستانی
نالِ اطلاس ترٕ خاصہٕ پنجابی وٕچھتہٕ بے تابی سانی
نوارہٕ ژھٹہٕ ماران یتہٕ ماہتابی شر ژٕ لِہ امہٕ نوٗرانی
دیدن پھکھ نتہٕ توتہٕ یتہٕ خابی وٕچھتہٕ بے تابی سانی
ینہٕ روے وٕچھنس گٔیہ نایابی تتہٕ چھم دِل راوانی

وٕژھ وأرلنچہ ماگٕژھ خرأبی
وُچھتہٕ بےتأبی سأنی یِیے

دۆرِہ بڑم رأونَس لولہ گرٛدأبی
دۆرِہ چھُم دولِہٕ وُچھأنی یِیے

نکھہ ہِتھہ مارنَس معہ کھ حجأبی
وُچھتہ بے تأبی سأنی یِیے

سوز ساز عشقُن تازہ تیزأبی
کرٕ تَم ضنایہِ جوأنی یِیے

نہ چھُ تَل آبہٕ تہٕ نہ چھُ ہیتھُٹھ أبی
وُچھتہٕ بے تأبی سأنی یِیے

دردہٕ ہیبیہ رُھے گوم زرد گوہ لأبی
جوبہٕ جوبہٕ اُشک ہأرأنی یِیے

خوشک لب تھأونَس تشنہ سالأبی
وُچھتہٕ بے تأبی سأنی یِیے

آزاد مارہ کوٚز لُبِ لُبأبی
ژلہِ ہاتَس تہٕ ہأرأنی یِیے

چھُنہٕ ادباشس تہٕ چھُنہٕ شرأبی
وُچھتہٕ بے تأبی سأنی یِیے

غزل

پرد کرِ طوٗرچ نوٗرہٕ مشعلی یِیے
اَسہِ دِلی دِلی یِیے ہاو دیدار

درد کرِ باغچ تازہ موٗلی یِیے
اَسہ دِلی دِلی یِیے ہاو دیدار

الہ وڑنی دڈر چھی کا کمن تکی یے — چھہ لہ ون کیاہ چھے ماہ رمہ خسار

روے چون رنگین موے وُلی وُلی یے — اَسہ وُلی وُلی یے ہاو دیدار

کالہ توبموڑنی یمبرزُلی یے — ژیتے پتھ ژوموم گرہ ژ بار

باز یتز وَنہ ہے راز نازُلی یے — اَسہ وُلی وُلی یے ہاو دیدار

گڈاہ چھکھ ماران ژھاپہ ہُلی ہُلی یے — ہوش وِ تیسراوان چون رفتار

ہرنہ منز جنگلن وڈاے ژُلی ژُلی یے — اَسہ وُلی وُلی یے ہاو دیدار

زاوُجہ کمتھ چانہ زن چھ دُدرہ پھلی یے — دند چانی قندہ پھل خندہ گلزار

بندہ بندہ کریم تھک ططہ اُدہ گلی یے — اَسہ وُلی وُلی یے ہاو دیدار

وارہ وارہ برقہ تُل نارہ وزملی یے — حیس چھنہ تھاوان چون خمار

اَسہ ونہ دہانہ جیتہ مس گگی یے — اَسہ وُلی وُلی یے ہاو دیدار

ژالہ نا آزاد کار چانی ہُلی یے — ڈیکہ لون کوتاہ زور آوار

خاص چھنہ میلان ساسن مُلی یے

اَسہ وُلی وُلی یے ہاو دیدار

غزل

بلبل در عذابو لو　　کتیو پھولہم گولابو لو

ابہ آفتابو لو　　کتیو پھولہم گولابو لو

لان دِل چانہ نورانہ　　اُسان چون غونچہ دہانہ

ارکر آب و تابو لو　　کنیو پھولہم گولابو لو

چھے مُشک منز باغس　　کران کیشاہ تازہ دیماغس

وِنہ ماہتابو لو　　کتیو پھولہم گولابو لو

دِل چون پھولہ وُن روے　　دوہ نزِ جامہ بدن خوشبوے

ژسیتے کُن ثوابو لو　　کتیو پھولہم گولابو لو

تھ چون رنگ تہ بتیہ خمار　　ژیتس پیوم یارہ شند روخسار

س رٹوُدم نہ تابو لو　　کتیو پھولہم گولابو لو

س سیتھ یارہ لوگیو دِل　　ٹکرِ پامن بہ لائجھس رگل

وے کور تھ خابو لو　　کتیو پھولہم گولابو لو

ستہ وری شی میٔہ ترأوی تھمَ غمَ کرِتھ میأنی ہوس بر ہم

تتے کیشاہ دِکھ جوابہٕ لو کتیُو چھوٗ لیمَ گوہ لابہٕ لو

ژیہٕ پھتھ لوگ دِل میٔہ پدمانے خبر کیشاہ چھم ڈیکہ لانے

نہ چھم آرام نہ تابہٕ لو کتیُو چھوٗ لیمَ گوہ لابہٕ لو

میٔہ ژٕدوٗم چانہٕ پوژھراز نام دوہک عشرت شبک آرام

ژیہٕ تے تھاوی تھمَ حجابہٕ لو کتیُو چھوٗ لیمَ گوہ لابہٕ لو

غزل آزادَ نِی بوزان چھنہٕ حیس عاشقن روزان

پیوان ژَن چیتھ شرابہٕ لو

کتیُو چھوٗ لیمَ گوہ لابہٕ لو

غزل

گُل پھٔلی میٔہ ولہٕ باغس آمے بہار لتہ یے

بُلبُل چھہٕ ہوش چھاوان بے اختیار لتہ یے

میٔہ ہیو آم عشقُنے غم تھاوُن بسینہ ہمدم

جِگرٕکٕ کباب پرٕ دم   کرٕی مَس تیار لَتی یے

دِل زولنمٕ میٖہ لولَن   نیٚونمٕ قرار ہولَن

غاٚرَن ہندین مخولَن   کیٚاہ اعتبار لَتی یے

چاٚرِتھ کمانِ ابرو   ہاٚرِتھ زٕولمٕ پری رو

لاٚرِتھ یِتہ یٖمس بٕہ   کھاٚرِتھ یِہ مار لَتی یے

کھاٚرِتھ شِکن جبینہ   روٗٹھنمٕ میٖہ سخت کینہ

سیماب زَن بسینہ   چھمٕ انتظار لَتی یے

یس پیٚتھ میٖہ رٕوو آدَن   پردا تِمس نہ از من

ہوونمٕ نہ روسے وٕچھتن   میونے مزار لَتی یے

ہا صُبحِ کے ہواوہ   وَنتَس ژٕہ میاٚنہ گژاوہ

آیِتھ کِمس بٕہ تھاوہ   یٖتھ لوکہ چار لَتی یے

آزاد   آ نہ ماٚروتھ   نوٚن دِراو پردٕہ تھاٚوِتھ

یارَن دِوان چھُ ماٚوِتھ

در پردٕہ کار لَتی یے

غزل

جانٛک پرواے چھُنہٕ جانبازَس — تیٖر اندازَس پاگٕری سٕیے

قوربان تہٕندِس ناز و اندازَس — تیٖر اندازَس پاگٕری سٕیے

آدی ڈیٖوٹھم رٕوے طنّازِس — بند مینہٕ و تیس ریم ساگٕری سٕیے

چھُم نہ حیِس وَنہٕ کُس محرم رازَس — تیٖر اندازَس پاگٕری سٕیے

خُمار پٕشہِ تَن خنجر بازَس — بُہ یِمِس سینہ داگٕری داگٕری سٕیے

مارِتھ واد چھا شرٛاکہِ تہٕ مازَس — تیٖر اندازَس پاگٕری سٕیے

مازٕ کوٚنگ لاجوم خاتبرٕ مازَس — تَس چھُنہٕ وفا داگٕری سٕیے

شوٚب کیاہ میانِس سٕہ رٕتِس سازَس — تیٖر اندازَس پاگٕری سٕیے

حال کیاہ موٚلوم آتشبازَس — شورَس کیاہ کوٚرناگٕری سٕیے

توشان سالِس شادی مہرازَس — تیٖر اندازَس پاگٕری سٕیے

بُلبُل اَچھہِ لوٚگ یِیلہِ شہبازَس — ژٕلہِ کوٚنت بکھ ماگٕری ماگٕری سٕیے

سوٚنکُس بوزِہ تَس خوش آوازَس — تیٖر اندازَس پاگٕری سٕیے

لاگِتھ سونٕہ کی نیاس دروازٕس ۔۔۔ ہیٚرِ بوٚن لال جٔر سرِ جارٕی ییے

بندٕ گی شوٗبہِ تٔس بندہ نوازس ۔۔۔ تیٖر اندازٕس پارٕی ییے

سُلطانِ محموٗد زانہِ ایاّزس ۔۔۔ تراٰوِتھ سَر تہٕ سر دارٕی ییے

معنہِ شہٕنہٕ ووٚتھ زانہِ شہنازٕس ۔۔۔ تیٖر اندازس پارٕی ییے

آزادٕ نی ہیے خاصہِ اندازس ۔۔۔ شوقہ واٰلی زانٔن سارٕی ییے

لوٗب کشیرِ ہیٚند آو شیرازس

تیٖر اندازس پارٕی ییے

غزل

عیٖد چھُم تہٕ قربان سَر کرے بوز تَم سوال اے نازنیٖن

ژےٚ نتہٕ ادٕ کس یَتھ مرے چونٕے چھُ مال اے نازنیٖن

گٔگ گٔگ بدن میٖین شیٖنہٕ ماٰنٔز جوٚین اندر لوٗگ داٰنٔز داٰنٔز

کُنہٕ وارِہ منٛز ڈیٖٹھم نہٕ چاٰنٔز مستانہ چال اے نازنیٖن

کھاٹِلِ مالہ نالہِ کس مسولے مژھ بند مژھن اطلس ہلے

طوٗمارہٕ ڈبجہ سے تنند لے جوہر تہٕ لال اے نازنین

خون تشنہ قاتلِ پُرخمار بنگالہ آمُت جود گار

ہیتھ فوج اندر اَندر بے شُمار چانٛی سۄرمہ لال اے نازنین

زُلفن اوٚیزان کیشاہ زبر دِل عاشقن ہیندۍ سر بسر

پیٹھ پاٹھی ظُلم تس اندر آسان چھہ لال اے نازنین

جدول چُمن شوٗبان کیشاہ نزدیک تتھ موے سیاہ

زَن کالہٕ اوٚبرس تل پناہ روٗز تتھ ہلال اے نازنین

پر زلان جامن منٛز بدن شیشس اندر شراب زَن

اوٚدِیل کمر زُلفٕ شکن زالُن محال اے نازنین

ینیلہِ محشرس منٛز ہیتھ نیے آزاد چانٛی آلو دیے

وچھنے زہ آکھ تتھ خُلقیے تہٕ اوٚدِتھ ملال اے نازنین